UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188884
UNIVERSAL
LIBRARY

وعلیہ التکلان ومن علیہ التکلان
فمن حج فما فوق فانما یحج لنفسہ ومن تطوع فان اللہ شاکر علیم

کتاب منفعت انتساب مفید مشتاقان طواف بیت اللہ وزیارت
مدینہ طیبہ صانہما اللہ عن قیل اترمن اعن

Checked 1978

سیاحت الحرمین

و

بزیارت الثقلین

مولفہ ومصنفہ جناب سیادت مآب حاجی حرمین الشریفین مولوی
سید دلاور علیصاحب وکیل ہائیکورٹ سرکار نظام دام اقبالہ

طبع شد
در مطبع عزیز کرنل واقع حیدرآباد

کتاب منفعت انتساب مفید مشتاقان طواف بیت اللہ و زیارت
مدینہ طیبہ صانہما اللہ عن تین الزمن اعنی

سیاحت الحرمین

و

زیارت الثقلین

مولفہ و مصنفہ جناب سیادت مآب حاجی حرمین الشریفین مولوی
سید دلاور علی صاحب وکیل ہائیکورٹ سرکار نظام دام اقبالہ

در مطبع عزیز دکن طبع گردید

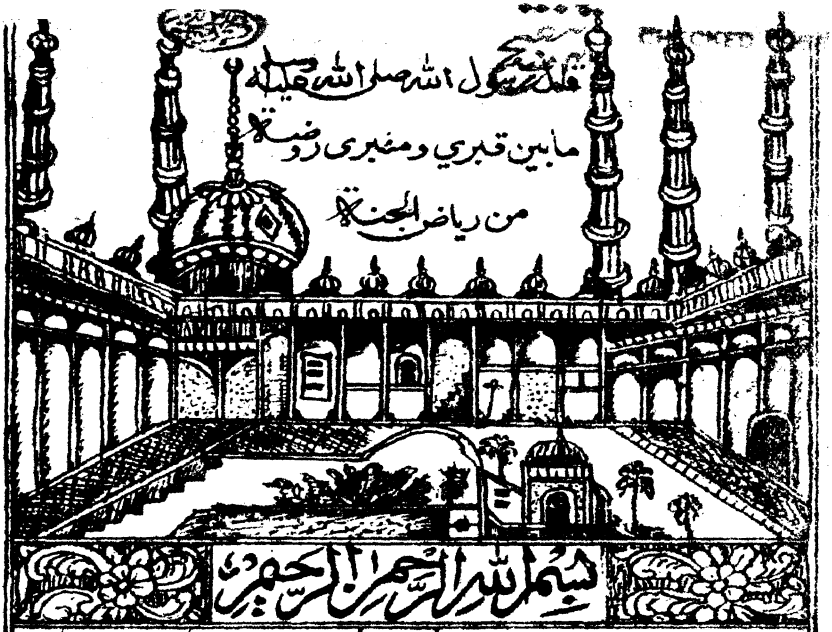

بسم الله الرحمن الرحيم

بجا لاؤن کیونکر نہ شکرِ خدا
وہ عالم کو ایک کن سے پیدا کیا

کیا بے ستون آسمان کو بلند
بچھائی زمین آب پر بے گزند

بشر کو سرشت آب و گل سے کیا
چراغِ فراست سے پرتو دیا

زمین پر کیا نصب کوہسار کو
گلون سے دیا حسن گلزار کو

کڑورون ہی انسان کو پیدا کیا
بنائی ہے ہر ایک کی صورت جدا

یہ صنعت یہ قدرت ہے فعلِ خدا
شریک اوسکا دیکھا نہ پایا گیا

وہ ہے واقعی وحدہٗ لاشریک
وہی مقتدر ہے وہی ہے ملیک

اُسیکو ازل تا ابد ہے بقا
سوا اُس کے حاصل ہو کل کو فنا

رسولون کو مبعوث و مُرسل کیا
نشانِ رہِ راست تبلا دیا

خصوصاً محمدؐ حبیبِ خدا
شفیع الورٰے اشرف انبیا

شفیعِ مطاعِ نبیِ کریمؐ
قیم جسیم نسیم وسیم

مُشرّف مکرّم ترا زدو جہان	صلی اللہ علیہ وبارک وسلم	محمدؐ ہے ممدوح کون و مکان
زہے چار یارِ صداقت نشان		وہ ہین رکن دین نبی بے گمان
ابوبکر صدیق صدق انتما		جناب عمرؓ میخ دین خدا
خردمند عثمانؓ صاحب حیا		علیؓ قوتِ بازوے مصطفےٰؐ
ہزاداِ رحمت ازل تا ابد		مؤید بتائید ربّ صمد

اما بعد بندۂ احقر عقیدت اثر سید ولاور علی ابن سید قاسم علی مرحوم ایک سرگزشت دیدنی و شنیدنی قلم بند کرتا ہے۔ اور ارباب ہوش و خرد کو اس حقیقت کے اظہار سے خرسند کرتا ہے۔ ایک وقت ایسا تھا کہ انسان ایک بود و نابود تھا اور اسکا وجود مفقود تھا۔ مگر علم الٰہی مین موجود تھا۔ اس اعتبار سے مسئلۂ وحدت وجودی صحیح ہوا پھر ایزد جہان آفرین نے حکمت بالغہ و صنعت کاملہ سے عالم مثال مین کہ صورِ علمیہ عبارت اُسی سے ہے جلوہ گر کیا۔ اور پھر وقت معین پر بقاعدۂ مقررہ و ضابطۂ مقدرہ صلب پدر سے بطن مادر مین بصورت آب مرکز قیام ہوا۔

زابر افگند قطرۂ سوئے یم		زصلب آورد نطفہ در شکم

پھر خون کا رنگ دکھایا۔ علقہ بنایا۔ مضغیت کا عالم دکھایا۔ مصورہ نے نقشۂ نیچا روح کا نقش ٹھہایا۔ جنین بنایا۔ غذا کا سامان مہیا فرمایا۔ اس صورت سے بصور مختلفہ مشعلیہ رحم مین نو ماہ تک رنگ برنگ پہلو بہ پہلو رہا۔ زان بعد تنگنائے خفا سے بہزار کشاکشی میدان فراخ عالم وجود مین قطرہ زن ہوا۔ مسئلۂ وحدت

شہودی اس محل پر ختم ہوا۔ پھر نوبت نبوت صبی کا نام پایا۔ چند روز
مین طفل کہلایا۔ رفتہ رفتہ زمانہ بلوغ نظر آیا۔ یہان سے شدہ شدہ
سن وقوف کو پہونچا۔ عقل سے حصہ ملا۔ نیک و بد کا تمیز نصیب ہوا۔
اب سن شباب نے نقشہ جمایا۔ کہولت نے منہہ دکہایا۔ پیری کا زمانہ آیا۔
شیخوخت سے کام پڑا۔ انجام کو شیخ فانی کا رتبہ ملا۔ آخرکار فنا کا مرتبہ پایا
پھر خاک مین ملگیا۔ پھر وقت بعث و نشر خاک لحد سے مثل سبزہ روئیدگی کا سمان
نظر آئیگا۔ اور مطابق جزائے اعمال دوزخ جنت اعراف سے ایک مقام خاص
ابدالآباد کو پائیگا۔ اب یہان سے وحدت وجودی و شہودی دونون کا مسئلہ
کَانَ لَمْ یَکُنْ مجموع ہوکر۔ اور ممات وحیات کائنات کا دفتر الٹ کر باقی باللہ کا نکتہ
صاف صاف کہل جائیگا۔ اسی کی طرف مولانا روم اشعار فرماتے ہین ؎

ہفتصد و ہفتاد قالب دیدہ ام ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام

ہنود کہ تناسخ و تناسخ کے قائل ہوے ہین۔ اور ہنگام مباحثہ یہ شعر سند مین
لاتے ہین۔ یہ انکی سوءفہمی اور خوءغلطی پر دال ہے۔ بلکہ اس شعر کا یہ مقال
ہے۔ کہ جو اوپر شرح گیگئی۔ ع کجا بود مرکب کجا تا ختم ؎ باز آمدم بر سر مطلب
ایام طفلی مین یہ تعلیم بزرگان کچہہ پڑہا لکہا۔ لہو و لعب کی طرف دل مائل رہا۔
جب وقوف آیا اور ہی ہوا لگی۔ نوکری کی سوجہی۔ طبیعت مین آوارگی آئی
جو کمائی کی۔ اڑائی۔ کہائی۔ لٹائی۔ ہوا و ہوس مین گرفتار شباب کی بدولت

پریشان روزگار ع کہانگا روزہ نماز کیسی ابہی مین شغل شراب مین ہون ؛
بقولے ناصحا توبہ کی جلدی کیا ہے کہ یہ بہی کرلین گے جو مہلت ہوگی
ایسے ایسے خیالات فاسدہ وتوہمات کاسدہ مین بڑا حصہ زندگی کا تمام ہوا۔ دولتِ دنیا
خاطرخواہ حاصل ہوئی۔ اوراس مدت العمر مین گونہ گونہ اذیت وتکلیف بہی متواصل ہوئی۔
اگر برائے نام نماز پڑہی وروزہ رکہا۔ توکس کام کا ع زبان ورحرف دل درسیر باز آ
ایسی نماز روزہ سے کیا انجاح کار بیدلی کی عبادت نامقبول۔ لاابالی طاعت سراسر
مجہول۔ اصل یون ہے لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ حدیث رسول مقبول ہے۔ اسپر ضعف
کا گمان کا ظلم وجہول ہے اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ۔

جاننا چاہیئے کہ دنیا کے حقیقی معنی اتنے ہین کہ جسکی تعداد بیشمار ہے۔ اور یہ ایسا مقام ہے
کہ کبہی اسکو خواب سے تعبیر کرتے ہین اور کبہی خیالی ابواب سے تفسیر کرتے ہین۔ گاہ مسافر
گاہ مقیم بنجاتے ہین۔ کبہی مہمان کبہی میزبان کبہی صحرانوردی کی حالت مین بیابان سے
تشبیہ دیتے ہین۔ اور بصورتِ آرام آرامگاہ سے مناسبت دیجاتی ہے۔ بحالت تنگی
اوربحبس نفس محبس گمان کرتے ہین۔ اورعالم خواب مین طلسمات تصور کرتے ہین۔ کبہی
نیرنگیون کا تماشا دیکہتے ہین۔ کبہی شعبدہ بازیون کا نیرنگ دیکہکر حیرت مین پڑتے ہین۔
خدا کی قدرت عجوبہ تماشا دیکہا۔ ایک عالم طلسمات مین گزر ہوا۔ مگر یاد نہین کہ اُس
طلسمات مین ہم کسوقت داخل ہوے۔ اور ہمپر کیا گزرا۔ جوکچہ ہجوم حیرت مین خیالات نے
گہیرا ازانجملہ مشتے نمونہ از خروارے قیدِ تحریر مین لاتے ہین۔

اوّل ہمنے ایسا مقام دیکھا کہ جہان نشیب و فراز نا معلوم۔ تمیز نیک و بد معدوم۔ سب کچھ دیکھتے ہے۔ اور پھر کچھ نہین۔ ایک وسیع مقام دیکھا کہ جہان بے شمار مکان۔ اور ہر ایک مکان سے دروازہ محرابی عیان۔ ہر دروازہ پر شان و شوکت کا سمان۔ گویا پیش نظر طاق آسمان۔ اور ہر مکان بے انتہا دریچون اور غرفون سے نمایان۔ اور ہر جگہ کثرت سے حُجاب و دربان۔ کہین بلند قد کے لوگ اور جسیم۔ کہین چھوٹے قد والے بصورت سقیم اُس عالم مین ہمجنس کو تلاش کیا کیسے انسان کا پتا ندیا۔ جس دروازہ پر جانا چاہتا تھا بے تکلف پہنچ جاتا تھا۔ مگر اندر جانے کی اجازت نہین پاتا تھا۔ اور وہان کے عجائب حالات دریافت کرتا تھا۔ بجز سکوت جواب نہ ملتا تھا۔ عوض جواب قہقہے اُڑاتے ہے۔ گویا مجکو دیوانہ و از خود رفتہ بناتے ہے۔ اسی حالت مین ایک دروازہ پر پہونچا۔ جسکا مکان وسعت و رفعت شان و شوکت مین جملہ مکانات سے بڑھا ہوا تھا۔ یہان انسانی صورتون کا جلوہ دیکھا۔ مگر اندر جانا نصیب نہوا۔ ایک شخص نے بڑھکر کہا۔ اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ ع دیر آید درست آید۔ اور اس دروازہ کی پیشانی پر جو نظر ڈالی لَوْلَاكَ لِمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ لکھا نظر آیا۔ طبیعت حشاش و بشاش ہوئی شاد باش کی آواز آئی۔ پھر وہی داخلہ کی صورت نظر آئی۔ ایک ہیولا نور کا دیکھا۔ اُسمین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا حصار مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا بازار آباد پایا۔ پھر تو مجکو صبر نہ آیا۔ دیوانہ وار بے اختیار چلا۔ رو کا گیا۔ اور وہی آواز اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ کان مین آئی — اسی شش و پنج مین دیکھا کہ ہر دروازے کے یمین و یسار سات سات دریچے لگے ہوئے ہین

دروازہ جانب یسار سے خوشبوی فرح بخش چلی آتی ہی۔ دماغ کو بساتی ہی۔ نکہت مشک عنبر کے ہوش اڑاتی ہی۔ اور دریچہ جانب یسار سے ہوائے گرم تین خیز دل دکھاتی ہے بیش بیش طبیعت گھبراتی ہی۔ اُسکی حقیقت دریافت کرنیکی ضرورت ہوئی ہنگام دخلہ محافظون نے روکا۔ اور درشتی وسخت زبانی سے کام لیا ناکام پھرا ؎

از درِ دوست چہ گویم بچہ عنوان رفتم ۔ ہمہ شوق آمدہ بودم ہمہ حرمان رفتم

دریچہ جانب راست کیطرف میل کیا۔ وہان بھی کسینے اندر جانے ندیا۔ اور وہی کلمہ (الصّبر) کا کہا۔ سخت تردد مین تہا کہ کیونکر اِس رتک پہنچون طلسم حیرت مین مبتلا تہا۔ اِس ضمن مین ایک جماعت مختلف الصّور نے آکر مجکو گھیر لیا۔ اور فرق جداگانہ کے اوضاع سے ہویدا ہوتا تہا۔ کہ اب اُنہون نے کوئی نیا اندیشہ کیا۔ وہ سب باہم جھگڑتے تہے۔ اور میری طرف دیکھکر اپنی زبان حال سے لڑتے تہے کہ اتفاقاً پھر وہ ہیولائے نور نظر آیا۔ اور قوت الہامی نے اپنا زور دکھایا۔ بیساختہ (لبّیک سعدیک) زبانپر آیا۔ یہ کلمہ زبان سے نکلتے ہی وہ جماعتین چلی گئین۔ گویا یہ کلمہ اذن رخصت تہا ایک جماعت سے صرف ایک فرقہ رہگیا۔ اور وہ نور نظر سے غائب ہوگیا۔ اور وہ لوگ مجکو ایک صحرائے لق و دق مین لیگئے۔ پھر معلوم نہوا کہ وہ مکانات کہان گئے اور مین کہان جاتا ہون۔ رفتہ رفتہ جب اُس وادی کو طی کیا۔ دیکھا کہ وہان بڑے بڑے اشخاص قلم دوات لئے بیٹھے ہین۔ اور جوق جوق لوگ میرے لطرح سے آرہے ہین۔ اور نام بنام سب کے حالات لکھے جاتے ہین۔ اور فُرادیٰ فُرادیٰ بعد تحریر حالات بحفاظتِ دُو دُو سپاہی نظر بند کیے

جاتے ہین - گریہ وزاری کا شور ہے - بے مہر یکا زور ہی - جسوقت میری باری آئی
حکم ہوا کہ اسکو اول وہانکی سیر کراؤ - اور پھر یہین لے آؤ - وہ لوگ بموجب حکم مجکو ایک
بازار مین لیگئے - اُسکی دکانات کا جلوہ دیکھکر نظر خیرہ ہوئی - تمام در و دیوار نور کے
سانچے مین ڈہلے ہین جس کے آغوش مین پلے ہین - ہر ایک چیز مفت ہاتہ آتی ہے
مینے چاہا کہ عقل سے کوئی حصہ لے لون - وہ سب حکما کو تقسیم ہو چکا تہا - نہ ملا جس کے
بازار مین گیا - متاع جمال تمام و کمال حضرت یوسف کا حصہ ہوا تہا - بازار عقل و صحت کی
طرف چلا - وہی آتش در کاسہ پایا - دولت و ثروت دنیوی کے بازار کیطرف میل کیا -
کیا ملا بجز خلا - اور کچہہ ہاتہ نہ لگا - علم و فضل شریعت و ہدایت کا متاع نصیب علما ہو چکا
جنس توکل و اتقا و ارتضا اولیا کا حصہ ٹہیرا - البتہ نخوت و بخل و حرص و ہوا حسد
حوائج نفسانی جنایت غیبت مذمت ایذا رسانی خیانت کذب افترا وقاحت
انبار در انبار ہین - اور اسکے لوازمات بیشمار ہین - شاد و خرم دکاندار دوڑے
طرح طرح کے نئے نئے بولیونسے پکارنے لگے - اور میرے دل و جان کو اس جنس کی طرف
اُبھارنے لگے - ان سب اجناس کو میرے دامن مین مفت باندہتے تہے - مین بچہا چہوڑا جاتا تہا
مگر اُنکے پیچہے مکر و فریب سی پیچکر کہان جاتا - اُنہون نے اپنی نیرنگیون اور ابلہ فریبیون سی میری دامن
اُنکے لوث سے ملوث کئے - اس بار نا بکار کو لیکر چلا - جس دروازہ سے چلا تہا - وہین پہر گزر ہوا
دیکہا کہ رحمت لٹ رہی ہے - محافظون کو غافل دیکھکر آنکہہ بچاکر مقسم رحمت کی طرف بہاگا -
جب تک وہ آوین آوین بند درگاہ داخلہ قسمت مثل ہوا ع شوق در ہر دل کہ باشد رہبر

درکار نیست کہ مینے اُسوقت کیسکی ہان ہان اور نہین نہین سنی و دُور کر لا تقنطوا من رحمۃ اللہ کی گٹھری اُٹھالی۔ پھر محافظون سے کچھہ بن پڑا اپنا سا منھہ لیکر رہگئے۔ چلتے چلتے اُن رسے چھپا کہگئے۔ وہ بار کہ مجکو وبالِ جان تہا۔ اور حقیقت مین مذلت و رسوائی کا سامان تہا بمقابلہ رحمت جل کر خاک ہوگیا۔ میرا دامنِ آرزو اُس لوثِ نا سزاوار سے پاک ہوگیا۔ ؎

یارب این آرزوئے من چہ خوش است	تو بدین آرزو مرا برسان
ہوس پوری میرے ارمان تمنا دلکی بر آئی	جو صورت تہی مجھے بنظر آخر نظر آئی

بعد ازآن پھر وہی گیرودار کا سامان نظر آیا۔ ہر شخص کو بحال پریشان پایا۔ جب نوبت ادہر آئی حکم ہوا کہ دو سپاہی اسکو لیجائین۔ اور مجلس خرد و کلان کی سیر کرائین اور جو جو فعل و عمل اس سے ظہور مین آئے بے کم و کاست راست لکہہ لائین۔ بعد اختتام مدتِ قید دربارِ عالی مین حاضر ہو۔ مین اس کلامِ مصیبت پیغام کو سنکر بہت گہبرایا اور یہ شعر زبان پر لایا ؎

ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تہا جینا	پڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی

حیران تہا کہ پھر کس مصیبت مین گرفتار ہوا۔ کس بلائے خانہ خراب سے دوچار ہوا توبہ توبہ یہ کیا سانگ ہے۔ اور یہ کیا بے وقت کی بانگ ہے۔ گریہ و زاری سے کام لیا اضطراب و بیقراری سے جگر کو تہام لیا۔ اسی کشمکش مین لا تقنطوا کا خیال آیا۔ توکلت علی اللہ قدم بڑہایا۔ وہی دروازہ بلند نظر آیا۔ وہی کلمہ لولاک لکہا پایا۔ کلیجہ تہامکر بڑہگیا۔ نشانِ اطمینان دلمین گڑگیا۔ خوشی سے ایسے ہاتہہ پانون پہولے کہ جان کاشش ہوا

اندر دروازہ کے پہنچا۔ دیکھا کہ وہ تمام مکانات اسی مکان کے تحت کرسی ہین۔ اور وہ مکان نام نامی جناب مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عبارت ہی۔ چھ ہزار دروازونکا تعلق تر اعظم۔ اور بارہ ہزار دروازون کا علاقہ بحر اعظم سے ہی۔ اور منجملہ شش ہزار دروازہ جو اشرف المخلوقات لکھا ہوا جلی قلم سے ہے اس دروازہ کے اندر بیحد و بیحساب قریات و قصبات و امصار و اقالیم۔ آباد ہین نظر آئے پھر وہ لوگ مجکو وہان سے اقلیم ہندوستان مین لائے۔ اور حجرۂ تنگ تیرہ مین بند کر دیا اور رحمت کی گٹھری کہ مجکو حزر جان تھی چھین لی۔ ہرچند کہ خوشامد کی۔ گریہ وزاری کا شور مچایا۔ اُسکا یہ جواب پایا۔ کہ جو پہلے تیرا حصہ ہو چکا ہی۔ وہ تیرا ہی حصہ ہے۔ مگر اس نجاست خانہ کی وجہ سے علٰحدہ کر دیا گیا۔ لیکن بموجب فرمان ربانی فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ دل کو مضبوط کیا۔ اور بقچہ پر نظر طمع کو سیا۔ محافظ لوگ کہکر چلدیئے۔ کہ جبتک تو اپنے خانہ اصلی کی طرف رجوع نہ کریگا۔ تجکو اختیار ہے کہ ہر روز خواہ ایک جنس کو اپنے پاس رکھہ اور چندے یہان کی آب و ہوا کا مزہ چکھہ۔ پھر وہ مجکو نظر نہ آئے۔ مین اُس سیہ خانے مین مُدّت مدید تک بند رہا۔ آخر بعد مدت معہودہ کے ہوا دیکھا کہ وہی دونون محافظ میری یمین و یسار قلم دوات لئے موجود ہین۔ اور مین جو حرکت کرتا تہا۔ اُسکو لکھہ لکھہ کر دکھاتے جاتے تھے۔ مین ناتوانی کے دریا مین غوطے لگاتا تہا۔ اور ایک مدبر رفیق غذائے سفید کہ عبارت شیر سے ہے۔ میری توانائی کے لئے کہلاتا پلاتا تہا۔ کوئی مجکو جگر گوشہ و نور چشم کہکر پکارتا تہا۔ مگر مین کاؤ کاؤ سخت

جانی سے دم نمارتا تہا۔ اور گھبراتا تہا۔ کہ ایک مجلس سی نکالکر دوسرے بندی خانے
مین جہونکا۔ بموجب الصحبت متاثر ولو کان ساعۃً۔ اُنکے اثر صحبت سے رحمت و
رحمت دونون کو بھلا بیٹہا۔ ہرچند کہ بیخبری سے واقف نہتا مگر وہ بار میرے سانہ رہا

گزشتہ بزم احبا کا یادگار ہون مین	حنان رسیدہ ہون افسانۂ بہار ہون مین
خوشی نہین ہے ہمسائی ہے مجکو بیخبری	تبسم لب اطفال شیر خوار ہون مین

پہر وہ محافظ مجکو اُن تیار داروں کے سپرد کرکے چشم زدن مین نظر سے غائب ہوگئے
اور میری نیک و بد کو لکہنے لگے۔ یہ لوگ مجکو عزیز ہوے۔ اور یہ مجلس میری بود و باش کا
گہر بنگیا۔ شدہ شدہ کچہ کچہ توانائی آئی۔ رفتہ رفتہ قوت پائی۔ وقوف کے میدان مین
قدم رکہا۔ نیک و بد کو سمجہنے لگا۔ اور موجودات قید خانہ کو بنظر غوض دیکہنے بہالنے لگا
اب کہ بحساب شہور و سنین قمری اڑتالیس سال کو پہونچا یاد آیا کہ تو نے قبل از دخول و وصول
قید خانہ کلمۂ لبیک کہا تہا۔ اور تجکو ایک ہیولای نور نظر آیا تہا۔ پس اب اُس ہیولای
نور کی علت غائی پیدا کرنا چاہیئے۔ اِس تجسس و تفحص مین منہمک ہوا۔

غرضکہ بار رحمت و زحمت اٹہاکر عزیز و یگانہ سے منہہ موڑکر احباب سی رشتۂ محبت توڑکر
زن و فرزند کو روتا چہوڑکر واحد یگانہ سے رشتہ جوڑکر توکلت علی اللہ چل نکلا
پس جو مصائب سفر پیش آئے۔ اور اقسام و انواع کے صدمے اٹہائے۔ اور جو لطف
پائے۔ نظر ناظرین باتمکین کرتا ہون۔ خداوند کریم میری سعی و کوشش کو زیور
قبول سی محلی فرماے اور بخیر و خوبی انجام کو پہونچاے۔ السعی منی والاتمام من اللہ

کام رُکنے کا نہیں اسی دل ناداں کوئی	خود بخود غیب سے ہو جائیگا سامان کوئی

ہادیٔ فضل الٰہی نے سفر ہیت اللہ کی رہبری فرمائی۔ تقدیر نے بنا برادائی فرض حج کہ فرائض خمسہ سے ہے۔ پر بغیر عذر شرعی فرض ہے میری طبیعت بڑھائی۔ الحمد للہ کہ عزم سفر پر کمر ہیت باندھکر مسافت بعیدہ و شدائد عدیدہ بر و بحر طی کرکے اس سعادت سرمدی اور رشادت ابدی سے مستسعد ہوا۔ امید خداوند کریم سے یہ ہے کہ مجکو (اور سارے کافۂ مسلمین خصوص حامیٔ مسلمین و مومنین خدیو دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ) توفیق اعمال حسنہ کی عطا فرمائے اور اپنی محبت مین جان و دلکو لگائے اور معیشت دنیوی سے وہ سرسامان ہم پہنچائے کہ اپنی تبعہ و لحقہ و مستحقین کی ادائے حقوق کا اپنے سرسہرا باندہون اور بقیۃ العمر عبادت الٰہی مین مشغول رہون اور دنیا سے سالمۃ ایمان کر اُٹھون عقبی مین سایۂ حضرت شفیع محشر کے خداوند اکبر سرخرو جاؤن آمین ثم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

الٰہی دے مجھے توفیق طاعت	کرون مین رات دن تیری عبادت
سلوک منزل حق دلنشین ہو	خیال اتباع حق کمین ہو
ہوا و حرص سے آزاد کردے	میرے سینے کو تو نعمت سے بھردے
مجھے محشر مین پیش آئے جو رحمت	سپر ہو ہر بلا مین تیری رحمت
جو مشکل ہو میری کر اُسکو آسان	رہے یارب سلامت دین و ایمان
نہو شیطان کا کوئی دخل مجھپر	طفیل احمد و آل پیمبر
دلاور بندۂ مسکین ہے تیرا	مین ہون تیرا الٰہی تو ہے میرا

صلے اللہ علیک یا محمد و علی آلک و اصحابک یا رسول اللہ

— الحمد للہ والمنہ کہ ببرکت نیت صادقہ و عقیدت واثقہ میرے

ان خیالات نے زیارت حرمین کا شوق ایسا بڑہا دیا۔ کہ دن دونا رات سوا یا ہونیلگا
میرے اس خیال کا ساتھ دینے والی صرف میری ایک بی بی تہین۔ ورنہ باقی بیگمات
بیگانے تو اس خیال سے بالکل ہی بیگانے تھے۔ اور معاملات دنیوی نے تو میرے
ساتھ ایسا رشتہ جوڑا تھا۔ کہ اگر حشر تک کا ساتھ کہا جاتا جب بھی تہوڑا تھا کئی
سال تک تو میرے ارادہ کے پاؤن اسی رشتہ مین مبتلا رہے۔ جب اس دکھہ
سے نجات ملی۔ تو رخصت کے حصول مین دقت پڑی۔ آخر کار یہ ۱۳۱۱ھ میرے
واسطے ایسا مبارک آیا۔ کہ مین قطعی آمادہ ہو بیٹھا۔ اور ٹھان لی کہ اگر سرکار سے
رخصت نہ ملی تو استعفا دیدونگا۔ یہ سوچکر مین اپنے سرکار کی خدمت مین گیا اور
دلی ارادہ ظاہر کیا۔ اوہنون نے اپنی کمال سپہ حشمی اور دریا دلی سے اپنے ضروریات
کا خیال نکر کے رخصت منظور کرلی۔ اور مین اپنی مراد کو پہونچا۔ اب صرف ایک
روک میرے ایک چھوٹے بھائی مولوی ابو محمد حسن علیصاحب طلسمی وکیل ہائیکورٹ
کی اور رہگئی۔ چونکہ یہ بھائی گو مجھ سے چھوٹے ہین۔ اور مین نے اونکو اپنے
بچونکی طرح پرورش کیا ہے۔ مگر علم و فضل فہم و فراست مین مجھ سے بڑے ہین۔
اسواسطے اونکی روک ٹوک بھی بڑی بھاری تھی لیکن جسوقت مین نے حج کا نام
لیا اور اپنی آخری عمر اور کافی سرمایہ کا ذکر کیا۔ تو پھر یہان سے مدینہ طیبہ تک کا
راستہ بالکل صاف تھا۔ اور کوئی روکنے ٹوکنے والا نظر نہ آیا۔ اب مین نے
کچھ آدمی سامان اور درستی اسباب اور خبر رسانی جہاز وغیرہ کیلئے بمبئی روانہ

کردی اور ارادہ کرلیا کہ چہارم شوال سنہ ۱۳۱۱ھ کو کوچ کردیا جاوے۔ اس عرصہ مین اپنے یہان کے اون مہمانون سے جنکو مین نے بغرض نوکری ہندوستان سے طلب کیا تھا۔ اجازت چاہی۔ بعض تو اونمین سے فوراً چلے گئے جنکے صدہا روپیہ کے اخراجات کا بار میرے ذمہ ہوا۔ اور بعض نے یہ جلدی نکی بلکہ میرے آنے تک ٹہرنے کا وعدہ کیا۔ اور مین نے دوسری شوال سے سفر کی تیاری شروع کی اور بمبئی سے خط بھی آگیا کہ اسی ماہ مین تین جہازون کے لنگر اوٹھنے والے ہین۔ اور علحدہ علحدہ ہر ایک کے کرایہ سے بھی آگاہی ہوئی۔ مین نے روانگی مین عجلت کی اور سکنڈ کلاس کا پورا ڈبہ لینا چاہا۔ چونکہ افوج سرکاری رخصت لیکر ولایت جارہی تھی۔ اسٹیشن ماسٹر نے انکار کیا۔ مینے بمبئی کے منیجر کو تار دیا۔ اور صدر اسٹیشن ماسٹر سکندرآباد کی معرفت بھی کوشش کی۔ لیکن سود مند نہوئی پھر یہین کے اسٹیشن ماسٹر نے اپنے طور پر کوشش کرکے ایک ڈبہ تجویز کردیا۔ روانگی کے وقت دوستون نے جو حسن اخلاق اور خوبی اشفاق ظاہر کئے اسکا شکریہ معمولی الفاظ اور مروجہ کلمات مین مشکل ہے۔ اور اون احسانات کی خوشی کا موازنہ کرنا طاقت قلم سے دشوار ہے اور امام ضامن کے نام سے جو روپیہ اشرفیان اعزّہ واحبا نے عنایت کیں اسقدر زیادہ تہین کہ اگر اپنے جملہ ہمراہیونکا خرچ بھی اوسمین سے کیا جاتا تو بھی بچ رہتا ✣

✣ چہارم شوال ۲۲ اپریل روز شنبہ

تاریخ مقررہ پر کچھ رات رہے ہمراہیون سمیت اسٹیشن پر پہونچا - وہان بھی دوست احباب کا ہجوم تھا - اور سب کے چہرہ سے رنج مفارقت کے آثار نمایان تھے - میرا بھی اسوقت عجب حال تھا - دل مین شوق زیارت کمال - یگانونکی جدائی کا ملال خطرات سفر کا خیال - اور نگرانی عیال و اطفال - غرض ان سب باتون نے ملکر دماغ کو بہت ہی پریشان کر دیا تہا - تاہم دلکو سنبھال کر اپنے تمامی احباب سے رخصت ہوا ہنوز محبت کی آنکھ ٹکٹکی جمائی تھی - کہ انجن کی سیٹی نے صور پہونکر ہستی دیدار کو مٹا دیا - گاڑی کے چلتے ہی اللہ حافظ خدانگہبان کی آواز بلند ہوئی آن کی آن مین نہ وہ یار - نہ وہ دیار - ہر قدم پر نئی سیر - نیا سمان - نئی دریا - نیا بیابان چلتے چلتے جب ریل گاڑی واڑی پر پہونچی تو اسٹیشن ماسٹر نے پہلا کرایہ ناکانی سمجھکر بمبئی تک اور چار شخصون کا کرایہ ہمسے وصول کیا - جو مجبوراً دیا گیا - مگر اس سے آگے باقی اسٹیشنونپر ہم اس اضافہ اور نگان سے محفوظ رہے جسکو اوس ریلوے کمپنی کا پورا انصاف کہنا چاہیے - لیکن یگانونکی مفارقت بیگانونکی مشارکت ضروریات کی تخفیف سفر کی تکلیف نے گو ہمارے دلونکو پژمردگی کے ڈبون مین بند کر کے باہر سے چابی لگا دی تھی لیکن دو دخترون نے کہ جو خرد سال بچے تھے - ایک میرے چھوٹے بھائی مولوی ابو محمد حسن علی صاحب طلسمی کی بچی اور دوسرا میرا نظر گزیدہ فرزند مرزا قادر بیگ جو اپنے ماں باپ کو چھوڑکر میرے ساتھ ہوا ہے - ان دونون نے - ایسے ایسے کرشمہ دیکھا ہے کہ ہم سب کے دل جوش شوق

مین سارے قفل توڑکر باہر نکل آئے - ہم سب اس فکر مین تھے کہ راستہ مین ان بچون کو کیسے سنبھالینگے - لیکن تماشا ہے کہ اولٹا ہمارے دلون کو اونہون نے سنبھال کرتبا دیا - کہ آج کل کے بچے بڑے ہونکو کہلاتے ہین - مین نے یہ تہیہ کر رکھا تھا کہ ان دونون بچون کو جو اپنے اپنے ماں باپ کی انکھون کے جوت کلیجہ کی ٹھنڈک ہین - بمبئی پہونچکر واپس کر دونگا - لیکن یہ بچے تو ایسے نکلے - کہ انہون نے اپنے دل فریب حرکات سے ہر شخص کو اپنا بنالیا - اور ماں باپ کے محبتون کا لطف ہر جگہ اوٹھانے لگے - اس واسطے وہ تہیہ تو ہوا ہوا - اب ہم ان بچون کو سارے دنیا کے لطائف کا مجموعہ سمجھکر انہین کے اشغال کے ساتھ پنجم شوال کو ۷ بجے صبح کے ریلوی اسٹیشن بوری بندر بمبئی پر پہونچے -

پنجشنبہ شوال المکرم ۲۳ - اپریل روز یکشنبہ

صبح کو کچھ دن چڑھے بمبئی کے اسٹیشن - بوری بندر پر مع الخیر - ریل پہونچی جو احباب پہلے سے پہونچنے کے منتظر کھڑے تھے - اسباب اُتروا کر میرے چند ہمراہیون سمیت شہر کو چلے گئے - اور مین مستورات کو لیکر سمندر کی گودی کو (جہاز کا پلیٹ فارم) سیر کے لئے گیا وہان جدّہ شریف کا جانیوالا ایک جہاز کنارہ پر کھڑا تھا - دلال کو ساتھ لیکر ہم جہاز مین گئے - ہر درجہ کی سیر کی عورتون نے اس سے پہلے جہاز نہین دیکھا تھا - معمولی مکان سمجھین - مگر جب مین نے سمندر

دکھایا اور کہا یہ تمام عمارت جو اصل مین جہاز ہے پانی مین کھڑی ہے۔ اور مکہ معظمہ کا تمام سفر جدہ تک اسی مین طے کرنا ہوگا اونکو اوسکی خوشنما تعمیر اور سامان آسایش دیکھنے سے کمال اطمینان ہوا اور جہاز کے بارہ مین جو خطرات پہلے سے حیدرآباد مین ذہن نشین ہوگئے تھے اجن کے دہوئین کے طرح اوڑ گئے۔ دس بجے قیام گاہ پر پہونچے اور آرام کیا یہ مکان محلہ مدن پورہ مین ستائیس روپیہ دیکر ایک ہفتہ کے لیے لیا گیا ہے باقی دن خالی گذرا۔

ششم شوال - ۲۴ - اپریل روز دوشنبہ

اسوقت ایک دلال نے بیان کیا۔ کہ آج ایک جہاز تنجور نامی آنیوالا ہے۔ اسوقت تک اوسکے فرسٹ کلاس درجہ اول) کا کرایہ ساڑہے تین سو روپیہ ہے۔ اگر غفلت ہوئی تو بڑہجائیگا اسی وقت تحویل کرلینا بہتر ہے۔ مگر ساتھیون نے دلال کا اعتبار نکیا۔ اور خود دریافت کرنیکے درپے ہوئے۔ اسی پس وپیش مین کرایہ بڑہ گیا۔ اور فرسٹ کلاس کا ایک کمرہ ہمین ساڑہے چار سو روپیہ مین ملا۔ باوجود اس گرانی کے پھر زیادتی کا احتمال تھا۔ ہمراہیون کے واسطے بھی درجہ دوم وسوم کے ٹکٹ لے لیے اور کچھ ضروری اسباب بھی خریدا کہ اتنے مین شام ہوئی۔

میرے ایک عزیز سید نورالحق صاحب جو میرے پہونچانے کو بمبئی تک آئے تھے۔ اتفاقاً زینہ سے گر پڑے اونکے دست راست پر صدمہ پہونچا جس کا بعجلت علاج کیا گیا۔

ہفتم شوال - ۲۵ - اپریل روز سہ شنبہ

اس تاریخ سے مین نے ہر روز کے واقعات اوسی دن لکھہ لینا مناسب سمجھا۔ آپ آجکے واقعات سنئے یہہ تو آپ کو معلوم ہی ہوگا۔

بمبئی اپنی تجارت اور چالاکی کے سبب سے دونون معنون مین بندر کا مصداق ہے۔ جب تک دو چار برس یہان رہ کے دہوکے نکھاے اور نقصان نہ اوٹھاے یہان کے عیارون کے مغالطون اور جعلسازیون سے بچنا تو کیا آگاہی بھی مشکل ہے۔

جس دلال کی معرفت ہم نے جہاز کا نیول کیا تھا وہ آج ہمارے پاس آیا اور کہا کہ آپ اپنے جہاز کو یک نظر ملاحظہ کر لیجیے۔ اسپر مین اپنی بی بی اور چند ہمراہیون کو لیکر روانہ ہوا۔ دلال نے پہلے ایک جہاز دکہایا جس کا کرایہ ارزان تھا۔ اور لطافت کے ساتھہ اوسکے خرابیان ذہن نشین کین۔ اور پہر اوس جہاز پر لے گیا جس کا نیول ہمارے واسطے کیا گیا تھا۔ اور نہایت لسانی اور شیرین بیانی سے اوسکے خوبیان مناسب مناسب موقعون سے سنائین۔ میری بی بی اوسکے درجون کو دیکہہ کر کہہ رہین تہین۔ کہ جو ہمراہی تنق مین رہینگے سخت مصیبت مین گرفتار ہونگے۔ کہ انمین ایک یوروپین جنٹلمین نے پاس آکر شریفانہ قواعد کے موافق سلام مین سبقت کی۔ اور نہایت خوش اخلاقی سے بیان کیا کہ مین اپنی سکونت کا مکلف ہوا دار آراستہ مکان کرایہ سے دیتا ہون ہم اوسکے ساتھہ گئے۔ واقعی وہ کمرہ فرسٹ کلاس کے حجرون سے کہین اچھا تہا۔ مین بہت خوش ہوا کہ اس حجرہ مین سامان بھی بخوبی رہ سکتا ہے تنق مین جو لوگ ہین وہ بھی اسفل السافلین سے نجات پا دینگے۔ دلال سے مشورہ

کیا تو اوس نے بھی اس تجویز کو بہت پسند کیا۔ اور اطمینان دلایا کہ تبتی کے ٹکٹ یا واپس کر دئے جائینگے یا کسی اور کے ہاتھہ فروخت۔ اس اعتماد پر ہم نے وہ کمرہ لے لیا۔ اور نہایت مسرت کے ساتھہ واپس ہوئے میری بی بی مجھہ سے زیادہ خوش تھین کہ ہمارے ہمراہی جو تبتی کی آفت مین گرفتار تھے۔ اب آرام سے بسر کرینگے لیکن تقدیری مصیبت کو کون روک سکتا ہے۔ جب مکان کو واپس آئے تو اوس دلال نے کہا کہ مالک جہاز بغیر ٹکٹ آپ کے لوگون کو جہاز مین بٹھانے دیگا اس صورت مین ٹکٹ کی واپسی یا اوسکی فروخت فائدہ مند نہین مجھے اوسکی دلالی پر بہت ہی تحیر ہوا۔ مین نے کہا کہ بھائی اس صورت مین تو تمہاری مہربانی سے میرے آدمیون کے پاس ایک چھوڑ۔ دو دو ٹکٹ ہو گئے۔ اب تو مالک جہاز ہمارے آدمیون کو جہاز کے ستول تک نہ روکیگا۔ مگر اوس بزرگ نے ذرا آنکھہ نیچے نہ کی۔ اور مین افسوس کر کے چپ ہو رہا۔ دیکھئے دم بھر کے اعتماد مین جب اس نے ایسے خسارہ مین ڈالا تو جہاز کے ستول مین خدا جانے کیا کچھہ نہ کیا ہوگا۔

ناظرین خود کر سکتے ہین کہ اوس انگریز کے معاہدہ سے اول اگر دلال ہم سے یہ کہدیتا کہ مالک جہاز کے ٹکٹ بغیر آپکا کوئی آدمی جہاز مین نہ جا سکیگا۔ تو ہمکو اوس حجرہ کے کرایہ سے زیر بار ہونیکی کیا ضرورت تھی۔ بمبئی کے سندیافتہ ایمانداروں کی یہ کیفیت ہے۔ جو ذرا سی دیر اونکے ساتھہ رہنے سے یہ معاملے پیش آئے بہرحال جسنے اپنے نقصان کو ایک اور تدبیر سے بچا لیا۔

اب ایک دوسرا واقعہ سنیئے ہرچند کہ یہہ معاملہ بہت خفیف ہے۔ لیکن دلچسپی زیادہ ہے اوس واقعہ کے بعد ہم نے لحاظ و مروت کو تو اوٹھا کر طاق پر رکھ دیا۔ اور ہر طرف سے چوکنے اور ہوشیار ہو بیٹھے مگر یہہ چالاک اور سفاک جو عمر عیار کے بھی جیب کتر لیجاوین۔ کب مانتے ہین بمبئی کے چکنی زمین بڑے سے بڑے ثابت قدم کو بے لغزش نہین جانے دیتی۔ اور چار دن شانہ چت گرائے بغیر نہین مانتی اوس معاملہ کے پیش آنے سے طبیعت کسیقدر برانگیختہ تو تھی ہی۔ اوسپر خیال نے بھی عادت کے خلاف تھوڑی سی شوخی کی۔ جب ہم جہاز کے سیر کو جاتے تھے ایک گاڑی زنانی دوسری مردانی تھی۔ جس گاڑی مین مین اور میری بی بی سوار تھے اوس کا کرایہ زیادہ تھا۔ اس سبب سے کہ جہاز کے معاینہ کے بعد اور جگہہ کی سیر بھی مقصود تھی جب جہاز کے سیر سے فرصت پائے اُسوقت معلوم ہوا کہ گھوڑا کمزور ہے کیونکہ وہ بہت آہستہ چلتا تھا اور ادہر کام کا وقت ضائع ہوتا تھا۔ لہذا جہاز کے معائنہ کے بعد قیام گاہ کو واپس ہوئے میرے آدمیون نے پانچوان حصہ کرایہ کا وضع کر لیا اسپر کوچمین جھگڑا کرنے لگا ان لوگون کو بھی ایسی ضد چڑھی کہ اوس کے منہ مین فوراً الزام کی لگام چڑھا دی۔ اور زبان کا ایک چابک دیا کہ ایسا مریل گھوڑا کرایہ کی گاڑی مین لگایا ہے۔ جس کے باعث ہمارے بہت سے ضروری کام رہ گئے۔ مگر وہ کوچمین سخت بیحیا تھا کسی طرح کا کچھہ اثر نہوتا تھا۔ پورے دو گھنٹہ تک اوس نے جھک جھک کی لیکن حقیقت مین اسکا یہہ وقت بیکار نہ تھا

بلکہ وہ نہایت ہوشیاری سے اپنا کام کر رہا تھا جس کا ہمین علم نہ تھا۔ دس دس پانچ پانچ منٹ مین گاڑی چھوڑ چھوڑ کر تھوڑی دور چلا جاتا تھا۔ اور ہمارے ذہن مین یہ ثابت کراتا تھا کہ وہ کسی کی امداد لانا چاہتا ہے۔ اور درمعنی اوسنے وہ ہماری حفاظت مین اپنی گاڑی کو چھوڑ جاتا اور کسی دوسرے کرایہ دار کی تلاش کرتا تھا۔ جب یہ واقعہ میرے روبرو پیش آیا تو مین نے چاہا۔ کہ اوس کا کرایہ پورا دلا دیا جائے۔ گو اوس نے خدمت پوری ادا نہین کی ہے۔ مگر جب یہ بعید معلوم ہوا کہ یہان تو بقیہ کرایہ کا تقاضا کرتا ہے اور گاڑی ہماری حفاظت مین دیکر بظاہر ہمکو کمک کی دھمکی دیتا ہے اور درحقیقت نئے کرایہ دار کی تلاش مین ہے۔ اور ایک وقت مین تین طرف مصروف ہے۔ تو مین نے ذرا تامل کیا۔ اس کیفیت کی پوری تصدیق اوسوقت ہوئی۔ کہ جب تین چار کرایہ دار لے آیا اور اونکو سوار کر کے حکم فرار دیا۔ اور ہم سے بقیہ کرایہ وصول کرنا چاہا۔ مجبوراً مینے بھی خلاف عادت شوخی سے کام لیا۔ اور اون کرایہ داروں کو کہ اوس تکلف لباس اور طرز گفتگو سے مہذب آدمی معلوم ہوتے تھے۔ نہایت عجلت کے ساتھ اپنے طرف متوجہ کر لیا۔ اور کہا کہ یہ آدمی بہت بدمعاملہ ہے۔ اور خلاف معاہدہ عمل کرتا ہے۔ بڑا نقصان یہ ہے۔ کہ اوسکی گاڑی کا گھوڑا چلنے سے بہت عاری ہے۔ ہمارا تو ہرج کار ہو ہی چکا۔ آپکو بھی راستہ مین ایسی ہی تکلیف ہوگی۔ اون صاحبون نے میرے کلام کو جو فی الجملہ سچا تھا۔ بالکل درست سمجھا۔ اور

فوراً چلے گئے - اوس کو چمن نے ہر چند کوشش کی - مگر وہ لوگ پھر اوس کے طرف ملتفت نہوئے - اور آخر وہ کرایہ کو گولک مین ڈال - اپنا سا منہ لیکر چلا گیا - اس احمق بنے باوجود اسقدر ہوشیاری کے - ایک تو اپنا عزیز وقت ضائع کیا - دوسرے بقیہ کرایہ کھویا - تیسرے کرایہ داروں سے جو نفع پہونچنے والا تھا - وہ بھی گیا ع طمع را سہ حرف است و سہ رسہ تہی - اور ملا دہی جوان نقصانات سے پیشتر ملتا - انچہ دانا کند کند ناداں - لیک بعد از خسارت دشواری - اس موقع پر مجکو ایک مارواڑی کی نقل یاد آئی -

ایک مارواڑی کسی سپاہی کا قرضدار تھا - مگر نیت کی خوبی سے اوسکا قرضہ ادا نہین کرتا تھا - سپاہی نے سختی کی تو اوس نے اپنا افلاس ظاہر کیا - سپاہی نے کہا - کہ اگر سیر بھر نمک یا سیر بھر پیاز یا سو جوتیان کھالے - تو مین اپنا قرضہ معاف کر دیتا ہون - وہ پہلے سیر بھر نمک کھانے پر راضی ہو گیا - اور کھانا شروع کیا - جب چوتھائی باقی رہا اور کھانیکی قدرت نرہی - تو مارواڑی نے یہ خواہش کی - کہ اب مجھ سے نمک نہین کھایا جاتا - سیر بھر پیاز خوشی سے کھا سکتا ہون - سپاہی نے قبول کیا - اس مارواڑی نے اب پیاز کھانی شروع کی - جب اسکا بھی ایک حصہ رہ گیا - اور یہ لاچار ہوا تو سو جوتے کھانے پر آمادہ ہوا اور سر بھی تقدیر سے گنٹا گنٹایا تھا - نصف سے زیادہ نمک خوشی خوشی اوسکا ذائقہ چکھا کیا اخر اسکی بھی برداشت نکر سکا - معافی چاہی - اور نقد روپیہ نکالکر حوالہ کیا - غرض - نمک

بھی کہایا۔ پیاز بھی کہائی۔ جوتی بھی کہائے۔ اور روپیہ بھی دیا۔ اسیطرح سے اوس کو چمن نے نقصان وقت بھی اوٹھایا۔ حصّہ پنجم بھی گنوایا۔ کرایہ دار بھی کھویا۔ اور کیا وہی جس سے انکار تھا۔

مین اون لوگون کو مطلع کرتا ہون۔ جو حرمین شریف کے جانیکو اپنے وطن چھوڑکر بمبئی مین آتے ہین اونکو چاہیئے کہ جب وہ لوگ بمبئی پہونچین۔ تو جہاز کرایہ کرنے مین چند امور کا لحاظ رکھین۔ اول کسی دلال کو اپنے کام مین دخل نہ دین۔ بطور خود مالک جہاز سے گفتگو کرین کیونکہ یہ لوگ دوست بنکر دھوکہ دیتے ہین۔ دوسرے جہان تک ممکن ہو بڑے جہاز کی تلاش کرین۔ اسمین یہ نفع ہے کہ جسقدر جہاز بڑا ہوگا۔ اوسیقدر اوس مکان مین تکان کم ہوگی۔ وہ عارضے جو چھوٹے جہاز مین لاحق ہوتے ہین۔ بڑے جہازمین اون سے محفوظ رہتے ہین۔ اور ہر جہاز مین تین درجے ہوتے ہین۔

اول فرسٹ کلاس یعنے پہلا درجہ۔ یہ چند تنگ حجرے ہین کہ ایک حصّہ جہاز مین تقریباً دس پانچ ہوتے ہین۔ ہر حجرہ مین پانچ آدمیون سے زیادہ رہ نہین سکتے۔ اور مختصر اسباب رکھنے کی جگہہ ہوتی ہے۔ ہر حجرہ مین صرف ایک روشن دان ہوتا ہے جو روشنی اور ہوا دونون کا کام دیتا ہے جسوقت ہوا نہو یا جہاز کو لنگر ہو تو حبس رہتا ہے۔ حجرون کے باہر ایک میز چند کرسیون سمیت پڑی رہتی ہے ان کا کرایہ بھی معین نہین ہے۔ مالک جہاز سے جو مقرر ہو جائے

بیشتر کم وسعت لوگ اپنے زنانہ کے واسطے انہین حجرون کی خواہش کرتے ہین۔
اور دلالون کا ذریعہ ہوا تو خوب سرمنڈتا ہے۔

دوسرا اسکنڈ کلاس یعنی درجہ دوم۔ یہہ مقام انہین حجرون کی چھت ہے۔ اسکو چھتری
کہتے ہین اسکے اوپر اور کوئی مکان نہین ہے۔ یہہ جگہہ ہوادار ہے۔ اسکا کرایہ فرسٹ
کلاس سے کم ہوتا ہے۔ اطراف مین جالی۔ اوپر سایہ کے لئے کپڑے کا شامیانہ
تنا ہوتا ہے۔ یہہ مقام بہت فرحت انگیز ہے۔ مگر فقط دن کا آرام ہے۔ اور شب
کو کثرت ہوا سے تکلیف ہوتی ہے۔ یہان زنانے کی بسر نہین ہوسکتی۔

تیسرا انٹرڈ کلاس یہ وہ مقام ہے جو تہتق کہلاتا ہے یہ جگہہ انجن کے بہت قریب
ہے اور نیچے کے درجہ مین ہوتی ہے۔ اوپر سے دیکھو تو یہ معلوم ہوتا ہے
کہ ایک پہاڑ کے اندر غار ہے۔ جس مین اصحاب کہف سوتے ہونگے۔ اندر کے
لوگ زینہ لگاکر اوپر آتے ہین۔ یہہ مقام تاریک بھی بہت ہے اور دشوار گذار
ہے۔ اگر اسکو اسفل السافلین کا تیسرا طبقہ کہا جائے تو بہت مناسب ہوگا۔ اسکا کرایہ
سکنڈ کلاس (درجہ دوم) سے کم ہوتا ہے۔ غربا لوگ طوعاً وکرہاً یہین بسر کرتے ہین۔

اسبات کا بھی بیان کرنا ضرور ہے۔ کہ جو مقام چھتری کہلاتا ہے اسی جگہہ دوران اور
دردِ سر زیادہ ہوتا ہے۔ اور جس قدر جہاز کے چلنے سے مصیبت ہوتی ہے وہ
انہین چھتری والون کے واسطے ہے اور استفراغ کی سخت مصیبت مین یہی لوگ اول
مبتلا ہوتے ہین۔ اسکے بعد جو لوگ حجرون مین رہتے ہین وہ اس سے کسی قدر کم۔ اور

جو لوگ تتق کے رہنے والے ہین وہ اس مصیبت سے محفوظ رہتے ہین - مگر بدقسمت کا ذکر نہین - اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ سب سے نیچے کی درجہ مین رہتے ہین وہ دوران سے بالکل بچتے ہین اور درمیان کے لوگ زیادہ نہ کم - اوپر کے درجہ کے لوگ زیادہ مصیبت مین گرفتار رہتے ہین - اور سبب اوسکا یہ ہے کہ حرکت جہاز کو اوپر ہی کے جانب سوا ہوتی ہے - نیچے چونکہ مرکز ہے اسواسطے کم ہوتی - جہاز کی ساخت نے اگر اوپر والون کو گرمی سے بچایا - تو نیچے والون کو مرض سے - اونکے نصیب مین دوران اور تکان - تو اونکی قسمت مین حبس و حرارت - اب مین ایک اور بات گوش گذار کرتا ہون کہ جو لوگ فرسٹ کلاس (پہلا درجہ) کا ٹکٹ لینا چاہین اونکو چاہیئے کہ وہ پہلے تتق کا ٹکٹ خرید لین - اور پھر اوس جہاز کی سیر کو جائین - اور جو انگریز وہان رہتے ہین اون کے سکونت کے مکان کرایہ سے لے لین - کیونکہ یہہ مکانات فرسٹ کلاس سے بدرجہا بہتر ہوتی ہین

ہشتم شوال - ۲۶ - اپریل - پنجشنبہ

آج مزاج بے لطف ہے اور طبیعت اعتدال پر نہین اور دردِ شکم ہے - مین اپنے معمول کے سوا اور کوئی کام نہین کر سکتا - البتہ میرے ہمراہیون نے کچھ ضروری سامان جمع کیا ہے - بمبئی کی آب و ہوا بہت مرطوب ہے - ہضم مین نقصان رہتا ہے انسان کو شکم سیر ہوکر غذا کھانا نہین چاہیئے - ورنہ بیمار ہوکر زیارت حرمین شریف کا ہوگا رہجائیگا - اور بمبئی کے دلالون کو زیارت کرنا پڑیگی - آج مین نے ایک چھوٹے جہاز

تنجور کے کپتان کے نام اس مضمون کی لکھی ہے۔ کہ مجکو کچھ جہاز اور دریا کے متعلق آپ سے دریافت کرنا ہے آپ فرصت کے وقت تشریف لاکر مجھکو مسرور فرمائین۔ کپتان نے جواب دیا کہ کل نو بجے آپ سے ملاقات کرونگا۔

نہم شوال ۲۷-اپریل روز پنجشنبہ

آج بھی طبیعت کچھ کسلمند رہی اور مین کپتان کے آنے کا منتظر رہا۔ نو بجے وہ آیا۔ اور حسب ذیل گفتگو ہوئی۔

مین" پہلے اس سے کہ مین جہاز کے متعلق آپ سے کوئی بات دریافت کرون تکلیف دہی کی معافی چاہتا ہون۔ اور حسن اخلاق کا شکرگزار ہون"

کپتان" کچھ تکلیف نہین ہے بلکہ مین اس یاد آوری کا مشکور ہون"

مین" آپ کے جہاز کی تاریخ روانگی دوسری مے ۱۸۹۳ء مقرر ہے۔ مگر حقیقت مین کب روانہ ہوگا"

کپتان" دوسری مے ۱۸۹۳ء ٹھیک ہے۔ لیکن تیسری تک جہاز کا لنگر ضرور اوٹھ جائیگا"

مین" آپکا جہاز کتنے عرصہ مین عدن پہونچے گا۔ اور پھر وہان سے بعد وضع ہونے ایام قرنطینہ کے کتنے دن مین جدہ شریف مین داخل ہوگا"

کپتان" سات روز مین عدن۔ دو روز مین لمران۔ اور تین روز مین جدہ"

مین" آپ کے جہاز مین بمقابلہ اور جہازون کے کسقدر رنگان ہے"

کپتان"۔ اُس جہاز مین تکان بہت کم ہے۔ اور یہ جہاز بہت تھنڈا ہے"

مین"۔ "آپ کے جہاز مین کسقدر یورپین لوگ ہین"

کپتان"۔ "دس اور ایک مین گیارہ آدمی"

مین"۔ "آپ کی مہربانی سے مین چاہتا ہون کہ دریا کے عجائبات دکھانیکے واسطے کوئی شخص مقرر کیا جاے۔ مین اوسکے مناسب فیس دونگا"

کپتان"۔ "آپ کو جہاز اور دریا کے سیر بیفکر دکھاے جاینگے۔ کسی خاص آدمی یا فیس کی ضرورت نہین ہے"

مین"۔ "جہاز مین کس کس چیز کی ضرورت ہوگی"

کپتان"۔ "جسقدر بکریان اور مرغیان مطلوب ہون آپ جہاز مین رکھہ لیجے اوسکی حفاظت کیجائیگی۔

مین"۔ "ایک روز پہلے مین اپنا سامان جہاز پر بھیدینا چاہتا ہون"

کپتان"۔ "گورنمنٹ کی جانب سے ممانعت ہے۔ مالک جہاز بھی خود ایسا نہین کرسکتا ہے"

کپتان"۔ "ہمارے جانب سے اور تمام ملازمان اہل جہاز کیجانب سے آپ کو اور آپ کے ہمراہیون کو بہت مدد ملیگی۔ جن لوگون کے واسطے آپ نے تنقش کا کرایہ کیا ہے ہم اونکو چھتری پر جگہ دیدینگے"

مین"۔ "مین آپ کے اس عنایت کا شکریہ ادا کرتا ہون"

کپتان "۔" ہماری میم ہندی زبان بھی جانتے ہین "۔

مین "۔" آج آپ کے تشریف لانے کے قبل ہی میری بیگم صاحبہ نے مجھ سے دریافت کیا تھا کہ کپتان صاحب کے ہمراہ اونکی میم صاحبہ بھی آئینگے ۔ تو مین نے جوابدیا تھا کہ شاید وہ ہماری زبان نہ جانتی ہونگی "۔

کپتان "۔" نہین ہماری میم صاحبہ اردو زبان خوب جانتی ہین اور ہرچند کہ بیمار ہین مگر بیگم صاحبہ کے ملاقات کو ضرور آئینگے "۔

مین "۔ جب کہ میم صاحبہ بیمار ہین تو اونکی تکلیف کرنے کی کیا ضرورت ہے ۔

کپتان "۔" ہرچند کہ وہ بیمار ہین مگر بیگم صاحبہ سے ضرور ملاقات کرینگے "۔

مین "۔" میرا ارادہ ہے کہ جس روز جہاز کا لنگر اوٹھے اوس جہاز کے تمام ملازمون کی دعوت کرون ۔ اسمین کوئی امر مانع تو نہین "۔

کپتان "۔" کوئی امر مانع نہین ۔ آپ کا اختیار ہے "۔

مین "۔" آپ مجکو اس دعوت مین مدد دینگے "۔

کپتان "۔" مین خوشی سے ہر طرحکی مدد دونگا "۔ (بعد اسکے عطر و پان دیکر رخصت کیا)

کپتان "۔" اب مین رخصت ہوتا ہون کوئی بات اور دریافت کرنیکی تو نہین "۔

مین "۔" اب مجکو کوئی بات دریافت کرنی نہین "۔ (کپتان رخصت ہوا)

یہہ کپتان انگریزی کے سوا اور کوئی زبان نہین جانتا تھا ۔ میرے اوسکے درمیان ترجمان کے ذریعہ سے یہ تمام گفتگو ہوئی "۔

آج ایک جہاز کا لنگر اوٹھنے والا تھا میرے ہمراہیون نے مجھ سے باصرار کہا کہ لنگر اوٹھنے
کی کیفیت دیکھنا چاہیئے اسلئے چار بجے مین سب کو لیکر سمندر کی گودی پر گیا - جہاز کے
قریب خلایق کا اتنا اژدہام تھا - کہ سڑک پر چلنے کو راستہ نہین ملتا تھا - اس جہاز
مین جسقدر حاجی سوار ہوے سب بخاری تھے ہر شخص کے ہاتھ مین ایک ایک ٹکٹ
تھا - اپنے نامہ اعمال کیطرح جہاز کے دروازہ پر دکھاکر اندر چلا جاتا تھا - مگر اس
بیصبری اور عجلت کے ساتھ جہاز پر پڑتے تھے - کہ ایک دوسرے پر گرا پڑتا تھا - جو
انگریز لوگ اور پولس کے جوان جہاز کے دروازہ پر انتظام کی غرض سے کھڑے
تھے - اونکو ٹکٹ کا دیکھنا اور جانچ نا دشوار تھا - آخر مجبور ہوکر اون انگریزون
اور جوانون نے انکو چھڑیون سے مارنا شروع کیا - لیکن یہہ لوگ مار کھاتے جاتے
تھے اور یورش کرکے چڑھتے جاتے تھے - مغرب تک یہ ہی ہنگامہ رہا - باوجود اس
قدر جانچ کے بہت سے بے ٹکٹ بھی سوار ہوگئے - جسوقت جہاز کے اندر جانچ
ہوئی سب گرفتار ہوئے - اور جہاز سے نکالے گئے - جب جہاز سے علحدہ کئے
گئے اونہون نے بیان کیا کہ ہمارا سامان ہمکو اوٹھا لینے دو مگر سامان اونکو نہین
دیا گیا - ایک سخت انگریز نے جو ہندی زبان سے واقف تھا اونکے زار نالہ سُنکر ان
الفاظ سے تشفی دی کہ تم لوگ کچھ اندیشہ نکرو تمہارا اسباب ہم جدّہ مین حفاظت
سے رکھین گے - جب وہان آوگے دیدیا جائیگا" جب سب لوگ جہاز پر چڑھ چکے
جہاز کے دروازہ سے زینہ علحدہ کردیا گیا - لنگر تو پہلے ہی سے اوٹھ چکا تھا

رسّی مین جہاز بندہا ہوا تھا۔ اول جہاز کے منہ کیطرف کے رسّیان کہولدیے گئے پہر دم بدم سیٹی ہونے لگی۔ انجن گرم تھا ایک بارگی ایسی سخت آواز انجن کی ہوئی کہ اکثر بگیون کے گھوڑے بھڑک گئے۔ اور جہاز نے جنبش کی اور بہت آہستہ اوس نے اپنا منہ دریا کے طرف پھیرا۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا تھا کہ جہاز آہستہ آہستہ اپنا منہ دریا کے طرف پھیرتا جاتا ہے۔ جب نس پندرہ گز علحدہ ہوگیا اوسوقت جو رسّی اوسکے دمبالہ کیطرف بندہی ہوئی تھی کہولدی گئی۔ آخر اوس جہاز نے کنارے سے علحدہ ہوکر گودی کے درمیان جاکر لنگر کیا۔ خبر تھی کہ یہ جہاز کل نماز جمعہ کے بعد روانہ ہوگا۔ اسکے بعد سات بجے ہم اپنے مکان کو آئے۔ کھانا تیار تھا۔ ابہی کہانے سے فارغ نہین ہوئے تہے کہ ہمراہیون نے ناٹک دیکھنے کی ترغیب دیے اور بہت کچہ تعریف کی مین نے ایسے سفر مین تماشہ دیکھنا پسند نکیا۔ آٹھ یا دس آدمی مجہ سے اجازت لیکر ناٹک دیکھنے چلے گئے اور دو بجے شب کے واپس آئے۔ ان تماشائیون مین سے بعض نے صبح کی نماز پڑہی۔ اور بعض بارہ بجے دن تک خواب ہی خواب مین سارا ناٹک دوہراتے رہے۔

دہم شوال - ۲۸ - اپریل روز جمعہ

آجکا دن میرے واسطے بڑا مبارک ہے۔ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوا۔ طبیعت اعتدال پر پائی۔ خوشی کی نسیم سے غنچہ دماغ کہلنے لگا۔ مزاج بہت بشاش تھا۔ ہرچند غور کرتا تھا۔ کہ آج اسقدر خوشی اور فرحت کا کیا باعث ہے۔ مگر کوئی بات سمجھ مین نہین

آتی تھی - اسی خیال مین تھا کہ مجکو ایک خط یاد آگیا - جس کا جواب فوراً لکھا - اور ڈاک مین ڈالنے کو دیدیا - یہہ خط میرے ایک دوست محمد خان نامی کا تھا جنکو مین حیدرآباد چھوڑ آیا تھا - اسمین لکھا تھا - کہ افسوس روانگی کیوقت مین آپسے تفصیلی ملاقات نہ کر سکا - ہنوز وہ جواب روانہ نہین ہوا تھا - کہ خانصاحب موصوف خود تشریف لے آئے اور اپنا خط دست بدست لیا - جب مینے اون سے آنیکی وجہ دریافت کی - تو بجز شوق ملاقات کے اور کوئی سبب نہ معلوم ہوا - مین نے قبل اسکے دو خط اپنے برادر عزیز مولوی ابو محمد حسن علی صاحب طلسمی کے نام روانہ کئے تھے - مگر اونکی زبانی معلوم ہوا کہ کوئی خط اون کے پاس نہین پہونچا سب لوگ پریشان تھے کہانیسے فارغ ہوکر اونہین سیر کی اجازت دی اور مین نے آرام کیا - آج جتنی مجکو خوشی تھی وہ اسی دوست کے ملاقات کی الہامی خبر تھی - چار بجے کے بعد مین سمندر کی گودی کو گیا - اول مین نے جہاز کی سیر کی اور اون مقامات کو دیکھا جنکا سنیول کیا تھا - کپتان اور اوسکی ہیم سے ملاقات ہوئی - اوسکے بعد مین جینی جہاز پر گیا - مالک جہاز موجود تھا - اوس سے ملاقات ہوئی اوس نے مکانات دکھائے یہ شخص سنمول اور ایک مہذب آدمی تھا - اوسکی زبانی معلوم ہوا کہ جو جہاز لنگرگاہ سے اوٹھایا گیا وہ اسوقت تک کسی مزاحمت کی وجہ سے گودی سے باہر کھڑا ہے - مجکو ان حاجیون پر بہت افسوس ہوا کہ بیچارے کس تکلیف مین مبتلا ہین - جب مکان کو واپس آیا اور لوگون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا

کہ مقررہ مقدار سے تقریباً دونے آدمی زیادہ ہوگئے ہین اوسوقت ایک حشر بپا تھا۔
جب اس جہاز کا لنگر اوٹھا تو یہ معلوم ہوا۔ کہ ایک بڑے پنجرے مین کبوترونکو بھر کر
پانی مین بہادیا ہے اور وہ گڈبد ہوئے چلے جارہے ہین۔ جہاز کی چھتری پر
یہ حال تھا کہ جیسے کسی مکان کی چھت پر کبوتر دن کا غول دانہ پر گرا ہے اور
جس نے گلبرگہ کا عرس دیکھا تھا۔ وہ تو بے ساختہ کہہ اوٹھا کہ خواجہ بندہ نواز کی کشتی
لٹ رہی ہے۔ آج دو معلم میرے یہان آئے ایک سے ملاقات ہوئی۔ دوسرا
ایسے وقت آیا کہ مین سو رہا تھا۔ پہر شب کو ملا۔ اوسنے مجھے جدہ سے مکہ اور
مدینہ تک امداد دینے کا وعدہ کیا۔ آج ایک اور معاملہ بھی پیش آیا مین اپنے
مکان مین بیٹھا ہوا بازار کی سیر کر رہا تھا۔ کہ سامنے سے ہندوؤنکی ایک برات سی
بہت دھوم سے آتی ہوئی نظر آئی اکثر لوگ طرح طرح کے کرشمہ کرتے ہوئے
چلے آتے تھے اونکے چہرون سے بہت بڑی خوشی کے آثار معلوم ہوتے
تھے اور سب لوگ گاتے بجاتے ناچتے کودتے جاتے تھے ایک شخص کے
ہاتھہ مین ایک کتاب تھی۔ وہ کچھ پڑھتا جاتا تھا۔ اوسکے پیچھے ایک جنازہ۔ اس
رسم کو دیکھہ کر مین بہت متعجب ہوا۔ گو اکثر حیدرآباد مین بھی جنازہ کو بعض قوم کے
لوگ باجہ کے ساتھہ لیجاتے ہین مگر وہ لوگ گریہ وزاری کرتے ہوئے
جاتے ہین۔ لیکن یہ لوگ تو بظاہر سرتاپا خوشی کرتے ہین چونکہ یہ مذہبی معاملہ تھا
دریافت کی ضرورت نہ سمجھی گئی اور دیکھا کہ دن جاتا ہے حسب ذیل اشیاء ساتھہ

رکھنے کے لئے منگوائے گئے۔

رڈیکچر۔ کلورڈین۔ کریازوٹ۔ اوکزنیٹ آف سیرم۔ کونین۔ بلوپل۔ ایفرڈ سنگ ڈرافٹ۔ پیپرمنٹ اسنس۔ سیلن کچر۔ ادویات دفع دوران۔ تخم خیار گل بنفشہ۔ ادویات دفع قبض۔ سوڈہ۔ چائے بہیدانہ۔ آچار۔ غلہ۔ روغن زرد نمک مرچ۔ مرغ۔ گوسفند۔ آلو۔ پانی کا پیپہ۔

حاجیون کو چاہئے کہ اس قسم کے ضروری اشیا جہاز مین ساتھہ رکھا کرین۔ اسکے سوا اور جو اسباب ساتھ لیلیا جائے آسایش مین داخل ہی۔ جیسے مرغ و گوسفند وغیرہ کہ ضروریات مین نہین ہین مگر آسایش مین داخل ہین۔

یازدہم شوال المکرم مطابق ۲۹ اپریل روز دوشنبہ

یہہ دن بھی اچھا معلوم ہوتا ہے۔ کچھہ ابر بھی ہے اور ہوا سرد چل رہی ہے آج متعدد معلم میرے پاس آرہے ہین۔ ہر شخص اپنی خوبی بیان کرتا ہے اور جدہ سے مکہ اور مدینہ تک آرام سے لیجانیکا وعدہ کرتا ہے اور ایک دوسرے کی توہین کرتے ہین۔ مگر میری راے مین تو سب یک ہی سے ہین ایک معلم حیدرآباد سے میرے ہمراہ ہے مگر اوسکی حفاظت پر الزام لگایا جاتا ہے اب مین متردد ہون کہ کسکو اپنا معلم کرون۔ ایک معلم تو میرے ساتھہ اپنے خرچ سے چلنے پر موجود ہے یہہ لوگ دلالون کے ہمراہ میرے پاس آتے اور جا بجا کی سفارش لاتے ہین۔ ایک طرف دلالون کی اور دوسری

جانب معلمون کی اس قدر شورش ہے کہ معلم الملکوت کا بھی ٹھہرنا مشکل ہے
سب کے سب بڑی بڑی وحشت ناک خبرین سُنا سُنا کر ہم کو اپنے دام فریب
مین پھانستے ہین چار بجے مین ہوا خوری کو گیا - دیکھا کہ ایک جگہ راستہ مین
چند انگریزون کے لڑکے کھڑاؤن پہنے ہوئے ہین اوکھڑاؤن کے نیچے
چھوٹے چھوٹے لوہے کے دو پہیے لگے ہوئے ہین - اور بے تکلف ریل
گاڑی کے طرح زمین پر چلتے ہین - جہان چاہتے ہین ٹھہر جاتے ہین یہہ نئی چال
دیکھ کر بہت لطف آیا اس سے پیشتر بانس کے بلند کھڑاؤن اکثر دیکھے گئین -
مگر یہہ چال بہت خوشنما ہے اس مین پاؤن اوٹھانیکی ضرورت ہی نہین
ہے - گویا - انسان ایک گاڑی ہے کہ جس مین پہیے لگے ہوئے ہین - اور
لطف یہہ ہے کہ وہ لوگ جہان چاہتے ہین - ٹھہر جاتے ہین - اس صورت
مین پاؤن کو آگے بڑہا کر - یا پیچھے ہٹا کر پہیہ کو روک لیتا - اور پہر اوس پر سے
اوسی پاؤن کا عمود کہو گزر جانا بڑی تعجب کی بات ہے - جب تک پہیے کے
نیچے لوٹنے کی روک نہو ان کھڑاؤن پر چلنا ایک بہان متی کا تماشا ہے - یہہ
دیکھکر ہم رانی کے باغ کو گئے عجائب خانہ بند تھا دیکھنے کی نوبت نہ آئی -
البتہ باغ دیکھا گیا - جسکا دیکھنا نہ دیکھنا دونون برابر ہین - اسمین آم اور چند جنگلی
درخت ہین - جو جنگل مین بھی نظر آجاتے تھے - کوئی عمدہ درخت دیکھنے
مین نہین آیا گورنمنٹ کی توجہ اس باغ کے طرف شاید زیادہ نہین ہے

اس باغ مین پرند اور چرند اور درندے وگزندے زیادہ ہین کسی جگہہ
پلنگ اور شیر غرّا رہا ہے ۔ کہین ریچھ خراٹے بھر رہا ہے کہین سیاہ گوش
ٹہل رہا ہے کہین بندر اور لنگور درختون اور بانسون پر چڑہتے اوچہلتے ہین
کسی میدان مین سامر ۔ ہرن ۔ جنگلی گائے ۔ چہلا گین بھر رہے ہین ۔ کہین
چیل ۔ کوّا ۔ قمری ۔ چکور ۔ اور اقسام کے طیور ۔ طرح طرح کی آواز سے اوس
قید کی فریاد کر رہے ہین ۔ ایک حوض کے اندر پہاڑ اور جنگل کا نمونہ بنایا گیا
ہے ۔ اوس مین سانپ لہراتے پھرتے ہین ۔ اس باغ مین نئے قسم کے
چوپائے کا جوڑا دیکھنے مین آیا یہہ جانور کتّے کے برابر ہے اور ویسا ہی
جسم ہے ۔ دونون پاؤن اگلے بہت چہوٹے ایک فٹ لمبے اور پتلے
ہین ۔ جسمین بڑے بڑے ناخن ہین ۔ اور پچھلے پیر بہت بڑے جو تین فٹ
سے زیادہ اور بہت زبردست ۔ دُم تین فٹ سے زیادہ اور پیرون سے
بھی زبردست ۔ یہہ جانور جب چارون پاؤن سے چلتا ہے تو کوزہ پشت ہوجاتا ہے
اور جب تیز چلنا چاہتا ہے ۔ کہڑا ہوکر دونون پچھلے پاؤن سے قدمین بھرتا
چلا جاتا ہے ۔ اور بالکل سیدہا کہڑا ہوجاتا ہے اور گہوڑے سے زیادہ تیز
چلتا ہے ۔ اور جب کہڑا ہوتا ہے تو دُم اور پچھلے پیرونکی قوت سے کہڑا ہوجاتا
ہے اور جب بیٹہتا ہے اگلے پاؤن چمڑے کی طرح لٹکتے ہوتے ہین اوس
سے کام بھی کم لیتا ہے ۔ اسکا مونہہ بکری کا سا ۔ کان خرگوش کے سے

ہین - اسکا رنگ اوپر کے حصہ مین سر سے دُم تک صندلی اور مونہہ بالکل نیلا
گردن سے آخر نیچے کے حصہ تک نیلگون - یہہ جانور درندہ نہین - بلکہ بہت
غریب ہے اسکے پیٹ کے نیچے ایک چمڑے کی تھیلی ہے - اس جانور کو
گنگورہ یا کونگرو کہتے ہین - بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ جانور صحرائے اسٹریا مین
ہوتے ہین انکے جب بچہ پیدا ہوتا ہے - اپنی مان کے ساتھہ جنگل مین پھرتا ہے
اور جب کسی انسان یا درندہ حیوان کو دیکھتا ہے - تو مان کے پیٹ کی چرمی
تھیلی مین جا بیٹھتا ہے - اور اوس تھیلی کا مونہہ فوراً بند ہو جاتا ہے اور وہ بھاگ
نکلتی ہے - آج ایک شخص جنکو مین جانتا ہون - بمبئی کے بازارون کی سیر کرتے
ہوئے کہین سفید کوچہ مین جا نکلے - وہان تو نشست لگی ہی رہتی ہے دو چار
ہوتے ہی شکار ہوئے - اور ایک اٹھنی کی بدولت ہاتھون ہاتھہ اندر داخل
ہوئے - ہنوز وہ پہلی اٹھنی وصول ہنوئی تھی کہ اور ایک اٹھنی کا تقاضا شروع
ہوا - اب پہنسے بچا - کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا - انہون نے
اپنی پچھلی رقم کا تقاضا کیا - اونہون نے ہاتھہ پکڑ کر باہر کر دیا اور پیچھے سے ایک
قہقہہ اپنر ایسا لگایا - کہ بیچارے غیرت کے پانی مین شرابور ہو گئے شعر
سیہ بختان ہندی راچہ سود از کوچہ بیضا ٭ کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را
اک مدت پائے چنار رہے اک دت گلخن تابی کی ٭ پر سین گذرین گہر سے نکلے
عشق نے خانہ خرابی کی - مین اللہ کا شکر کرتا ہون کہ دنیا کے

خبارہ ہی پر ٹلے اور مقبلے کے نقصان سے محفوظ رہے۔

دوازدہم شوال یم ۳۰-اپریل روز پنجشنبہ

آج جہاز کے روانگی کی گھنٹی بجی اور منادی ہوئی۔ تنجور جہاز کے جانیوالے مسافر اسباب درست کرنے لگے مین بارہ بجے گودی کو گیا اور اپنی سکونت کا حجرہ صاف کرایا۔ جہاز کے خلاصیون کو اسباب کے حفاظت کیلئے کہا گیا اور وہ ذمہ دار ہو گئے۔ مین نے اونکو انعام کا بھی تموقع کیا۔ شام تک درستی اسباب مین مصروف رہا۔ آج شام کے وقت مین نے اپنے دوست محمد خان صاحب کو جو صرف میری ملاقات کے لیئے حیدرآباد سے آئے تھے۔ رخصت کیا اور حافظ عبداللہ خان صاحب جو بھوپال جانیوالے تھے اون کے حسب خواہش ایک سفارشی خط وزیر بھوپال کی خدمت مین لکھا۔

سیزدہم شوال یم ۱ مئی روز دوشنبہ

آج تمام دن مین تیاری سفر مین مصروف رہا۔ سامان کی درستی مین شام ہو گئی لیکن تیسرے ہی پہر سے دوسری گھنٹی شروع ہوئی۔ اور منادی نے ندا دی کہ چار بجے شب کے جہاز کا لنگر اوٹھیگا۔ جو شخص وقت پر نہ پہونچا۔ سوار ہونیسے رہجائیگا۔ اور ٹکٹ کی قیمت بھی واپس نہ ملے گی۔ مینے یہہ سنکر دلالون کی معرفت گاڑیون کا بندوبست کیا۔ نو بجے ایک دلال میرے پاس آیا۔ اور کہا کہ کدورے کے نواب صاحب اور جاورہ کی بیگم کے ہمراہی جو اس جہاز مین جانیوالے

ہین - اور ایک آپ - صرف اِن تین شخصون کی نسبت گورنمنٹ سے حکم ہوا ہی
کہ معہ زنانہ کے دس بجے شب تک جہاز پر سوار کرادئے جاوین انگلش گورنمنٹ
کی اس عنایت غیر مترقبہ کا شکریہ ادا کیا اور فوراً دو بگہیان منگوائین اور ضروری
اسباب سمیت سوار ہوا - گودی کا دروازہ کہولا گیا - اگرچہ محافظون کو صرف ایک
بگہی کے اندر جانے دینے کی اجازت ملی تھی - مگر اون لوگون نے باہم کچہہ شورہ
کرکے دونون گاڑیون کو جانے دیا اور جب مین جہاز پر پہونچا تو - اوسوقت
وہان کے محافظون نے بھی حق محافظت ادا کرنا چاہا تھا کہ اسی مین پولیس کے
دو عہدہ دار آئے - اور ہم اونکی امداد سے بارہ بجے کے قریب جہاز پر سوار
ہوئے - چار بجے شب سے خاص و عام کا ازدحام ہوا - لوگونکا اسباب
کثرت سے چلا آتا تھا - شانہ سے شانہ چہلا جاتا تھا - ایک ایک حاجی کو چار چار
شخص رخصت کرنے آئے تھے - لب پر کلمات حسرت - آنکہون - مین آنسو
ڈبڈبائے تھے - میرے اسباب کے گاڑیان بھی اوسی اژدحام مین
تہین - اور بظاہر دلال اوسکے محافظ تہے - اور اصل خدا کی حفاظت تہی بفضلہ
تعالی کسی کا کوئی اسباب خراب و گم نہوا - ہر شخص کا اسباب اوسکی حفاظت
مین دیا گیا - حجاج رخصت کرنیوالون سے ہر چند کہتے تہے کہ اب جہاز کا لنگر
اوٹہایا جاتا ہے - آپ لوگ جہاز سے اوتر جائین - مگر کون کس کی سنتا ہے -
پہونچانیوالون کے ساتہہ میری یہی گفتگو تہی - مگر وہ تصویر حیرت تہے خاموش

کھڑے روتے تھے۔ مین ہر چند سمجھاتا تہا۔ مگر جس قدر کہ اون کے دلون مین الم
مفارقت نے پیر جمائے تھے۔ اوس سے زیادہ اونہون نے جہاز پر اپنے پیر
جمائے۔ مجکو غصہ آجاتا تھا۔ مگر کیا کرتا۔ اونکی زبان حال یہ کہتی تھی کہ تمہارے ہی
مفارقت سے تو روتے ہین۔ آخر یہ نوبت پہونچی کہ کپتان نے مستورات
کو چہوڑکر باقی تمام مسافرون اور مسافرنوازون کو یک لخت نیچے اوتار دیا۔
صرف مین جہارہ گیا۔ اوسکے بعد ایک ایک شخص ٹکٹ دیکہہ دیکہہ کر بلا لیا گیا۔
اور نتیجہ یہہ ہوا کہ وہ مسافرنواز بیچارے وہین کہڑے روتے رہگئے۔ افسوس
کہ بعض وقت بہت سی دلسوزی سے بہی جی جل کر خاک ہو جاتا ہے۔ اسکے
بعد ڈاکٹر نے آکر زن و مرد کو دیکہنا شروع کیا۔ مگر جو مستورات فرسٹ کلاس
کے حجرون مین تہین صرف اونکا شمار کر لیا۔ اور ٹکٹ دیکہہ لئے۔ اوسوقت
ایک افسوس ناک واقعہ پیش آیا۔ یعنے جب ڈاکٹر میرے علاقہ کے مستورات
کا شمار کر کے رخصت ہوا مجہہ سے کہا کہ جب تک فرسٹ کلاس کے کل
حجرون کا شمار نہ کر لیا جاے آپ حجرہ کے باہر نہ آنا۔ مین اوسکی یہہ بات
سُنکر حجرہ کے اندر چلا گیا۔ اور دروازہ حجرہ کا بند کیا۔ اتفاق سے ڈاکٹر
صاحب دروازہ کے قریب کہڑے ہوئے تھے۔ اونکا چوتڑ دروازہ
کے وڈاڑ مین در آیا۔ اور وہ چلائے۔ اوس آواز کو سنتے ہی مین نے
دروازہ جو کہولا تو دیکہتا ہون۔ کہ ڈاکٹر صاحب اس حال مین مبتلا ہین۔ مجہکو کمال

انفعال ہوا۔ مگر اونہون نے اصلا خیال نکیا۔ اس جہاز کے تتق کے ٹکٹ کی قیمت ابتدا مین تیس (۳۰) روپیہ تھی۔ اور پچاس (۵۰) روپیہ تک بڑہی۔ مگر جب جہاز کا لنگر اوٹہنے لگا تو اوس وقت ٹکٹ کی قیمت پانچ روپیہ تک ہوگئی تھی۔ اکثر لوگ پانچ پانچ روپیہ دیکر سوار ہوئے۔ بعض اون مین سے ایسے بھی تھے کہ وہ صرف حجاج کو سوار کرنے آئے تھے۔ اور کوئی سروسامان سفر اونکے ساتہہ نہ تھا۔ کرایہ کی ارزانی نے اونکو زیارت حرمین کے طرف۔ اور مائل کردیا۔

چہاردہم شوال م ۲ مئی روز سہ شنبہ

دنکے گیارہ بج کر پانچ منٹ گذرے تھے۔ کہ لنگر اوٹھا۔ جب جہاز گودی سے باہر ہوا۔ مغرب کے سمت چلنے لگا۔ جب بحر ہند سے نکلا۔ تو اوس کا رخ مغرب سے گوشہ جنوب کے جانب مائل ہوا۔ چوبیس (۲۴) میل تک تو بحر ہند مین رہا۔ اس پانی کا رنگ سفید تھا۔ اسکے بعد بحر عرب شروع ہوا اسکا پانی بالکل نیلگون۔ شام تک اکثر لوگونکو دوران شروع ہوگیا۔ اور استفراغ ہونے لگے۔ مجکو بہی خفیف دوران ہوا۔ جو ادویات ہمراہ تہین اونکا استعمال جاری تھا۔ شب اسی حالت مین گذری۔

پانزدہم شوال م ۳ مئی روز چہار شنبہ

دریا کی حالت بدستور ہے۔ اور باد مخالف کے سبب جہاز کو جنبش اور گرمی کی شدت ہے۔ طبیعت اعتدال سے ہٹی جاتی ہے۔ کل تہوڑے

لوگ مبتلا تھے - مگر آج بہت ہین - میری بی بی کو بھی - استفراغ شروع ہوگیا شام تک ایسی ہی حالت رہی - جب چاند نمود ہوا - تند ہوا چلنے لگی جہاز زیادہ جنبش کرنے لگا - تمام شب ایسی ہی حالت رہی -

شانزدہم شوال م - ۴ - مئی روز پنجشنبہ

آج کچھہ لوگونکی طبیعت اعتدال کی طرف رجوع ہوئی - بیان کیا گیا کہ یہان کا دریا سرد ہے - اور واقعی وہ کل کی سی گرمی نہ تھی - اس تجربہ سے معلوم ہوا کہ جب بحر ہند سے نکل کر بحر عرب مین داخل ہوتے ہین - پہلے اور دوسرے روز گرمی رہتی ہے - اور تیسرے روز سرد دریا شروع ہوجاتا ہے - اور طبایع اعتدال پر آنے لگتے ہین - لیکن جہاز کی کیفیت یہ ہوتی ہے - کہ جب ہوا تند چلتی ہے - تو جنبش زیادہ ہوجاتی ہے - اور مزاج بگڑنے لگتے ہین -

ہفدہم شوال م - ۵ - مئی روز جمعہ

آجکے روز بہت ہوا چل رہی ہے - جہاز مین بہت کثرت سے جنبش ہے - کپتان نے مستول کا رخ غرب سے شمال کے جانب کردیا - کہ جنبش کم ہوجائے چنانچہ اس عمل سے جہاز کی جنبش تو کم ہوئی - لیکن مثل بید کانپتا رہا - اکثر لوگون مین پریشانی کے ساتھہ چرچا ہونے لگا - کہ اسی کمپنی کا کیوان نامی جو جہاز ۲۴ رمضان کو بمبئی سے جدہ روانہ ہوا ہے اوسکا اب تک کچھہ پتہ نہین ہے - اس جہاز کے کپتان نے اوسکی تلاش مین اصلی راستہ چھوڑکر دوسرا راستہ

اختیار کیا ہے۔ اب یہہ جہاز بارہ روز مین عدن پہونچے گا۔ اکثر لوگون مین پریشانی پہلنے لگی۔ اور وحشت زیادہ بڑہی۔ مین نے ان تمام لوگون کے جانب سے سفارت اختیار کی۔ اور جاکر کپتان سے بیان کیا۔ کہ جہاز کے لوگون مین وحشت زیادہ ہوتی جاتی ہے وہ سُن رہے ہین۔ کہ آپ بارہ یوم مین جہاز عدن کو لیجاوین گے۔ کپتان نے جواب دیا۔ کہ واقعی مین جہاز کیوان کی تلاش کرتا ہون۔ اور باد مخالف کی وجہ سے بڑی مشکل کے ساتہہ دریا کے جنوبی حصہ مین جہاز چلا رہا ہون۔ لیکن ہمارا جہاز آٹہہ روز مین عدن پہونچ جائیگا صرف چھ گنہٹہ زیادہ خرچ ہون گے مین نے کہا۔ کہ اگرچہ ہی گنہٹہ زیادہ صرف ہون گے۔ تو غالبًا لوگون کو زیادہ شکایت نہوگی۔ کپتان کے کہنے کے موافق مین نے سب لوگون کو جو پریشان تھے سمجہا دیا۔ اور یہہ بہی کہدیا۔ کہ کپتان بہت نیک آدمی ہے۔ اُس وقت تک کپتان نے اوس جہاز کیوان کی تلاش مین قریب قریب دو سو میل کے جہاز کو جنوبی دریا مین بڑہا دیا تھا۔ اور جس قدر انگریز اس جہاز مین تھے۔ دوربین کے ذریعہ سے کیوان جہاز کو دیکہتے جاتے تھے۔ اور ایک آدمی مستول کے اوپر کہڑا تھا۔ اور چارون طرف اوس جہاز کے دیکھ رہا تھا۔ ہوا ایسی سخت چل رہی تھی۔ کہ لوگون کو اور پریشان کرتی تھی۔ اور اوسکی یہہ وجہ تھی کہ کپتان نے جہاز کو دریا مین جنوبی حصہ کے طرف ابتدا سے چلانا شروع

کیا تھا۔ زیادہ پانی کے وجہ سے تلاطم کا بھی اندیشہ تھا لیکن بعد اسکے کپتان نے
جہاز کا رخ منزل مقصود کے طرف کر دیا۔ چونکہ تین روز تک جہاز جنوبی حصہ مین
چلا تھا۔ لہذا اسی قدر مدت کے بعد جہاز اپنے اصلی راستہ پر آویگا۔ آج جہاز
ایسے حصہ سمندر مین چل رہا ہے کہ جہان اوس انداز سے پانی زیادہ ہے۔
کہ جس قدر جہاز کے چلنے کے واسطے کافی خیال کیا جاتا ہے۔ ہر چند کہ ستونکا
رخ مغرب سے شمال کے جانب مائل کر دیا گیا ہے مگر جسوقت ہوا کثرت سے
چلتی ہے۔ جہاز کے جنبش کی وہی حالت ہو جاتی ہے۔ یہ کیوان جہاز جس کے
گم ہونیکا شور برپا ہے۔ اُس مین ایکہزار آدمی ہین جن مین آٹھہ آدمی حیدرآباد
دکن کے ہین۔ ہمارے جہاز کے کپتان کا یہہ خیال ہے۔ کہ اب تک وہ
جہاز غرق نہین ہوا۔ ورنہ کسی نہ کسی جزیرہ سے ضرور خبر آجاتی۔ معلوم ہوتا ہے
کہ اوس جہاز کا انجن سُست ہو گیا ہے۔ غالبًا کپتان جہاز نے بادبان سے
کام لیا ہوگا۔ چونکہ باد مخالف ہے۔ ہوا اوسکو سمندر مین لے پھرتی ہوگی۔
جب ہوا موافق ہوگی۔ کسی نہ کسی بندر پر قرار پکڑے گا اس جہاز کے
کپتان نے بہت بڑے جنوبی حصہ مین اوس جہاز کی تلاش کی۔ اب یقین
کیا جاتا ہے۔ کہ وہ جہاز ضرور دریا کے شمالی حصہ مین کسی جزیرہ پر پہونچا
ہوگا۔ خداوند عالم اون حاجیون کے حال پر رحم فرماوے۔ نوابصاحب
والئی کدورہ بھی سہ ہمرابیون اور زنانہ کے۔ اور نوابصاحب ریاست جاورہ کی

والدہ کے بھی اسٹاف کے زن و مرد چھ شخص سوا غریبانہ اور ملازمان کے ہمارے اس جہاز مین ہین - ہم سب لوگ ملک الموت کے موہنہ مین بیٹھے ہوئے ہین - مگر وہ مستورات کہ جو نواب صاحب جاورہ کی والدہ کے ساتھ سمجھے جاتے ہین - غالباً وہان کی بازاری عورتین ہین صرف ہم وطنی کے باعث تقرب پاگئے ہون گے - بہرحال وہ اپنی وضع مین بالکل ادنے خلاف ہین اور معلوم نہین کہ اونہون نے کس ارادہ سے سفر کیا ہے - یہ عورتین جو بالکل بے پردہ بیٹھین ہین - جب تک انکو دوران اور استفراغ ہوتا تھا - کلمات کفر زبان سے نکالتی تھین - اور جب اونکو صحت ہوجاتی ہے تو قہقہے اوڑاتین ہین - ان مستورات کی دلی حالت بدمعلوم ہوتی ہے اور نیز حضرات حاجی بھی زیارت حرمین کو جاتے ہین - مگر دو ساعت دل لگی مین بھی صرف کرتے ہین - اللہ رب العزت ہم گنہگارون پر رحم فرمائے - ان مستورات مین بعض بہت شوخ دیدہ ہین - جنکو ایسے راستہ مین شیطان کی خالہ کہنا چندان بیجا نہوگا -

اس جہاز مین مولوی فضل رب صاحب ناظر محکمہ کلکٹری و فوجداری ضلع پٹنہ ملک بنگالہ بھی سوار ہین یہ صاحب بہت زندہ دل اور پُرمذاق ہین انکی ملاقات سے طبیعت مسرور رہوتی ہے - اور نیز ماخدا آدمی ہین تمام دن حج کے مسائل پڑہتے ہین - کثرت سے حاجی لوگ مسائل حج کے سننے کو

اون کے نزدیک جمع رہتے ہین - وہ مستورات شوخ چشم نیچے کے حصہ مین
اور یہ اوپر کے حصہ مین - ان صاحب کے وعظ کا اثر اون مستورات کے
فضول حرکات کو یقیناً آگے بڑہنے نہ دیتا ہوگا - میان بشیر ایک نوجوان آدمی نے
ایک معلم کا حجرہ آباد کیا ہے - کبھی کبھی شب کو جشن رہتا ہے - میان بشیر
مجھ سے خواہش کرتے ہین کہ ہمارے اس معاملہ کا واسوخت لکھدو - شام
تک تند ہوا چلتی رہی اور جہاز کو خفیف سے جنبش ہوتی رہی - اس تند ہوا کے
چلنے سے لوگون کو زیادہ پریشانی ہوئی - جب دن گذر گیا - اور رات ہوئی
ہوا مین اور زیادتی ہوگئی - سمندر کا پانی جہاز مین آنے لگا - کپتان نے تمام آئینہ
چڑاوے - کہ پانی اندر نہ آوے جسقدر رات زیادہ ہوتی تھی ہوا مین سختی
زیادہ ہوتی جاتی تھی - اس عرصہ مین مغرب سے ابر نمودار ہوا - اور اندیشہ
زیادہ بڑہگیا خدایا دآنے لگا جب نصف شب سے زیادہ وقت ہوچکا ہوا
سخت ہوا چلنے لگی - ابر محیط ہوگیا - پانی برسنے لگا - جہاز کے لوگون مین
تلاطم پیدا ہوگیا مجکو اسوقت سوائے خدا کے کچھہ یاد نہین آتا تہا - وہ جہاز کی
جنبش ہوا کی تندی - ابر کی تاریکی - بارش کی طغیانی - قیامت صغرے کی نشانی -
اور استقلال کے امتحان کا وقت تھا - میان بشیر عشرت کدہ مین ملارین گا رہے
ہین - وہ عجب ذات بے پرواہے - مگر سب کی حالتون پر نظر رکہتا ہے
اکثر لوگون کے زبان زد تھا - کہ بار خدایا ہم تیرے مہمان ہین اور دشمن بھی

مہمان کے ساتھہ سلوک اور رعایت کرتا ہے - اے رب العزت ہمارے گناہون پر نظر مت کر اپنی رحمت پر نظر فرما ان لوگون کی دعا مستجاب ہوئی مینہہ تہما - ابر کہلا - ہوا نرم پڑی لیکن تین روز تک جہاز کی جنبش بدستور رہی -

ہشتدہم شوال م - ۶ مئی روز شنبہ

آج تمام دن جہاز عافیت سے چلتا رہا - ہوا کا زور کم ہوا - اس جہاز مین کل چار بیت الخلا ہین - دو فرسٹ کلاس ہین - اور دو سکنڈ اور تہرڈ کے واسطے - یہہ بیت الخلا ایک دوسرے سے بدتر اور خراب اور تنگ ہین حجاج نے کپتان سے استغاثہ کیا کہ بیت الخلا کی کمی کی وجہہ سے بہت تکلیف ہے کپتان نے جواب دیا کہ اگر تم لوگ چندہ کرکے کچہہ روپیہ جمع کرلو - تو ایک بیت الخلا جدید بنوا دیا جاتا ہے حاجیون نے چندہ جمع کیا اور کپتان کے پاس گئے اوس نے جہاز کے مکان کی جگہہ بتلائی - جو ایک بہت خطرناک مقام تہا - مجکو بہی یہہ لوگ باصرار وہ موقع دیکہانے لے گئے - مین نے اون ہی سے دریافت کیا - کہ آپ صاحبون کی کیا راے ہے - اون سب نے اوس جگہہ کو پسند کیا - اور پہر مجہہ سے راے لی - مین نے کہا کہ گو آپ لوگون کی راے کے ساتھہ مین اتفاق کرتا ہون - لیکن میری ذاتی راے یہ ہے کہ یہہ موقع بہت خطرناک ہے - کہ یہان جان کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے - اور جو حفاظت کہ کپتان کرنا چاہتا ہے - اوس سے

صرف پردہ ہوتا ہے - انسان کی حفاظت کچھہ نہین ہے - اور جو جو نقصان میرے خیال مین آئے - تفصیلی طور پر ظاہر کر دئے - وہ لوگ میری رائے سے متفق ہو گئے - اور اپنے خیالات سے باز آئے - اوس بیت الخلا کی تیاری ملتوی رہی - اس چندہ مین جن صاحبون نے جو روپیہ دیا تھا - وہ انکو واپس دیا گیا - آج دوپہر سے دریاے سقوترہ شروع ہوا - شام تک امن رہا - بعد مغرب تلاطم شروع ہو گیا دوران سر اور استفراغ نے پھر اپنا عمل کیا - جہاز پھر دنیا کے نشیب و فراز دکھانے لگا - تلاطم کی کیا کیفیت بیان ہو سکے - شان کبریائی یاد آنے لگی - کہان دریاے ناپیدا کنار - اور یہہ خلال بے وقار - جو ایک کمزور دریائی طمانچہ کا مقابلہ بھی نہین کر سکتا تہا اے خدا تیری - عجب شان اور حکمت ہے - انسان کو دم مارنے کا موقع نہین تمام شب ہزار ہا آوازین توپون کی سی آتی تہین - طمانچہ پر طمانچہ موج کا جہاز کو لگتا تھا ہر طمانچہ پر توپ کی آواز ہوتی تھی ہر وقت یہہ معلوم ہوتا تھا - کہ اب جہاز پاش پاش ہوا جاتا ہے - دریا مین وہ شور تہا کہ کوی ایک دوسرے کی نہین سن سکتا تھا - ایک صاحب نے رات کے تین بجے صبح کا خیال کر کے اذان دینا شروع کیا کوی وضو کرنے لگا - کوی صبح کی نماز پڑہنے لگا - کوی اشراق کی نماز کے انتظار مین رو بقبلہ ہو بیٹہا - مگر ابہی صبح کا جلوہ کہان - - - رات کی درازی قیامت کے دن سے کہین

زیادہ ہر متنفس التجا کرتا تھا کہ اے خداوند کریم اپنے مہابنون کے حالپر رحم فرما۔ بیشک وہ خاوند حقیقی ادنی سے اعلی کو رحم کی نظر سے دیکھتا ہے اوس کے رحم کے سبب عمر شب کوتاہ اور صبح نمودار ہوئی۔ ایک کو دوسرے کی صورت نظر آنے لگی اور سب ایک زبان ہوکر اوس مالک حقیقی کے نعمتون کا شکریہ ادا کرنے لگے۔

نوزدہم شوال م ۷ مئی روز یکشنبہ

آج بھی تموج کی وہی کیفیت ہے۔ بلکہ کچھہ زیادہ ہوگئی۔ ہنوز رات کے صدمہ سے کچھہ نجات نہ ملی تھی اور نہ آیندہ تلاطم کے دفع ہونے کی امید تھی کبھی پانیکی سطح سے جہاز کا سر اسقدر بلند ہو جاتا تھا۔ کہ گویا جہاز اب قلابازی کہاتا ہے۔ اور کبھی بلینڈی کی جاے خالی ہو جانے سے یہ معلو ہوتا تھا۔ کہ اب ڈبکی کہاتا ہے۔ کبھی پہلوؤنکی طرف مائل ہوتا تو عافیت کہتی تھی کہ دیکھئے یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ عین ایسے تلاطم مین خلاصیونے آکر جہاز کو دھونا شروع کیا۔ لوگون نے اپنا اپنا اسباب اوٹھاکر گوشون پر رکھدیا۔ اس وقت تو جہاز کا دھونا سخت ناگوار گذرا۔ لیکن حکمت الہی کا اشارہ تھا ورنہ بہت بڑے نقصان کا سامنا تھا اوہر یہ لوگ جہاز کو دھوکر صاف کر رہے تھے۔ اودہر جہان خداوند کریم اور رسول صلعم اپنے اپنے سامان رکھتے اور بستر بچھاتے تھے۔ تموج کا شور زیادہ تھا حضرت بحر سقوط

اپنا روزد کھا رہے تھے کہ تموج نے پے در پے ایسی بلند پروازی سے
ولولہ شروع کیا۔ کہ چھتری کے اوپر شامیانہ لگا ہوا تھا۔ موج اوس سے
بھی گذرنے لگی۔ تمام جہاز مین ندی بہنے لگی اکثر لوگون کے کپڑے بھیگ کر
ایسی حالت ہوئی۔ کہ گویا ابھی سمندر مین غوطہ لگا کر نکلے ہین اور جس سامان کو
کہ لوگون نے اپنے بستر کے پاس فرش جہاز پر رکھ لیا تھا۔ وہ سب پراگندہ
و پریشان ہو گیا۔ اور موج کا وہی زور تھا۔ بہزار کوشش جہاز سے پانی
نکالا گیا۔ اور مکرر جہاز صاف کیا گیا۔ بارہ بجے تک برابر طوفان رہا اُسوقت
بس خدا ہی یاد آتا تھا۔ جس کسی کو یہ معلوم کرنا ہو کہ خدا کو دل سے کیسے
یاد کرتے ہین وہ اس مصیبت کے وقت کی یاد پر غور کرے۔ اور جب وہ
اوس زور کی یاد اپنے راحت کے زمانہ مین کر سکیگا۔ تو امید ہے
کہ رب العالمین کبھی اپنے بندہ کو مصیبت مین نہ ڈالے گا۔ دوپہر کے
بعد کسی قدر ہوا کم ہوئی جوش دریا تھم گیا۔ لوگ اپنے اپنے کام مین مصروف
ہوئے۔ ابھی اس ہنگامہ سے نجات نملی تھی اور نہ طبیعت کا خوف
کم ہوا تھا۔ کہ ایک پرندہ بگلہ کا ہم شکل شمال کے جانب سے اوڑتا
ہوا آیا۔ اور دریاے جنوب کے جانب چلا گیا۔ ایک احمق نے کہ
اوسے پہلے ہی دفعہ دیکھا تھا۔ ایسا شور و غل مچایا۔ کہ سب لوگ اپنا کام
چھوڑ کر کھڑے ہو گئے۔ اور جب یہہ معلوم ہوا کہ اوس نے ایک پرندکو

دیکھکر یہ طوفان بے تمیزی برپا کیا ہے تو اوسکو بہت سی ملامت کرکے
شرمندہ کیا۔
بعد تھوڑی دیر کے تموج بالکل موقوف ہوا دریا سرد ہوگیا ہوا بند ہوگئی۔
جہاز بامراد چلنے لگا لوگ اپنے کاروبار مین مشغول ہوئے۔ ادہر زنان
جادرہ بھی اپنے کام مین معروف۔ تیز نگاہ سے دلون کے شکار کرنے
کو مستعد۔ اور کسی کے اس شعر پر احرام بھی باندہ چکی تہین۔ دل بدست
آور کہ حج اکبر است ✤ از ہزاران کعبہ یک دل بہتر است۔ غرض دینی و
دنیوی دونون دولتون کے حاصل کرنے کا منصوبہ گانٹھہ چکی تہین۔
یہہ سب چھے عورتین تہین ان مین سے ایک پیر زن جو اون سب کی پیر تھی۔
اور خدا کے راستہ کو لٹوانا اوسکی ادنے خیرات تھی۔ اور چار اوسکے ساتھہ
کے رہ زن جو ہر ایک حربون سے لیس۔ ✤ کمند سیہ ہست حلقہ بگوش ✤
دو نرگس کمان کش دو گل درع پوش۔ اور پانچوان چہلاوہ۔ ع۔ برس پندرہ
یا کہ سولہ کا سن۔ جس نے اپنے تمام بالون کو پریشان کرکر ایک عجیب ادا
دکہائی تھی۔ اور سارے ایمان والون کو کفر اور ظلمات کی راہ بتا رہی تھی
حقیقت مین یہ اوس پیر زن کا ایک جال تھا کہ جو جہاز کے اندر شکار کہیلنے کو
ایجاد کیا تھا۔ یا جادو کی پڑیا کہ جس سے سارے جہاز کو حوالی بابل مین پہنچا کر
مسافرون کو کنوئین جہکانے کا ارادہ تھا غرض اوس بڈہی نے اوس

مروارید کو گوشہ صدف سے نکال کر تمامی حجاج کو اوسکے خرید کے طرف مائل کیا۔ زبان حال سے حضرت سخا کا یہہ شعر سنانے لگے ؎ حور را بلطف حسن نگر دید ہمسرم ✤ الماس آورید کہ ناسفتہ گوہرم۔ بہت سے گم کردہ راہ دام الفت مین پھنسے ہوئے ہین اور اکثر لوگ دل بیقرار کو دونون ہاتھونسے دبائے ہوئے تو سن صبر کی باگین لئی ہوئی اودہر سے نکلتے ہین میری آمد و رفت کا بھی وہی راستہ ہے جب مجھہ ضعیف ناکارہ پر کمند الفت پھینکے جاتی ہے تو مجبور ہو کر کہا کرتا ہون کہ جہاد کا اثر جوانون ہی پر پڑتا ہے۔ بڈھے یا بچے تو معافی کے قابل ہین مگر وہ شوخ چشم اپنی کرشمہ بازی اور لطیفہ گوئی سے کب باز آتی ہے۔ کسیکو ہنسکر دام مین لاتی ہے کسیکو رو کر آزماتی ہے بیتابی و صبر کا مقابلہ ضبط اور شوق کا مجادلہ ہے۔ ہمارے حیدرآباد کے ایک محلہ سکندرآباد کے رہنے والے ایک نوجوان ایسے دل دادہ ہین کہ چکور کیطرح اوس قمر پیکر کی تصدق ہونے کو ہر وقت آمادہ ہین اس گنہگار نے بھی آج یک ساعت دہان بیٹھکر یہہ سب تماشا دیکھا۔ اور نوٹ کیا۔ اور دعا کی کہ خدا ایمان سلامت رکھے اور اپنے مراد پر پہونچائے۔

آج بارہ بجے سے شام تک دریا بالکل سرد رہا بہت آرام سے بسر ہوئی۔ ہر شخص کہتا تھا کہ سقوترہ نکل گیا یہہ بات بھی لائق یادگار ہے کہ جو گہڑیان

بمبئی ٹیم کی ہمارے پاس ہین اوس کے حساب سے اب پونے آٹھہ بجے آفتاب غروب ہوتا ہے - جب آفتاب غروب ہوگیا - مغرب کے جانب سے ایک ابر کا ٹکڑا نمودار ہوا - اور رفتہ رفتہ ایسا پھیلا کہ جنوب کے تہورے حصہ سے لیکر مغرب کے جانب اور وہان سے شمال کے رخ تک بالکل محیط ہوگیا - اور آہستہ آہستہ ہوا چلنے لگی - بارہ بجے کے قریب ہوا کی زیادتی ہوئی جہاز جنبش مین آیا موجون نے ہوا سے باتین شروع کین - اہل جہاز کے زہرے پانی ہوکر بہ گئے - تلاطم سے رات بہر جنرل قواعد ہوتے رہے - جو موج آتی تھی چھتری کے شامیانہ سے گذر جاتی تھی - لوگون کے بستر اور اسباب خراب ہونے لگے جانون کا خطر پیدا ہوا - اور رات کہتی تھی کہ تڑکا ہی کردون گی - تہوڑی دیر کے بعد جو اس طوفان سے نجات ملی - تو چاند تشریف لائے انہون نے ایسا گہورا - کہ جہاز تڑپنے لگا - یہہ دستور ہے کہ جب چاند مقابل مین دریا کے آتا ہے تو اوسکی کشش سے دریا مین تلاطم پڑجاتا ہے - اور یہہ ہی مدّ و جزر کی علت ہے - پورنماسے کے روز جو مدّ و جزر زیادہ ہوتا ہے اوسکا یہی سبب ہے - کہ سورج بھی اوسکا شریک ہوجاتا ہے اور دونون مل کر اثر ڈالتے ہین - غرض بہزار خرابی صبح نمودار ہوئی - سب کو سلامت دیکھا جان مین جان آئی -

بستم شوال م ۸ مئی روز دوشنبہ

آج بھی سمندر کا جوش چار بجے تک نہین تھا اوسی طرح غضب آلود تھا موج سے لوگ کہ

دل ہلا رہا ہے چار بجے کے بعد البتہ اپنے اون حرکات سے باز آیا۔ اور مسافر لوگونکی دعائین پوری ہوئین قیس آفتاب نے پونے آٹھ بجے صحراے مغرب کا راستہ لیا۔ لیلاے شب نے بال کھول دئے۔ اور دایہ ابر سامان غسل لیکر حاضر ہوئے۔ اس ابر کے محیط ہوجانیسے اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد نرم نرم ہوا چلنے سے پہر مسافرون کو خطرناک اندیشے پیدا ہوتے جاتے تھے لیکن تھوڑی ہی دیر بعد وہ ابر ہوا ہوا۔ اور ہوا نابود۔ اسوقت سمندر نے خواب راحت مین ایسا آرام کیا تھا۔ کہ صبح تک کروٹ نہ لی۔ یا یون کہا جاوے کہ روز گذشتہ مین کرتب جنگ و پیکار سے ایسا سست ہوگیا۔ کہ کروٹ بدلنے کی قوت بھی نرہی تھی۔ غفلت کی بہاری نیند سوتا رہا۔ مسافرون نے بھی بے خوف و خطر اپنی شب بسر کی آج ہم اوس حصہ سمندر مین ہین کہ جس کے جانب جنوب ملک حبش واقع ہے اور جانب شمال عجم ہے۔

بست و یکم شوال م۔ ۹۔ مئی روز سہ شنبہ

آج عدن پہونچنے کا دن تھا۔ لیکن چونکہ ہمارا جہاز کیوان کی تلاش کرتا ہوا چلا جاتا ہے۔ اسواسطے کل عدن پہونچے گا۔ بعد طلوع آفتاب ایک جہاز شمالی جانب سے ہمکو نظر آیا۔ جسکے ستول پر سفید پردہ چڑہا ہوا تھا۔ لیکن وہ اُدہر سے اُدہر ہی جانب شرق چلا گیا۔ ہم نہین کہہ سکتے کہ وہ جہاز مال کا تہا یا مسافرونکا آج ہمنے ضروری اسباب کی ایک چٹھی لکھ کر کپتان کو دی۔ کہ عدن سے وہ

اسباب منگوادین۔ اب ہمارے جہاز سے خشکی قریب آتی جاتی ہے۔
یہان کا تواب ذکر چھوڑ و یہان + سنو رشک کی مجھہ سے ایک داستان
مین جس جہاز مین سوار ہون اس جہاز کا کپتان بہت خلیق آدمی ہے۔ اور مجھسے
بمبئی سے ملاقات ہے۔ اسنے خاص طور پر میرے ساتھہ اچھے برتاو کیے۔
اور جہان تک ممکن تھا الفت سے پیش آیا۔ مین جس بات کی خواہش کرتا ہون
وہ فوراً اوسکی تکمیل کرتا ہے۔ جس روز مین جہاز پر سوار ہوا۔ ایک روز قبل
اوسنے میرے اور میرے ہمرائیون کے واسطے ایک صدر مقام پر دو
کوچین اسطرح بچھادین کہ اون کے بیچمین چار آدمیون کے رہنے کی جگہہ
تھی۔ اور یہہ جگہہ اس قسم سے گھیر لی تھی کہ حجرہ کی طرح ایک مکان بنگیا۔
اور دوسرے بازو مین کرسیان ڈالدین۔ حالانکہ مجکو اور میرے ہمرائیونکو
اس جگہہ رہنے کا ہرگز حق نہ تھا۔ لیکن کپتان نے اپنی مہربانی سے مجکو یہہ صدر
مقام دیا۔ فی الواقعی ایسا دلکشا مکان ہے۔ کہ اس جہاز مین اس سے بہتر
کوئی اور جگہہ نہین۔ افسوس کہ میری اس آسایش پر بعض لوگون کو حسد ہوا۔
جب اون کے آئینہ اخلاق پر کدورت بیٹھہ گئے۔ تو یہہ حال دیکھکر مجھکو اوس
جاے کی بڑی قدر کرنا پڑی اور ظرف آزمانے کا عمدہ موقع ہاتھہ آیا۔ دن
بھر دریا کی سیر کرتا ٹھنڈی ہوا مین کہاتا ہوا اونکو جلاتا رہتا تھا۔ اور جب کوئی
مَن گھنٹی چھو کر یکے طرح بڑبڑاتا تھا۔ وہین گرم گرم الفاظ کے چمٹون سے

زبان داغدیتا تھا۔ ان بدگمانون نے یہہ خیال کیا کہ کپتان نے کوئی ناجایز نفع لیکر مجکو یہ جگہہ دیدی حالانکہ یہ بالکل بےخیال تھا۔ کپتان دوستی کا بڑا گاڑہا تھا۔ اور اوسی خیال سے اوسنے میرے ساتہہ یہہ رعایت کی تھی۔ جب مینے اونکے ذلیل باتون کو اون کے نام کے ساتہہ نوٹ کیا تو اونہون نے خوشامد کیطور پر محبت کا برتاؤ کرنا شروع کیا۔ اسواسطے مینے اونکا نام تو نکالڈالا لیکن واقعہ رہنے دیا۔ جب بندر عدن ہمسے دو سو میل رہا ایک آگبوٹ گوشہ شمال مغرب سے آتا ہوا دکہائی دیا۔ ساتہہ ہی جہاز مین شور برپا ہوا اور ہر شخص اپنی جگہہ سے اوٹہکر اوسکو دیکہنے لگا۔ اکثر اشخاص نے اوسکو جہاز کیوان سمجہا۔ جسکی پہلے سے تلاش تھی۔ کپتان نے فوراً اپنے جہاز کی باگ پھیردی اور دونون کپتان رنگین جہنڈیون کے اشارےسے باتین کرنے لگے اس کپتان نے اول اپنے جہاز کا نام تبلایا۔ پہر اوسکا نام پوچہا۔ اوس جہاز کا نام نادری تھا اور کسی اور کمپنی کا تھا۔ اس عرصہ مین نادری بہت قریب ہوگیا۔ اور اسکے داہنے طرف کو برابر آیا۔ اوسوقت اس کپتان نے اون مصیبت زدہ غریب الوطن مسافرون کی خبر پوچہی۔ جو جہاز کیوان مین سوار تہے جہاز نادری کے کپتان نے جو جواب دیا ہے اوس کے لکہنے سے میرے بدن پر کانٹے کہڑے ہوتے ہین۔ قلم مین قوت تھی نہ دل و دماغ مین طاقت کہ اوس کے جواب کو لکہون۔ افسوس اس سوال کے جواب مین کپتان جہاز

نادری نے سیاہ جھنڈی چڑادی - اسکے سیاہ جھنڈی کا چڑہانا تہا - کہ واقف کار لوگ اس رمز کے ساتہہ ہی لرز گئے - قلب ہلگیا جانا کہ اوس جہاز پر کوئی مصیبت آئی - ہم سب نے دعا کی - کہ اے خدایا اگر وہ تیرے مہمان زندہ ہین بخیر و خوبی اونکو طوفان سے نکال دے - کیون کہ وہ لوگ تیری راہ پر عیال و اطفال مال و منال چہوڑ کر نکلے ہین - اور اگر وہ اس سلسلہ مین غرق دریا سے ناپیدا کنار ہوئے ہین کہ جن کے گور و کفن کا بہی پتہ اور ٹہکانا نہین - تو اے ربّ العزت اونکو زیارت کعبہ کے عوض اپنا دیدار نصیب کر اور روضۂ مبارک کے عوض دیدار پر انوار رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرا - اور اونکو اون مکانون کے عوض فردوس برین عطا فرما - اے ربّ العزت تو نے فرمایا ہے کہ جو اللہ کے راستہ مین اپنی جان دے اوسکا مقام جنت ہے - پس وہ اعلیٰ مقام دے جسکا تو نے وعدہ فرمایا ہے - جس کے تعریف مین تو نے خود کہا ہے - جنتان اور ذواتا افنان اور فیہما عینان تجریان اور فیہما من کل فاکہۃ زوجان - خدایا اپنے گناہون مین ہم ایسے گرفتار ہین کہ ہمارے نامہ اعمال مین نیکی کا کوئی نقطہ یا کوئی جملہ یا کوئی لفظ یا کوئی حرف یا کوئی نقطہ یا کوئی شوشہ ہو - ہرگز نہین ہے فقط لاتقنطوا من رحمت اللہ کی تسلی کا سرمایہ ہے - ندا یم غیر از تو فریاد رس تو ئی عاصیان را خطا بخش و بس + جہاز نادری یہہ کیفیت بتلاکر

رخصت ہوا اور ہم اپنے جہاز کے خیر منانے لگے - الحمد اللہ کہ آج ہوا موافقت کے ساتھہ چلتی رہی جہاز مین بالکل جنبش نہ تھی - قدرے گرمی زیادہ رہی کسی شخص نے دوران سفر کی شکایت نہین کی - اب یہان سے موسم گرما شروع ہے آج برابر آٹھہ بجے آفتاب غروب ہوا تمام شب گرمی سے بیتابی رہی - لیکن جہاز ایسا بڑا ہے کہ ہلتا ہوا معلوم نہین ہوتا تھا کہ پیٹ کا پانی تک نہین ہلتا تھا - تین بجے شب کے عدن کی ہوا آنے لگی اور ایک قندیل جو عدن کے کوہ نکین کے گوشہ پر لگائی گئی تھی دکھائی دینے لگی جہاز کے مسافرون کو وہ شب شب برات تھی ہر شخص خواب راحت سے بیدار ہوا - اور بڑی شوق سے اوس قندیل کو دیکھنا شروع کیا چونکہ آج نوان روز تہا اور مستعد جہاز شبکو دو درو سے گذر گئے تھے بعض کا یہہ خیال تھا کہ یہہ بھی کسی جہاز کی قندیل ہے - مگر جون جون وہ قریب ہوتی تھی - شبہ اوٹھتا جاتا تھا یہانتک کہ سفیدہ صبح نمودار ہوا اور کوہ عدن صاف صاف دکھائی دیا - اوسوقت مسافرون کو یقین ہوگیا - کہ بیشک یہہ عدن کی قندیل ہے - غرضکہ صبح کی قریب جہاز نے لنگر کیا - بمبئی سے عدن ایکہزار سات سو ساٹہہ (۱۷۶۰) میل شمار کیا جاتا ہے -

	بست و دوم شوال م - ۱۰ مئی روز چہار شنبہ	

آج صبح سے ہمارے جہاز کا لنگر عدن مین ہے - یہان بھی تہوڑے عرصہ کا قرنطینہ ہوتا ہے - یعنے جب تک عدن کا ڈاکٹر آکر جہاز کے لوگونکو

نہ دیکھہ لے اور صحت کا سارٹیفکٹ نہ دیوے مسافر اپنی اپنی جگہہ رہتے ہین اس موقع پر کچھہ لوگ عدن سے کشتیون مین بیٹھکر میوہ گوشت کھجور وغیرہ ضروری اسباب بیچنے کے واسطے جہاز مین پہونچے مگر قرنطینہ کے سبب نہ وہ لوگ جہاز مین آسکتے تھے نہ اس جہاز کے لوگ اونسے کوئی چیز خرید سکتے تھے۔ عدن کے رہنے والے چھوٹے چھوٹے لڑکے کشتیون اور ڈونگون مین بیٹھہ کر جہاز کو لپٹ گئے اور عجب تماشا شروع کیا جو پیسا ٹکا سمندر مین پھینکا جاتا تہا غوطہ مار کر فوراً نکال لاتے تھے۔ یہہ لڑکے تعداد مین بہت زیادہ تھے۔ اور بے تکلف برہنہ ہوکر ایک پیسہ کے لئے ڈونگے سے کود پڑتے تھے۔ ہمارے بچے مرزا قادر بیگ نے بھی چار روپیہ کے قریب دریا مین ڈالدیئے اور اون لڑکون نے بے مکان نکال لئے غرض بہت دیر تک یہہ معاملہ پیش آیا اس عرصہ مین قریب اٹھہ بجے کے عدن کا ڈاکٹر آیا۔ اور جہاز کا کپتان زینہ تک اوسکا استقبال کرکے لایا ڈاکٹر نے نیچے کے حصہ کے کچھہ لوگون کو دیکھا اوس کے بعد فرسٹ کلاس کے دروازہ پر کھڑے ہوکر کپتان اور ڈاکٹر مین کچھہ گفتگو ہوئی قرینہ سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ شاید کپتان نے اوس ڈاکٹر کو اپنی ذمہ داری پر اطمینان دلادیا ہوگا۔ کہ اس جہاز مین ہر طرح کی عافیت ہے اس کے بعد ڈاکٹر جس آگبوٹ پر آیا تھا۔ اسپر سوار ہوگیا۔ اور ہمارے

جہاز کا کپتان بھی اوسیکے ساتھ چلا گیا اسکے بعد جہاز کا دروازہ کھلا۔ اور سودے والے اندر آئے بیچنے والے کم۔ اور خریدار زیادہ اسلئے اتنا ہجوم تھا کہ خریدنا دشوار تھا۔ آدہ سیر کی مچھلی آنہ آنہ کو۔ اور گوشت روپیہ کا دو سیر اسیطرح ہر چیز گران تھی۔ اسی خرید و فروخت مین انتظام ہونے لگا پولیس کے سپاہی جہاز مین آگئے۔ افسر انگریزی تھے اور سپاہی ہندی۔ اونہون نے خرید و فروخت مسدود کر دی۔ دوکانین بند کرادین۔ ہر شخص اپنی اپنی جگہہ جا بیٹھا۔ اور گنتی شروع ہوئی۔ افسر اور سپاہی مسافرونکا شمار کرکے چلے گئے۔ اسکے بعد تر نطینہ کھل گیا۔ اور پھر خرید و فروخت شروع ہوگئی۔

اب کچھہ حریقان آتش ادبار۔ اور غریقان بحر ناپیدا کنار یعنے جہاز کیوان کے مسافرون کی کہانی لائق تحریر ہے۔ اس وقت اس داستان کے لکھنے مین پھر میرے بدن مین رعشہ ہوگیا ہے۔ دل و جگر کانپ رہا ہے کیونکہ ہمارے لوگ باوجود ممانعت تنق مین پوشیدہ کھانا پکایا کرتے تھے۔ جہاز کا کپتان ہر چند منع کرتا تھا۔ مگر تقدیر کے لکھے کو کون میٹ سکتا ہے۔ اور قسمت کا نوشتہ کہان مٹتا ہے جب ادبار آتا ہے نہ کوئی نصیحت اثر کرتی ہے۔ اور نہ پند۔ اور جو کام ہوتا ہے بیعقلی کا جو بات ہوتی ہے دیوانگی کی۔

یہہ جہاز کیوان جب بحر سقوطرہ مین پہونچا تنق کے اندر آگ لگی۔ اور شعلہ بھڑک گیا۔ ہر چند کپتان نے کوشش کی۔ اور ملازمان جہاز نے سعی سے کام لیا

مگر کوئی تدبیر سود مند نہوئی اسوقت کپتان نے بہت ہوشیاری کا کام کیا۔
یعنے سب سے قریب جزیرہ بندر بکلہ کے طرف پوری طاقت سے
اوس شعلہ فشان جہاز کو لیچلا۔ اور لنگر گاہ سے کہین آگے کنارہ کی طرف جہانتک
انجن مین قوت تہی۔ جہاز کو بڑہا لیگیا۔ کل جہاز اور مال جلکر خاکستر ہوگیا۔ اور
اوسیوقت مقانامی جہاز معہ کافی رسد کے اونکے لینے کو روانہ ہوگیا۔ معلوم
نہین کہ اس عرصہ تک اون مصیبت زدون پر کیا کیا تکلیفین گذرین۔ خداوند
عالم اپنے حبیب کے صدقہ سے اونپر رحم کرے۔ اور اس برس کا حج
اکبر اونکو نصیب ہو۔ اور یہہ زحمت رحمت اور عسرت عشرت سے بدل جائے۔
مین اوپر ذکر کرچکا ہون کہ عدن کے حبشیون کے لڑکے جہاز کو آکر لپٹ گئے اور
جو پیسہ سمندر مین ڈالتا ہے وہ غوطہ لگاکر نکال لاتے ہین۔ تہوڑی دیر تو وہ
تماشا دکہاتے رہے جب مسافرون نے پیسہ دینے سے دست کشی کی تو
وہ لڑکے جہاز مین آگئے۔ اور ایک پیسہ لیکر جہاز کے اوپر سے کودنے لگے۔
اور قلابازیان کہانے لگے۔ وہ یہہ کہیل کر رہے تہے کہ ایک انگریز جہاز کا
آپہونچا۔ اور جو ایک لڑکا جہاز کے گوشہ پر کہڑا ہوا تھا۔ اوسکو دو چار طمانچہ
زور سے لگادیے۔ وہ لڑکا مونہہ بگاڑ کر تہوڑا ہٹ گیا۔ یہہ انگریز چاہتا تہا
کہ یہہ لڑکا اور لڑکون سمیت یہان سے نکل جائے۔ مگر وہ لڑکا تہوڑا ہٹتا
جاتا تھا۔ اور جہاز سے کودتا نہ تہا۔ جب اوس انگریز نے دیکہا کہ وہ جہاز

نہین چھوڑتا۔ اور مار کے زد سے بھی دور ہو گیا اُسوقت انگریز اوس جہاز
پر چڑھ گیا اور چاہتا تھا کہ اوسکو پکڑ لیوے کہ فوراً وہ سمندر مین کود گیا۔ اور
اسیطرح سے یکے بعد دیگرے سب لڑکے دھم دھم کرکے کود پڑے انگریز
نے مسافرون کو آگاہ کر دیا کہ یہہ چور اچکے ہین کچھہ اوچک لیجا کر سمندر مین کود
جاوین گے۔ اور پھر کچھہ نہو سکیگا سب ہوشیار رہو۔ یہہ بات کہکر وہ
انگریز تو چلا گیا۔ اور چتہری والے مسافر ہوشیار ہو گئے۔ لیکن اوس انگریز
کے جاتے ہی وہ لڑکے پھر آنے لگے چونکہ اب مسافر لوگ ہوشیار تھے
اونکا انا پسند نکیا اور مزاحم ہوئے۔ وہ لڑکے مسافرون کو کیا خیال مین
لاتے تھے۔ آخر ایک مسافر نے ایک لڑکے کو لکڑی سے مارنا شروع
کیا۔ لیکن وہ لڑکا بھی عجب بے حیا تھا کہ مار کہاتا جاتا تھا۔ اور آہستہ آہستہ
ہٹتا جاتا تھا۔ یہان تک کہ پٹتے پٹتے جہاز کے نیچے کے درجہ مین اوتر گیا
اور وہان سے وہ بھی اس مسافر کو مارتا تھا۔ آخر کار وہ بیعزت مجبور ہوکر
سمندر مین اوترا۔ دوسرے جانب ایک لڑکا گوشہ جہاز پر کھڑا تھا۔ خلاصی نے
اوسکو منع کیا۔ وہ چپکا کھڑا سنا کیا جب خلاصی اوسکے قریب آیا اوس لڑکے
خلاصی کے ایک طمانچہ جمایا اور سمندر مین کود گیا۔ بچارا خلاصی مونہہ دیکھتا
رہگیا۔ اور وہ چلتا پھرتا نظر آیا۔ بارہ بجے تک کپتان عدن سے واپس
آیا اور ایک شیدی جو حرکاتی کے نام سے مشہور کیا جاتا ہے اپنے ہمراہ

لایا آج سے جہاز کی باگ اوس حرکاٹی کے ہاتہہ مین دی گئی یہہ بہی خبر ہے
کہ کیون جہاز کا انجن پہٹ جانیکی وجہہ سے مسافران جہاز کیوان پر
یہہ مصیبت پڑی ہے۔ مسافر اور مال بخیر ہے۔
ایک بجے جہاز کا لنگر عدن سے اوٹہا۔ جب ہم بمبئی سے روانہ ہوئے تہے
ہمارا جہاز گوشہ مغرب اور جنوب کے طرف جاتا تہا۔ اور ہم مغرب کیجانب
نماز پڑہتے تہے۔ جب سے اس جہاز کا لنگر عدن سے اوٹہا ہے۔ اوسوقت
سے جہاز شمال کے طرف جاتا ہے۔ اور نماز بہی ہم لوگ قطب کے طرف
پڑہتے ہین ~~ہے~~ جزیرہ عدن سے کعبہ مکرم جانب شمال ہو جاتا ہے گرمی
بہت شدت سے بیقرار کرتی ہے۔ لیکن ہوا بامراد چل رہی ہے جہاز
مین بالکل امن وامان ہے۔

بست و سویم شوال م۔ ۱۱ مئی روز پنجشنبہ

آج ہمکو جدہ سے آنیوالے جو متعدد جہاز ملے اور وہ بائین طرف سے نکل گئے
اور بحر عرب سے جسقدر جہاز آتے ہوئے ملے وہ ہمارے داہنے طرف سے
نکلے اس مشاہدہ سے معلوم ہوا کہ بحر عرب مین جسقدر جہاز عدن سے بمبئی کو
جاتے ہین۔ وہ بمبئی سے آتے ہوئے جہاز کے داہنے بازو سے نکلا کرتے
ہین۔ لیکن بحر عدن سے انکا قانون بدل جاتا ہے۔ اور جہاز بائین بازو
سے جاتے ہین۔ اور بحر عرب مین ایک بات یہہ بہی دیکہی گئی کہ جس قدر

جہاز بحر عرب مین آتے جاتے ملتے ہین وہ بہت قریب ایک دوسرے سے ہوکر نکلتے ہین - اور بحر عدن سے جب ایسا معاملہ پیش آتا ہے تو جہاز بہت فاصلہ سے نکلا کرتے ہین - آج آفتاب آٹھ بجکر دس منٹ پر غروب ہوا بادمراد چلنے کے وجہہ سے جہاز کے پالین جھولدے گئے ہین - بعد غروب آفتاب اس غرض سے باندہے گئے ہین - کہ اس دریا مین پہاڑ زیادہ ہین جو دانتے بائین نمودار ہین اور جو دریا مین ہین وہ نہین دکہائی دیتے ہین تیزی رفتار کے وجہہ سے نقصان نہ پہونچے - اسواسطے جہاز کی رفتار بہت کم کردی گئی - گو ہوا بہت سخت چل رہی تہی لیکن جہاز مین آرام تہا - ہان گرمی کے سبب سے گونہ تکلیف تہی - رات کو بارہ بجے جہاز باب سکندر پر پہونچا جسکو باب المندب کہتے ہین - یہہ باب دو پہاڑون کے بیچ مین ہے - اس کے ایک طرف کوٹہی بنی ہوئی ہے - اور دوسرے جانب جو مکانات ہین اوسمین روشنی کے آلات لگائے گئے ہین - یہان سے دریائے احمر شروع ہوا اب مغرب کے جانب برابر پہاڑون کا سلسلہ نظر آتا ہے - تین روز سے بہت ہی آرام و آسایش ہے - اور یہہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا مین اس سے بہتر سفر کے واسطے اور کوئی سواری نہین ہوا کی تندی سے بڑے بڑے موجین نمودار ہوتے ہین ان موجون مین ونکو سفید پہولونکا لطف آتا ہے اور شبکو آتشبازی کا تماشا نظر آتا ہے جب سے بحر احمر شروع ہوا ہے چہوٹے بڑے

مچھلیان بہت کثرت سے اوچھلتے کودتے پھرتے ہین - گویا یہہ دریا مچھلیون ہی سے پٹا پڑا ہے اس کا پانی نیلگون سبزی مائل ہے اور بحر عرب کا بالکل سیاہ تھا - کاش کہ بحر عرب کا نام بحر اسود رکھا جاتا اور بحر احمر کا نام بحر عرب تو اسم ومسمی مین حقیقی مناسبت ہو جاتی - دوپہر تک ہوائے خنک چلتی رہی جس سے طبیعت کو تفریح ہوتی تھی - اور بعد دوپہر کے گرم ہوا چلنے لگی - جس سے مزاج پریشان ہونے لگے - جب سے ہم نے عدن چھوڑا اور قمران کو روانہ ہوئے ہمارے نمازیون کے تین حصے ہو گئے ایک حصہ گوشۂ شرقی شمال کے طرف نماز پڑھنے لگا - دوسرا گوشۂ شمال مغرب کے جانب - تیسرا ٹھیک مغرب کے سمت نماز پڑھتا ہے مین خیال کرتا ہون کہ آگے جا کے اگر چار حصے بھی ہو جائینگے تو بھی خدا سب کی نماز قبول کرے گا - آج ہمکو بہت کثرت سے جہاز آتے ہوئے ملے جو یکے بعد دیگرے تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے گذرتے گئے اس دریاے احمر مین اور دریاؤن کے برخلاف مچھلیون کے علاوہ پرند جانور بھی کثرت سے اوڑتے ہین یہہ پرند بہت تیز پرواز ہین اور جب چاہتے ہین پانی کی سطح پر ایسے بے تکلف بیٹھہ جاتے ہین جیسے خشکی پر جب یہہ پرند جہاز کو دیکھتے ہین بہت کثرت سے جمع ہو جاتے ہین اگر روٹی کے ٹکڑے دریا مین ڈالے جاوین تو غوطہ مار کر کھا جاتے ہین اور مثل شیر خوار بچہ کے آواز ین نکالتی ہین - دو بجے قمران کی ہوا آنے لگی اور مسافرون کی ٹکٹکی اودھر بندھ گئی

شرقی اور شمالی حصہ کے طرف خشکی نظر آئی۔ تہوڑی دیر کے بعد جہاز لنگر گاہ مین پہونچا مسافر باہم ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے۔ ساڑہے چار بجے جہاز نے لنگر کیا۔ کپتان سوار ہوکر ڈاکٹر کے لینے کو کنارہ پر گیا۔ لوگ ڈاکٹر کے آنیکے منتظر رہے اس عرصہ مین اجازت دیگئی کہ مسافرون سے جس کا جی چاہے جہاز سے اوترے اور جو لوگ چاہین شب جہاز مین بسر کرکے صبح کو جائین اور یہہ بھی کہا گیا کہ باوصف جہاز مین رہنے کے آجکا دن قرنطینہ مین مجرا کیا جاویگا۔ تقریباً ڈیڑہ سو مسافر کشتیون پر سوار ہوکر قمران کو روانہ ہوئے۔ مین نے بھی سید نورالحق صاحب اور ایک اور آدمی کو احتیاطاً مقام تجویز کرنیکے لیئے روانہ کر دیا۔ کپتان جہاز نے ہم لوگون کو یہہ بھی سمجھا دیا تہا۔ کہ جس قدر اسباب چاہو ساتہہ لیجاؤ اور جس قدر چاہو چھوڑ جاؤ۔ لیکن جو اسباب چھوڑ جاؤ گے۔ فی صندوق ایکروپیہ۔ اور فی بورہ آٹہہ آنہ۔ اور اس سے چھوٹے عددون کے چار چار آنہ حق حفاظت دینے ہون گے۔ چنانچہ لوگون نے یہی کیا۔ غیر ضروری اسباب کو وہان چھوڑکر صرف ضروری اسباب ساتھ لینا تجویز کیا۔ اور شب جہاز مین بسر کی۔ اوسوقت سرد ہوا کے چلنے سے کپڑا اوڑہنے کی ضرورت پڑی۔

بست وچہارم شوال م۔ ۱۲ مئی روز جمعہ

ساتہہ بجے کے بعد جہاز مین شور وشغب ہوگیا کشتیان قمران سے آگئین

جلد جلد زن و مرد اسباب لاد لاد کر جانے لگے - ہر چند دریافت کیا جاتا
تھا - کہ وہان کا کیا حال ہے - لیکن کوئی خبر ہی ندیتا تھا - مینے سید نور الحق صاحب
اور ایک اور صاحب کو کچھ سامان دیکر کل کے روز روانہ کیا تھا - اور تاکید
کی تھی - کہ جزیرہ قمران کی خبر لیکر جلد واپس ہون - لیکن نہ وہ رات
کو واپس آئے اور نہ دن کو سخت تردد تھا - کہ آہی یہہ کیا معاملہ ہے - جو
جاتا ہے وہین کا ہو رہتا ہے - ؎ کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد - اتنے
مین ہمارا معلم قمران سے سید نور الحق صاحب کا ایک خط لایا - لکھا تھا کہ
مین واپس آنیسے مجبور ہو گیا - قید مین گرفتار ہون - گیارہ بجے تک حوالات
سخت تھی بعد گیارہ بجے شب کے قید معین ہو گئی جسکی تفصیل یہ ہے کہ
یہان جو شخص کشتی سے اوترتا ہے فوراً اوسکو ترکی لوگ گہیر لیجاتے ہین
اور وہ بیچارہ سمع سامان کے ایک مکان مین جاتا ہے - وہان اوسکا تمام لباس
اوتار ڈالتے ہین - اور سب اسباب کھولڈالتے ہین - اور وہ سامان انجن
گہر مین لیجاتے ہین - پہر معلوم نہین کہ اوسپر وہان کیا عمل کیا جاتا ہے پہر
تہوڑی دیر کے بعد وہ گہڑی وغیرہ لاوتے ہین - لوگ پہچان پہچان کر اپنا
اپنا اسباب اوٹہا لیتے ہین مگر کپڑے ایسے گرم ہوتے ہین کہ ہاتہہ جلے
جاتے ہین - اگر وہ کپڑے اوسوقت پہن لئے جاوین تو شاید تمام بدن
مین آبلہ پڑ جاوین - اور مسافرون کو کامل آدہ گہنٹہ تک بخار دیا جاتا ہے -

یہ ایک سخت اور دشوار گذار منزل ہے۔ اور یہی عمل مستورات کے ساتھ بھی کیا جاتا ہے۔ پس مین آپکو ایما کرتا ہون کہ آپ اسطرف آنیکا ارادہ ملتوی کرکے جہاز مین رہنے کا انتظام کرلین۔ بر تقدیر اگر ادہر آنا ہو تو اسباب کم لائیگا کیونکہ یہان مزدور نہین ملتے۔ اپنے سر و پر سامان لادنا پڑتا ہے سرکاری آدمی اول تو کم ہین۔ کافی نہین ہوتے۔ اس کے علاوہ بہاری سامان نہین اوٹھاتے غرض سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس تحریر کے پہونچتے ہی مین نے یہ تجویز کی کہ میرے واسطے قرنطینہ جہاز مین ہونا چاہیئے۔ چونکہ مین علیل بھی ہوگیا تھا۔ اسلئے استدعا منظور ہوگئی۔ لیکن یہہ چار سو روپیہ کا خرچ تھا۔ اسواسطے مین نے اس مزاید کو قبول نہ کیا۔ اور اس مسئلہ پر اور رفیقان راہ نے بھی مجھ سے اتفاق کیا۔ اور سب ضروری اسباب کشتی پر بار کرکے سوار ہوگئے۔ اور باقی سامان معمولی حق حفاظت دیکر جہاز کے اندر معلم کی تحویل مین چھوڑ دیا۔ اور جس مال کی زیادہ حفاظت مقصود تھی اوسکو ہم نے اپنے سکونتی حجرہ مین بند کرکے کپتان کے حوالہ کیا۔ اور کنجی اپنے پاس رکھی۔ لیکن سامان کے بار کرنے مین بہت دقتین پیش آئین۔ یعنے ہر جہاز مین چہار زینہ ہوتے ہین۔ دو ایک جانب اور دو دوسرے جانب مگر محافظون نے زینے نہ لگائے۔ صرف کشتیان جہاز کے پاس لگادین اور خلاصیون نے سامان اوٹھا اوٹھا کر اوپر سے پھینکنا شروع کیا۔ اور لطف

یہہ ہے کہ سامان کے اس ستیاناس کرنیکی مزدوری ایک ایک دو دو روپیہ لیتے تھے۔ اور وہین سے مسافرون کے بھی ہاتھہ پکڑ پکڑ کے اوتارتے تھے خیر مرد تو بدقت تمام اوترجاتے تھے مگر مستورات کو سخت مصیبت کا مقابلہ تھا۔ مینے کپتان کو اطلاع کی۔ اوسیوقت اوس رفیق نے تعمیل کی اور میرا زنانہ زینہ پر سے اوتارا گیا۔ اوسوقت زنانہ کو زینہ سے اوتارنے مین بھی بہت مشکل ہوئی۔ اور بدقت یہہ مستورات کشتی مین سوار ہوئین۔ آخرکار ہم کنارہ پر پہونچے۔ یہان کشتی کے ٹہرنیکی ایک چہوٹی سی جگہہ ہے۔ اوس مقام پر جسقدر لوگ ہم سے پہلے آئے تھے اونکا سامان بہت دور تک پڑا ہوا تھا۔ لیکن اوسکا کوئی وارث نظر نہ آتا تھا۔ کچہہ لوگ اپنا اپنا سامان بار گناہ کی طرح سر پر اوٹہاے چلے جاتے تھے۔ اور ایک وسیع میدان مین لیجاکر رکہہ رکھہ آتے تھے۔ تمام جنگل جابجا لوگون کے صندوق اور اسباب سے پٹا پڑا تھا۔ اس مقام پر امیر غریب ایک ہی حیثیت مین دکہائی دیتے تھے۔ اس مین اکثر وساے ہندوستان بھی ہین۔ مگر کوئی کسی کو نہین پوچہتا۔ سچ پوچہو تو یہہ ایک میدان حشر کا نمونہ تھا۔

عبدالغنی ایک حیدرآبادی سوداگر بھی کشتی سے اوترکر اپنا سامان اُٹہا رہا تہا۔ اور اونکے اسباب مین چند آثار حلوا تہا۔ وہ کہتے ہین کہ مین نہین تمیز کرتا کہ وہ حلوا کس شخص نے اوٹہایا۔ مگر اتنا نظر آیا کہ جس قدر عرب لوگ تھے۔ ایک ایک

ٹکڑا اوس حلوہ کا اون کے ہاتھہ مین تھا اور وہ بے تردد مال طیب و حلال سمجھکر کہا رہے تھے۔ مومی الیہ نے اپنا مال سمجھکر تعرض کرنا چاہا تہا کہ لات گھونسے سے جواب ملنے لگا۔ اوسوقت اوسکی سمجھہ مین آیا کہ کسی کا بہی مال ہو ایسے موقع پر ملجاوے تو عربون کو حلال ہوتا ہے۔ اور اوسکا مطالبہ حرام۔ اس اثنا مین ایک افسر آیا۔ اور سلام علیک کر کے مصافحہ کر کے مجکو اور ناظر صاحب کو ہمراہ لیکر چلا۔ ہم نے عذر کیا کہ ہزارہا روپیہ کا ہمارا مال و اسباب یہان لب دریا پڑا ہے۔ اگر ہم چلے جاوینگے۔ تو اس اسباب کی حفاظت کون کرے گا۔ اوس نے جواب دیا کہ کچھہ پروا نہین۔ اس عرصہ مین دو مزدور آئے۔ ایک شکر وغیرہ کا ٹوکرہ۔ اور دوسرا کوی دو سیر مرمرون کا تہیلا اوٹھا لیگیا۔ اور وزنی اسباب کو کسی نے ہاتھہ تک نہ لگایا۔ صرف یہہ وعدہ لیکر چلدئے ہم کو علم بہی نہین کہ وہ کہان لیگئے۔ باقی اسباب وہین پڑا رہا۔ صرف ایک عورت اور ایک مرد اوسکے حفاظت کے واسطے رہ گیا۔ اور ہم اوس جہاز مین چلے چونکہ اس سے پہلے سید نورالحق صاحب کی تحریر سے ان واقعات کی اطلاع ہو چکی تھی۔ ہم سمجھہ گئے کہ اب ہم سب عورت مرد انجن گھر مین خوب بہی بنائے جاوینگے۔ اور دریاے ہند اور بحر عرب اور سقوطرہ اور بحر عدن وغیرہ سے گذرنے کے بعد دریاے بخور سے عبور کرنا پڑے گا۔ اور وہی سامنے آیا۔ بلکہ اس عبور سے پیشتر

ہمنے آپ کو ایک ایسے میدان مین دیکھا - جس مین خدا جھوٹ نہ بلائے تو
سوا نیزہ پر آفتاب تھا - مصرعہ نہ در کوہ سبزہ نہ در باغ شیخ سعدی نے اسی
کی تعریف مین کہا ہے - اوسوقت جو اپنی حالت پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ میرا
تو ایسے میدان مین حشر ہو گیا - قدرتی حجام نے اس میدان اور پہاڑ کی
ایسی حجامت بنائی تھی کہ بال بہر سبزہ باقی نہ تھا - سنگریزون سے چنگاریان
اوڑ اوڑ کر بدن جھلسا دیتی تہین بالو پر جسوقت نظر جا پڑتی تہی تو چونکی
طرح بہن جاتی تھی - تمازت آفتاب سے آنکھین بند تہین - اور آہین بلند -
عرق ہر بن مو سے جاری تھا - اور عشق طاری سہ کہتے جاتے تھے سب
بحالت زار و قطار بتا عذاب النار - ہر طرف تیہ بنی اسرائیل - اور خلا فنگاہ
حضرت عزرائیل نظر آتا تھا - موسم کی حرارت آفتاب کی تمازت - ہوا کی گرمی
بگولون کی چکر - سفر کی سختی - غریبون کی کم بختی - دشوار گذار راستہ - ستورات
کی ہمراہی - غرض ہزار طرح کی تباہی - غریب عورتون کو پردہ نشینی کی عادت
ایک قدم ہزار فرسنگ کی مسافت - الامان الامان - بہائیو یاد رکھو کہ اسی میدان کا
نام قسطنطنیہ ہے - بہولیومت - غرض جب اس میدان کو ان گنہگارون نے
طے کیا تو آگے چلکر کیا دیکھتے ہین کہ ایک میدان مین ترکی سپاہیون کا
پہرا کھڑا ہے - جھنڈیون کے زرد پہریرے لہرا رہے ہین - قرینہ سے
معلوم ہوا کہ جھنڈیون کے اوس جانب کے لوگ اسطرف نہین آسکتے ہین

سید نورالحق صاحب بھی وہان کھڑے تھے۔ اونہون نے ہمکو دیکھہ کر کچھہ اشارہ کیا۔ اس اشارہ کے ساتھہ ہی ایک ترکی جوان نے اون کو پتھر مارنے شروع کئے۔ اگر بھاگ کر نہ بچتے تو چوٹ کھا جاتے۔ ہم سب اوس عہدہ دار کے پیچھے پیچھے ایک میدان مین پہونچے۔ جہان دور دور تک مسافرون کا اسباب لاوارثی مال کیطرح پڑا تھا۔ بادی النظر مین یہہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ مالکونپر کوئی حادثہ پڑا ہے۔ کہ مال چھوڑ کر بھاگ گئے ہین۔ لیکن اصل مین یہہ لوگ کنارہ دریا سے اپنا اسباب لاکر اس میدان مین رکھہ رکھہ گئے تھے کہ جسکا سوائے خدا کے کوئی محافظ و نگہبان نہ تھا۔ اسی میدان سے جب ہم اور ناظر صاحب ہمراہیون سمیت گذرے تو اوس افسر نے عورتون اور مردون کو علیحدہ علیحدہ کر دیا۔ اور ایک شخص اوس میدان مین ایک خیمہ میں جھونپڑہ مین سب عورتون کو لیگیا۔ اور وہ افسر ہمکو دوسرے جانب لیگیا۔ نہ وہ ہماری زبان سمجھتے تھے۔ نہ ہم اونکی۔ تھوڑی دیر بعد عورتین ہمارے اور ہم اونکی نظر سے غائب ہو گئے پھر ہمین علم نہین کہ اُن مستورات پر کیا گذری۔ مگر ہم پر جو واقعات گذرے وہ یہہ ہین کہ تمام مرد ایک مقام پر پہونچے۔ جہان تین جھونپڑے تھے۔ ایک سے انجن چلنے کی آواز آرہی تھی اور دوسرے مین پانی رکھا تھا تیسرے جھونپڑے مین کچھہ مسافر ہم سے پہلے آئے ہوئے ہاتھہ ہاتھہ بھر کے لنگوٹیان لگائے برہنہ تشریف

رکھتے تھے۔ اور جو لوگ آتے جاتے تھے اوسی طرح قلندر بنائے جاتے تھے۔ سچ پوچھو تو یہی لطایف ہین اس سفر کے جو ہمکو اس چہار درویش کے لکھنے پر آمادہ کر چکے ہین۔ غرض جو آتے تھے اوس ریت کے فرش پر (خاک سے رغبت رہے ملنا ہے ایک دن خاک مین) کہہ کہکر بیٹھتے جاتے تھے۔ ہمارے ساتھی افسر نے ہمکو دروازہ پر کھڑا کیا اور کہین سے لپک کر ایک بوریہ اوٹھا لایا۔ اور مکان مین بچھا کر ہمین بٹھایا۔ اوسوقت وہ بوریا رومی قالین سے بہتر تھا۔ ہم سب اس انتظار مین تھے کہ کب ہمارے لئے حکم آتا ہے اور کپڑے اوتارے جاتے ہین۔ اور کتنی دیر بخور کی دریا مین غوطہ لگاتے ہین۔ ناظرین غور کر سکتے ہین کہ آفتاب کی وہ حرارت زمین کی یہہ کیفیت۔ اور یہہ وہ وقت ہے کہ ہم کہین ہین اور بال بچے کہین۔ نفسی نفسی کا عالم ہے۔ نہ یہہ خبر کہ اوپر کیا گذری۔ نہ یہہ معلوم کہ مال و اسباب کیا ہوا۔ اسی تردد مین تھے کہ ایک شخص لنگوٹیان لئے ہوئے آموجود ہوا۔ اوسے دیکھکر ہر شخص اپنے کپڑے اوتارنے لگا۔ اور تن بہ قضا دریا پر آمادہ ہوا۔ ہمارے اس مکان مین داخل ہوتے وقت پندرہ ہمین ۲ آدمی اور بہی ہمراہ ہو گئے تھے۔ وہ بہی شریک حال تھے اور راہ خدا مین سر دینے کو بخوشی ہمارے ہم خیال تھے۔ ہنوز لوگ اپنے کپڑے اوتار کر فارغ نہین ہوئے تھے۔ کہ ایک شخص سفیع عالم کی روح پاک سے الہام پاکر آپہونچا

اور اوس نے اون لوگون کو جو ہمارے طرف اشارہ کرکے باقی کے لوگون کو
جو پہلے سے آئے ہوئے تھے یہہ حکم سنایا کہ انکی وجہ سے تمکو بھی خلاصی دیگئی
اور ہم سے کہا کہ آپ چلے جاوین۔ ہم نے دریافت کیا کہ کہان جاوین۔ اور ہمارے
مستورات کہان ہین۔ اور اون پر کیا گذری۔ اوسنے کہا کہ جیسے آپ معاف کیگئے
ویسے ہی آپ کے ستورات بھی معاف کردی گئین۔ اور وہ علیحدہ ایک مکان
مین آرام سے ہین۔ اب آپ بھی وہین چلے جاوین۔ ہم آپکو ایک راہ نما دیتے
ہین چنانچہ وہ رہنما ہمارے ساتھہ ہوا۔ بحمد اللہ کہ اوس حوالات سے نجات پائے
گویا دوزخ کے دروازہ پر پہونچ ہی چکے تھے۔ کہ خدا نے فضل کیا۔ اے
خدائے رحیم جسطرح تو نے ہمکو اس عذاب سے نجات دی۔ اپنے حبیب کریم
کے تصدق سے قیامت کے دن بھی ایسی ہی نجات دے۔ اور امید ہے کہ
تو اس سے بھی زیادہ ہم پر رحم و کرم کریگا۔ اور یقین ہے کہ دوزخ کی آنچ سے
اسیطرح محفوظ رکھے گا۔ جسطرح اب انجن کی آفت سے بچایا۔ خدایا ہم تیرے ہین
اور اب تیری مہانیکا فخر حاصل کرنے آئے ہین۔ تو ہی رحمت و عظمت والا ہے۔
المختصر جب وہ رہنما خضر کی طرح آگے آگے ہو لیا۔ میرے آنکھون سے اشک
جاری ہو گئے۔ ہر چند مین چاہتا تھا کہ ضبط کرون۔ مگر نہین ہو سکتا تھا بعض
کو میری اس حالت پر یہہ خیال تھا۔ کہ تکلیف کے سبب سے آبدیدہ
ہو رہا ہون لیکن مین صحیح کہتا ہون کہ ہمارے افعال پر لحاظ نفرما کر رحمت

الٰہی نے جو سایہ ڈالا۔ اور اوس سخت مصیبت سے بچایا۔ جسکا بار طبیعت کو اٹھانا
بہت دشوار تھا اس لئے خود بخود دل بھر آیا۔ اور ظاہر ہے کہ اگر کوئی مجرم اپنے
آقا کے روبرو جائے اور اوسکا آقا سزا کے عوض رحم فرمائے۔ تو وہ مجرم
شکرگذاری اور احسان مندی کے اظہار مین فطرتاً آبدیدہ ہوجاتا ہے۔
غرض ہم سب تمازت آفتاب مین ریگستان کی راہ طے کرتے ہوے چلے
جاتے تھے۔ اور ترکی جوانون کے پہرے جابجا لگے ہوئے تھے۔ جو
شخص کہین بہٹک جاتا تو وہ ترکی جوان بندوق کے کندہ سے خبر لیتا تھا۔
اس جہاز سے پہلے ایک جہاز اور آیا ہوا تھا۔ اور اوس مین کے لوگ
بھی جو قسطنیہ کی حلت مین گرفتار تھے۔ اور ایک علیحدہ حصہ مین
اوترے ہوئے تھے۔ ہمارے ساتھیون مین سے ایک شخص کا بیٹا
ادھر تھا بیچارے نے کچھ کہنا چاہا۔ مگر ترکی جوان نے بات تک نہ کرنے
دی غرضکہ ہم اپنے مسکن تک پہونچے اور اپنے مستورات کو ایک پردہ
کے اندر پایا اون سے دریافت کیا کہ تمپر کیا گذرا۔ اونہون نے جواب
دیا کہ ہمکو ایک مکان کے اندر جو ایک وسیع میدان مین ہے لیگئے اور وہان
سے اس مکان مین پہونچا دیا۔ ہمارے کپڑے اوتارے نہین گئے
اور نہ ہمکو بخوردیا گیا۔ خدا کا شکر ہے کہ ہماری ہر طرح عزت کی گئی۔ کوئی
سامان توہین اور بیعزتی کا نہوا۔ ممالک مغربی و شمالی کے ایک تحصیلدار صاحب

بھی ہم زنانہ اس سفر مین شریک راہ ہین اونکا زنانہ جب اوس مکان مین
پہونچا تو سخت نالان تھا۔ معلوم نہین کہ اون بیچارونپر کیا گذرا۔ تحصیلدار صاحب
نے اونکو گریہ وزاری سے منع کیا۔ بہرحال ہمنے اپنی مقرر جگہہ پر قرار
پکڑا اور یہہ فکر کی کہ دریا کے کنارہ جو سامان لاوارث پڑا ہوا ہے کیونکر اوٹھکر
آوے۔ نہ کوئی مزدور ملتا ہے نہ لوگ ہمکو جانے دیتے ہین اب یہہ
تردد ہے کہ جو ہمارا مال اس مقام سے ایک میل کے قریب ہے اور
ہماری بہاری بوجھہ ہین۔ وہ کسطرح ہمارے نزدیک آسکے گا۔ نہ ہمکو ترکی
جوان جانے دیتے ہین۔ نہ اون آدمیون کو آنے دیتے ہین۔ اور نہ
مزدور ملتا ہے۔ تمام جنگل مین اسباب پھیلا ہوا ہے۔ انسپرولیس کہہ جاتا
ہے صبر صبر سب اسباب آجائیگا۔ یہانتک کہ مغرب کا وقت ہوا۔ اسباب
کا کچھہ نشان نہین آخر لوگ چوری چوری سے جلانے لگے۔ اور ایک علیحدہ
راستہ سے سامان لانے لگے اس عرصہ مین ہمارا معلم بھی آیا۔ اوس سے
ہم نے کہا کہ ہمارے زر نقد کا صندوق بھی جنگل مین پڑا ہوا ہے۔ ہمکا
ہمکو سخت تردد ہے۔ کہ اگر کوئی بدجو اوس صندوق کو اوٹھا لیگیا۔ تو ہم
کیا کرینگے۔ الغرض ہمارے ساتھی چپکے چپکے اپنا اسباب اوٹھا لائے۔
لیکن ہمارے اوس اسباب کا جو اول مزدور لیگئے تھے۔ کہین پتہ و نشان
نہ ملا۔ اسواسطے انسپرولیس کو اطلاع کی وہ پہلے ہمارے آدمی کو لاوارث

خانہ مین لیگیا - وہان کچھہ نملا - تو انسپولیس ہمین کو جھوٹا کہکر چلا گیا - اسوقت سخت مجبوری اور شرمندگی ہوئی کہ مال کا مال گیا اور خود جھوٹے بنے (سیکے نقصان مایہ دیگر شماتت ہمسایہ) خیر افسوس کر کے خاموش ہو گئے - تہوڑی دیر کے بعد ہمارا ایک آدمی مال خانہ مین گیا - دیکہا کہ وہ جملہ اسباب وہان موجود ہے چنانچہ وہ سب اسباب رات ہی کو ہمارے پاس آگیا - جب ہم نے اپنے مال کی جانچ کی کل موجود پایا - یہ مقام لنگر گاہ سے میل بہر ہے - صبح کے چلے ہوئے شام کو پہونچے - کوئی اطمینانی حالت نتہی دنکو جہاز مین کہانا کہایا تہا - اب رانکو قدرے غذا پر اکتفا کیا - اوس حوالات سے نجات پانیکے بعد سیاہی قید قرار دیگئی - آرام ہو گیا - یہہ مکان گو کہجور کے پتو نسے بنے ہوئے ہین - لیکن سرد اور بلند اور ہوادار ہین -

جس جگہہ قرنطینہ مقرر کیا گیا ہے - اس جزیرہ کا نام قمران ہے - یہان ہوا بہت اچھی ہے - مگر پانی نہین پندرہ بیس میل سے گدہون پر آتا ہے اور وہ بھی کہارہ جو پیا نہین جاتا - یمن کا پایہ تخت ہدیدہ یہان سے سولہ میل ہے - اور یہہ جزیرہ اوسی کے ماتحت ہے اور تمام چیزین وہین سے آکر یہان فروخت ہوتے ہین - چہوٹی مرغی آٹہہ آنہ کو - اور گوشت چار آنہ رطل فروخت ہوتا ہے - ایک جہاز سلطانی جنگی کہڑا ہوا ہے جسمین توپخانہ ہے - یہہ جہاز ہر وقت تیار رہتا ہے - کہ کوئی جہاز چوری سے نہ جانے پاوے

یا کسی قسم کی بغاوت نہ واقع ہو۔ ترکی اور عربی سپاہیون کے سوا اس میدان مین تھوڑے فاصلہ سے سوار و نگار سالہ بھی پڑا ہوا ہے۔ یہہ رسالہ قواعد کرتا ہوا ان مسافرون کو بھی دکھائی دیتا ہے۔ قرنطینہ کے واسطے لب دریا ایک بڑا میدان ہے۔ اسمین بہت سے مکانات کھجور کے پتو نسے بنے ہوئے ہین۔ بیس مکانون کے مجموعہ کا نام کیمپ ہے۔ ہر کیمپ کی حفاظت۔ ترکی اور عربی جوان کیا کرتے ہین۔ اور ایک ایک ڈاکٹر بھی موجود ہے ایسے متعدد کیمپ مین ہر ایک جہاز کے مسافرون کے قرنطینہ کو ایک کیمپ مقرر ہے۔ اوس کیمپ کے ہر ایک مکان کو آئرش کہتے ہین۔ ہر آئرش کے دس دس حصہ ہین اور ہر حصہ مین دس دس مسافر اوتارے جاتے ہین۔ عورت مرد سب ایک جگہ رہتے ہین۔ پردہ نشین مستورات اپنے لیئے پردہ بانده لیتے ہین ضروریات کے لیئے اونہین باہر جانا پڑتا ہے۔ بیچارے پردہ نشینون کو رفع حاجت کے لئے سوائے شب کے اور کوئی وقت نصیب نہین ہونے پاتا۔ چار چار مکانون کے لیئے پانیکا ایک حوض ہے۔ لکڑی اور پانی بے قیمت سرکار سے ملتا ہے پاخانے کیمپ سے باہر ہین۔ عورت مرد کے پاخانہ کا کچھہ تمیز نہین۔ یہان آجکل غروب آفتاب آٹھہ بجکر پندرہ منٹ پر ہے۔

بست و پنجم شوال م - ۱۳ - مئی روز شنبہ	

جس روز ہمارے جہاز نے لنگر کیا۔ قاعدہ کے رو سے وہ روز ہمارے قسطنطنیہ مین مجرا ہوا۔ دن کو گرمی رہتی ہے اور شب کو شبنم گرتی ہے مگر ہم جہاز کی گرمی اوٹھائے ہوئے تھے ہمکو شبنم نے کوئی نقصان نہین پہونچایا۔ رانکو ہم کہلے میدان مین سو رہے صبح ہوتے ہی سب لوگ اپنے اپنے کاروبار مین مشغول ہوئے۔ آٹھ بجے کے قریب اوسی پولیس کے عہدہ دار نے ایک سیٹی بجائی آرش کے محافظ جمع ہوگئے اور مسافرون کو پکارکر قیدیون کے طرح قطارون مین کہڑا کیا۔ پہر ڈاکٹر نے آکر پہلے مردون کا شمار کیا۔ پہر اندر جاکر عورتون کو گنا۔ اسکے بعد پانی لانیکے لیے سبکو ٹکٹ دیا گیا اس ٹکٹ کے ذریعہ سے مسافر اپنے واسطے پانی لائے۔ جو پوری طور پر کافی ہوگیا چار بجے پہر سیٹی ہوئی اور مردم شماریکے بعد پانیکا ٹکٹ سبکو دیا گیا۔ یہہ دن سامان کی درستی مین گذرا معمولی وقت پر آفتاب غروب ہوا آج سبکو ایسی گرمی رہی کہ جس سے ہیجان ہوکر بدہضمی پیدا ہوگئی۔

بست و ہشتم شوال م-۱۴-مئی روز یکشنبہ

قبل اسکے کہ نیر اعظم اپنے تخت زمردین پر جلوہ گری کرے اور اپنے معاملات دنیا کے انفصال مین مشغول ہو۔ اوسکے حواریین غضب آلود پیش خیمہ لیے ہوئے آپہونچے۔ پچھلی رات سے کیمپ مین تلاطم پھیلا دیا ہے ابھی سلطانی سوار یکو نصف شب کے قریب قریب منزل طے کرنی باقی تہی

کہ بعض لوگون کی طبیعتین خراب ہونے لگین درد شکم شروع ہوا کسی نے استفراغ - کوئی تے دست دونون مین مبتلا صبح ہوئے تک ایک کثیر التعداد حاجی گرفتار بلا ہو گئے - جو لوگ اس بیماری مین مبتلا ہوئے اونپر فاقہ گذرا ہمارے یہان مسماۃ حاجی بستی بی اور ایک مسافر جو جہاز مین ہمارے ساتھہ ہو گیا تھا - اور مساکین مین شریک تھا گرفتار بلائے عارضہ وبائے ہو گئے - مسماۃ مذکورہ نے تو قریب بارہ بجے کے صحت پائی - اور اوس مسکین کی حالت بہت متغیر ہو گئی - وہ ڈاکٹر خانہ مین بھیجا گیا - ہمنے آج صبح اور شام اپنے ہاتھہ سے کھانا پکایا -

جس روز ہم یہان پہونچے تھے - اوس روز جو مصیبت ہمپر گذری تھی - اوسکے صدمہ سے نورچشمی زبیدہ بیگم صغیرہ کو استہال شروع ہو گئے تھے - اس شب مین اوس صغیرہ کا بہت ابتر حال تھا - شب کو اوسکا علاج بہت مستعدی سے کیا گیا - دوپہر کے بعد چار و نطرف سے درد شکم کی آواز آنے لگی - اور استہال کی شکایت عام ہو گئی خدا یاد آنے لگا - ہر شخص کی نظر اوسکی رحمت پر تھی اس عرصہ مین پہر سیٹی ہوئی - اور منادی نے ندا دی کہ قطار قطار سب لوگ فوراً اپنے اپنے آرشون سے مثل کبوترون کے کابکون سے نکل نکلکر آنے لگے - اور شمار کے بعد پانی کا ٹکٹ حاصل کیا - اور خلاص خلاص کی آواز بلند ہوئی سب لوگ اپنے اپنے جگہہ چلے گئے - مگر ابہی تک انسانی جانکو کوئی ضرر

نہین پہونچا - سب کے سب خدا کے فضل کے امیدوار رہین - دس بجے رات
تک ہر ایک آئرش سے بیمارون کی آواز آنے لگی - ڈاکٹر آکر موجود ہوگیا جس
شخص کو بیمار پایا فوراً اسپتال لیگیا - اور جس بیمار کی کیفیت دریافت کی بجز کے
سوا اور کوئی جواب نہین ملا - خبر نہین کہ جو بیمار اسپتال مین گئے اونپر کیا گذرا اُنکا کیا علاج ہوا جسوقت ہمارے جہاز کا لنگر بمبئی سے اوٹھایا تھا - اوس سے چار
روز پہلے ایک جہاز سنجان کا لنگر اوٹھایا گیا تھا - وہ جہاز جو ہمسے دو روز قبل یہان
قسطنطنیہ مین پہونچا - اوس جہاز کے لوگونکا کیمپ ہمارے محاذی پہاڑی زمین پر
جانب جنوب واقع ہے آج اوس کیمپ سے تین جنازے نکلے - ہر چند دریافت کیا
کہ یہہ لوگ کب بیمار ہوئے اور کس بیماری سے راہی عدم ہوئے - مگر کسی نے
نہ بتایا - اور واقعی کسیکو معلوم بھی نہ تھا - اسواسطے کہ مسافرون سے قطع نظر
جو سپاہی اور عہدہ دار اور ڈاکٹر وغیرہ اس کیمپ سے متعلق ہین نہ یہہ اودہر
جا سکتے ہین - نہ اوس کیمپ کے لوگ ادہر آسکتے ہین - دور سے چاہو ایک
دوسرے کو دیکھہ لو - ان سب کیمپون مین ایک صدر ڈاکٹر ہے - وہ صبح شام
دو وقت آتا ہے - اور ہر کیمپ کی خبر لیتا ہے - لیکن کسی کیمپ کے اندر نہین جاتا
نہ کسی کیمپ کے ڈاکٹر سے ہاتھہ ملاتا ہے - دور سے بات کرتا ہے - شاید وہ ہمکو اور
ہمارے نگران عہدہ دارون کو مجسم کالرہ سمجھے ہوئے ہے - وہ صدر ڈاکٹر ایک
باد رفتار گدھے پر ہوا کی طرح آتا ہے - اور ہر کیمپ کے باہر دو رکھڑا ہوتا ہے اور

فوراً واپس ہو جاتا ہے جس سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہان کی ہوا سے بہاگتا ہے۔ لیکن بہاگتے وقت وہان کی ہوا اور اوس ریگستان کی خاک سے ایسا گرد برد ہو جاتا ہے۔ کہ اوس کا سارا مصنوعہ خاک مین ملجاتا ہے۔

یہ جزیرہ قمران پہلے اس سے قسطنطنیہ کا کالا پانی تھا۔ اب مسلمانان ہند کا میقات مجس ہے یہان سے مکہ معظمہ کو خشکی کا راستہ پچاس میل ہے۔ اور دریا کا راستہ تین سو میل سے بھی زاید ہے۔ یہان نماز کا رخ شمال کیجانب مائل بشرق ہے۔ مساجد بھی اسی رخ سے بنتے ہین نصف شب کے بعد ہوا چلنے لگی۔ اور شبنم گرنے لگی۔ کچھہ کچھہ طبیعتین اعتدال کے طرف رجوع ہوئین آج رانکو ہمنے یہہ اہتمام کیا کہ سب کو نصف شکم غذا کہانے دی۔ اور تاکید کر دی کہ فی آدمی دو وقت پاو بھر سے زیادہ نکہاے اور تمام دن مین تین مرتبہ پانی پیے۔ چنانچہ شب کے اس عمل سے صبح کو سبکا مزاج درست اور طبیعت بشاش تھی۔ آج ہوا سرد چل رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آج تمام دن اچھا گذریگا۔ ہم نے اپنے لوگون کو تاکید کی کہ سواے گوشت اور آلو کے کوی چیز پاو رچیانے مین نہ آوے۔ ہرچند کہ نخ گوشت کا چارآنہ رتل ہے۔ لیکن دیکھنے کو نصیب نہین ہوتا ہے۔ البتہ دنبے بدیدہ سے فروخت ہونیکو آتے ہین۔ صاحب وسعت خرید کرتے ہین غریب کو سواے دال کے اور چیز میسر نہین آتی۔ جو کالرہ کی پیش خیمہ خیال کیجاتی ہے۔ جو پانی ہمکو شیرین کہکر دیا جاتا ہے سمندر کے

پانی کے طرح شور ہے۔ چند ماہ سے ایک حوض مین بند ہے۔ جسکو ہوا نہین لگتی۔ غالبًا باریک کیڑا پیدا ہوا ہوگا۔ جو ضرر دینے والا ہے۔ جو اس پانی کو پیتا ہے۔ وہ درد درد پکارتا ہے۔ تمام کیمپ کی نجات ہمسے شرق کیطرف سمندر مین ڈالی جاتی ہے۔ جسوقت سمندر کو جزر و مد ہوتا ہے۔ وہ تمام نجاست خشکی مین آجاتی ہے۔ اور تعفن آمیز ہوا سے بیماری پھیلتی ہے۔ عجب تماشا ہے۔ کہ ایک طرف تو مسافرون کے واسطے یہ احتیاط ہے۔ کہ سنگا کرکے بخور دیا جاتا ہے۔ اور اون کے کپڑے تک اینٹی سپٹک اوڈور کے ذریعہ سے پاک کئے جاتے ہین۔ گویا وہان سے ایسے نکلتے ہین جیسے ماں کے پیٹ سے۔ اور دوسرے طرف اونہین مسافرون کو آب تلخ بدمزا دیا جاتا ہے۔ جس سے اسہال شروع ہو جاتے ہین تازہ گوشت اور تازی ترکاری میسر نہین۔ متعفن ہوا سانس لینے کو ملتی ہے۔ دیکھو۔ دیر لگتی نہین تقدیر کو پلٹے کھاتے۔ پھر راستہ ہوتے ہین گندے کہاتے ہین اور غصہ آتا ہے تو خون پیکے رہجاتے ہین۔ اسکے علاوہ جو آتا ہے۔ وہ بات بات مین بندر کی طرح نچاتا ہے۔ اور جیسا چاہتا ہے۔ ویسا بناتا ہے۔ لیکن ایمانکی بات تو یہہ ہے۔ کہ وہ بیچارے تو ہمکو منفعت ہی پہونچاتے ہین لیکن وہ نفع جب بندوق کے گندے دھوئین کے ایجن پانی کے چھپہ بچون ہالو کی زمین پر دریا کی چسپرکین سے نکلتا ہے۔ تو وہ خود اوس میدانی

سختی اوٹھا کر حواس باختہ بخود سارے مسافرون کو بلا بنکر چمٹ جاتا ہے
خلاصہ یہہ کہ جہاز سنجان کے مسافرون سے کل تک تین آدمیون نے
اس جہان فانی سے رخت سفر اوٹھایا۔ آج اور ایک جنازہ دیکھا گیا صرف
چار مزدور لئے جاتے تھے۔ یہان شخص مرتا ہے۔ اوسکا اہتمام سرکاری
طور پر ہوتا ہے۔ اوسکے عزیز یگانے کو قبرستان جانے دیتے۔ خارجاً
سنا گیا کہ اون مسافرون سے آجتک دس مسافرون نے آب بقا پیا۔
دس دس روز مدت قرنطینہ کے علاوہ ان مسافرون کو پانچ روز اور ٹھیر
نیکا حکم دیا گیا ہے۔ ان بیچارون پر اقسام کی مصیبت پڑی ہوئی ہے۔ اول
تو اون کے مرحومون کی جدائی۔ دوسرے زیادتی ایام قرنطینہ۔ تیسرے
سخت مصیبت اون بیچارون پر یہ ہوئی کہ جس مقام پر اونکا قرنطینہ تھا
وہ لوگ وہان سے اوٹھائے گئے۔ اور دوسری جگہہ یہ لوگ ہمارے
جنوبی جانب اوترے ہوے ہین۔ اب اون کے واسطے سمت شمالی
مین قرنطینہ کے لیئے جگہہ دی گئی۔ ہمارے کیمپ کے غربی جانب
میدان ہے اور شرقی سمندر پس ممکن تہا۔ کہ وہ لوگ ہمارے ہی
کیمپ مین ہوکر سیدہے اوس شمالی میدان مین چلے جاتے لیکن
ایسا نہین کیا گیا۔ بلکہ اون کو اور اون کے اسباب کو سمندر کے
راستہ پر کشتیون پر سوار کرایا گیا۔ اور ایک بہت بڑے حصہ سمندر کو

طے کرکے اوس مقام پر لائے گو اسبات کا افسوس ہے کہ اون مسافرون کو کسیقدر تکلیف ہوئی لیکن بہہ کام اچہا ہوا یعنے اونکی ہوا سے دوسرے مسافر بہت بچے رہے۔ اب اللہ تعالی کی رحمت کے امیدوار ہین یقین ہے کہ وہ اپنے مہمانون کو رحمت کی نظر سے بہت جلد دیکہے گا۔ جو لوگ یہ مصیبت اوٹہاکر دوسرے قرنطینہ مین گئے پہراز سر نو اون کے کپڑون کو انجن پر چڑایا گیا۔ اور بخور دیا گیا۔

آج ایک جہاز بدید سے مسافرون کا آیا۔ اوسکے مسافر بھی یہان اوتارے گئے۔ ہدیدہ کے مسافرون کے واسطے چوبیس گہنٹہ کا قرنطینہ ہوا ہے اگر کل تک صحیح وسالم رہے تو جدے کو روانہ ہوجاوینگے۔

ایک مولوی صاحب ہمارے کیمپ مین شبکو بیمار ہوے۔ فوراً ڈاکٹر اونکو اسپتال مین لیگیا۔ آج دوپہر کو معلوم ہوا کہ وہ تندرست ہین۔ ڈاکٹر سے سفارش کی چونکہ مجھ مین اور ڈاکٹر مین اس سے پہلے خوب ملاقات ہوچکی تھی۔ اوسنے سفارش قبول کرکے اونکو قید تنہائی سے نجات دی وہ بیان کرتے تھے کہ جس وقت ڈاکٹر مجھکو یہان سے لیگیا۔ پہر میری خبر لی اور نہ کوئی دوادی۔ لاوارثون کے طرح سے اتنک اسپتال مین پڑا رہا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہان بالکل طبیعت کے زور سے علاج کیا جاتا ہے دوا کی کچہہ حاجت ہی نہین۔ ان ڈاکٹرون نے تو ہومیوپیتہک والونکو

بھی مات کر دیا۔ مگر یہ ہند کے مسلمانون کے نصیب کا قصور معلوم ہوتا ہے ورنہ دوا تو سرکار سے بکثرت ملتی ہے۔ اُن صاحبون کو مین ہدایت کرتا ہون۔ کہ جو لوگ یہان سے ماہ رجب مین جایا کرین گے مصیبت قرنطینہ اور جوش سمندر سے نجات پائین گے۔ گو زمانہ زیادہ گذرتا ہے لیکن خیر اس مین ہے۔ بلکہ ثواب صیام بیت اللہ شریف بھی حاصل ہوتا ہے۔ بہرحال رجب ہو یا اور کوئی مہینہ ہیضہ بہار سے پہلے جانا مناسب ہے انسانی ہمدردی کے خیال سے احتیاطاً تمام آئرشون مین مینے ہدایت کرادی۔ کہ آلو اور گوشت کے سوا اور کچھہ نہ کھایا جائے کیون کہ اور اشیا یہان صحت کو مضر ہین۔ اور ایک ثلث کم کھانا زیادہ مفید ہوگا۔ اس لئے فاقہ کی مصیبت بیماری اور قید تنہائی کی مصیبت سے بہتر ہے۔ چنانچہ اسپر سب نے عمل کیا۔ اور بدیہہ فائدہ دیکھا۔ بفضلہ تعالے آج کسی طرحکی شکایت نہین آئی۔ یہان طرح طرح کی رنگین مچھلیان ارزان بکتی ہین۔ مگر بیماریکا خوف نہین لینے دیتا شوخ مچھلیان نوبنو خدا کی شان۔ خوشنما دل پسند خوش الوان + اونکا کھانا مولد امراض + کمترک نفع بیشتر نقصان +۔

قرنطینہ کے پہلے دن جو شمار ہوا تھا اوسوقت ایک صاحب ہمارے یہان کے موجود نہ تھے اور برخوردار زبیدہ بیگم سو گئی تھی۔ آج پانچوین دن

اوسکا الزام محافظ سپاہی کے ذمہ لگایا گیا اور غفلت کی سزا مین پانچ بید کا حکم دیا گیا۔ مگر سفارش کرکے بینے معاف کرادیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ غالبًا اس ملک مین مالی سزا کے عوض جسمی سزا زیادہ دیجاتی ہے۔ شاید یہ پیسہ کی کمی اور توانائی کے زیادتی کا سبب ہوگا یہہ بات بھی لایق یادگار ہے کہ جو شخص یہان قسطنطنیہ مین بیمار ہوتا ہے۔ بجز سرکاری ڈاکٹر کے مسافرون مین سے کوئی حکیم یا ڈاکٹر ظاہرا اوسکا علاج نہین کرسکتا ورنہ مجرم ہوجاتا ہے۔ آج تمام دن ہمارے کیمپ مین خیریت گذری۔ کوئی بیمار نہین ہوا اور مریض بھی اچھے ہوگئے۔ ایک ضعیف شخص باقی ہے وہ بھی بالکل تندرست ہے لوگ اوسکی رہائی کی کوشش کررہے ہین۔

بست و ہشتم شوال م ۱۶ مئی روز سہ شنبہ

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست ✤ آمد آخر زپس پردۂ تقدیر برون

آج وہ ضعیف مسکین بھی جو جہاز مین میرے ساتھہ ہوگیا تہا۔ اور یہان قسطنطنیہ مین بیمار ہوکر اسپتال کی قید تنہائی مین تہا۔ تندرست ہوکر رہا ہوگیا۔ تمام مسافر حفظان صحت کے واسطے نصف شکم سے زیادہ نہین کہاتے۔ اور مین تو بقدر ضرورت دوا کی طرح نرم غذا کا استعمال کرتا ہون۔ ذائقہ وغیرہ سے کچھہ غرض نہین۔ ہمارے اطراف مین جتنے کیمپ ہین اونکے انجن کی برابر آواز آتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اون لوگونکو بخور دے جاتے

ہین۔ اور اونکے کپڑے چسپ پر رکھے جاتے ہین لیکن ہمارے کیمپ
مین بہت خیریت ہے۔ ضرور بالضرور اس کیمپ مین دو چار ولی اللہ ہین۔
جنکی برکت سے اس درجہ امن ہے۔
جو مسافر سنجان جہاز کے اپنی جگہہ سے اوٹھائے گئے ہین۔ ابھی اون مین
سے کچھہ لوگ باقی ہین جو روانہ ہی مین ہین۔ آج اوس کیمپ سے ایک
اور جنازہ جاتے دیکھا۔ اللہ تعالے اون لوگونپر رحم فرمائے۔ ان لوگونکا
قبرستان اس قرنطینہ کے غربی جانب ہے۔ جو ہر ایک کیمپ سے دیکھائی
دیتا ہے یہہ قبرستان میدان مین ہے۔ بہت مشکل سے قبر کھودی جاتی
ہے۔ اور یہان اس قسم کی لکڑی پتھر وغیرہ بھی نہین ہے جس سے قبر
بنائی جائے جسکے اندر مین مگڈا کھودا اور نعش رکھکر اوپر سے مٹی ڈالدی جاتی
ہے ان لوگون کی قبر وپر نہ کوئی فاتحہ پڑہنے والا ہے۔ اور نہ کوئی مغفرت
کی دعا کرنیوالا ہے اس قبرستان پر ایک یاس برستی ہے۔ بیشک
اس سے یہ آواز آتی ہوگی ؎ بر مزار ما غریبان نے چراغے نے گلے
نے پر پروانہ مینی نہ صدائے بلبلے۔ البتہ ان لوگون کو اس بات کا فخر
ہے۔ کہ حجاز عرب مین مدفون ہین۔ اور یہان سے مکہ معظمہ پچاس میل ہے
کیا مبارک نصیب ہے کہ یہان سے اللہ کا گھر بہت قریب ہے۔ اور
یون تو وہ اللہ کے گھر پہونچ ہی گئے۔ اللہ تعالی یقیناً اون لوگون سے

مواخذہ نکریگا۔ اور نظر رحمت سے دیکھیگا۔ اور اونکے ارواح پاک اس حج اکبر مین شریک ہون گے۔ اور اون کے ورثار کو رب العالمین اجر عظیم عطا فرماویگا۔ کچھہ دور نہین فضل خدا سے وہ جہان سے ۔ جسکو کوئی اونکو جو ملے باغ جنان سے۔ مین اس سے پہلے اس کیمپ کی ڈاکٹر کی ملاقات کو گیا تھا۔ آج شب گذشتہ مین ڈاکٹر میری ملاقات کو آیا تہا۔ یہہ شخص سلطنت گریک کا رہنے والا ہے۔ اور زبان گریک اسکی مادری زبان ہے۔ وہ بیان کرتا تھا۔ کہ مین نے دو برس سے انگریزی زبان سیکھی ہے۔ یہہ شخص بظاہر بہت خلیق ہے۔ اسکے بیان سے معلوم ہوا کہ سنجان جہاز کے مسافرون مین بیماری ساری ہوگئی اسواسطے قرنطینہ زیادہ ہوگیا ہمارے کیمپ مین بفضل ایزدی خیریت ہے۔

سنجان کے مسافرون مین سے جو لوگ نقل ہونیکو باقی ہین۔ اونمین سے ایک جنازہ صبح کے وقت جاتا ہوا اور نظر آیا۔ دو گھنٹہ کے بعد اور ایک جنازہ دکھائی دیا۔ اے خدا یکے بعد دیگرے یہی حالت ہوئی تو تیرے مہمان بہت ہراسان اور پریشان ہوجاوینگے۔ اب تو اپنی رحمت اور کرم کی نظر کر۔ مجھے اس موقع پر یاد آیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ باوجود استطاعت کے بغیر ادا ے حج مرینگے۔ وہ یہودی یا نصرانی ہوکر مرینگے پس ایسے لوگونکا کہان ٹھکانا۔ اور جو شخص گہر

ادا سے حج کیواسطے نکلا۔ اوجاتے یا آتے مین مرگیا۔ وہ بحساب بخشا جائیگا
اور جنت مین بے مزاحمت داخل ہوگا۔ اور ایک فرشتہ پیدا کیا جاتا ہے
اوس مرحوم کی طرف سے کہ قیامت تک حج کرتا رہے۔ اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے گھر سے حج یا عمرہ کی
نیت سے نکلا وہ ذمہ ہے اللہ کے۔ اگر پہیرے مزدوری اوسکے
نفع کے ساتھہ۔ اور اگر چاہے فیض پہونچائے۔ پس جو لوگ کہ اوسکی اور
اوسکے حبیب کی راہ مین جام ممات پیجاتے ہین۔ زندگانی جاوید پاتے
ہین۔ شام تک ہوا برابر چلتی رہی۔ کسی قسم کی شکایت کیمپ مین نہین ہوئی
میٹھا پانی جہاز سے آتا ہے۔ اور ایک گہڑا پانی ایک روپیہ کو ملتا ہے۔
مین بچون کے لحاظ سے یکروپیہ روز کا پانی لیتا ہون شبکو ڈاکٹر سے
ملاقات ہوئی اوسکی زبانی معلوم ہوا کہ اس کیمپ مین چالیس آدمیون
نے بیماری سے صحت پائے۔ اسوقت کوئی آدمی بیمار نہین ہے۔
ڈاکٹر یہہ بھی کہتا تھا کہ سنجان جہاز کے مسافرون مین بیماری بہت پہیل
گئی ہے۔ اور جو مسافر حینی جہاز کے ہین اوسمین دو آدمی مرگئے۔ اور
معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لوگ بمبئی واپس کردئے جائینگے۔ اور یہہ بھی
معلوم ہوا کہ جب تک مسافر قرنطینہ مین رہتے ہین۔ یکروپیہ روز
کے حساب سے قرنطینہ دیتے ہین۔ تو جو مسافر کہ بیماری کی وجہہ سے قرنطینہ

مین زیادہ رہتے ہین - اوسیقدر روپیہ قسطنطنیہ کا زیادہ ہوجاتا ہے -
ہلوگون کے نسبت وہ بیان کرتا تہا - کہ اس کیمپ کی ظاہری حالت
بہت اچھی ہے - چارون کے بعد اس جہاز کا لنگر اوٹہیگا -

بسبت ۲۹ نہم شوال م - ۱۷ - مئی روز چہارشنبہ

غذا کم کرو چاہے تندرستی + بہت کہانا بڑہا دیتا ہے سستی
مرض سورنگ کے ہوتے ہین پیدا + بدن سے دور ہوجاتی ہے چستی
ہماری سکونت کی آرش مین ایکصاحب کہانیکی بے احتیاطی سے
قے دست مین مبتلا ہوئے - اور بارہ بجے تک بفضل ایزدی صحت
پائے - اشتی - نوشے برسکی ایک ضعیفہ ہمارے جہاز مین عارضہ بخار
مین سخت مبتلا تھی - اور کوئی وارث نہ تہا - اوس ضعیفہ نے عمر طبعی کو
پہونچکر دنیا سے کوچ کیا - آج رویت ہلال ہوئی جمہور کا اتفاق ہے - کہ ہلال بہت
بڑا نظر آیا یقیناً کل کا ہے -

یکم ذی قعدہ سنہ ۱۳۱۰ م ۱۸ - مئی سنہ ۱۸۹۳ ع روز پنجشنبہ

عجب تراک تماشا ہمنے دیکہا + کہ ہے بیس آرش کا کیمپ اسجا
یہہ بات پہلے بیان ہوچکی ہے - کہ میدان قسطنطنیہ مین بیس آرشون کا
ایک کیمپ کہلاتا ہے - اور ایسے متعدد کیمپ ہین - پس ہر کیمپ مین
بیس سپاہی یعنے ایک آرش مین ایک سپاہی محافظ مقرر ہے خواہ

ہمارے مال کی حفاظت کرتا ہو یا ہماری ذات کو حراست مین رکھتا ہو۔
ان بیس سپاہیون مین سے ہر ایک سپاہی کو وردیان کہتے ہین۔
اور افسر کو باشی وردیان اور افندی۔ جس کیمپ مین ہم ہین۔ اسمین
سب سپاہی اور عہدہ دار عرب ہین۔ اس کیمپ کے ڈاکٹر کی زبان مادری
ترکی عربی۔ انگریزی نہین ہے۔ ڈاکٹری پاس کرنیکے بعد ترکی اور انگریزی
سیکھی ہے۔ اور عربی سے ابتک ناواقف ہے۔ اور یہان قرنطینہ مین
عربی زبان سے معاملہ پڑتا ہے۔ جس کا ترجمان باشی وردیان ہوتا ہے۔
جبتک باشی وردیان نہین ہوتا۔ ڈاکٹر اپنا کام نہین کرسکتا۔ اور یہہ ڈاکٹر
حاکم کیمپ کہلاتا ہے۔ ان ڈاکٹرون کا صدر افسر بھی ہے۔ جس کا ذکر
پیشتر ہوچکا۔ ڈاکٹر کے عربی نجاننے سے اس کیمپ کے حاجیون کو گونہ تکلیف ہی
اب ہمارے قید سخت کی مدت قریب الاختتام ہے۔ جس قدر زمانہ قریب
ہوتا جاتا ہے۔ ڈاکٹر ہماری زیادہ نگرانی کرتا ہے۔ اور اوسمین غلطیان
واقع ہوتے ہین۔ شب گذشتہ مین ایک مسافر اپنی عادت کے موافق
ذکر الٰہی مین مشغول تھا۔ شب کے چار بجے یہ ڈاکٹر اوسکی آواز سُنکر
دوڑا اور باشی وردیان کو طلب کیا۔ اور حکم دیا کہ اس مسافر کو اسپتال
مین لیجاو۔ یہہ سخت بیمار ہے اور بہت گریہ وزاری کرتا ہے۔ باشی وردیان
زبان اردو سے محض ناواقف ہے۔ اوس نے اس مسافر کو گرفتار

کیا۔ اوس مسافر نے کہا مین بیمار نہین ہون۔ مگر وہ کب سنتا تھا۔ اور بہت مستعدی سے اوسکو گرفتار کرنے کو موجود تھا۔ آخر نوبت یہانتک پہونچی کہ باہم دونون کے کشمکش ہوئی۔ اور وہ مسافر واویلا و امصیبتا کہہ کر سخت الفاظ مین بد دعا کرتا تھا۔ اور غل مچاتا تہا۔ یہ ہنگامہ اسقدر طول کو پہونچا کہ کیمپ کے لوگ ہوشیار ہو گئے۔ اور اکثر لوگ اوس جگہ جمع ہوئے۔ حقیقت دریافت کی تو یہ معلوم ہوا۔ کہ باش درویان بیان کرتا ہے کہ ڈاکٹر اسکو بیمار بتاتا ہے۔ جبکہ ڈاکٹر نے اوسکو بیمار کہدیا ہے۔ تو اب یہ بیمار ہے۔ اور وہ مسافر کہتا تھا۔ کہ تو اور تیرا ڈاکٹر بیمار ہے۔ آخر الامر بہت سے جھگڑے کے بعد اوس مسافر کے گلو خلاصی ہوئی اور اوس مسافر نے توبہ کی کہ مین نے قسطنینہ کے ایام مین ذکر آلہی کو دونون ہاتون سلام کیا۔ اب اسپر ایک حکایت سنئے ؎

ایک حکایت عجیب لکھتا ہون ٭ ماجرائے غریب لکھتا ہون

ایک قاضی صاحب کے روبرو دو گواہون کے شہادت سے یہ ثابت کیا گیا۔ کہ فلان شخص مرگیا۔ قاضی صاحب نے متوفی کے تجہیز و تکفین کا حکم دیا۔ کارپردازان محکمہ قضا نے مکان پر جاکر دیکھا تو وہ زندہ موجود ہے۔ پکڑکر قاضی صاحب کے نزدیک لائے۔ قاضی صاحب نے حکم دیا کہ شہادت گذرنے کے بعد بھی اگر یہ شخص زندہ ہے تو ایسی زندگی پر

لعنت ہے اسی شب کا یہ دوسرا واقعہ ہے - کہ ایک درویان نیئے سپاہی محافظ ائرش کو کسی ہندوستانی - آدمی نے خوشبو کا تیل دیا - اوسنے وہ وہ روغن اپنے سر مین ڈالا - اس سے دماغ کو کچھہ تری پہونچی - اور اوسکو تفریح ہوئی - وہ چارپائی پر لیٹ رہا - اور ایک بوریا کھجور کے پتونکا معمولاً اوڑہ لیا - اس عرصہ مین ڈاکٹر صاحب تشریف لائے - اور اوس سپاہی کو اوسی جرم بیماری مین گرفتار کرکے اسپتال لیگئے - حالانکہ وہ صحیح سالم تہا - جب سے اور کیمپون مین ہیضہ کی چھیڑ زیادہ ہوئی ہے - اس کیمپ کے لوگون نے ورد و وظائف زیادہ کردئے ہین - ایک شخص نے مسجد مین جاکر اذان دی - ڈاکٹر صاحب دوڑے اور اوسکو مجنون سمجھہ کر گرفتار کرلیا - اور آخر اوس بیچارے نے اس شرط پر نجات پائی کہ آیندہ ایسی حرکت نکرے -

جو کیمپ جہاز سنجان کے مسافرون سے خالی ہوا ہے - سنا جاتا ہے - کہ اوس کیمپ کے جلادینے کا حکم ہوا ہے - اور ابہی تک اوس جہاز کے مسافرون نے اس مصیبت سے نجات نہین پائی - اب سوائے ایام قرنطینہ کے اور دس یوم زیادہ کئے گئے ہین - کل جمعہ کو حسینی جہاز کے مسافرون کی رہائی کی خبر ہے - خدا راست لاوے - اور بیچارون کو اس جملہ معترضہ سے نجات ملے -

ایک شخص کے سر مین درد تھا - او سنے ڈاکٹر صاحب کے پاس جاکر بیان
کیا - ڈاکٹر صاحب نے اوسکو فوراً اسپتال مین بھیجدیا - وہ ہر چند واویلا
کرتا رہا - اور کہتا رہا - کہ میرے ساتھہ میری پردہ نشین زوجہ بھی ہے
اور سامان پڑا ہوا ہے - اوسکی کون خبر گیری کرے گا مگر ڈاکٹر صاحب نے
کچھہ نہ سنا - اور قید تنہائی مین بخط مستقیم روانہ کیا - اب مجکو معلوم ہوا
کہ بیماری کا آنا اس قرنطینہ مین جرم ہے - اور سچ ہے کہ جب انسان
غذا زیادہ کہاتا ہے - تو اوسکو ہر قسم کی بیماری ہوتی ہے - پس یہہ اسکا
جرم ہے - کہ اقدام خودکشی کرتا ہے اور خودکشی وہ فعل ہے - کہ
نتیجہ ظاہر ہونیسے پہلے مجرم قانوناً قابل سزا ہوتا ہے -
جب سنے کہ جہاز سنجان کے مسافرون کی حالت خراب ہوگئی ہے -
وبائی مرض پہیلنے لگا ہمارے اس کیمپ مین مولود شریف روزانہ اور
اذان مواتر ہونے لگی - لوگون نے شب بیداری شروع کی - اور
یاد آلہی کرنے لگے - ہمارے کیمپ کے ڈاکٹر کو یہہ فعل ہی ان مسافرونکا
سخت بدنما معلوم ہوا - مخالفت اور بندی شروع کی - آج ایک معاملہ
اور بھی پیش آیا - کہ جس آئرش مین مین ہون - اوس مین ایک
مولوی بھی ہین - شبکو ایک جگہہ مولود شریف کی مجلس تہی - وہ
مولوی صاحب اوس مجلس مین تھے - اور حلقہ کا شغل تہا - یاحی کا

ذکر تھا۔ اس ذکر پر اون مولوی صاحب کو کیف پیدا ہوا۔ اور لوگ بھی
حالت کیف مین ہو گئے ڈاکٹر صاحب فوراً موقع پر پہونچے۔ اوسوقت
تو جماعت کثیر کا مجمع دیکھکر خاموش چلے گئے۔ لیکن وقت کے منتظر رہے۔
آج صبحکو اتفاقاً مینے یہ شعر پڑہا۔ ؎ قتل مین تیری فوائد سوچ رکھی ہین کیا +
غیر کی تسکین میری مشق نیزا امتحان +۔ اسکے سُنتے سے اون مولویصاحب
کو ایک حالت پیدا ہو گئی کسی شخص نے ڈاکٹر کو خبر دیدی۔ فوراً اون کو
گرفتار کر لیگیا۔ ہر چند لوگون نے سفارش کی مگر اوس نے سفارش نہین
قبول کی۔ آخر لوگون نے مجکو سفارش پر مجبور کیا۔ مین ڈاکٹر کے بنگلہ پر
گیا۔ اور بیان کیا۔ کہ یہ فعل ہمارا مذہبی ہے۔ اور جن اشعار مین خدا
و رسُول کا ذکر ہوتا ہے۔ اکثر لوگ ایسے ہوتے ہین کہ اونکو کیف پیدا
ہوتا ہے۔ اور اونکی ایسی ہی حالت ہو جاتی ہے۔ اوس نے جواب
دیا کہ ان لوگون نے تمام شب مجکو سونے نہین دیا۔ اور غل کرتے رہے۔
اس قسم کے جقدر لوگ ہین۔ ہم سبکو گرفتار کرینگے۔ اب اس کیمپ مین
ڈاکٹر نے اذان سمولی کے سوا مولود اور ذکر شغل کی ممانعت کر دی۔
جب ہم لوگون نے مولوی صاحب کی زیادہ سفارش کی۔ تو اوسنے
جواب دیا۔ کہ اگر ایسی حالت رہی تو ابہی سبھی واپس کر دئے جاؤگے
تم سب جنون کے عارضہ مین گرفتار ہو۔ اب سب کیمپ متردد ہے۔

کہ خداوند عالم نے سماوی بلا سے نجات دی تو سلطانی مصیبت مین
گرفتار ہوگئے۔ سخت مجبور ہین کہ نہ ذکر کر سکتے ہین۔ اور نہ کوئی شغل۔
اور نہ دفع بلا کے واسطے اذان دے سکتے ہین۔
ایک بیچارہ بخاری مسجد مین نماز پڑہنے کو گیا وہان کسی سے دردسر کی
شکایت کرنے لگا۔ اوسپر فوراً گرفتار کیا گیا۔ ہرچند واویلا کیا مگر کچھہ
سماعت نہین ہوئی۔
روزانہ ایک وقت مسافرونکا شمار ہوتا ہے۔ آج شمار کیوقت ایک مسافر کے
ہاتھون مین لرزہ معلوم ہوا۔ اوس سے دریافت کیا گیا۔ کہ تیرے ہاتھہ
کیون لغزش کرتے ہین۔ اوس نے جواب دیا۔ کہ کچھہ خفیف سردی معلوم
ہوتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اوسکو اوسیوقت اپنے اسپتالی محبس مین
بھیجدیا آج ڈاکٹر صاحب نے یہہ حکم سنادیا۔ کہ جو شخص شبکو غل کرے گا
اسپتال بہیجا جاویگا۔ سبحان اللہ یہان ذکر الٰہی بہی باآواز بلند بیماری
مین شمار کیا گیا ہے۔
چار بجے حسب معمول شمار ہوا۔ ڈاکٹر نے حکم سنایا۔ کہ جو شور وغل کریگا
وہ گرفتار ہوجاوے گا۔ اب باہم مشورے ہونے لگے۔ کہ جسقدر زمانہ
زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ ڈاکٹر کی سختی بڑہتی جاتی ہے غالباً اسمین کوئی
رمز ہے۔ اگر معلوم ہووے تو کوئی انتظام کیا جاوے۔ لوگون نے مختلف

خیال ظاہر کئے نہوڑے عرصہ کے بعد ڈاکٹر نے انگریزی زبان مین مجھہ سے کچھہ کہا۔ کہ میری سمجھہ مین نہین آیا۔ اس عرصہ مین باشندہ درویان آیا۔ اور مجھہ سے بیان کیا۔ کہ کانسل انڈیا آیا ہے۔ چلکر اوس سے بات کرو۔ مین کپڑے پہن کر گیا۔ کانسل کے ساتھہ ایک انسپکٹر ڈاکٹر ترکی اور ایک انگریز اور ایک ترکی عہدہ دار بہی تہا۔ کانسل کے واسطے ایک جانب کرسی اور اون عہدہ دارون کے واسطے ایک چارپائی اور دوسری جانب ایک کرسی اور ایک چارپائی بچہائی گئی۔ اوسطرف کانسل کرسی پر تھے۔ اور اسطرف مین چارپائی پر بیٹہا تہا جبوقت ڈاکٹر مجکو لیگیا تہا۔ مین نے ایک شخص ترجمان امجد علیخا نصاحب کو کہ وہ بہت کم سن آدمی ہین اپنے ہمراہ لیا تھا۔ اور جب ڈاکٹر کے نزدیک جایا کرتا تھا۔ امجد علیخا نصاحب کو اپنے ہمراہ لیجایا کرتا تھا۔ یہہ صاحب میرے پیچہے بیٹہے ہوئے تھے انکے قریب دو تین سو آدمی جمع ہوکر داہنے بائین کہڑے ہو گئے جسکا نقشہ حسب ذیل ہے۔

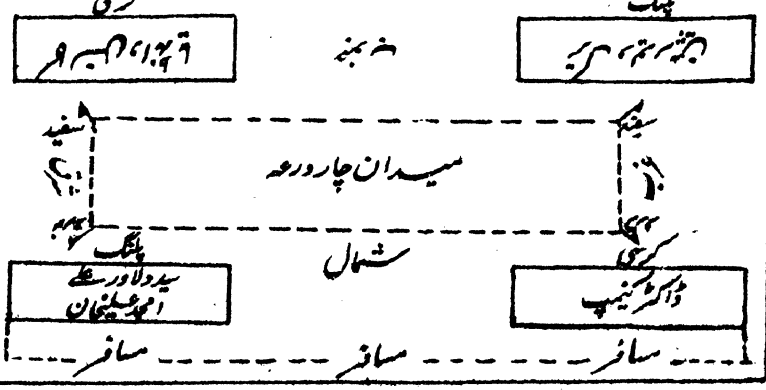

جب اسطرح کی نشست ہوگئی اوسوقت کانسل نے ڈاکٹر سے میرے نسبت پوچھا کہ یہ کون شخص ہے ڈاکٹر نے کانسل کو میرا تپہ ونشان تبایا - اوسوقت کانسل نے انگریزی گفتگو مجھہ سے شروع کی ہنوز امجد علیخان نے ترجمہ نہین کیا تھا - کہ کانسل اردو زبان مین گویا ہوا - پہلے کانسل نے مجھہ سے دریافت کیا - کہ آپ لوگو نپر کچھہ تکلیف ہو تو بیان کرو - ہم اوسکو رفع کرینگے - مین نے جواب دیا - کہ ڈاکٹر صاحب ایک بڑے خلیق آدمی ہین - انکی اخلاقی حالت کا ہم شکریہ ادا نہین کرسکتے وہ شبانہ روز ہماری پوری نگرانی کرتے ہین - ہم اونسے بہت خوش ہین - ان کی توجہہ سے بفضل الٰہی ہمارے کیمپ مین سب طرحکی خیریت ہے - اور سب کیمپ کے لوگ ڈاکٹر صاحب کے شکرگذار ہین - بہرحال اسوقت تک ہمپر کوئی ایسی تکلیف نہین ہوئی جو بیان کے لایق ہو - اور آپ ہمارے پرسان حال ہوکر - ہماری امداد کو آئے - اب ہمکو بفضل ایزدی کامل یقین ہوگیا - کہ بقیہ ایام قرنطینہ آرام سے بسر ہونگے - انشاءاللہ تعالے ہملوگ دعاے خیر کرتے ہوئے مکہ معظمہ کو روانہ ہوجاوینگے -

کانسل نے جواب دیا کہ ہم نگرانی کے واسطے مقرر ہین - یہہ سب ڈاکٹر ہماری درخواست کے موافق قرنطینہ مین مقرر ہوئے ہین - آپکو کوئی ضرورت ہو تو ہمارے نام ایک پوسٹ کارد روانہ کرنا - ہم فوراً آوینگے -

اور بندوبست کرین گے - اگر کوئی تکلیف ہو تو بیان کرو - مین نے جواب دیا
کہ بعنایت الٰہی و توجہ ڈاکٹر صاحب ہماری حالت لائق شکر ہے ہم اسوقت
تک بہت آرام سے ہین کل جو کچھہ گذری - ایک روز پہلے مین نے ڈاکٹر
کو اطلاع دی تھی - کہ جس ارگش مین مین ہون اوس مین آٹھہ آدمی ایسے
ہین کہ بعض تو اونمین سے بہت نادار ہین - اور بعض کے پاس بیس روپیہ
سے زیادہ نہین ہین - اوس نے جواب دیا تھا - کہ قبل اسکے اگر آپ ہم سے
کہتے تو کوئی بندوبست ہو سکتا تھا - اب تو ہم جنرل ڈاکٹر کو اطلاع کر چکے
کہ اس ارگش مین دو آدمی مفلس ہین - تاہم اس امر کی اطلاع ہی کرینگے -
کانسل کے گفتگو مین ڈاکٹر نے اس معاملہ کو پیش کیا - کانسل نے پہر مجھہ سے
دریافت کیا - مین نے جیب مین سے فہرست نکال کر اون لوگون کے
نام سنا دیے - اور درخواست کی کہ تیس روپیہ جس کے پاس نکلین - وہ
معاف کیا جاوے پہلے بیس روپیہ کا مسئلہ طے ہوا - آخر یہہ امر پیش کیا
گیا - کہ بیس روپیہ کی معافی کس غرض سے کیجاتی ہے - میرے نزدیک
صرف وہ مکہ اور مدینہ کی راستہ کا خرچ ہوگا - اور وہ بیس روپیہ مین
کسیطرح ممکن نہین - کانسل نے یہہ امر تسلیم کیا - اور تیس روپیہ منظور کر لیے
پہر کہا آپ اون لوگون کو بلوائیے جو مفلس ہین - مینے اونکے بلانیکو آدمی
بہیجا - اسمین کچھہ اور گفتگو شروع ہوئی - مینے کہا کہ آپ کے اخلاق کریمانہ

ہم لوگون کو اسقدر مسرور کیا۔ کہ جس کے ادائی شکریہ مین زبان عاجز
ہے۔ آپ اپنا نام فرمائے۔ کانسل نے کہا۔ کہ میرا نام تمیز الدین احمد
ہے۔ اور مین نے ولایت مین پاس کیا ہے۔ مینے کہا کہ مین اسکا شکریہ
ادا کرتا ہون۔ کہ اس جنگل مین جو شخص ہمارا معاون اور مددگار ہوا ہے وہ
مسلمان ہے۔ اب آپ مہربانی فرماکر اپنے وطن اور مولد سے اطلاع
فرمائے۔ کہ ہمکو زیادہ مسرت کا باعث ہوگا۔ کانسل نے جواب دیا۔ کہ
بزرگ میرے میسور کے رہنے والے ہین اور میری پیدائش دارجلنگ کی
ہے۔ اس عرصہ مین وہ مفلس لوگ بھی آگئے۔ جو طلب کئے گئے تھے انمین ایک
کو کانسل نے دیکھا۔ اور ظاہری حالت سے کانسل نے اونکے افلاس
کی تصدیق کی اور مجھہ سے کہا کہ آپ دریافت کرین کہ تمام کیمپ مین جسقدر
نادار ہون۔ اونکی فہرست دی جاوے۔ اور جنکے پاس تیس روپیہ تک
ہون گے معاف کئے جاوین گے۔ مین نے کہا۔ کہ آپ ڈاکٹر صاحب کو
حکم دین۔ وہ دریافت کرین گے۔ اگر وہ مجکو حکم دین گے۔ تو مین دریافت
کرونگا کانسل نے ڈاکٹر اور دوسرے عہدہ دارون سے کہا۔ کہ یہہ شخص
دریافت کے واسطے مقرر کیا جاوے۔ اون لوگون نے عذر کیا۔ اور
اسمین وہ لوگ توہین سمجھے۔ لیکن کانسل نے بخلاف اونکی راے کے
پھر مجھکو حکم دیا۔ کہ آپ دریافت کرین۔ پھر مین نے وہی جواب دیا۔ کہ

آپ دریافت کرین - پہر مین نے وہی جواب دیا - کہ آپ ڈاکٹر صاحب کو حکم
دین - غرض کہ یہ معاملہ تین مرتبہ پیش ہوا اور کانسل مجکو حکم دیا - کہ
حکم ڈاکٹر اور ترکی عہدہ دارون کے راے کے خلاف تھا - مین نے وہی
جواب دیا - کہ آپ ڈاکٹر صاحب کو حکم دین - اگر وہ حکم دین گے تو مین تعمیل
حکم کرونگا - ہنوز یہہ مسئلہ طے نہین ہوا تھا - کہ قضا و قدر نے اپنا رنگ دکھایا
تمام کیمپ کا کھانا پینا حرام ہوگیا - اور سخت بلا کا سامنا ہوا اسی اثنا مین
ایک مفلس قلاش اوس مجمع کے اندر گھس گیا - اور ڈاکٹر کی شکایت کی دوسرا
دوسرا پیدا ہوا - غرض کہ ہر طرف سے لوگ جمع ہونے لگے - کوئی کہتا تھا
کہ ڈاکٹر نے ہمارے اوپر بہت ظلم کیا - دوسرے مفلس کے عوض ہمسے
روپیہ لیلیا - کوئی کہتا تھا - کہ ہمارے روپیہ کا صندوق ڈاکٹر صاحب
اوٹھا لیگئے - ہمسے دوسرے کے ذمہ کے روپیہ لیلئے - جب ہمارے
صندوق ہمکو ملے - کوئی کہتا تھا - کہ ہمارے پیٹیان اور صندوق کھولڈالے
اور ہماری تلاشی لی - کوئی کہتا تھا کہ اذان اور صلوٰۃ اور رسولو شریف کو
ڈاکٹر صاحب منع کرتے ہین - کوئی کہتا تھا کہ بے سبب لوگونکو گرفتار
کرتے ہین - اور اسپتال کے نام سے قید مین رکھتے ہین - کوئی کہتا تھا کہ
جو شخص ذکر و شغل کرتا ہے - وہ بیماری کے الزام مین قید کیا جاتا ہے -
کوئی کہتا تھا ہمکو ناحق کہ بیمار بناکر اسپتال بھیجتے ہین - لیکن دوا نہین -

دیکھاتی ہے۔ غرضکہ ہر چہار طرف سے ڈاکٹر پر حملے ہونے لگے۔ اور کانسل ہر بات کا ڈاکٹر سے جواب لینے لگا۔ کانسل کی حمایت کی وجہہ سے ایک آدمی اگر استغاثہ کرتا تہا۔ تو اب سو موجود ہو گئے۔ اور ہر شخص نے اپنا دلی حال کہنا شروع کیا۔ امجد علیخان صاحب نے جنکو مین ترجمہ کیواسطے لیگیا تھا اور اونکو ڈاکٹر میرا عزیز خیال کرتا تہا۔ مجہہ سے آہستہ سے کہا کہ ہمارے مولوی کو بے سبب قید کیا ہے۔ اور ہمکو ڈاکٹر عبادت اور اذان اور مولود شریف اور ذکر اشغال سے منع کرتا ہے لوگ میرے پیچھے کہڑے یہ کہتے ہین۔ کہ کانسل کو اطلاع کرو۔ چونکہ کانسل آپ سے مخاطب ہے آپ اطلاع کرین۔ مین نے جواب دیا کہ ہمکو اس قسم کا استغاثہ کرنا زیبا نہین ہے۔ اونہون نے جواب دیا۔ کہ اگر تم نہین اطلاع کرتے تو ہم اطلاع کرتے ہین۔ مین نے منع کیا۔ اور اونکو ہدایت کی۔ کہ اگر وہ مستغیث ہین تو خود اپنا حال بیان کر سکتے ہین۔ دیا اپنے معلم کے ذریعہ سے اپنا استغاثہ پیش کر سکتے ہین۔ اوسپر بھی اونہون نے مجہہ سے اصرار کیا۔ کہ معلم کو کیا غرض تکلیف ہو ہمکو۔ اور معلم بیان کرے۔ اوسوقت مین نے کہا کہ آپ اپنے ڈاکٹر سے بیان کرو جو تمہارا حاکم ہے۔ وہ فوراً کہڑے ہوئے اور ڈاکٹر سے کہا کہ آپ نے ہمارے مولوی کو جو ناحق قید کیا ہے اگر آپ اجازت دین تو ہم اسکی کیفیت کانسل سے بیان کرین۔ امجد علیخان صاحب

میرے پاس سے اوٹھ گئے۔ اور انگریزی زبان مین استغاثہ کیا۔ اور اپنی تکلیف کو بیان کیئے۔ کانسل نے ڈاکٹر سے دریافت کرنا شروع کیا۔ پہر تو یہانتک جھگڑا ہوا۔ کہ ڈاکٹر اور حاجیون سے سخت ملال ہوگیا۔ ڈاکٹر کود کود پڑتا تہا۔ کبہی اپنی چہڑی زمین پر پٹک مارتا تہا۔ کبہی اپنی ٹوپی زمین پر دے مارتا لیکن کانسل بہت نرمی سے استفسار کرتا تہا۔ اور ڈاکٹر بہت سختی سے جواب دیتا تہا۔ آخر غیظ کی حالت مین ڈاکٹر نے اپنی داڑہی پکڑکر کہا کہ ہم ڈاکٹر ہین دیکہو کیا کرتے ہین۔ اور اوسکے غضب آلود باتون سے معلوم ہوتا تہا۔ کہ وہ کانسل کی کوئی وقعت نہین سمجہتا ہے۔ اور نہ کسی اور کی۔ جب جھگڑا بڑہگیا۔ اور اوس فتنہ کے فرو ہونیکی کوئی امید نرہی مینے کانسل سے اجازت لیکر برخاست کیا۔ ڈاکٹر غضبناک حالت مین بلا رخصت کیے کانسل کے واپس آیا۔ اور جلسہ برہم ہوگیا۔ ہر شخص کے دلمین قرنطینہ کی مدت بڑہجانیکا خطرہ پیدا ہوا۔ چار و نطرف سے آواز آنے لگی۔ کہ اب ہمارے کیمپ مین بھی ہیضہ کی بیماری ضرور پہیلیگی اور قرنطینہ کی مدت زیادہ ہوجاویگی کوئی کہتا تہا۔ کہ ڈاکٹر نے مستورات کو قطار مین آنیکے لیئے حکم دیا ہے۔ سب عورتون کی صورتین اور نبض دیکہہ کر مرض کی تشخیص کرے گا۔ تمام کیمپ مین مصیبت کا سامنا تہا۔ شور یوم النشور برپا تہا۔ ڈاکٹر اپنے بنگلہ مین مغرب کے وقت سے چلا گیا۔ اور باہر بنگلہ کے پہرہ قایم کردیا۔

کسیکو اپنے پاس آنے نہین دیتا تہا - جب صبح ہوئی سب لوگ اپنے
عورتون کو برقع پہناپہناکر مستعد ہتے لیکن ہمیشہ تو ڈاکٹر علی الصباح خواب
سے بیدار ہو جاتا تہا - آج دس بجے تک سویا گیا - ایک عورت نے جو بہت
ضعیفہ تہی عارضہ بخار سے انتقال کیا - اس کیمپ مین صرف دو عورتون نے
جان بحق تسلیم کی - لیکن یہ اسپتال نہ گئین - اور نہ کوی اور بیمار گیا بیشتر
صحیح اور تندرست لوگ گیہتے گئے - یا خفیف بیماری کے لوگ اسپتال کی
قید مین بھیجے گئے جیسے دردِ سر یا زکام - اور وہ لوگ اسپتال کی قید مین
ماخوذ ہوے جو مولود شریف کی مجلس مین شریک ہوتے تہے - یا وہ
بہیجا گیا - جو ڈاکٹر کی شکایت کرکے اوس کے خلاف ہوا تہا - لیکن وہان
دوا کسیکو بھی نہین دی گئی - بلکہ فی الواقع وہ اپنی سزا کی مدت اسپتال
کی قید مین پوری کرتے تہے - اسپتال جسکا نام تہا وہ کیمپ سے دور میدان
مین ایک خس پوش جہوپڑا تہا - اور اس جہوپڑے مین بجاے ادویات
کے نجاست پیشاب پاخانہ پڑا تہا - جس سے سخت تعفن پہیلا تہا - اس جہوپڑے
مین سوا ے اون قیدیون کے کسی اور کو جانے کی اجازت نہ تہی جو شخص
بیماری کے نام سے اپنے قید کی مدت پوری کرنے اوسمین جاتا تہا - اوسکو
کہانا بھی نہ ملتا تہا ماخوذ غریب لوگ نے چوری سے کہانا بہیجتے تہے - اور ڈاکٹر کے
پاس سفارش کرکے اوسے قید تنہائی سے نجات دلواتے تہے - اس اسپتال کے

قیدی کے واسطے پیشاب خانہ کا کوئی مقام نہین تہا - وہین اوس جہوپڑے مین قیدی رفع حاجت کرتے تھے جسکی وجہہ سے فلیٹ بہت ہوگیا تھا - یہہ ہم نہین کہہ سکتے کہ اسی کیمپ کے اسپتال مین یہ کیفیت تہی یا سب جگہ ڈاکٹر تہا وہ دشمن ایمان + شیخہ تو یہ ہے کہ بندۂ شیطان سخت بیدرد و محض ناہنجار + ناسزا اور ننگ شہر و دیار بدمزاج و شریر و بد باطن + ذات سے اوسکے لطف ناممکن مانع ذکر و شغل ربانی + مرتد و ناسپاس یزدانی لنتد خوشوخ چشم بد افعال + دیکہنا اوسکی شکل جان کو وبال تہا وہ موذی بلائے بے درمان + رحم اے خالق زمین و زمان تا کجا اختیار زحمت ہو + اس بلائے نجات دے ہمکو

دوم ذی قعدہ - م - ۱۹ - مئی روز جمعہ

سحر ہوتی ہو جسکو دس بجے پر + برآئے اوس سے کار خلق کیونکر

دس بجے کے بعد ڈاکٹر بیدار ہوا - معلوم ہوا کہ معمولی وقت پر شمار کیا جاویگا - لیکن بسکو زنانہ کی بے پردگی کا سخت اندیشہ تھا - بعض یہ بہی کہتے ہین کہ اگر ہمارا زنانہ بے پردہ ہوگا تو نتیجہ یہ ہوگا کہ آبرو کا صدقہ جان -

اس ملک یمن مین عدن کے دُنبے بہت قدر اور منزلت سے

دیکھے جاتے ہین - جب مین یہان قسطنطینہ مین آیا - عدن کے دُبنے میرے ہمراہ تھے - ایک دُنبہ اور اسکے سوا اور کچھ سامان ڈاکٹر کی دعوت کے واسطے مینے بھیجا تھا - اور اوسنے بہت خوشی سے لیا تھا اور اس دعوت کو بہت مسرت کے ساتھہ قبول کیا تھا - امجد علیخان کی شکایت کی وجہ سے کہ اونکو میرا عزیز خیال کرتا تھا - اوسی شب جو کچھہ خرچ ہونیسے باقی رہا تھا - واپس کیا - اور جتنا اونسے ناراض تھا اوتنا ہی مجھہ سے ناراض ہوگیا - مین ہر چند کوشش کرتا تھا - کہ صفائی ہو - مگر سود مند نہوتی تھی مینے کہلا بھیجا تھا کہ وہ شخص میرا کوئی عزیز نہین ہے مگر وہ کب مانتا تھا - تمام کیمپ والون کو افسوس تہا - کہ امجد علیخان نے کیا کیا - اور ہر شخص افسوس کرتا تھا - کہ یہ ڈاکٹر اور کانسل اور عہدہ دار تر کی آپ سے بہت راضی تھے - اور یہ ناحق اور ناروا آپ سے ناراض ہوگیا -

چار بجے شمار کا حکم ہوا سب لوگ اپنے کابکون سے کبوترون کی طرح نکل آئے کانسل سے جب امجد علیخان نے نالش کی تہی - تو ڈاکٹر نے یہہ بھی دریافت کیا تھا - کہ سب کے طرف سے تم کیون استغاثہ کرتے ہو - تو اوسوقت امجد علیخان نے جواب دیا تہا - کہ مین اون سب کے طرف سے ایجنٹ ہون - اسوقت شمار کیوقت

امجد علیخان کو ڈاکٹر نے ساتھہ لیکر ہر قطار مین دریافت کیا۔ کہ آپلوگون
مین سے کس کس نے انکو ایجنٹ کیا ہے۔ صرف ایک شخص نے
اقرار کیا۔ ڈاکٹر اوسکو فوراً پکڑکر اپنے ہمراہ لیگیا۔ اب جس قطار مین
جاتا ہے۔ وہ انکار کرتے ہین۔ مجھسے بھی آن کر دریافت کیا۔ مینے
جواب دیا۔ کہ کانسل اور وردیان خوب سمجھتے ہین۔ مین نے خود
کانسل سے جو مناسب تھا کہدیا۔ مجکو ایجنٹ کی کچھہ ضرورت نہ تھی
غرض کہ ڈاکٹر سب قطارون مین پھرا۔ وہ دونون مجرم یعنے
امجد علیخان اور اون کے گواہ جو دراصل خانمذکور کے ماموں حقیقی
تھے۔ اوس کے ساتھہ تھے۔ باقی سب نے انکار کیا۔ بعد مغرب ڈاکٹر
نے ایک آدمی بھیجکر مجکو بلایا۔ اور امید سے زیادہ تواضع کے ساتھہ
پیش آیا۔ بعدہ دریافت کیا کہ یہہ لڑکا تمہارا کون ہے۔ مین نے
جواب دیا کہ مجھ سے کوئی تعلق نہین ہے۔ صرف جہاز مین ملاقات
ہو گئی ہے۔ ڈاکٹر نے کہا کہ اوسکو ہم جیلخانہ بھیجنا چاہتے ہین۔ مگر
کانسل ہمسے سفارش کرتا ہے۔ مین نے کہا کہ ہم سب مسافر
آپ کے مہمان ہین۔ اور جو سلوک آپ کو مہمان کے ساتھہ زیبا ہے
کرنا چاہیے ڈاکٹر نے کہا کہ مجکو یہ خیال تھا۔ کہ وہ آپکا عزیز ہے۔
اور آپ کے اشارہ کے وجہہ سے اوسنے اسقدر جرأت کی ہے۔

اسی سبب سے مجکو رنج تھا - اب مین پہلے سے زیادہ آپکا ممنون ہون -
اور انشا اللہ تعالے - آپ اور سب لوگ پرسون اتوار کے صبح چھ
بجے روانہ ہوجائین گے - تمام کیمپ کے مسافرون کی نظر میرے
جانب تھی - اور میرے آنیکے منتظر تھے - جب مین وہان سے واپس
آیا - جوق جوق لوگ میرے نزدیک آکر کیفیت دریافت کرنے لگے -
مینے مبارکباد دی - کہ اب انشا اللہ تعالے اتوار کے روز ضرور
رہائی ہوجائیگی - قرنطینہ کی مدت زیادہ نہ کیجائیگی - جب ڈاکٹر کو اطمینان
ہوگیا - کہ مجھہ سے اور امجد علیخان سے کوئی قرابت نہین اوسوقت
ڈاکٹر بنگلہ سے باہر نکلا - اور امجد علیخان کو پکڑکر قید کردیا - اوس بیچارہ کے
گھر مین ایک مصیبت ہوگئی - اوسکے معاون ہر طرف کوشش کرنے
لگے - لیکن اور مسافرون کو اطمینان تھا - اور شب گذشتہ مین ڈاکٹر
نے جو اسپتال مین زیادہ لوگ بھیجدیے تھے - اور بیمارون کی تعداد
بڑہادی تھی - اونکو بھی رہا کردیا - اونکی نجات سے بھی یقین ہوا
کہ اب قرنطینہ ہمارا زیادہ نہوگا -

	سوم ذی قعدہ - م - ۲۰ - مئی روز شنبہ	

درد دندان کا دانت ہے بھپر + پر نہو ڈاکٹر کو اسکی خبر
ورنہ ہوگا نصیب اسپتال + ہے جو ایک محبس وبال وملال

آج ایک شخص نے بیان کیا کہ میرے دانتون مین درد ہے اور ملنے سے خون نکلتا ہے۔ اوسکے پاس والے شخص نے کہا۔ کہ خبردار ذکر نکرو۔ تھوڑا سا وقت باقی ہے۔ اب ہر شخص باواز بلند ڈاکٹر کی تعریف کرتا ہے۔ کہ ہمکو بہت آرام سے رکھا۔ اور آہستہ بڑے الفاظ سے یاد کرتا ہے۔ آجکے روز قواعد معمولی بھی جو قطار قطار کرکے ہوا کرتی ہے معاف ہوئی۔ روزمرہ بعد قواعد و سلام ڈاکٹر پانی ملاکرتا تھا آج پہلے سے پانی کا ٹکٹ لگگیا ۵ ایام درد بہاگے سوتے نصیب جاگے ✤ صد شکر حق کہ اچھے اعمال آئے آگے جو صاحب شب کو قید رکھے گئے۔ آج بارہ بجے اون کو بھی رہا کر دیا گیا۔ کل ایک جہاز بصرہ کا آیا تھا۔ اس جہاز کو۔ جو بیسی گنبٹہ کا قرنطینہ تہا۔ وہ بارہ بجے ختم ہو گیا۔ عہدہ دارون نے اوس جہاز کے مسافرون سے بارہ بجے روپیہ وصول کیا۔ دو بجے کے بعد ہمارے جہاز کے مسافرون کا قرنطینہ وصول ہونا شروع ہوا۔ مسافرون کے دلونپر گذشتہ حادثہ کے وجہ سے بہت سخت تردد ہے۔ دعا مانگتے ہین کہ خدایا جیسا تو نے حادثہ بیماری سے بچایا ہے۔ ویسا ہی اس سزا سے نجات دے۔ مگر جب کوئی سپاہی آجاتا ہے تو اوسکے سامنے سب لوگ ڈاکٹر کی بے انتہا تعریف کرتے ہین۔ اور سامان کے اوٹھانیکی فکر مین روزہ دار کی طرح اللہ اکبر کی آواز پر کان لگائے بیٹھے ہین کہ کب حکم ہوتا ہے۔ اور اپنے گٹھریان سنبھال

رکھہ کر بیا گئے ہین آج جہاز کے کپتان نے بہی مجھسے بہت خوشی سے ملاقات
کی - تہوڑی دیر ترجمان کے ذریعہ سے بات چیت ہوتی رہی - مجھہ سے
قسطنطینہ کی کیفیت پوچہی - مینے ڈاکٹر اور قسطنطینہ کے آب و ہوا
کی تعریف کی آخر یہ بات کہکر رخصت ہوا - کہ تم کل اول وقت جہاز پر
آجاؤ - دو بجے سے زر قسطنطینہ وصول ہونا شروع ہوا - اس ضمن مین عبدالقادر
معلم نے کانسل کو اطلاع کی کہ ڈاکٹر نے اوس شخص کو جس نے استغاثہ
کیا تہا - رات بہر قید رکہا - اور آج بارہ بجے رہا کیا کانسل اوسیوقت
اونکو بلایا - اور تصدیق کی - ڈاکٹر سے جواب لیا - اوسنے اقرار کیا - کہ مینے
افسر کے حکم سے قید کیا - کانسل نے جواب دیا کہ یہ اختیار تمکو نہین ہے
تم چاہتے ہو کہ گورنمنٹ انگریزی سے اور سلطان سے فساد ہو - وہ
صاحب یہ بہی بیان کرتے تھے - کہ کانسل نے ہمسے کہا - کہ اگر ڈاکٹر تمکو
تکلیف دے تو تم بہی کمی مت کرو - اور ہمکو اطلاع دو ہم تمہارے
امداد کو موجود ہین - آجکے جلسہ مین مین نہین گیا - کانسل نے مجکو بلوایا -
مین نے عذر کیا - کہ مین اسوقت وظیفہ مین ہون - ہمارے ہمسفر فضل صاحب
ناظر اپنے آرائش کا روپیہ لیکر گئے تھے - کانسل بہت اعزاز سے پیش
آیا - اور کرسی دی اور بہت خاطر کی - جسکا شکریہ اونہون نے ادا کیا
روبرو کانسل فیمابین امجد علیخان و ڈاکٹر صاحب صلح ہو گئی - شام تک رسید

زر قرنطینہ ملتے رہے۔ یہ بات لایق یادگار ہے۔ کہ جس شخص کے پاس تیس (۳۰) روپیہ ہووین اوسکو قرنطینہ معاف ہو جاتا ہے۔ لیکن کوئی مسافر ڈاکٹر اوز عہدہ داران قرنطینہ کی دھمکی مین آکر روپیہ دیدے تو پھر واپس نہین ہو سکتا۔

عبدالقادر معلم ایک بہت بڑا خیر خواہ حجاج کا ہے۔ اور یہ دلیر اور جوانمرد مشہور ہے۔ اس شخص کی تنخواہ دولت عثمانیہ سے ڈھائی سو روپیہ ہے۔ روسای ہندوستان کے یہان سے بھی یہ شخص تنخواہ پاتا ہے۔ لیکن دغابازی مین ممتاز۔ اور چالاکی مین بے امتیاز۔ جس شخص کا معلم ہوتا ہے اوسکا بدل خیر خواہ ہوتا ہے اس شخص کو طمع ظاہری کم ہے اور دوسرے معلمون کی طرح حاجیون کے رجوع کی خواہش نہین ہے۔ جو شخص خود اوسکے طرف رجوع کرتا ہے۔ اوسکے ساتھ جانبازی سے یہ ہمیشہ آمادہ رہتا ہے۔ یہ معلم امجد علیخان صاحب کا بھی معلم تھا۔ جسروز ڈاکٹر نے اونکو حبس مین رکھا تھا۔ تمام رات یہ شخص مچھلی کی طرح تڑپتا رہا تھا۔ جب مسافران قرنطینہ کی رہائی کا وقت آیا اور ڈاکٹر وغیرہ اور کانسل ہدیدہ موجود ہوئے عبدالقادر نے بلاخوف وخطر واردات شبینہ کی اطلاع کی کانسل نے اوسیوقت اون صاحب سے کہا کہ ڈاکٹر کو ہرگز قید کرنیکے بارے مین اختیار نہین ہے۔ اگر تمکو قید

کیا تہا تو تمنے فوراً مجکو اطلاع کیون نہین دی - اور اگر اب تمہارے ساتہہ کچھہ بدسلوکی ہو - تو ہرگز تم اندیشہ مت کرنا تم بھی ڈاکٹر کو مارنا مین تمہارے ساتہہ ہون اور ڈاکٹر سے کہا کہ تم چاہتے ہو کہ سلطان اور ملکہ معظمہ کے درمیان رنج ہو اب ہمنے حکم دیا ہے اگر تم اون کے ساتہہ بے احتیاطی کروگے تو وہ بھی تمکو مارین گے - تمکو گورنمنٹ انڈیا کی رعایا کو قید کرنیکا اختیار نہین ہے ہے - ڈاکٹر اور کانسل کے باہم کچھہ رنج آمیز گفتگو ہونے لگی - اوسکے بعد یہ امر پیش ہوا کہ بانگ وصلواۃ اور مولود شریف کو منع کیا گیا -

آجکے جلسہ مین قصداً مین نہین گیا تہا - کانسل نے مجہکو طلب کیا مینے عذر کیا کہ مین اسوقت وظیفہ پڑہتا ہون - اسکے بعد کانسل سے امجد علیخان صاحب نے بیان کیا کہ ڈاکٹر اگر ہمکو تکلیف دینگا تو ہم بھی اوسکو مارین گے - لیکن آپ ہماری خبر کل جہاز پر لینا - کہ ہم جہاز پر سوار ہوے یا نہین اوس نے جواب دیا - کہ مین خود جہاز پر آونگا اور سب سے پہلے تمکو سوار کراونگا - نو بجے کے قریب تک زرقر نطینہ وصول ہوا اور کانسل نے برخاست کی - آج ڈاکٹر بہت مست ہو کر اپنے بنگلے مین ایا لیکن اوسیوقت سے پانی بند کر دیا - اور پاخانے توڑ ڈالے یہ معلوم نہین کہ یہ فعل اوسکا حضومت سے تہا یا کسی اور وجہ سے - یہ قرنطینہ مین دو قسم کے لوگ ہوتے ہین - ایک وہ جو زرقرنطینہ دے سکتے ہین اور دوسرے مفلس اور نادار - ان دونون کو سارٹیفکٹ صحت کا ملتا ہے اس

سارٹیفکٹ کو بہت ہی حفاظت سے رکھنا چاہیئے۔ یہہ جدہ مین کام آتا ہے۔ جن لوگون کا زر قرنطینہ یہان معاف ہوتا ہے۔ اوسکا وہان بھی معاف ہوتا ہے۔ سنجان جہاز جو بحرم ہماری ماخوذ ہے۔ آج اوسکے مسافرون سے اور بھی چار آدمیون نے قضا کی ان مسافرونکا قرنطینہ اور پندرہ روز زیادہ ہوگیا۔ جملہ تیس یوم کا قرنطینہ مقرر ہوا۔ جو فی شخص تیس روپیہ مقرر ہوئے۔ اور یہ حکم کہ اگر ان مسافرون نے اس عرصہ مین صحت پائی تو جدہ کو روانہ ہوجائینگے ورنہ واپس کردی جائینگے تمام شب ہم نے اپنے درستی اسباب کی۔ اور باہم مبارکباد دیا کئے۔ اور خوشی کرتے تھے کہ صبح ہماری گلوخلاصی ہوجائیگی۔ یہ شب ان مسافرون کے واسطے شب برات سے زیادہ تھی۔ تمام شب مولود شریف اور ذکر شغل یا حی یا قیوم ہوتا رہا۔ لوگون کو کیفیت وجد بھی ہوئی۔ اور حال بھی آیا لیکن ڈاکٹر صاحب نے کچھہ مزاحمت نہ کی۔ اکثر لوگون نے شب بیداری مین گذرانی صبح ہوتے ہی ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے۔ اور آپسمین ملتے تھے۔ یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ آج یوم عید ہے۔ مسافرون نے شب کو آبھکا کھانا پکا رکھا تھا۔

چہارم ذی قعدہ ۔م۔ ۲۱ ۔مئی روز یکشنبہ

زیک سو بوے گل و زیکلف پیغام یار آمد من آن دیوانہ ام کز ہر دو سوے سن بہار آمد

آج صبح گویا مسلمانون کی عید تھی۔ خوشی و خورمی کر رہے تھے۔ جنرل ڈاکٹر کے آنیکا انتظار تھا یہ خبر تھی کہ وہ چھہ بجے کے قبل آجاویگا۔ اور آٹھہ بجے کے قبل مسافر روانہ

ہو جائینگے۔لیکن جنرل ڈاکٹر نو بجے کے بعد آیا۔اور ایک بارگی قطار قطار کا غل ہوا۔سب مسافر قطار باندھکر کھڑے ہو گئے۔مستورات کو بھی پردہ سے باہر آنیکا حکم ہوا۔وہ بھی برقع پہن پہنکر باہر آگئین۔جنرل ڈاکٹر نے بذات خود شمار کرنا شروع کیا۔آئرش نمبر ۳-۴-مین کچھہ آدمی زیادہ ہو گئے۔جو شمار مین نہین آتے تھے۔اس جرم مین اون سپاہیو نپر جو محافظ آئرش تھے بیت لگائے گئے۔اور ایک سیدی اور ایک سعلم کے نوکر کو جو مسافرون کے ہمراہ تھے گرفتار کر کے قید کر دیا اور دونون کو ایک ترکی سوار کی حراست مین قمران کے طرف جو یہان سے چار میل ہے۔روانہ کر دیا۔قریب بارہ بجے کے شمار سے نجات پائی۔اور جنرل ڈاکٹر کے بنگلہ مین آیا۔اور تھوڑی دیر نگذری تھی۔کہ سیٹی کی پھر آواز ہوئی جسقدر وردیان تھے وہ فوراً حاضر ہوئے اسکے بعد خلاص خلاص کا حکم ہوا اس حکم کے ساتھہ ہی تمام میدان مین قرنطینہ کے آدمی پھیل گئے۔مثل پہلے روز کے وہی بارہ بجے کا وقت اور وہ جنگل تھا۔اور یہ مسافر تھے۔اور اپنا اپنا سامان مسافر اوٹھائے لئے جاتے تھے۔ہمنے بہ بندوبست کیا تھا۔کہ ہم سب سے پہلے جاوین گے۔مگر باش وردیان کی ایک سیٹی سے جو تمام مسافر آزاد ہو کر چل نکلے تو وہ مطلب فوت ہو گیا اب نہ کوئی سپاہی کی سنتا ہے نہ کسی عہدہ دار کی۔ہر شخص سب سے پہلے جانیکو مستعد تھا۔مین اور ناظر صاحب اور چند معزز اشخاص

رہ گئے - باقی سب لب دریا نظر آتے تھے - بہزار دقت کچھہ مزدور ملے -
اور کچھہ ہمراہیون نے سامان اوٹھایا اور ستورات کو پاپیادہ چلنے سے
بہت تکلیف ہوئی - غرض جس طرح ہو سکا گیارہ بجے دریا کے کنارہ پر پہونچے
اور ایک کشتی خاص طور پر دس روپیہ انعام پر ملی ستورات کو اوسیوقت
سوار کرایا - سامان سب دریا کے کنارہ چھوڑ دیا - اول ستورات کو
اونکے مقام پر پہونچایا - پھر سامان کا انتظار کیا - سامان اور ہمارے
لوگ دو گھنٹہ کے بعد پہونچے - جب کشتی جہاز سے جا لگی - اور سامان
اوتارنے لگے اوسوقت محمد معین الدین اور محمد معز الدین سے
جو میرے ہمراہی ہین ہین - اور دوسرے مسافرون سے کہ جو عرب
اور سیدی تھے کچھہ سامان کے آگے پیچھے چڑھانے مین جھگڑا ہوا
اور کشمکش ہونے لگی - مین یہ آواز سنکر جو چھتری پر آیا - تو پیشتر اس
سے کہ مین کچھہ پوچھون - اون اعراب اور سیدیون نے کچھہ گفتگو
کرکے قصہ مختصر کر دیا - سامان سب اوپر آگیا - اور قرنطینہ سے نجات پائی - اس
عرصہ مین کانسل بدیدہ کی کشتی آتی ہوئی نظر آئی - سب جہاز کے لوگ متوجہ ہوئے
کپتان وغیرہ کشتی تک استقبال کر کے لے آئے - مین اوسوقت بر ہنہ سر اور ایک
قمیص پہنے بیٹھا تھا - کانسل کے استقبال کو ایسی حالت مین جانا مناسب نہ جانا تھوڑا عرصہ گذرا
تھا - کہ کانسل امجد علیخان صاحب کے ہمراہ لئے ہوئے میرے نزدیک آئی مینے

اپنے کونچ سے کھڑے ہوکر تعظیم کی - اور دوسرے کونچ پر جو میرے سامنے
بچھا ہوا تھا - اونکو بٹھایا مجھ سے اور کانسل صاحب سے تھوڑی دیر گفتگو ہوئی
اب سب مسافر اسبات پر آمادہ تھے - کہ ڈاکٹر نے جو جو مزاحمتین اذان وصلوٰۃ
مین کی تھین - اوسکو بیان کرین - اور امجد علیخان چاہتے تھے - کہ ڈاکٹر پر
نالش کرین - اور ثبوت لیا جاوے - مسافرونکا ہجوم ہوگیا - کانسل سمجھ گئے
کہ اسوقت شہادت پیش ہوگی - مگر کانسل کہتے تھے - کہ ہم تمہارے
کہنے کو جھوٹ نہین سمجھتے ہین - تم بہت صحیح کہتے ہو - اسواسطے ہمنے ڈاکٹر کو
بہت کچھ بُرا کہا ہے لیکن امجد علیخان قبول نہین کرتے تھے - آخر کو انسے
کانسل نے کہا - کہ ہماری خاطر سے معاف کردو - اوسوقت مینے بھی امجد علیخان
کو بہت فہمایش کی - کہ کانسل صاحب ایک بہت بڑے عہدہ دار ہین - انکا
اس قدر فرمانا کافی ہے - لیکن امجد علیخان چاہتے تھے کہ ڈاکٹر صاحب
معذرت کرین - اور کانسل کہتے ہین کہ ڈاکٹر کے عذرخواہی
کی وہ حیثیت نہوگی جو میرے اس خاطر کی - آخر الامر امجد علیخان
نے کانسل صاحب کی خاطر سے درگذر کی - حاجیون نے
درخواست کی کہ اس ڈاکٹر کو ہدایت ہو - کہ مذہبی امورات مین
مسلمانون کے دست اندازی نکیا کرے - کانسل صاحب نے
اوسکی ہدایت کا اقرار کیا - اور اس تصفیہ کے بعد مجھ سے مخاطب ہوکر

بیان کیا۔ کہ آپ حیدرآباد کے ہائیکورٹ کے وکیل ہین۔ جو لوگ حیدرآباد سے
روانہ کئے جاتے ہین۔ وہ بالکل مفلس ہوتے ہین۔ اور قرنطینہ مین
بہت دشواری ہوتی ہے جب تک قرنطینہ کے روپیہ دینے کے لایق نہوں
وہ لوگ روانہ نہ کئے جائین۔ آپ ضرور اسکا انتظام کردیوین۔ لوگون کو
قرنطینہ مین بہت تکلیف ہوتی ہے۔ مین نے جواب دیا۔ کہ مین ضرور
کوشش کرونگا۔ اور نتیجہ سے آپ کو اطلاع دونگا۔ آپ اپنے مستقر سے
اطلاع فرماوین کانسل صاحب نے جواب دیا۔ کہ مین چہار ماہ تک قمران
مین رہتا ہون آٹھ ماہ ہدیدہ مین۔ اور مین دونون جگہہ کا کانسل ہون۔
یہہ گفتگو ہو رہی تہی۔ کہ جہاز کے روانگی کی سیٹی ہوئی۔ یہ سیٹی روانگی
سے آدہ گھنٹہ پہلے ہوتی ہے۔ اسکے بعد کانسل مجہہ سے رخصت ہوا۔
اور نیچے کے درجہ مین امجد علیخان کو لیجا کر ڈاکٹر سے صلح کرا کے
چلے گئے خلاصہ یہ کہ ڈاکٹر اور کانسل دونون اچھے رہے۔ مسافر
بیچارے ہر طرح پٹے۔ اسی کانسل سے قمران کے مقام پر حیڈ اکٹر
کے ظلم کی مسافرون نے فریاد کی تہی۔ تو کانسل یہ کہتا تہا۔ کہ بہلا اسکا
کوئی ایک بہی گواہ ہے۔ اور اوسوقت مسافر چونکہ ڈاکٹر کے بس مین
تہے۔ اوسکے انکہین دیکہہ کر ایک کو بہی ہمت نہین ہوتی تہی۔ اور کانسل
اوسوقت بہت زور سے گواہ مانگتا تہا۔ یعنے جانتا تہا۔ کہ کوئی گواہی نیگا۔ اور اب کانسل کو

معلوم ہوا۔ کہ سارے مسافر ڈاکٹر کی قید سے نکل گئے اور سب کے گواہی دینے پر آمادہ ہین تو ڈاکٹر کو جھوٹ موٹ دبا کر مسافرونسے کہتا ہے کہ بیشک تم سچ کہتے ہو۔ مگر ہماری خاطر سے معاف کردو۔ اوسنے بہت بڑا کیا۔ جیواس جنگ زرگری کو یاد رکھو جو ڈاکٹر سے اور کانسل کے درمیان ہوئی۔ جسطرح مسافرون نی قید سے نجات پانیکے بعد دل کھولکر ہانکنا شروع کیا۔ اوسیطرح کپتان نے بھی جو پڑے پڑے اکتا گیا تہا۔ جہاز کو ایک دم سے جو تیز کیا تو۔ انجن ضایع ہوگیا اور جہاز رک گیا اسکے یکایک تیز چلنے سے مسافرون کے دماغون مین پھر انقلاب ہوکر دوران سر اور استفراغ شروع ہوا ہی تہا لیکن جہاز کے رک جانیسے پھر موقوف ہوگیا۔ ؎

ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تہا جینا ✦ پڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئے

ایک گہنٹہ مین انجن درست ہوکر پھر روانہ ہوا۔

پنجم ذی قعدہ م ۲۲ مئی روز دوشنبہ

کہلین ہاچھین مسرت سے مسافر سارے کہتے ہین ✦ ہم اوس جا آج پہونچینگے جہان احرام باندہینگے

آج یلملم پہاڑ کی حد مین پہونچنے کی صبح سے خبر ہے۔ جو اہل ہند کا میقات ہے۔ مسافر احرام کی۔ درستی کرنے لگے۔ یہہ خبر تہی کہ تین بجے یلملم کے مقابل جہاز پہونچے گا۔ جہاز کے کپتان نے یہ سوچا کہ اگر تین بجے میقات سے جہاز گذرا تو جدہ کو شام کے وقت پہونچیگا۔ اور شب کو جو ملاح جہاز پر آکر کشتیون

مین مال لیجاوین گے۔ تو اوسمین مسافرونکا بہت نقصان ہوگا۔ اس سے
یہ بہتر ہے کہ چہارشنبہ کے روز صبح کیوقت جہاز کو جدہ مین پہونچائین۔ پس
اس مصلحت سے جہاز کی رفتار کم کردی مین یہ خیال کرتا ہون کہ یہ بیان کپتان
کا شاید صحیح نہو اسواسطے کہ جس وقت قمران سے روانہ ہوئے تھے
اوسوقت جہاز کی رفتار بہت تیز تہی۔ جسکی سبب سے انجن بہت گرم ہوگیا تہا۔
جو کسی قسم کے نقصان کا باعث تہا۔ اور ایک گہنٹہ کامل دریا مین جہاز کہڑا
رہا تہا۔ چونکہ انجن کے قوت کم ہے۔ اسواسطے جہاز کی رفتار کم کردی گئی اکثر
لوگون نے آج احرام باندہ لیا ہے۔ اور بعض نے نہین باندہا۔ دیکہو ایک تو
اوس میدان مین دن کی تپش اور رات کی اوس جس سے ایک معتدل طبیعت
پر انقلاب عظیم واقع ہوجاتا ہے۔ دوسرے دریا کے جزر و مد سے
تعفن کی کثرت تیسرے پینے کا وہ پانی جسکا چھ بچون کے اندر دم گہٹتا
جاتا ہے۔ اور زمین کے تمام نجارات اسمین بساکر چھ چھ ماہ کا گہان
بنایا جاتا ہے۔ جسکا پہلا اثر یہ ہے۔ کہ پیتے ہی قے ہوجاتی ہے۔ اور
دوسرا یہ کہ دست جاری ہوجاتے ہین۔ گویا سارے خوبیان وبا کی
اوس مین موجود ہین جو شخص اوس پانیکو پیکے بچگیا گویا وبا کو گہول
کے پی گیا۔ پہر یہ مصیبت تو ایکطرف۔ اور ڈاکٹر کی شورش ایکطرف۔ یہ وہ
بلائے بے درمان ہوکر چمٹتا ہے۔ کہ جسکا کچھ چارہ ہی نہین۔ اس ایک شخص کے

جو تمام قسم کی حکومتین - سارے جہان کے حجاج پر دے رکھی ہین - وہ اوس اوسکو حواس انسانی مین ہرگز نہین رکھتے ہین - واہ رے منزلت ڈاکٹر تمامی اختیارات نوجداری اور عدالتی ہر وقت رکھتا ہے - غرض خدا کے بعد اگر کچھہ اختیار ہے تو قرنطینہ کے ڈاکٹر کو ہے - اور باقی کسیکو نہین - اگر زرا بھی کسیکا سر دکھا - یا کچھہ حرارت ہوئی تو بس جان لو - کہ جیتے جی مرگیا - اور سر دکھنے کی بھی ضرورت نہین وہ تو بلا سبب بیماری مسافرون کو گرفتار کرتا ہے - اگر کسی نے باآواز بلند اذان دی یا سورہ پڑہوایا - یا کوئی شغل کیا - وہ اوسکو فوراً دیوانہ بناتا ہے - اور قید کرتا ہے - اگر اوس سے دریافت کیا جاے کہ اسکو کیا بیماری ہے - تو کہتا ہے - کہ ہم خود نہین سمجھتے - کہ کیا بیماری ہے - ہمنے کبھی ایسا بیمار نہین دیکھا ہے - اگر اوس سے کہا جائے کہ وہ بیمار نہین ہے - اور یہ ہمارا مذہبی طریقہ ہے - تو کہتا ہے - البتہ جب تک ڈاکٹر قرآن نہین پڑہتا ہے ڈاکٹر نہین ہوتا - ہم سب جانتے ہین - اس قسم کے جتنے ڈاکٹر ہین - وہ اذان اور صلوٰۃ کو منع کیا کرتے ہین - پہر اگر اوسوقت مسلمان اونکا کہنا سنتے ہین - تو اسلام مین فرق آتا ہے - اور اگر نہین سنتے ہین - تو ایک دوسرے مرض مین مبتلا ہوتے ہین یعنے اوس سڑے ہوے اسپتال مین جاتے ہین اور رتے کرتے مرجاتے ہین - ڈاکٹر کو ہر طرح سے راضی رکھنا یہ بڑا اصول زندگی ہے - ورنہ زرا آواز سے بات کی یا ذکر آہی کیا - تو سیدہا

پاگل خانے بھیجدیا گیا۔ اور اوس پاگل خانے کو ایسا مت سمجھو۔ جیسا بریلی کا پاگل خانہ ہے۔ وہ تو بہشت ہے۔ جسمین تمامی سامان انسان کے درستی اور اصلاح کے موجود رہتے ہین۔ اور یہ تو وہ جگہ ہے۔ کہ بھلا چنگا آدمی جاکر پاگل ہوجاتا ہے۔ اور تنہائی کا وہ عالم ہوتا ہے۔ کہ موت بھی آکر نہین جھانکتی۔ اور دیکھنے کا تو کیا موقع ہے۔ کہ اوس تندرست آدمی کے تمام عزیز و اقارب بلکہ غیر لوگ بھی ہر چند گڑگڑاتے ہین۔ کہ ڈاکٹر صاحب خدا کا واسطہ۔ یہ بیمار نہین ہے۔ اسکو چھوڑ دو۔ لیکن وہ کب سنتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ او تم بہت چلاتا ہے۔ اور ہم کو سونے نہین دیتا۔ ہم تمکو ڈاکٹر خانہ برابر بھیجے گا۔ یہ کہکر وہ دونون جوانون کو حکم دیتا ہے۔ اور وہ ایک ویران جھوپڑے مین ڈالکر چلے آتے ہین اور اوسکے والی وارث روتے رہجاتے ہین۔ ان للہ وانا الیہ راجعون۔ ؎ ڈاکٹر کیا ایک جیتا بھوت ہے ۔ بادۂ سختی ہے وہ بھوت ہے۔ بھلا قبر پر اتنی بات تو ہے۔ کہ جورو بچے کبھی کبھی رونے پیٹنے یا فاتحہ و درود کو جاسکتے ہین یہان کیا مجال کہ کوئی اودھر کا ارادہ بھی کرسکے ؎

ڈاکٹر تھا بلائے بے درمان	دشمن جان طفل و پیر و جوان
ناکس و نابکار و ناہنجار	یا الٰہی وہ جلدی ہو فی النار
پھر خدا اوسکا منہ نہ دکھلائے	جلد تر اوس بلا کو موت آئے

گرچہ تھا اپنے کام مین لایق
ہوشیار و جسور و رو لائق

پر وہ تھا بد مزاج آفت کا
تند خو تلخ گو قیامت کا

لالچی تھا بڑا خوشامد دوست
مفسد تھا کترک فزون تر پوست

بے مروت بدرجۂ غایت
تھی رعایت سے اوسکو ایک نفرت

سخت نااہل و ناسزا و شریر
تھا خباثت سے اوس شقی کا خمیر

لوگ پڑھتے تھے اوسپہ سو لاحول
بسکہ بدعہد بدسیر بدقول

اوسکے ہاتھون سے تھے مصیبت مین
اک جہان تھا بڑی اذیت مین

پھر وہ فوج وبا جو کہیے اذان
قید کرتا تھا اونکو وہ ناوان

اوسپہ کرتا جنون کا اطلاق
سچ تو یہ ہے بڑا ہی قرم ساق

شغل تہلیل گر کوئی کرتا
اوسپہ تہمت جنون کی دھرتا

بھیجتا جلد قید خانے مین
کرتا تقلیل اونکے کھانے مین

سفت دیتا دو تین صد ہا
تھا وہ جان جہان کو سخت بلا

اوس ہجوم وبا مین بے تمثیل
ڈاکٹر تھا بجائے عزرائیل

کیا کہون مخلصی ہوئی کیونکر
بچ گئی جان عرض کہ مزمر کر

الامان الامان معاذ اللہ
اوسکا مثلہ دو جہان مین ہووے سیاہ

لوگ کہتے تھے یون پکار پکار
وہ فشار بنا عذاب النار

وہ بھی جوش وبا سے تھا ناچار
ہے مثل ایک انار صد بیمار

عیب سنگتی تہا سخت ترا وسین	گو کہ بے مثل تہا ہنسا وسین

اے مسلمانون پہر کہتا ہون کہ اگر تمکو بیت اللہ کا شوق ہے تو رجب مین جاؤ اور بہیڑ کے ساتہہ جانا ہول کر بھی خیال مین نہ لاؤ۔ اس مین قسطنطنیہ کی مصیبت سے نجات ملتی ہے خیریت سے پہونچنے کی امید ہوتی ہے۔ رمضان شریف مکہ معظمہ مین ہوتے ہین۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت پہلے حج سے ہو جاتی ہے۔ جس روز نور چشم زبیدہ بیگم قسطنطنیہ مین داخل ہوئی۔ گرمی کی شدت سے اوسے دست آئے۔ ہنوز صحت کامل نہین پائی تہی۔ کہ آج دوپہر کے وقت پہر تمازت آفتاب مین جہاز پر جانا ہوا۔ دختر مذکور کی حالت بہت خراب ہو گئی۔ اور کثرت اسہال سے ناتوانی بڑہ گئی ہر طرحکا علاج کیا گیا۔ لیکن سود مند نہوا۔ دمبدم مرض مین ترقی ہوتی گئی۔ ناامیدی کے سامان ہو گئے تہے۔ جسوقت احرام باندہا گیا۔ اور نماز کے بعد اوسکے واسطے دعا کی۔ تو اوسیوقت سے طبیعت اصلاح کے طرف مائل ہونے لگی۔ شب بخیریت گذری۔

ششم ذی قعدہ م۔ ۲۳۔ مئی روز سہ شنبہ	

یلملم پر جہاز جا پہونچا حج کا احرام یک بیک باندہا

آج آٹہہ بجکر دس منٹ کے بعد یلملم کے مقامات پر جو اہل ہند کا میقات ہے۔ ہمارا جہاز گذرا اوسوقت تک کل مسافرون نے بہ استثنائے امیہ احرام

فراغت حاصل کر لی۔ ہر طرف سے لبیک اللھم لبیک کی آواز آتی تھی۔

ہفتم ذی قعدہ م-۲۴-مئی روز چہار شنبہ

کی سحر سے جو سب نے فکر طعام دو گھڑی مین ہوا وہ کام تمام
آج صبح سے مسافرون نے کہانیکی فکر کی۔ آٹھ بجے تک کل اپنے ضروریات
سے فارغ ہو گئے۔ اور جدہ پہونچنے کے انتظار مین رہے۔ کپتان نے
وعدہ کیا تھا۔ کہ آٹھ بجے جدہ پہونچ جاوین گے۔ لیکن انجن خراب
ہو جانیکے باعث انجن کی رفتار بہت سست ہو گئی۔ اسواسطے تین بجے
کے قریب جہاز جدہ کو پہونچا۔ ڈاکٹر کا انتظار رہا ہو ڑی دیر کے بعد ڈاکٹر
جو ترکی آدمی تھا۔ ایک کشتی مین آیا اور جہاز کے قریب ٹہیرا رہا کپتان نے
قمران کے ڈاکٹر کی رپورٹ پیش کی۔ اوسنے ایک چھٹے سے اوس
رپورٹ کو لیا۔ اور ایک صندوق مین بند کر کے بجوز دیا۔ بعد ازان
اوس رپورٹ کو پڑہکر کشتی سے اوترا۔ اور جہاز مین آکر ایک ایک عورت
مرد کو کہڑا کر کے دیکہا جسپر شبہ ہوا۔ نبض بہی دیکہی۔ یہ آدمی بہت دلاور
اور خلیق معلوم ہوتا تہا جب یہ سب کو دیکہہ چکا۔ اوز نیکی اجازت دی اور
چلا گیا۔ اوسکے جانیکے بعد ہمنے دیکہا۔ کہ جدہ کے طرف سے بہت سے
کشتیان آرہی ہین۔ اور ہر کشتی مین دس دس بارہ بارہ حبشی ہین جب کشتیان
نزدیک آئین۔ جہاز کے ہر طرف لپٹ گئین۔ اور حبشی بندر کے طرح

جست کرکر کے جہاز پر آگئے۔ اور لوگوں کا مال اوٹھا کر کشتیوں مین پھینکنے لگے
صندوق اور گٹھریان ایسے بیدریغ جہاز کے اوپر سے پھینکتے ہتے۔ کہ گویا
وہ مال پھینکنے ہی کا تہا۔ کپتان نے ہمین اس واقعہ سے پہلے آگاہ کردیا تہا۔
ہمنے اوسکی ہدایت کے موافق ایک کشتی ایک بدّو سے ٹہیرالی تہی اور
اوسکو انعام کا متوقع کرکے یہ وعدہ لے لیا تہا۔ کہ ہم سب کے بعد سوار
ہون گے۔ اور ہمارا مال سہولیت سے بار کرایا جاویگا۔ چنانچہ ایسا ہی
ہوا۔ بعد مغرب کوئی آٹھ بجے۔ ہماری کشتی کنارہ پر پہونچی۔ تمام مردون
خیریت سے اوتر گئے۔ مال سب کشتی مین چہوڑ دیا۔ کہ خدا کے سوا جس کا
کوئی محافظ نہ تہا۔ لیکن ہمنے ایک صندوق جس مین زر نقد تہا۔ اپنے
پاس رکہا تہا۔ پہلے ہم سے معلم کا نام پوچہا گیا۔ اور یہ امر جدہ مین
جزو اعظم ہے بغیر معلم کے نام بتائے چارہ نہین۔ ہمنے اپنے معلم کا نام
بتایا۔ اوسوقت دوسرے معلمون کے ہاتہہ سے نجات پائی۔ چونکہ
شب ماہ تہی زیادہ اندیشہ ناک حالت نہ تہی۔ عورات کو ایک گوشہ مین
کہڑا کیا معلم نے ہدایت کی کہ یہان ڈیڑہ روپیہ فی آدمی محصول دیکر
ٹکٹ خرید کیا جاوے گا۔ چنانچہ اوسکی ہدایت کے موافق سب کے ٹکٹ
لے لئے۔ اور ایک ایک آدمی کے ہاتہہ مین ٹکٹ دیکر۔ ایک دروازہ
سے باہر نکلے۔ عورت مرد سب ملے ہوئے چلتے ہتے۔ اوس دروازہ سے

نکلنا تہا۔ کہ ایک دوسرے ملک لموت نے آگھیرا۔ اور کہا یہان فی مرد چودہ آنہ درکار ہین اور مستورات معاف۔ وہان بہی چودہ آنے دیے گئے یہ بات سمجھ مین نہین آئی۔ کہ اس مقام مین جہان گذر ہوا ہے۔ دو دروازون سے یکے بعد دیگرے گذرنا ہوتا ہے۔ ایک جگہہ محصول عورت اور مرد دونون کا لیا جاتا ہے۔ اور دوسری جگہہ صرف مرد ونگا۔ وہان سے نجات ملی تو۔ تیسرے عزرائیل نے آگھیرا۔ یعنے شہر کے دروازہ پر پکڑے گئے۔ ایک صندوقچہ ہمارے پاس تہا۔ جس مین کہ زر نقد تہا۔ اوس دروازہ پر روکے گئے۔ اور سخت مزاحمت ہوئی۔ کہ اسوقت کوئی چیز شہر کے اندر نہین جاویگی۔

اب کیا کہون کہ جو معاملہ پیش آیا۔ بہزار دشواری یہ قرار پایا۔ کہ صندوقچہ کہولا جاوے اور زر نقد نکال لیا جائے۔ اور خالی صندوقچہ سرکاری حفاظت مین رہے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب شہر کے اندر پہونچے معلم کا ایک آدمی ہمارے ہمراہ تہا۔ ایک مکان مین لیجاکر اوتار دیا۔ لیکن سوائے ایک بینی دو گوش کے اور کچہہ چیز ہمارے پاس نہ تہی۔ حوائج ضروری سے محتاج۔ سامان کشتی مین رہا۔ جس کا خدا حافظ اور نگہبان۔ اوسوقت اور کوئی بات تو سمجھہ مین نہین آئی۔ کانسل جدہ کو اطلاع کی۔ اوسیوقت ایک منشی آیا۔ اور بستر کی اجازت دیگئی۔ اوسوقت کشتی سے کچہہ ضروری سامان اور بستر آیا۔ رات بہت گذر گئی تہی

بازار سے کچھہ لیکر کہایا - اور سو رہے ۔ ؎ چاہے اگر ثواب تو ثابت قدم رہے ✤ دشواریان اگرچہ رہ کسریامین ہین -

ہشتم ذی قعدہ م - ۲۵ - مئی روز پنجشنبہ

ہر طرف شور یہ تھا حکم پکارا جاے ✤ کشتیونسے سر و سامان اوتارا جاے

آج صبح سے مزدورون کا شور و غل تھا - اور سامان کشتیون پر سے اوتارا جاتا تھا - ایک عجیب غدر تھا - یہ واقعہ ایک داستان ہے - مختصر یہ کہ چالاک آدمی ہر جگہہ پٹتا ہے - اور سلامت روے مین کامیاب ہوتا ہے - اسوقت ہر چند کسیکی کوی چیز ضائع نہین ہوی - لیکن شکست ریخت بہت ہوی - جیسے جہاز سے پہینکا پہاکی ویسے ہی یہان حمالون کی سفاکی و بیباکی - یہان ناتجربہ کار آدمی کو دو قسم کی چنگی کا محصول دینا ہوتا ہے - حمال لوگ سامان اوٹہاکر لاتے ہین - اور وہ لوگ سپاہیون سے موافقت رکہتے ہین - عجلت اور شور و شغب مین سامان محصولی اور غیر محصولی نکال لاتے ہین - جو سامان محصولی ہوتا ہے - اوسکا محصول اوسیقدر مالک سے لیتے ہین اور کہتے ہین چنگی مین داخل کرنا ہے - بس وہانسے وہ مال بچالاتے ہین اور محصول خود ہضم کرجاتے ہین - سعدی صاحب نے خوب کہا ہے ؎ شنیدم گوسفندے را بزرگی ✤ رہانید از دہان و دست گرگے شبانگہ کارد بر حلقش بمالید ✤ روان گوسفندان ازو بنالید

کہ از چنگال گرگم در ربودے ✤ چو دیدم عاقبت خود گرگ بودے

اور جو سامان پکڑا جاتا ہے۔ وہ دان رکھا جاتا ہے۔ اور پھر محصول دینے کے بعد چھوڑ دیا جاتا ہے پس جس مال کا محصول بکا پھر آنیکے بعد دیا جاتا ہے وہ گلہم حالون کی چٹنی ہے کچھہ حصہ سپاہیون کا بھی ہوگا۔ اور جو مال روپیہ دینے کے بعد آتا ہے۔ وہ روپیہ حق سرکار ہے اور یہ بات تجربہ سے معلوم ہوتی ہے۔

آج ہمنے زبیدہ بیگم کو دودھ پلانیکے لئے ایک حبشن نوکر رکھی ہے اور فی الجملہ مرض مین تخفیف ہونے لگی۔

اس سال حج اکبر کی خبر ہے۔ مسافرون کے ہجوم کے سبب سے۔ اونٹ چھ سات ریال پر اور شتر دف بلچھ ریال پر مشکل سے ملتے ہین۔ سنا ہے کہ تین دن مین مکہ سے مدینہ کو بیس ہزار اونٹ روانہ ہو چکے ہین اور دوسری جانب سے علیحدہ۔ اور مسافرون کے جہاز چلے آتے ہین۔ دو روز مین سات جہاز مسافرون کے جدہ مین آئے۔ جدہ کوی ایسا بڑا شہر نہین ہے۔ تیس (۳۰) ہزار آدمی کی آبادی ہے۔ ہندوستان سے ہر برس گیارہ ہزار مسافر آتے تھے۔ اب کے پندرہ ہزار بیان کئے جاتے ہین۔

جب ہم جہاز سے کشتی پر سوار ہو کر چلے۔ نصف راہ طے ہوی تھی۔ کہ ہمدو ملاح میرے اتفاقیہ دھکے سے دریا مین جا پڑا۔ اوتیر کر نکل آیا۔ او (یا شیخ)

کہہ کر خاموش ہوگیا۔

ہمارے برابر ایک کشتی مین ایک سمندسوداگر اپنی بی بی سمیت بیٹھا تہا اور اسنے وقت روپیہ کی تہیلی اسباب مین سے نکال لی۔ مگر اوس بیمار بی بی کے اُتارنے مین تہیلی بہول گیا۔ صبح کو کشتی مین تلاش کیا تو پتا نہ لگا۔ اور چہہ سو روپیہ جو زاد راہ تھے سفت جاتے رہے۔

شہر کے دروازہ پر پہنچے بہی نقد روپیہ نکالکر چند کپڑون سمیت صندوق چہوڑ دیا تہا۔ فرودگاہ پر آکر معلوم ہوا کہ پانسو روپیہ صندوق ہی مین رہگئے۔ اس سے تردد ہوا۔ افسر کو اطلاع کرائی۔ اوسنے اوسیوقت دیکہکر تہیلیان بہجوادین۔

یہان کے بازار ہندوستان کے قدیم وضع کے بازارون کے مانند ہین۔ بارونق جگہہ ہے۔ ہرقسم کی چیزین دستیاب ہوتے ہین۔ مگر پان خشک ملتے ہین۔ بازار اور راستون پر تختہ بندی سے سایہ کیا گیا ہے۔ لا بوسیدہ ہے۔ اور بازار کی وضع درست نہین۔ سڑک کہین کشادہ۔ کہین تنگ۔ کہین پست کہین بلند ہے۔ بیچ بازار مین لوگ کرسیان ڈالکر بیٹہتے ہین۔ اونٹ اور گدہے کے سوا اور کوئی سواری نہین ہے۔ گدہے کی قیمت ہزار روپیہ تک ہے۔ رات بہر ترکی سپاہی بندوقین لئے ہوے بازار مین پہرا کرتے ہین۔ اکثر دوکانین کہلی رہتی ہین۔ اور دوکاندار سوتے

رہتے ہین - بازار مین اکثر دوکاندار سیدی لوگ ہوتے ہین - اکثر انمین لڑائی ہوا کرتی ہے اور جلانیکی موٹی موٹی لکڑیون سے لڑتے ہین - اور زدوکوب کے سخت آواز سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہڈی ٹوٹ گئی ہوگی -

آج بازار مین دو سیدی موٹے لکڑیون سے لڑ رہے تہے - اور بچانیسے باز نہین آتے تہے سرکاری سپاہی تو ایسے معاملہ مین دست اندازی نہین کرتے - لوگ تصفیہ کرا دیتے ہین - مگر وہ ایسے لڑتے تہے - کہ کیسکا کہنا نہین مانتے تہے - اس عرصہ مین ایک سیدی کا آقا آگیا - اور اوسنے اوسکے ماتہہ پر اپنا ماتہہ رکہدیا - اس آقا کے ماتہہ رکہنے سے یہ معلوم ہوا کہ شیر کے پنجے مین بکری ہے - گویا اس سیدی کو غصہ تہا ہی نہین - آقا غصہ کرتا تہا - اور سیدی سرنگون خاموش کہڑا تہا - اگرچہ سیدی زبردست جوان - اور آقا چہوٹا سا آدمی تہا - اللہ رے اطاعت اور فرمانبرداری - جب آقا چلا تو سیدی اوسکے پیچہے ہو لیا - پہلے آقا نے غصہ کی نگاہ سے دیکہا - پہر رحم کی نظر ڈالی -

کیا عجب کہ خداوند عالم ہمارے گناہون کے طرف خیال نکرکے - قیامت کے دن رحم کی نظر سے دیکہے - اور بغیر حساب لئے ہماری مغفرت کرے - اور سبقت رحمتی علی غضبی کا جلوہ دکہائے چونکہ یہان قواعد اسلام کی پابندی بہی زیادہ ہے - مساجد آباد ہین - ہر مسجد کے صحن کے واہنے

گوشہ پر ایک مینار بنایا گیا ہے جسکی بلندی ساٹھ فٹ سے کم نہو گی۔ اور اوسکے تین درجہ کئے گئے ہین۔ پہلے دوسرے حصہ کے باہر ایک جنگلہ لگایا گیا ہے۔ کہ جسپر آدمی باطمینان دورہ کر سکے۔ ان دونون مقامات پر موذن اذان دیتا ہے۔ یہان اذانکا یہ طریقہ ہے کہ نماز کے وقت سے پہلے موذن اس مینار پر آجاتا ہے اور صبح اذان کے واسطے تین بجے سے باآواز بلند حمد خدا کی اور نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑہتا ہے تمام مساجد سے یہی آوازین آتی ہین۔ جب نماز کا وقت قریب ہوتا ہے اذان شروع کرتا ہے اور ہر طرف پھر کر اذان ختم کرتا ہے۔

یہان گھنٹون کی گنتی ہمارے ملک کے خلاف ہے یعنے صبح اور شام کو بارہ ۱۲ بجتے ہین۔ اور دوپہر دن اور آدہی رات کو چھ۔

آج منجملہ اور جہازون کے ایک جہاز عبدالقادر نامی آیا۔ اس جہاز مین ڈیرہ سو آدمی جہاز کیوان کے بھی تھے۔ مین نے جہاز کیوان کی تباہی کا حال دریافت کیا۔ اوسنے کہا۔ کہ ہمارے جہاز کا لنگر پچیس ۲۵ رمضان کو بمبئی سے اوٹھا۔ پانچوین روز کہ ابہی دریاے سقوطرہ سے جہاز نے نجات نہین پائی تھی۔ اور وہی روز چاند رات کا تھا تیز مین سے بدبو کا دہوان نکلنا شروع ہوا اس سے پہلے چند بخاریون کے کہانیکا اسباب

تنق مین بند ہوگیا تھا - چونکہ اندھیرا تھا - اونکی درخواست پر کپتان اونکی
ساتھہ روشنی لیکر اوترا - اور سامان نکالا ے - کہا جاتا ہے کہ اوسوقت
کہین آگ لگ گئی - مگر یہ غلط ہے - صحیح یون ہے - کہ انجن نیچے
سے شق ہوگیا - اور اوسکی آگ سے نیچے کے حصہ مین صدمہ پہونچا -
جب یہ دہوان اور بدبو جہاز مین پھیلنے لگی - اور کپتان کو خبر ہوئی اوس
نے بہت تلاش کیا - کہ یہ دہوان کس جگہہ سے آتا ہے - اور اوسکی
ابتدا کہان سے ہے - لیکن کچھہ پتا نہ لگا - آخر مجبور ہوکر اوسنے پانی کا
پمپ لگا دیا - اور جہان جہان دہوان اوٹھتا معلوم ہوتا تھا - پانی مارنے
لگا - مگر کچھہ سود مند نہوا - کپتان جس قدر سعی کرتا تھا - بے سود ہوتی تھی
جب وہ مجبور ہوا - اوسنے مسافرون سے کہا - کہ اب ہمارا کچھہ قابو
نہین ہے - اگر کہو تو کنارہ کی تلاش کرین - اور جسطرح ممکن ہو جان
بچا وین - سب نے اتفاق کیا - اوسوقت دوربین سے دیکھا - سو
یا سو کوس پر کنارہ نظر آتا تھا - اوسطرف جہاز لیچلا - اس عرصہ مین -
بیس یا اکیس آدمی ایک کشتی مین جا بیٹھے جو کشتیان جہاز کے اوپر لگی
رہتی ہین - اور خلاصی بھی جہاز کے ایک کشتی کے اوپر آ بیٹھے - کہ یکایک
رسی ٹوٹ گئی - اور وہ کشتیان پانی مین گر گئین - اون مسافرون کا
پتہ نہ ملا - کہ وہ کہان گئے - انا للہ وانا الیہ راجعون - اور خلاصی شناوری

کر کے پھر کشتی پر سوار ہو گئے - اور جہاز کنارہ کے طرف چلا - جب کنارہ
بہت قریب آگیا - کپتان نے جہاز کو لنگر کیا - اور جو کشتیان کہ جہاز مین
بندہی ہوی تہین - کہولین - اور جزیرہ سے بہی کشتیان آگیئن - غرض
سب لوگ جہاز سے اپنا نقد روپیہ اور ضروری اسباب لیکر نکلے اور فی آدمی پانچ روپیہ
کرایہ اون کشتیونکا دیا گیا - جو جزیرہ مرباط سے آئی تہین - اوسوقت تک اوس
جہاز سے دہوان نکلرہا تہا - بلکہ دمبدم زیادہ ہوتا جاتا تہا ؎

سامنا تہا ہزار آفت کا پیش جنمیہ لگا مصیبت کا
جان پر آبنی تہی واسے نصیب کوئی مونس وہان نہ کوئی حبیب
ہر طرف شور آہ وزاری تہا دم کا لینا ہی سخت بہاری تہا
جان کیکی بچی جو مر مر کر .... رہگیا ہاتہہ دل پہ دہر دہر کر

جب سب لوگ کنارہ پر پہونچے - جہاز مین ایکبارگی شعلہ نکلا - اور جہاز جلنے لگا
اوس جزیرہ سے بدّو لوگ دوڑے - اور شعلہ فشان جہاز کو لوٹنے لگے - بیشتر
کپڑا اور غلہ نکالکر لائے - اور اون مسافرون کے ہاتہہ فروخت کرنے لگے
غلہ کی یہ کیفیت تہی - کہ اوس غلہ کو جو شخص کہاتا تہا دست آتے تہے -
اور پارچہ تمام گل گیا تہا - وہ چہوٹا جزیرہ تہا - جہان رسد نہین ملتی تہی -
کپتان تو یہ کہکر ایک کشتی پر سوار ہو کر کرانچی بندر کو چلا گیا - کہ ہم تمہارے
واسطے مدد بہیجتے ہین - لیکن پندرہ روز تک کوئی مدد نہ پہونچی - یہ جزیرہ مکلہ سے

چار منزل ہے - اور مسقط سے قریب ہے - ان لوگونکو کھانیکی تکلیف ہونے
لگی - ایک ایک چھوٹی مچھلی بدو ایک ایکر و پیہ کو فروخت کرتے تھے - اور
مجبوراً لینا پڑتا تھا - جب کہین سے مدد نہین پہونچی - تو حاکم اوس جزیرہ
مین آیا - اور اوس جزیرہ مین وہی حاکم تھا - اوسنے حکم دیا - کہ پانچ روز
مین جزیرہ خالی کر دیا جاوے - اس جزیرہ مین اسقدر وسعت نہین ہے
کہ تمکو مدد دے سکے - جب کہین سے مدد آنیکی امید نہین ہوئی تو اوسوقت
دو سو بخاری خشکی کے راستہ سے مکہ معظمہ کو چلے گئے - ہر چند لوگون نے
اونکو سمجھایا کہ چار ماہ مین خشکی کے راستہ سے مکہ معظمہ کو پہونچنا ہوگا - مگر
اونہون نے نہین قبول کیا - اور چلے گئے - باقی آدمی کشتی مین سوار ہوکر
اول کراچی بندر مین آئے - اور وہان سے مسقط مین آئے جب عبدالقادر
نامی جہاز اس مقام سے گذرا - کپتان نے ڈیڑھ سو آدمی فی کس پچاس روپیہ
لیکر سوار کیا - وہ لوگ آج جدہ مین اوترے - اور باقی مسقط مین موجود
ہین - جب کوئی جہاز اوراوے گا - اون لوگون کو لاویگا - اسوقت
تک سرکار سے یا مالک جہاز کے طرف سے کوئی مدد اون لوگون کو
نہین پہونچی - یا یہ کہ امداد جزیرہ مکلہ کو پہونچی - اور یہ مسقط کو روانہ ہوئے - اب
باقی ماندہ لوگون کی کچھہ خبر نہین - کہ آیندہ اونکے واسطے کیا ہوگا

نہم ذی قعدہ م - ۲۶ - مئی روز جمعہ

قبر حوّا پر جو حد سے مین گیا مین بارے دیکھا رحمت کے چمکتے ہین ہزارون تارے

بعد فراغ نماز صبح واسطے زیارت حضرت حوّا صاحبہ کے مین گیا - یہ قبر حوّا سے مشرق اور شمال کے جانب واقع ہے - تخمیناً قبر کا طول تین سو چھتیس ۳۳۶ فٹ اور عرض دس فٹ ہوگا - دو دیوارین خام بنین ہوئی ہین - ناف کے مقام پر ایک چھوٹا سا گنبد ہے پوری کیفیت اس نقشہ کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتی ہے -

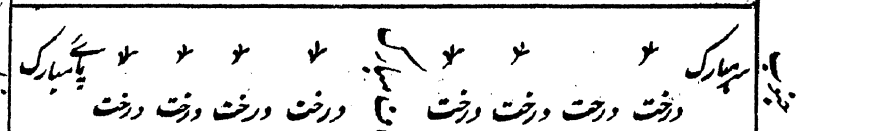

جو مقام ناف کا کہا جاتا ہے - اس جگہہ سے بمقابلہ اوپر کے حصّہ کے کم ہے - دونون دیوارون کے درمیان زمین ہموار ہے - اور کچھہ درخت لگے ہوئے ہین - سر مبارک اور پائے مبارک کے طرف کچھہ نشان بنادئے گئے ہین - ناف کے مقام پر چھوٹا سا مقبرہ ہے - بہت سے معلم لوگ وہان موجود ہین سر کی جانب علیحدہ اور پاؤن کے جانب علیحدہ زیارت کراتے ہین - اور مسافرون سے ایک بہت بڑا خطبہ پڑہواتے ہین اور ہر شخص سے اپنا حق لیتے ہین - اور جو خدام مقبرہ مین ہین - وہ بغیر ایکدو پیسہ لیئے اندر جانے نہین دیتے - یہ بات مشہور ہے کہ پیر مبارک کے طرف سے کچھہ پانی مین ہے لیکن یہ امر غلط ہے - وہان سے سمندر بہت فاصلہ پر ہے - مین نے ایسی حالت پائی کہ میرے

قلب نے ہرگز گواہی ندی۔ کہ قبر مبارک حضرت حوا یہان ہو چونکہ جمہورہ کا اتفاق ہے اس سبب سے مجبوری ہے۔ ورنہ کوی سامان قبر کا وہان نہین معلوم ہوتا۔ اور نہ کوی ایسے آثار نہ دلی حالت اسطرف رجوع کرتی ہے۔ بہرحال مجکو بغیر روپیہ بخانے دیا۔ اور روپیہ دینا مینے بخانا۔ اسواسطے مینے باہر ہی سے فاتحہ پڑہ لی۔ اور رخصت ہوا۔ لیکن مساکین اور مجاورون نے وہ ناطقہ بند کیا۔ کہ اجمیر شریف یاد آگیا۔

مجکو بمبئی کے دلالو پر سخت افسوس تھا۔ اور یہ یقین ہوا کہ ان لوگون سے زیادہ بے ایمان دنیا مین کوئی نہین۔ جدہ کے دلال جو وکیل کے نام سے مشہور ہین۔ اور یہ وہ لوگ ہین جو سلطان کے جانب سے حاجیون کے انتظام اور اہتمام کرنے پر مقرر ہین۔ اور انکا ایسا سخت پنجہ ہے۔ کہ جس سے بچنا مشکل۔ اور جو انون سے مدد نہین لیتا۔ وہ دیوانہ اور مجنون کی طرح آوارہ پھرتا ہے۔ بہرحال یہ لوگ حاجیون کے مالک ہین اور حاجی انکے غلام جدہ سے مکہ معظمہ تک باربرداری کے اونٹ کا کرایہ چار روپیہ سے پانچ روپیہ تک ہوا کرتا ہے۔ اس سال مین ان تمام دلالون نے باہم اتفاق کرکے اس کرایہ کی حد چودہ روپیہ مقرر کردی۔ اور فی اونٹ چودہ روپیہ ہر حاجی سے وصول کئے دریافت کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ اونٹ والونکو زیادہ سے زیادہ نو روپیہ دئے گئے۔ اور کم سے کم چار روپیہ۔ اس سال روزانہ دو ہزار اونٹ تک جدہ سے مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے تو اس حساب سے

جو بے ایمانی حاجیون کے ساتھہ ہوئی۔ اور جسقدر وہ لوگ مالامال ہوئے
مخفی نہین کاش اسی غارت گری پر قناعت کی ہوتی۔ تو بہی زیادہ موقع
شکایت کا نہین تھا۔ مگر اسپر اور زیادہ مصیبت یہ تھی۔ کہ ایک حاجی کو دس
شتر کی ضرورت تھی اور اوسیقدر شترون سے اوسکا کام نکل سکتا تھا۔
مگران خیر خواہون نے اونکا بوجہہ مقدار پندرہ اونٹ کے بتایا اگر منظور
کیا جاتا ہے۔ تو پانچ اونٹ کا کرایہ زیادہ ہوتا ہے۔ اگر نہین منظور کرتے
تو۔ اب اونٹ نہین ملتے۔ بیت اللہ شریف کے عوض انہین ظالمون کی
زیارت کرتے رہو۔ جب اسپر صبر کیا تو آپ کو پندرہ اونٹون کے عوض آہٹہ
ہاتہہ لگے اب پندرہ کے طالب ہوتے ہین تو وہ جواب دیتے ہین کہ آپکو اپنا سامان پہونچنے
سے غرض ہے۔ یا اونٹون کی شمارے۔ اسکے سوا اور ایک غضب ہے
کہ اس باربرداری کے وقت اگر ایک آدہ مسافر غریب آگیا۔ تو مفت
مونڈا گیا۔ یعنے اوس سے کرایہ پورا وصول کرلیا۔ اور اوسکا سامان دوسرون
کے باربرداری کے اونٹون پر لادکر۔ اوسکو بھی بٹہا دیا۔ وہ اونٹ والے
بدو ہندی زبان سے ناواقف۔ وہ ان چالاکیون کو کیا سمجہین۔ کہ اونکے
ساتہہ کیا ہو رہا ہے۔ ابہی اس لوٹ کا ایک اور ضمیمہ باقی ہے۔ جب
سب طرح مسافر کو لوٹ لیا۔ اور چلنے کو تیار ہوا اپنے اون خیر خواہیون کے
صلہ مین انعام اور بخشش کے طالب۔ پہر دو چار روپیہ پر راضی نہین ہوتے

جب اس سے نجات ملی - تو مکان وار کہ خود وہی لوگ ہین - کرایہ طلب کرنے
لگے - فی آدمی فی یوم کے حساب چار آنہ طلب کرتے ہین اور دو آدمی
کے عوض تین آدمی کا کرایہ طلب کرتے ہین - اگر چون وچرا کیا - تو اونٹ
کی مہار اون کے ہاتہ مین ہے - اور قافلہ روانہ ہونیکو ہے - اگر ایکساعت
گذر جاوے - تو پہر آپکو اوس روز جانا نصیب نہین ہوتا - مجبور اونکا کہنا
سُننا فرض ہوتا ہے کسی دل جلے نے ناراض ہوکر اپنا سامان فروخت کرنا
چاہا تو ایک روپیہ کی جنس ایک آنہ سے زیادہ فروخت نہین ہوتی - اور
وہی خریدار بنجاتے ہین - غرضکہ ان مصائب کو طے کرکے قریب
مغرب روانہ ہوئے - اب دلال مطلب اور معلم نے ایک اور حکم سنا دیا - کہ
آپ کی روانگی مین بہت دیر ہوگئی - شہر کا دروازہ بند ہوتا ہے - پاسبان
کی کچہہ نذر کرو - ورنہ آج روانگی موقوف ہوتی ہے - وہان بہی نذرانہ پیش
کیا - اور شہر کے باہر نکلے - اور مجہپر یہ مصیبت پڑی کہ میرا سامان جب لادا
گیا تو میرے اونٹون پر کچہہ اورون کا سامان لادیا - اور میرا اسباب
کسیقدر پھینک دیا - اوسوقت عجب معاملہ تہا - کہ مین تو احرام باندہے
ہوے - برہنہ سر اور برہنہ بدن ہون - سامان راستہ مین پڑا ہوا ہے
سواری اور باربرداری کے اونٹ روانہ ہوگئے - اب یہ فکر ہوی
کہ اگر اس سامان کی نگرانی کرتے ہین تو قافلہ اور سامان جاتا ہے - اور

اگر قافلہ کے ساتھہ ہو لیتے ہین - تو یہ سامان دلالون کے نذر ہوتا ہے
مجبورا کچھہ مین نے اوٹھایا - اور کچھہ میرے ہمراہیون نے - اور چلے
باربرداری کے اونٹ کہین نظر نہین آتے - سب متفرق اور علیحدہ ہوگئے
اور زیادہ فکر اس بات کی تہی - کہ زنانہ کا اونٹ گم ہے - اوسکا بھی
کچھہ نشان نہین - مگر ایک احتیاط یہ کردی گئی تہی - کہ ایک شخص
فیض علیخان صاحب ساکن گوالیاری جن سے راہ مین اتحاد زیادہ
ہوگیا تھا - کہدیا تہا - کہ زنانہ کی اونٹ کی ذرا نگرانی رکہنا - اون صاحب
کے پاس ایک پانی کی مشک بھی تہی - اور بندوا اونٹ پر نہین رکہتا تہا
اسلئے اونپر عجیب مصیبت تھی - کندہے پر بہری ہوئی مشک اور اونٹ
کے ساتھہ بہاگتے ہوئے چلے جاتے تھے - نہ ہمکو اونکی خبر - اور نہ اونکو
ہماری خبر - جب شہر کے باہر پہونچے - سب اونٹ روکے گئے -
اور سلطانی ملازمون نے ایک اونٹ کو ناطاقت ہونیکی وجہہ سے خارج
کردیا - اوس مسافر کا اسباب رہگیا - مگر وہ ایک چالاک آدمی تہا - اوسنے
اوسیوقت ایک دلال کو رشوت دیدیا دلال نے ہمارا اسباب اوتار کر زمین
پر ڈال دیا - اور ایک اونٹ اوسکو خالی کردیا - ہمکو اوس پریشانی مین
کچھہ نہ سوجہتا تہا - کہ یارب کیا کرین - اوس دلال نے ہمارا سامان بہی
رکہہ لیا - اور وعدہ کیا کہ کل کے روز روانہ کردیا جاویگا - اسوقت سوائے

مجبوری کے کیا علاج تہا۔ سامان چہوڑکر جلدی قافلہ کو آگے روانہ کیا تہا اور
ہم پیچہے تہے۔ تہوڑے عرصہ مین ہمارے زنانہ کا اونٹ بہی ملا۔ اور بار
برداری کے اونٹ بہی ملگئے۔ رات کو آٹہہ بجے کے قریب ایک شتسوار
سلطانی آتا ہوا ملا۔ اوسنے قافلہ سے جدا ہکو دیکہا اور سمجہکو پلٹاکر پہر جدہ
لیچلا۔ ع برسر فرزند آدم ہرچہ آید بگذرد۔ تہوڑی دور چلکر کسیقدر
نذرانہ پر گلو خلاصی سرکار پائی نذر داخل کی اور منزل مقصود کا راستہ
لیا۔ تمام شب بیدار باش ہوشیار باش ہوتی رہی۔ ہمارا معلم اور
ہمارا دلال بہی ہمارے ساتہہ ہے۔ اور آج کے منزل کا ہمارا مقام ہدہ ہے

دہم ذی قعدہ م۔ ۲۷ مئی روز شنبہ

اے زبان خامہ اس تاریخ کا لکہنا واقعہ دوستو سننے کے قابل ہے یہ سارا سفر
جب صبح نمودار ہوئی۔ شب گزشتہ مین ہمارے اونٹ دس کوس
چلے۔ اب پانچ کوس باقی رہے۔ ہمارے ساتہہ جو بچے تہے۔ اونکی طبیعت
شب کی تکان اور دن کی حرارت سے بیقرار ہوتی جاتی تہی۔ ہماری
پریشانی اور بڑہگئی۔ پہر اوسوقت ایک واقعہ اور پیش آیا۔ حیدرآباد سے
ایک مسکین ہمارے ساتہہ تہے جنکی عمر ستر یا اسی برس کی ہوگی شب
گذشتہ تین بجے سے اونکی خواہش تہی کہ اونکو اونٹ پر سے اوتارا جاوے۔
کیونکہ اونکی پیٹ اور پسلی مین درد تہا۔ ہم نے اونکو صبح تک اونٹ سے

اور ترنے ندیا صبح ہونیکے بعد جب اونہون نے بہت تنگ کیا - تو مجبور اُدہ اُدہ آرے گئے - وہ بیان کرتے تھے کہ مین اونٹ سے زیادہ چل سکتا ہون - اور واقعی دیکہا - کہ قافلہ کے آگے تھے - چندبار اونسے کہا گیا - اب آپ تہک گئے ہونگے سوار ہوجائیے یہ سنکر وہ پہر تیز رفتار ہوگئے اور چلدیے پہر نظر نہین آئے معلوم نہین کہ وہ آگے چلے گئے یا پیچہے رہگئے - بارہ بجے کے قریب ہمارا قافلہ بدّہ پہونچا - وہ وہان بہی نہ ملے - یہ خیال رہا - کہ دو کوس کے فاصلہ پر وہ ہمسے جدا ہوئے ہین - قافلہ کی روانگی تک ضرور آجاوینگے - لیکن - نہ آئے - (بدّہ جدہ سے تیس میل اور مکہ معظمہ سے اٹہارہ میل ہے) اس جگہہ مسافرون کی ایسی فرودگاہ ہے - جیسے ہندوستان مین خانہ بدوش لوگ جنگل مین پتّے اور گہاس سے جہوپڑے چہوٹے وبڑے بنالیتے ہین - ویسے جہوپڑے کہجور کے پتّون کے یہان ہین - جسمین کہڑے ہوکر انسان چل نہین سکتا - اور سایہ ایسا ہے - کہ آفتاب نکلے تو ساری دہوپ اندر آئے - پانی برسے تو بوند باہر نجائے - آفتاب کی حرارت اسقدر ہے کہ زبان باہر نکلتی ہے ایک ساعت ہزار سال سے زیادہ ہوتی ہے - چار گہنٹہ وہان قیام کیا - یہان تمام قافلہ ہمکو ملگیا تہا - لیکن ان چار گہنٹون مین آفتاب نے بہون کر کباب کردیا - دونون بچون کی طبیعت جو تہوڑی اصلاح پر آئی تہی - حرارت کی وجہہ سے بخار کی شدت ہوگئی ہمارے حاجی صغیر کا مزاج دو روز نہین صحیح

ہوگیا۔ مگر زبیدہ بیگم کی صحت مین زیادہ ایام گذرے۔ آج کی منزل مین قافلہ کے ساتھہ ہم شریک تھے۔ مگر اس شب مین بدّو لوگون نے بہت تکلیف دی اور ایک اونٹ کا سامان دوسرے اونٹ پر لیجاتے تھے اور دوسرے کا تیسرے پر اگر اونکو منع کرو تو وہ بات نہین سمجھتے ہین۔ آخر جب تک وہ سامان ہاتھہ مین لئے رہتے ہین اونکے ساتھہ ساتھہ رہنا ہوتا ہے۔ تمام شب سخت پریشانی مین گذری۔ جب اونکو پریشان کرنا ہوتا تھا۔ تو شعذف کو پکڑکر میزان میزان کرتے تھے۔ جس سے طرح طرح کی تکلیفین ہوتی تھین۔ غرض تمام رات ایسی پریشانی مین گذری۔ قریب چار بجے کے مکہ معظمہ کے پہاڑ دکھائی دئے۔ ہم سب اونٹون سے اوتر کر پاپیادہ چلنے لگے۔ نماز سے تھوڑی دیر پہلے داخل شہر ہوئے قافلہ کا ہجوم اس قسم کا تھا۔ کہ سامان کی حفاظت اور نگرانی کا موقع نہین تھا۔ پہلے ہمنے۔ نواب دلاور النسا بیگم مغفورہ جدّہ صاحبہ والیہ دکن کی رباط پر حاجی اسمعیل سے مکان کی خواہش کی انہون نے عذر کیا۔ مجبوراً وہان سے واپس آیا اور اپنے معلم کے مکان مین تا دستیابی مکان قیام کیا۔ جب تک ہم نے زنانی سواریان اوتارین اونٹ والے نے بلا داخلہ کل سامان سڑک پر ڈال کر چلدئے۔ آخر بہت عجلت کے ساتھہ متفرق سامان ایک جگہہ جمع کیا گیا۔ اسمین صبح ہوگئی۔

یازدہم ذی قعدہ م - ۲۸ - مئی روز یکشنبہ

وہ خوش نصیب ہین رتبے بھی اونکے بڑہتے ہین + جو لوگ کعبہ مین جاکر نماز پڑہتے ہین
چونکہ نماز کا وقت گذر گیا تھا حرم مین جانیکا موقع نہین ملا - قیامگاہ پر
نماز صبح ادا کی - اور آٹھ بجے کے قریب مرد عورت طواف کیواسطے
روانہ ہوئے - معلم ہمراہ تھے - وہ ہمکو تمام راستہ تکبیر اور دعائین جو زیارت
کعبہ کے لئے مقرر ہین پڑہاتے چلے - آجکا وہ مبارک دن ہے - جس کے
واسطے اسقدر مصیبت اوٹہائی - غرضکہ ہم سب کے سب مراسم ادا کرتے
ہوئے داخل حرم شریف ہوئے - اول نماز تحیۃ المسجد ادا کی - بعد ازان
تکبیر کرتے ہوئے حجر اسود کے قریب پہونچے - اور نیت باندہکر اللہ اکبر
کہکر - اسیطرف سے طواف شروع کیا - معلم کی تعلیم کے موافق پڑہتے
جاتے تھے - اور بعض مقام پر جلدی چلتے تھے - اور بازو ہلاتے تھے -
جس سے خوشی کے آثار پائے جاتے تھے - کہ خداوند عالم نے آج وہ خوشی
خورمی کا دن دکہایا ہے - ہمارا صغیر مرزا قادر بیگ احرام باندہے
ہوے گود مین تہا - وہ بہی باواز بلند لبیک اللّٰھم لبیک پکارتا تہا - اور کندہا
اور بازو زور سے ہلاتا تہا - اوسوقت ہمارے حاجی صغیر کی یہ کیفیت تہی کہ
بخار شدت سے تہا - کہ بدن پر ہاتہہ رکہنا دشوار تہا - مگر اللہ تعالی نے
اوسکو یہہ توفیق دی تہی - کہ اوس بخار کی حالت مین حج کے ارکان برابر

ادا کرتا تہا۔ اور مسرت کے آثار اوسکے جبین سے ظاہر تے۔ ایک تعجب معلوم
ہوتا تہا۔ ہمین تو یہ خیال تہا کہ شاید اس بچے کے وجہ سے خدا نے ہمکو حج
نصیب کیا۔ ورنہ ہمارے تقدیر مین یہ عظیم الشان دولت کہان جب طواف
کعبہ سے فراغت ہوئے۔ مقام ابراہیم کے مقابل مین کہڑے ہوکر دو
رکعت نماز سنت احرام ادا کی ہمارا حاجی صغیر اوس بخار کی حالت مین بہی
نماز مین شریک تھا۔ اب طواف سے فارغ ہوکر صفا مروہ دوڑنے کو چلے۔
یہ مقام حرم کے مقابل ہے۔ اور دونون پہاڑون کے درمیان
ایک بازار آباد ہے سات مرتبہ ہم صفا مروہ کو دوڑے۔ اس رسم کے
ادا کرنے مین ہمارا حاجی صغیر پژمردہ ہوگیا تہا۔ شدت بخار سے بیہوشی شروع
تہی۔ لیکن صفا مروہ دوڑنے مین شریک تھا۔ اوس صغیر کی محنت پر آفرین
ہے۔ میرے گود مین رہتا تہا۔ کسی معلم کے گود مین بہی بے تکرار چلا جاتا
تہا۔ اور خوشی کرتا تہا۔ اور پہر بیہوش ہوکر سر کندہے پر ڈالدیتا تہا۔ گریہ
وزاری کا نام نہین لیتا تہا۔ برابر صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا تک
جاتا تہا۔ جب اس رسم کو پورا کرلیا۔ اور بعد ختم آرام لیا۔ اوسوقت پانی
مانگا۔ آب زمزم شریف دیا گیا۔ بہت خوشی سے پیا۔ اوسوقت تہوڑی
حواس درست ہوئی۔ بال کتروائے وہان سے فراغت کرکے مکان کو آئے۔
جب مکان پہونچے بخار کی شدت سے بیہوش ہوکر گر پڑا شام تک بیہوش رہا

مغرب کے وقت اوٹھہ کر ہمارے ساتھہ ہولیا اور حرم شریف مین جاکر نماز مین شریک ہوا۔ اور طواف کیا۔ اول جماعت حنفیہ ہوی تمامی حاجی ہر چہار مصلہ کے اس جماعت کے شریک ہوئے۔ عشار کی نماز مین ہمارا حاجی صغیر نہین آسکا۔

دوازدہم ذی قعدہ ۲۹ - مئی روز دوشنبہ

نماز صبح حرم مین ادا جو کرتے ہین وہ مثل مہر قدم آسمان پہ ہر تی ہین

صبح کی نماز ہمنے حرم شریف مین ادا کی اول جماعت شافعیہ کی تھی۔ اس جماعت مین تمام صلیون نے نماز ادا کی۔ بعد نماز طواف سے فراغت پاکر نماز سنت ادا کر کے مکان کو آئے۔ تہوڑی دیر آرام کر کے ظہر کی نماز کو حرم شریف مین گیا۔ حرارت آفتاب بہت تھی لوگ طواف کر رہے تھے۔ مجکو بھی شوق ہوا کہ طواف کرون۔ مین نے بھی طواف کیا۔ پتہرا سقدر گرم تھے۔ کہ پاون رکہنے کی قوت نہ تھی۔ مگر جو لوگ طواف مین مشغول تہے۔ اونہون نے طواف کرلیا۔ اور کرتے تہے۔ آج ہماری دعوت مفتی شہر کے یہان تھی۔ اس دعوت مین ایک نواب صاحب والیہ کدورہ اور اونکی ہمراہی اور حکیم مولوی مظہر علی صاحب گوالیاری۔ اور دیگر عمائد شہر بھی تھے۔ یہ مفتی صاحب بہت بڑے مقرر اور بہت گویا ہین عربی مین کلام کرتے ہین۔ اور ایک صاحب جو مدرسہ مکہ معظمہ مین مدرس ہین۔ اونکے کلام کا عمدہ الفاظون مین ترجمہ کرتے تھے۔ ہم سب لوگ

اونکی تقریر پر دلی مسرت ظاہر کرتے تھے۔ ان سب لوگون کے جانب سے مین کچھہ کہدیتا تھا۔ اس عرصہ مین ایک گول دسترخوان بچھایا گیا۔ اس دسترخوان پر ایک ایک خمیری روٹی رکھی گئی دسترخوان کے بیچمین ایک چوبی چوکی جو ایک فٹ بلند ہوگی۔ رکھی گئی۔ اوس چوکی کے اوپر ایک طشت بہت بڑا رکھا گیا۔ یہ طشت اسقدر وسیع تھا۔ کہ تخمیناً پچیس آدمی اوسکے گرد بیٹھہ گئے تھے۔ اس طشت کے کنارے کنارے کٹورے اور پیالے کھانے اور شیرینی کے رکھے گئے اور درمیان مین ایک اور چھوٹا طشت جو پوشش ڈھکا ہوا تھا رکھا گیا۔ اوسکے بعد مہمان لوگ طلب ہوئے۔ وہ اوسکے آس پاس بیٹھہ گئے۔ جناب مفتی صاحب نے اپنی خوش بیانی سے مہمانون کو اس قدر مسرور کیا کہ دعوت کے سوا صاحب ممدوح کی ملاقات سے بے انتہا مسرت حاصل ہوئی۔ ہان یہ بات کہنے کے لایق ہے۔ کہ جب طشت کا سرپوش اوٹھا دیا گیا۔ تو اوس مین ایک دنبہ دم یخت سالم بنا ہوا رکھا تھا اوس مین سے مہمان لوگ کاٹ کاٹکر کھاتے تھے کوئی ٹانگ توڑتا تھا کوئی چھری سے کاٹتا تھا گوشت بہت نرم تھا۔ اور بہت پر ذائقہ تھا۔ اوس دنبہ کا پیٹ جسمین شگاف کیا گیا۔ اوسمین پلاو اور بیضہ مرغ۔ اور چند قسم کا میوہ نکلا۔ اس پلاو کا مزا کچھہ نمکین اور کچھہ شیرین تھا۔ تمام مہمانون نے بہت مسرت اور نہایت خوشی سے کھاکر فراغت کی۔ لیکن مفتی صاحب نے اپنی شیرین بیانی سے

اس قدر مسرور کیا تھا۔ کہ اونکی خدمت سے علیحدہ ہونے کو دل نہین چاہتا تھا
بعد فراغ طعام جناب موصوف نے فرمایا کہ کہانا بہت تھوڑا تھا۔ لیکن سب مہمانونکی
برکت کی وجہہ سے کہانے مین برکت ہوئی۔ اور لوگ تو یہ سُنکر خاموش
ہو گئے۔ لیکن مین نے یہ کہا۔ کہ نہین بلکہ کہانے ہی کی برکت کیوجہ سے
مہمان لوگ سیر ہو گئے۔ مگر آپ کے باتون کی شیرینی سے ہنوز سیری نہین
ہوئی۔ اسکے واسطے ہمارا شوق الجوع پکارتا ہے۔ اسکے بعد دسترخوان
برخاست ہوا۔ اور سب مہمان اپنی جگہہ پر بیٹھ گئے۔ جناب مفتی صاحب نے
ارشاد فرمایا۔ کہ آج مجکو بہت خوشی ہوئی۔ کہ آپ لوگ مہمان ہین۔ مین نے
کہا۔ کہ ہرچند آپ کے توجہات ہی اسی بات کی پوری شہادت دیتے
ہین۔ لیکن چونکہ ہمکو اس مہمانی کی خوشی کے ساتھہ اسبات کا افتخار جو
حاصل ہے۔ کہ مسلمانون کے ایک بڑے متبرک شہر مین اوسکے ایک اعلیٰ
درجہ کے فاضل کے یہان ہملوگ مہمان ہین۔ اور پھر وہ ہماری مہمانی سے
اسقدر خوش ہین۔ تو یہہ خوشی ایک ایسی خوشی ہے۔ کہ حج کی خوشی کے
بعد اسی کا نمبر ہے۔ مفتی صاحب نے اسکے جواب مین ارشاد فرمایا۔ کہ
نہین میری خوشی کا رتبہ زیادہ ہے۔ کہ مین اپنے مکان مین بیٹھا ہون اور
آپ لوگ تکلیف کرکے میرے مکان پر آئے ہین۔ اسواسطے میری خوشی کا
رتبہ زیادہ ہونا چاہئے۔ مینے عرض کیا۔ کہ میری اوس خوشی کا کہ جس کا

ذکر کرچکا ہون - یہہ پہلا دن ہے - اور آپ ہمیشہ کے مہمان نواز ہین - اسواسطے آپکی خوشی معمولی ہونا چاہیئے - اور ہماری غیر معمولی - اور ظاہر ہے کہ غیر معمولی خوشی معمولی سے کہین سوا ہوتی ہے - آپ انصاف تو فرمائے کہ محسن کو اتنی خوشی ہوسکتی ہے جتنی کہ ممنون کو - جب یہ گفتگو ختم ہوئی اسکے بعد فاتحہ پڑہنے لگے - اور جلسہ برخاست ہوا - مین وہان سے مکانکو آیا اور زنانہ کو دوسرے مکان مین جو کرایہ سے لیا گیا تہا - رخصت کیا - اور مین حرم شریف کو چلا گیا - جب کہ مکان تبدیل ہوا اور سامان روانہ ہونے لگا - مزدور لوگ سامان لئے جاتے تہے - ہمارے ہمراہی ایک عین الدین کے ساتہہ مین اور اسباب کے علاوہ ایک تہیلہ شلیتہ تہا - اوس مین اونکی افیون رہا کرتی ہے - یہہ صاحب روانگی کے وقت موجود نہ تہے مین نے اونکا شلیتہ مزدور کی ٹوکری مین رکہہ دیا - اوس مین اون کے کچہہ روپے بہی تہے - خدا جانے مزدور کو کیون کر خبر ہوگئی - کہ اوسنے ہاتہہ ڈالا - اور سید نور الحق صاحب نے اوسکو چوری کرتے دیکہہ لیا پکڑا تو اوسکی پاس سے تیس روپیہ کلدار اور دو روپیہ حیدرآبادی نکلے - وہ اوس سے چہین لئے - اور اوس مزدور کے معذرت کرنیسے قصور معاف کردیا اور روپیہ بدستور اوسی شلیتہ مین رکہدیا - اس واقعہ سے اونکو خبر بہی نہونے دیا - کہ مال چوری گیا اور پہر ملگیا -

سیزدہم ذی قعدہ م - ۳۰ - مئی روز سہ شنبہ

زہی نصیب جو کعبے کا ہو طواف نصیب حقیقتاً جو ہی طائف وہ ہی خدا کے قریب

آج مین عادت کے خلاف ظہر کی نماز پڑہکر حرم شریف کو گیا اور بعد نماز عصر مکان کو واپس آیا - کچہہ سامان ملبوس عربی حاجی صغیر کے واسطے خرید کیا گیا - مغرب کے طواف مین حاجی صغیر شریک ہوا - اور بہت مسرت کیساتہہ اول ارکان نماز فریضہ ادا کئے - بعد طواف کیا - عشا کی نماز کے وقت زنانہ بھی طواف کرنے گیا - اور بعد فراغ مقام ابراہیم اور میزاب رحمت کے نیچے جو سنگ عبادت انبیاء کرام ہے دعا کی اور حطیم مین دو دو رکعت نماز نفل ادا کی - دو بجے کے قریب مکان کو واپس آئے -

چہاردہم ذی قعدہ م - ۳۱ - مئی روز چہار شنبہ

جنداے بخت یاور اب ہے وہ دن داخلی جسکے خاطر کھینچی زحمت آج وہ رحمت ملی

آج وہ خوشی کا متبرک دن ہے - کہ جسکے واسطے تمام سختیان راحت سمجہے گئین یعنے داخلی کا حکم سنا - مین بھی داخلی مین گیا - اور دو دو رکعت نماز نفل داخلی مین ادا کی - توبہ کے حجرہ کے نزدیک انجام بخیر ہونیکی دعا کی - اسکے بعد اور حاجتین طلب کین اور نواب غلام محمود خان بہادر اپنے آقا کے لئے خصوصیت کے ساتہہ کعبہ کے اندر چوبی ستونون سے لپٹ لپٹ کر دعا مانگی - اسکے بعد رخصت ہوا - جو لباس کہ پہنکر داخلی کو گیا تہا - اوسکو اوتار کر

تبرکاً کہہ دیا۔ قبل مغرب حاجی صغیر نے پورے ارکان کے ساتھ طواف کیا۔ اور نماز ادا کی۔ اللہ اوسکی عمر مین برکت دے ایک شخص کو دیکھا کہ گوشہ حرم مین بیٹھا ہے۔ اور ایک بہت بڑا مجاہدہ کرتا ہے۔ یا حی کے شغل مین محو ہے۔ اوسکی مان کھڑی ہوئی اوسکا ہاتھ پکڑتی ہے۔ مگر وہ ایسا مشغول ہے کہ کچھہ نہین سنتا۔ ظہر سے عصر تک اوسکی یہی حالت تھی۔ عصر کے بعد زبان اور دہان اوسکے بند ہوگئے۔ تو یہہ معلوم ہوتا تہا۔ کہ اوس کے قلب کے اندر ایک چکی گرج رہی ہے۔ اور ذکر کر رہا ہے۔

پانزدہم ذی قعدہ ۱۳۱۰ھ مطابق غرہ جون ۱۸۹۳ء روز پنجشنبہ

آج سارے کام معمولی ہوئے شامل ارباب منقولی ہوئے

آج معمولی کام کئے گئے اور کوئی بات لایق تحریر نہین ہے۔

شانزدہم ذی قعدہ ۱۳۱۰ھ - ۲ - جون روز جمعہ

چلئے اب جنت معلےٰ کو مرقد زوجہ نبی دیکھو

آج ہم سب بعد نماز صبح جنت المعلا کو گئے۔ یہان حضرت خدیجۃ الکبرا اور حضرت کے والدہ کی زیارت ہے۔ اور یہان کے تمام زیارتون سے مشرف ہوئے۔ پہر اوس مسجد مین آئے جہان آنجناب نے حضرت رسالت مآب صلعم کی بیعت قبول کی اور اسلام سے مشرف ہوئے ہین۔ ابولہب کے مکان کو بھی دیکھا۔ جنت المعلا مکہ شریف سے مشرق اور شمال کی طرف

دامن کوہ مین ایک آبادی ہے۔

ہفتدہم ذی قعدہ۔م۔۳۔جون روز شنبہ

سوے کوہ قبیس جاتے ہین چاشت وہان آج چلکے کہاتے ہین

کوہ قبیس مکہ سے جانب جنوب واقع ہے۔صبیح کا کہانا وہین کہایا۔یہ بلند پہاڑ ہے اس پر ایک مسجد ہے۔جس مین حضرت بلال اذان دیا کرتے تھے۔اور مسجد کے قریب شرق مین ایک غار ہے۔یہان دو رکعت نماز نفل ادا کی۔کہانا کہایا۔جناب رسالت مآب صلی اللہ وعلیہ وسلم اسیجگہہ صحابہ سے مشورہ کیا کرتے تھے۔یہان درود شریف پڑہتے ہین۔اور کہتے ہین۔اللہم صل علیٰ یا صاحب المغاک۔اس کے جانب مشرق مسجد کیطرح ایک اور مکان ہے۔یہ وہ جگہہ ہے۔کہ یہان معجزہ شق القمر ہوا ہے یہان بھی نفل نماز ادا کی۔ہمارا حاجی صغیر اس پہاڑ پر پاپیادہ چڑہا۔اور اوترنے کے وقت گود مین آیا۔اوترنے کا راستہ بہت سخت تہا۔جب پہاڑ سے نیچے آئے۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مکان دیکہا۔وہان سے حضرت عبداللہ کے مکان کو آئے۔یہان پیغمبر خدا پیدا ہوے تھے۔آن تمام مقامات پر نوافل ادا کئے جاتے ہین۔

ہجدہم ذی قعدہ۔م۔۴۔جون روز یکشنبہ

اک نیا ماجرا سناتے ہین شوخی ذہن کو دکہاتے ہین

جس مکان مین ہم اوترے ہوئے ہین - یہ مکان سید حسن کوچک زمزمی کا ہے
صاحب خانہ کا ایک غلام کئی دن سے خود فروخت ہونیکو بردہ فروشی کے بازار
مین جایا کرتا تہا - اس کے آقا کے زبانی معلوم ہوا کہ باہم آقا اور غلام مین ایک
چھوٹی سی بات پر جھگڑا ہے - اور صرف بات اسقدر ہے - کہ اس غلام کے ذمہ
سوائے معمولی کاموں کے آٹہہ مشک پانی کا بھرنا بھی ہے - غلام سے مشک
ضائع ہوگئی - اور مالک نئی مشک کے لئے قیمت نہین دیتا ہے - صرف یہی امر
مایۂ نزاع ہوا کہ وہ غلام ناراض ہوکر آقا سے اجازت لیکر اپنی ذات کے فروخت
کرنے کو بازار بردہ فروشی مین چلا گیا - اور ہر روز جاتا رہا - آخر آقا نے اوس
غلام کی خواہش کے موافق مشک منگوادی اور باہم غلام اور آقا کی صلح ہوگئی
یہان ایک مقام پر صبح کے سات بجے سے بارہ بجے تک بردہ فروشی ہوتی ہے
اتفاقاً مین بھی چلا گیا - دیکہا - کہ حرم شریف کے قریب جانب گوشہ شرق
وشمال مین چند مکان ہین - پہلے بہت سے سیدی حبشی قوم کے عورت مرد
دیکہے - وہ بہی بیع وشرا کے واسطے بیٹھے ہوئے ہین - خریدار جوق جوق
آتے ہین - اور بے تکلف لونڈیون کے مونہہ ہاتہہ سینہ دیکہتے ہین - اور
زیادہ دیکہنے کی ضرورت ہو تو پہر مستورات کو بلواکر دکہایا جاتا ہے - ایک
حبشی غلام کی خریداری کو مین بہی آمادہ ہوا - اور قیمت بہی قرار پائی -
مین اوس غلام کو علیحدہ لیگیا - اور دریافت کیا کہ کیا وجہہ ہے - کہ تیرا آقا تجہکو

فروخت کرتا ہے - اوسنے بیان کیا کہ میرا آقا آسیارانی کرتا ہے - ایک شب مین سوگیا اور آٹا خراب ہوگیا - اس قصور پر آقا نے مجکو مارنا چاہا - مینے کہا کہ اس قصور مین زدوکوب کے عوض مجکو فروخت کردو - پس اوسنے مجکو فروخت کرنیکو بازار مین بھیجدیا - مین نے اوس سے دریافت کیا - کہ تو میرے ساتھہ ہندوستان چلیگا - اوسنے ہندوستان چلنے سے انکار کیا - لہذا مین نے اوسکا خرید کرنا موقوف کیا - اور مکان کو واپس آیا - کچھہ ضروری اسباب بازار سے خرید کیا - آج تمام دن معمولی امور مین صرف ہوا بعد عصر حاجی صغیر نے طواف کعبہ کیا اور مغرب کی نماز حرم شریف مین ادا کی -

نوزدہم ذی قعدہ - ھ - ۵ - جون روز دوشنبہ

والد کے نام کا جو تہا قرآن لکھا ہوا + صحت کے واسطے وہ دیا ازرہ دلا

آج صبح حسب معمول مینے نماز صبح حنفیہ مصلے پر ادا کی اور بعد طواف حنبلی مصلے پر آیا - یہان حافظ محمد صالح سے جو ہمارے مطوف کے نائب ہین ملاقات ہوئی - مینے حضرت والد مرحوم کا لکھا ہوا قرآن صحت کے واسطے اونکو دیا - وہ مجھکو اپنے مدرسہ مین لیگئے - اور کہانا کھلایا - اور کہا - کہ یہ وہ مکان ہے - کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ابوسفیان کی ملاقات کو آئے تھے - تو اسی مقام پر نماز ادا کی تہی - اور یہین ابوسفیان کو بلایا تہا - یہ شخص اسلام لانے سے پہلے سخت ظالم تہا جسوقت جناب رسالت مآب صلعم

روبرو آیا۔ سر جھکا دیا۔ اور دست بستہ حاضر ہوا۔ ابو سفیان کا مکان اس حجرہ کے محاذی ہے۔ اس مین اب ڈاکخانہ سلطانی ہے۔ مین یہان سے فارغ ہو کر اوس مکان کے اندر گیا۔ اور تمام مکان کو دیکھا۔ دس بجے کے قریب مکان کو واپس آیا۔ بمقابلہ ہندوستان کے کئے درجہ گرمی بڑی ہوی ہے۔

بستم ذی قعدہ م ۶ جون روز سہ شنبہ

مرے دلکو شوق مناجات ہے ✤ اسیکا مجھے شوق دنرات ہے

یہان مکہ معظمہ مین ایک تاریخ کا اختلاف ہے۔ لہذا ہمنے انگریزی تاریخ اس روزنامچہ مین کافی خیال کیا ہے۔ پس چھٹی جون کو سہ شنبہ تھا۔ آج صبح بعد نماز فجر مینے طواف کیا۔ اور ظہر کی نماز مین کعبہ معظمہ کے روبرو جناب باری مین مفصل مناجات کی الٰہی تو قادر قدیر ہے علیم خبیر ہے آسمان کو بیستون کھڑا کر دیا۔ پانی پر زمین کا فرش کیا اربع عناصر کو باوجود تضاد باہمی کیا خوشنما ارتباط بخشا ارواح کو اجسام سے ارتباط بخشا بلبل کو گل پر مائل کیا قیس کو لیلی کا مجنون بنا دیا شمع کو گداز بنا دیا پروانہ کو اوسکے لو مین جلا دیا عرش کو تخت بنایا کرسی کو ستارونسے روپ بڑھایا آفتاب کو مشعل روز کیا ماہ کو شمع شب افروز کیا حشر زمین اوتاد جبال سے روکا حدیقہ عالم کو کلہاے رنگارنگ سے سجایا خیل ملایک کو نورانی زیور پہنایا جنون کو ناری الاصل بنایا الا ماشاء اللہ تمامی ذوی الارواح کو

بصورت مختلفہ واوضاع جداگانہ اپنے حسن ترکیب سے ترکیب دیا۔ کلہم اجمعین حکماے معقول وعقلاے معقول نے شمہ بہی اوس صنعت سے دریافت نکیا اعظم شانہ وعم برہانہ اللہ رے تیرا کرم کہ حضرت خاتم الرسالت کو ہمارا پیشوا بنایا اور اونکی ہدایت سے ہم کو راستہ ایمان دکہایا کیسے رسول خاتم النبیین سزاوار خطاب طاہا ویسین رحمت عالمین واقف اسرار اولین وآخرین متکی آریکہ قاب قوسین اوادنی صدر آرائے وسادہ ونی قندلی محبوب خداے قدیر رسول بشیر ونذیر محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جسکے اطاعت واتباع ذریعہ نجات ودرجات ہے اور اوسکا موجب درکات جسکے فیض ہدایت سے جو مرتبہ ہمنے پایا اور اوسکے مقابلہ مین کل امم کو ہیچ آیا مسدس

امیر عرب افتخار عجم	رؤف الرحیم وشفیع الامم
ترے نعت عالی مین وقت رقم	ملائک جو عاجز ہوئے یک قلم

	خدایت ثنا کرد وتجلیل کرد
	زمین بوس قدر تو جبریل کرد

گلی تیری ہے رشک باغ جنان	ترے خاک بر وارہین حوریان
پرستار پریان ملک پاسبان	خدائی نہ اک ہے تری مدح خوان

	خدایت ثنا کرد وتجلیل کرد
	زمین بوس قدر تو جبریل کرد

گلستان انا فتحنا ہے تو
چمن زار یسین و طاہا ہے تو
سزاوار لولاک شاہا ہے تو
غرض قصہ کوتاہ ایسا ہے تو

خدایت ثنا کرد و تجمیل کرد
زمین بوس قدر تو جبریل کرد

کوئی تجا محبوب عالم کہاں
ترا والہ حسن ہے دو جہاں
شب قدر و نوروز بستا توامان
جو رخ پر کھلے زلف عنبر فشاں

خدایت ثنا کرد و تجمیل کرد
زمین بوس قدر تو جبریل کرد

رسول کریم و بشیر و نذیر
ہوا خلق تیرا نہ کوئی نظیر
حبیب و مجید خدائے قدیر
یہ ہے تیری عظمت یہ شان کبیر

خدایت ثنا کرد و تجمیل کرد
زمین بوس قدر تو جبریل کرد

کیا تجکو خالق نے خیر البشر
رضا جوئے امرت قضا و قدر
کہوں کیا میں اسکے سوا بیشتر
ترا فخر ایسا تھا مدنظر

خدایت ثنا کرد و تجمیل کرد
زمین بوس قدر تو جبریل کرد

دلاور نے دیکھا جو تور قدیم
زبان پر ہے سبحان رب العظیم

شفیع مطاع نبیٔ کریم	قسیم جسیم نسیم وسیم

ہدایت ثنا کردد تجسیل کردد
زمین بوس قدر تو جبریل کردد

ہشت جنت تیرے باغ قدرت سے ایک شگوفہ ہفت طبقہ دوزخ تیرے آتشکدہ غضب سے کمتر از شعلہ نمرود کا دماغ مچھر دن نے کہایا ایک بات مین مردود بنایا زور قدرت دکہایا شداد کا باغ اوسکے دل کا داغ کردیا ابراہیم پر آگ کو گلزار بنا دیا یوسف کو اپنے چاہ کے کنوین مین جہکائے کہان کہان اور کیا کیا مراتب بڑہائے حضرت ذکریا پر آرہ چلایا عشق وحسن کے سنسرلت کو آزمایا حضرت یعقوب کو فراق یوسف مین ایسا رولایا کہ اندہا بنا دیا اس راز ونیاز کے صدقے پہر ایک چشم زدن مین دیدار پسر نور نظر عطا فرمایا قوم نوح کو طوفان مین ڈبادیا اور اون کے کشتی کو سیلاب بلا سے بچادیا حضرت موسی کے ساتہہ فرعون کا کیا معاملہ کیا عذاب آب مین پہنسادیا حضرت آدم کا قصہ اول سے آخر تک قدرت کا جلوہ ہے حضرت یونس کا سالہا شکم ماہی مین رہنا طرفہ معاملہ ہے غرازیل کی کہانی باعث حیرانی اس حکمت کے ادراک مین پائے وہم لنگ ۔ مدرکہ معقول عشر واس حکمت کے دریافت مین دنگ خانہ کعبہ کو وہ عظمت دی کہ جو شخص صدق نیت سے مصائب شدائد سفر کو اختیار کرتا ہے اور اپنے جان ومال کا ضرر اختیار کرتا ہے کج وملواف

باندھکر منزل مقصود کو پہونچکر پاک باطنی سے حج کے ارکان ادا کرتا ہے اور
سنگ اسود کو بوسہ دیکر عجز و انکسار سے تائب ہوکر معافی مقام مانگتا ہے
بیشک تو اپنے وعدہ کے موافق اوسکی دعا کو قبول فرماتا ہے اور جملہ
صغیرہ و کبیرہ اور وہ معاصی کہ جنکے معافی کی امید نہین صاف بخشدیتا ہے
برحمتک یا ارحم الراحمین تیری قدرتونکا حصر و شمار اور تیری حکمتونکا احصا
بیرون از مقدار یہ سب تیرے قدرت کاملہ کا ادنی نمونہ ہے کہ انسان کو
جوہر ناطقہ و ادراک جزوی و کلی سے اشرف المخلوقات قرار دیا اور تمام مخلوق
پر افتخار دیا تیرے انعام و اکرام عام کا حصر کرنا جوے شیر لانا ہے اور کوہ کو
برکاہ پر اوٹھانا مجکو وسواس شیطانی سے بچاے رکھنا کلمہ توحید دلپر نقش
رہے مجکو وحدہ لاشریک لہ سمجھون کسی غیر کو معبود نگردانون میری کشتی
امید کو ساحل مراد پر لگادے نقش ایمان کامل میرے دلمین بٹھادے میری
ارمان دلی پوری کردے دامن آرزو کو گوہر مراد سے بھردے تیری رحمت
وسیع ہے اور تیری شان رفیع ہے سبقت رحمتے علی غضبی پر بھروسا ہے
یہی راہ آخرت کا توشہ ہے واقعات قیامت حق خوف سے کلیجا شق رنگ
فق ہر چند کہ میدان قیامت دشوار گزار لیکن جسپر تیری رحمت و کرم کی نظر
ہو اوسکو کیا دشوار جب یہ خیال آتا ہے یاس امید سے بدل جاتی ہے تیری
رحمت عامہ اور عنایت نامہ حامیانہ پیش آتی ہے اس محل پر مناسب ہے

کہ چند اشعار دعائیہ لکھون اور اس ورق پارینہ کو کاغذ زر بفت بناؤن سہ

کرم مجھپہ کر اے کس بیکسان — کہ رحمت ہے تیری وسیع و گران
گناہون نے مجھکو سیکدوش کر — گناہونکا رحمت کو سرپوش کر
کوئی چیز مین گھر سے لایا نہین — تری ملک ہے میری جان حزین
جو مجھکو دیا نور ایمان کا — نہو مجھپہ کچھہ ظلم شیطان کا
ترے در پہ آیا ہون مین روسیاہ — پذیرا ہو عاصی کا عذر گناہ
معاصی کی ظلمت کو دے تو زوال — کہ تا گلشن آرزو ہو نہال
جو کچھہ نیک و بد ہے میرے سرشت — وہ ہوگا ازل سے جو ہے سرنوشت
ازل سے قلم نے جو کچھہ لکھدیا — اوسیکا سزاوار ہون ای خدا
مگر تیری رحمت ہے از بس وسیع — اور او پسر ہے محبوب نیز شفیع
مجھے پھر کیا فکر عرصات کی — یہ عمدہ تلافی ہے مافات کی

قطعہ

مگر عوض میرے جرم گناہ بیحد کا — الٰہی تجھکو غفور الرحیم کہتے ہین
کہین کہین نہ عدد دیکھکر مجھے محتاج — یہ اونکے بندے ہین جنکو کریم کہتے ہین

تعز من تشاء و تذل من تشاء عزت و دولت تیرے ہاتھہ ہے بیم و رجا کا ساتھہ ہے ہم تیرے غلام تو مالک غلام ہمارے سب افعال شیطانی تیری شان ربانی ۔ ہم ذلیل و ناچیز تو جلیل و عزیز ہم اثم و ہیثم تو غفور و رحیم ہمارے اعمال شبہہ کی سزا بد تیری رحمت لاتعد تو عادل ہم

ظالم تو آمادہ کرم اور ہمارے حرکات ناملائم تیرے حکم سے تاب ستر تابی
نہین ہمارا کام غیر از عذر باقی نہین روزی حلال سے بہرہ مند کر دے و
دنیا مین مرتبہ بلند کر بطفیل رسول مقبول تاج سرفرازی ملے تیری راہ سے
میرا قدم عقیدت نہ ہلے - آمین آمین - ؎

بضاعت نیاوردم الا امید ✤ خدایا ازعفوم مکن ناامید
سپردم بتو مایۂ خویش را ✤ تو دانی حساب کم و بیش را

السبت ویکم ذی قعدہ ۷م - ۷ چون روز چہار شنبہ	

میرے ایک ساتھی ہوے مجھسے جدا ✤ آج تک اونکا نہین پایا پتا
جب ہم حیدرآباد سے چلے تھے تو ایک مسکین شر اسی برس کے عمر کے
ہمارے ساتھ تھی - راستہ مین بخوبی اونکی نگرانی کرتے رہے - اور جدہ
تک خیریت سے آئے - جب جدہ سے روانہ ہوئے تو اون ضعیف کو بھی
ایک اونٹ پر جگہ دی گئی تھی - جدہ سے مغرب کے وقت روانہ ہوے
تھے - چلتے چلتے جب پچھلی رات ہوئی اوسوقت اون ضعیف صاحب نے
شور و غل مچانا شروع کیا - کہ مین اوترنا چاہتا ہون - چونکہ جنگل کو ہی تھا -
اور راستہ خطرناک تھا کسی نے آہ و زاری کا خیال نکیا - آخر اوسی آہ و بکا
مین صبح ہو گئی - اوسوقت اونہون نے بہت شور مچانا شروع کیا - آخر ہمراہی
بہت مجبور ہوے - اور یہہ خیال کیا کہ شاید حوائج ضروریہ کی تکلیف کے وجہ سے

یہ شور کرتے ہین - لہذا حوائج کے رفع کرنیکے واسطے اونٹ کے اوپر سامان
بھیجا گیا - مگر اونہون نے قبول نہین کیا - اور بہ اصرار یہ خواہش کی - کہ مجکو
نیچے اوتار دیا جاے - چونکہ آفتاب قریب ایک نیزہ کے بلند ہو چکا - اور محل
خطر جاتا رہا تہا - اونکو اونٹ پر سے مدّو نے اوتار دیا - وہ بزرگ وار کسی
حاجت کو نہین گئے - پا پیادہ اونٹون کے آگے آگے چلے جاتے تہے -
جب دو میل کے قریب وہ چل چکے - اوسوقت اونسے کہا گیا - کہ اب بہت
چل چکے - اپنی سواری پر آجاوین - وہ اس کلمہ کو سُنکر بہت ناراض ہوے
اور جواب دیا - کہ ان اونٹون سے ایک ضعیفہ نوّد سالہ بھی زیادہ چل رہی ہے -
مین تو بفضلہ تعالیٰ اچھا ہون - پہر مین نے اونکو دیکھا - کہ اونہون نے
قدم بڑہایا - اور جلد جلد چلنے لگے - اس مقام سے فرودگاہ چار میل باقی
تہا - اسکے بعد پہر اونکو نہین دیکہا - اور نہ مجکو اوس روارو مین کچہہ خیال
رہا - مگر بعض ہمراہیون کے زبانی معلوم ہوا - کہ یا تو وہ آگے آگے چل
رہے تہے - تہوڑی دیر کے بعد اونٹونسے پیچھے رہگئے - میرے ہمراہیون
مین سے کسی نے اونکو کہا کہ اونٹ آگے نکلے جاتے ہین - آپ چلکر سوار
سوار ہو لین - تو اونہون نے جواب دیا - کہ کہان جا سکتے ہین - مین کتنا ہی
آہستہ چلون - اسنے پہر جلد چلونگا - تہوڑی دیر کے بعد مقام فرودگاہ
یعنے بدّہ آگیا - دیکہا تو گرمی کی وہ شدت ہے - کہ الامان لوگ نفسی نفسی

پکارنے لگے۔ ایک کی دوسرے کو خبر تک نہین رہی۔ مارے خشکی اور گرمی کے زبان باہر نکل آئی تھی۔ متعدد آئرش پینے جہوپڑے تھے۔ جس نے جہان جگہہ پائی سر چہپالیا میرے ساتہہ دو بچے چہوٹے چہوٹے تہے۔ وہ شدت گرمی سے بہت بیقرار تھے۔ مجکو اون دونون بچون کی غایت درجہ فکر تھی۔ باد سموم کی وہ شدت تھی کہ جسم کو چنونکے طرح بہونے ڈالتی تھی۔ گیارہ بجے کے بعد قافلہ بدہ کو پہونچا۔ تہا۔ اور تین بجے روانگی کی تیاری ہوئی۔ سب آدمی جمع ہوگئے۔ لیکن حضرت ضعیف صورت جوان سیرت کا نشان نتھا معلم کو اطلاع دیگئی۔ اور یہ خیال کیا۔ کہ گرمی کی شدت کی وجہہ سے کسی قہوہ خانہ مین کہ دو دو میل کے فاصلہ پر ہے ٹہیر گئے ہین۔ اور مکہ بھی قریب ہے آجاوینگے۔ لیکن مکہ پہونچکر صبح تک انتظار کیا۔ مگر وہ صاحب نہ آئے۔ حرم شریف مین تلاش کرنا شروع کیا دو تین روز متواتر تلاش کیے گئے۔ مگر کہین پتہ نہ لگا۔ آخر اوس ضعیف کے فرزند خود تلاش کرنیکو گئے وہ بھی مایوس ہوکر واپس آئے۔ اب جسقدر دن زیادہ ہوتے جاتے ہین۔ پریشانی بڑہتی جاتی ہے۔ معلم اونکی تلاش مین مصروف تھا۔ کہ اس عرصہ مین اونکے فرزند کو کسی نے بہکا دیا۔ کہ معلم حاجیون کا ذمہ دار ہے۔ اوسپر اول تو اونہون نے خود معلم سے سختی کی۔ اسکے بعد حاکم کے پاس

رپورٹ کی۔ حاکم نے معلم کو تاکید کی۔ کہ تلکو تلاش کرنا چاہیئے۔ معلم نے تلاش سے انکار کیا اب جو اون ضعیف کا تھوڑا بہت تجسس تھا وہ بھی جاتا رہا۔ مین نے بنظر خیر اجرت پر دو آدمی مقرر کئے تہے۔ کہ اونکی تلاش کرین۔ کہ خداوند عالم اونکی حال پر رحم فرماوے۔ اور بسلامت اونکو پہونچا دے لیکن کہین پتا نہ لگا۔ جس روز ہمارا قافلہ جدہ سے روانہ ہوا تہا۔ اوسکے دو روز پہلے۔ ہی ایک ضعیفہ اسطرح اس راستہ مین گم ہوگئی تہی۔ جسکا ابتک پتا و نشان نہین۔ مگر ان ضعیف کے نزدیک سوائے دو پارچہ احرام کے اور کچھہ نہین ہے۔ اونکے فرزند یہ بات کہتے ہین۔ کہ یہان بدّوؤن کی عادت ہے کہ ضعیف آدمی کو بزرگ سمجھکر اپنے گھر لیجاکر مہمان رکہتے ہین۔ اسواسطے وہ ایسی ہی جگہہ کہین رہگئے۔ لیکن میرا خیال یہہ ہے۔ کہ خداوند عالم کو اونکا غرور آمیز کلمہ پسند نہین آیا۔ اور اس گرمی مین لقمۂ آفتاب کا ہوگئے۔ اور جان بحق تسلیم ہوئے۔ پس اگر وہ مرگئے ہین۔ تو خداوند عالم اونکو جنت نصیب کرے۔ اور اونکے پس ماندگان کو صبر عطا فرماوے۔ اگر وہ زندہ اور واقعی کسی بدّو کے نزدیک ہین تو خداوند عالم اونکو جلد لاوے۔ اور اون کے فرزند سے ملاوے۔

بسبت ۲۲ دوم دی قعدہ م ۸ جون روز پنجشنبہ

ابہی تک ہمنے کسی تاریخ مین مکہ معظمہ کی کیفیت نہین بیان کی ہے۔ اور ہر چند

کہ اس خطۂ پاک کی عظمت اور بزرگی کا بیان کرنا۔ بزرگان دین اور سیاحان متین
کا موہنہ چڑاتا ہے لیکن مین جو اس خیال سے اتنا ذکر چھوڑ دونگا۔ تو اس سفرنامہ کی
صورت بگڑ جائیگی۔ پھر جب صورت بگڑ گئی اور محض عروس کتاب کو زیور پہناتے
چلے گئے۔ تو جلوہ تو گیا۔ صرف ان اوراق کا موہنہ کالا کرنا رہگیا۔ اسواسطے
لازم ہوگیا۔ کہ جسقدر ہوسکے مکہ معظمہ کا حال بیان کرکر میدان قرطاس کو منور
کردون۔ پس ناظرین توجہ فرماوین کہ مکہ معظمہ کی آبادی ایک لک پچاس ہزار
آدمی کی ہے۔ خط استوا سے بہت قریب آبادی ہے۔ یہان موسم گرما بہت
ہوتا ہے۔ بارش کا موسم یہان نہین ہوتا۔ پانی کبھی کبھی برس جاتا ہے۔
یہان کی حرارت بہ نسبت حرارت ہندوستان کے آٹھ درجہ زیادہ ہے
اس ملک مین گرمی بہت ہے۔ اور باد سموم شدت سے چلتی ہے۔ لیکن
اگر یہ باد سموم نہ چلے تو۔ یہان کے باشندون کا بہت نقصان ہوجاوے
اسی ہوا سے کھجور پکتی ہے۔ گرما کے موسم مین یہان کے امرا اور عمائد
طائف کو چلے جاتے ہین۔ اور سارا موسم گرما وہین کاٹتے ہین۔ مکہ کے
آبادی کا کوئی حصہ مستطیل شکل کا ہے۔ کوئی مثلث۔ کہین آبادی پہاڑون کے
درہ مین ہے اور کہین دامن کوہ مین۔ چنانچہ جسقدر کعبہ کے اطراف پہاڑ
ہین۔ اون کے تمام دامن بلکہ بعض کے چوٹیون تک آبادی ہوگئی ہے
چنانچہ صفا اور مروہ پہاڑ کے چوٹیون تک آبادی سے ڈھکے ہوئے ہین

درمیان صفا اور مروا کے جہان حاجی سعی کرتے ہین - اور حضرت ہاجرہ دوڑین تہین
ایکسا بازار بازارات مکہ معظمہ سے ہے - اسی بازار مین حاجی لوگ صفا اور مروا
دوڑتے ہین - ابتداے اور انتہاے مقامات پر پتہر کے سیڑیان بنے ہوے
ہین جسوقت حاجی لوگ یہان سعی کرتے ہین اونکے چہرہ سے ایک جوشش
شوق معلوم ہوتا ہے - اس بازار کے شرقی جانب کعبہ معظم اپنا عظمت جلال
دکہا رہا ہے - حرم شریف کی نظری پیمایش ہمنے کی ہے - اسکی زمین پندرہ
ہزار گز مربع ہے - اگر فی گز چار آدمی نماز ادا کرین تو ساٹہہ ہزار آدمی سے زیادہ
وسعت نہین ہے - لیکن یہان کے لوگونکا بیان ہے حرم شریف مین ستر
ہزار آدمی کی گنجایش ہے کعبہ کا دروازہ شرق اور شمال کے بامین ہے
اور حجر اسود کعبہ کے شرقی کونے مین لگا ہوا ہے - مقام ابراہیم دروازہ
کعبہ کے سامنے ہے - حجر اسود کے مقابل چاہ زمزم ہے - اس بات کا
مین آگے ذکر کرونگا کہ کعبہ کی بنیاد کب سے ہے - اور حجر اسود اور مقام ابراہیم
کیا چیز ہے اس سال کہا جاتا ہے کہ ہندی تخمیناً پندرہ ہزار ہین جو واسطے زیارت
کے آئے ہوئے ہین - اور مصری اور مغربی اور جاوی اور خاص کمی انکی
تعداد نہین معلوم ہوئی - لیکن کل تخمینہ پانچ لک آدمی کا ہے - جو اسوقت مکہ معظمہ
مین موجود ہے - حیدرآباد دکن کے پانچ چہہ ہزار آدمی ہین - لیکن ایک دو آدمی
کے سوا باقی کسی سے ملاقات نہین ہے - صبح اور مغرب اور عشا کی نماز

مین قریب قریب تمام حاجیون کے شریک ہوتے ہین تعجب کی بات تو یہ ہے
کہ باوجودیکہ گنجایش حرم شریف مین ساٹھہ ہزار آدمی سے زیادہ نہین ہے۔
اور تقریبا سب ہی حاجی نماز مین شریک ہوجاتے ہین۔ لیکن کسی نماز مین حرم
شریف کو کامل بھرا ہوا نہین پایا بلکہ ہمیشہ دیکھا گیا کہ جابجا جگہ خالی ہے خصوصاً
طواف کا مقام بہت خالی رہتا ہے۔

۲۳ سبت وسوم ذی قعدہ ۹ - جون روز جمعہ

نماز جمعہ کی ادا کی بڑے ہجوم کے ساتھہ پڑہا خطیب نے خطبہ کمال دھوم کے ساتھہ
آج جمعہ کی نماز کی تیاری نو بجے یعنے ایک پہر دن چڑہے سے ہونے لگی۔
مین بھی دس بجے حرم شریف کو چلا گیا۔ حرم شریف حاجیون سے
بھرا ہوا تہا۔ خیال آیا کہ ابھی دس ہی بجے ہین اور حرم شریف مین جگہہ
تھوڑی سی خالی ہے۔ لیکن حاجی لوگ برابر نماز کے واسطے ہر دروازہ سے
چلے آتے تھے اور سب اوسمین سما جاتے تھے۔ غرض بارہ بجے نماز
جمعہ ہوئی۔ باوجود اوس جم غفیر کے حرم خالی تہا۔ جمعہ گذشتہ کو
مین چاہ زمزم کے بنگلہ پر تہا۔ اور آج ایک زمزم کے حجرہ مین۔ یہ حجرہ
ایسا سرد تھا۔ کہ باوجود اس قدر حرارت کے یہ برف خانہ معلوم ہوتا
تہا۔ اور حاجی میدان مین پتہرون پر کہڑے ہوئے تھے۔ اون لوگون نے
خطبہ اور نماز اوسی جگہہ پڑہی۔ مین دیکھتا تہا۔ کہ حرم شریف مین جابجا جگہہ

خالی ہے۔ خیال کرنے کی بات ہے۔ کہ کیا پانچ لاکھ آدمیون سے ساٹھ ہی ہزار آدمی نماز جمعہ مین شریک ہوے ہون گے۔ نہین ہرگز نہین۔ یہ بہی شکل سے کہا جائے گا۔ کہ پانچ لاکھ مین سے ساٹھ ہزار غیر حاضر تہے۔ تو سب حاجی اتنی سی جائے مین جسما گئے بجز برکت اوس خاک کے اور کیا کہا جا سکتا ہے اور لطف یہ ہے کہ پہر جاے خالی تہی۔ پہر کسی وقت کشمکش نماز مین نہین ہوتی الّا طواف مین کہ وہ مقام ابراہیم اور کعبہ کے دروازہ کے سامنے ہے۔ یہان گنجایش بہت کم ہے۔ مگر نہ ایسے کہ کوی چلنے سے رُکے یا کوئی تکلیف ہو۔ پوری کیفیت تو نقشہ کے ملاحظہ سے معلوم ہوگی جو صفحہ (۱۶۹) مین درج ہے لیکن مختصر مقامات کا ذکر کرتا ہون۔ حرم شریف کے اوتالیس دروازہ ہین اور اسکے اندر خانہ کعبہ ہے۔ کعبہ کے دیوارون کے چارون گوشے ٹہیک شرق و جنوب و شمال کے جانب واقع ہوے ہین خط نصف النہار ربع کعبہ کے قطر پر منطبق ہے۔ کعبہ پہلے ایک ایسی مربع شکل مین تہا جسکا ایک ضلع نصف دائرہ تہا۔ پہلی تعمیر مین مربع کی طور پر جب دیوارین اوٹہائی گئین تو وہ نصف دائرہ پر چہوٹ رہا اسیکو حطیم کہتے ہین اور آنحضرت نے اسکے اطراف مین دیوار کہینچ دی ہے اور اسمین بہی راستہ آمد و رفت کا ہے۔ کعبہ کی چہت کا پرنالہ جسکو میزاب رحمت کہتے ہین وہ اسی حطیم مین گرتا ہے۔ کعبہ کے ہر چہار حدود پر انام اربعہ کا ایک ایک مُصلّٰی ہے۔ گوشہ شمال و غرب مین حنفی۔ گوشہ

غرب مین وجنوب مین مالکی - اور جنوب و شرق مین حنبلی - اور شرق مین شافعی مصلی ہے شافعی مصلے اکے بنگلہ کے نیچے مقابل حجر اسود کے چاہ زمزم ہے - اس مصلے کی دیوار کے نیچے دو زینے ہین ایک طلائی اور ایک نقرائی کام کے رکہے ہین - جو زینہ نقرائی ہے - وہ عام داخلی کے وقت لگایا جاتا ہے - اور خاص داخلی کے وقت زر دباجونے لگائے جاتے ہین - دروازہ کعبہ کا شرقیہ مائل بشمال ہے - اس دروازہ کے محاذی مقام ابراہیم ہے جس گوشہ مین حجر اسود لگا ہوا ہے - اس گوشہ کا رخ شرقی ہے جو لوگ ہندوستان مین نماز ادا کرتے ہین وہ حجر اسود کے طرف سجدہ کرتے ہین کعبہ کے جنوبی گوشہ کا نام رکن شامی ہے - اور غربی گوشہ کا نام رکن یمانی - شمالی کا نام رکن عراقی ہے - اور شرقی گوشہ پر حجر اسود لگا ہوا ہے -

آج جمعہ کی نماز جہان مین نے ادا کی - واقعی وہ برف خانہ تہا - دعا کیا کہ خدایا قیامت کے روز بہی ایسے ہی کسی گوشۂ امن مین رکہنا - بعد فراغ نماز مین اوس حجرہ سے باہر نکلا اور میدان مین جہان آفتاب اپنا جلوہ دکہا رہا تہا - آیا - لیکن اوسوقت مجکو آفتاب کی گرمی نہین معلوم ہوتی تہی - یہہ امر ہو چکا ہوا مکان کو آیا - میرے اور جو ساتہی تہے وہ بہی نماز کو گئے ہوئے تہے - اون سے مین نے دریافت کیا - کہ تم لوگون نے نماز کہان ادا کی - وہ بیان کرتے تہے - کہ ہمنے حطیم مین میزاب رحمت کے نیچے پتہر پر نماز پڑہی - حرارت آفتاب کی کیفیت دریافت کی

نقشه مدينه منوره زادها الله شرفاً وتعظيماً

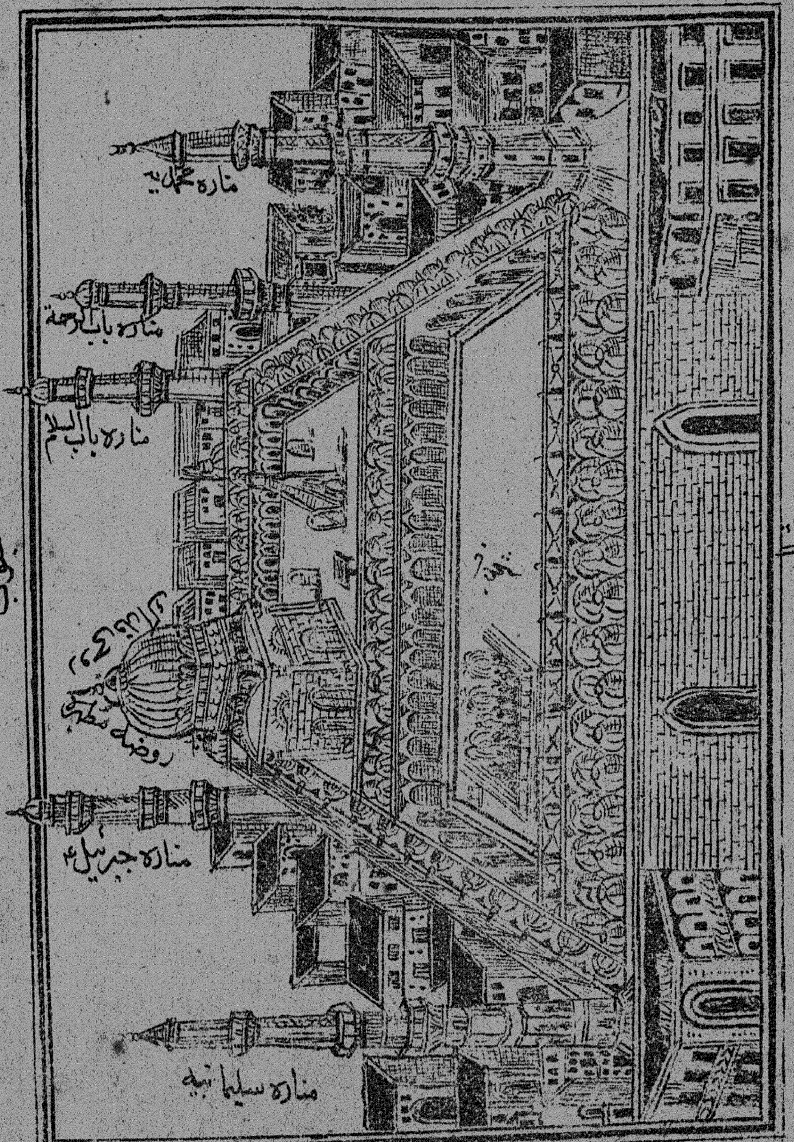

مشرق
مغرب

مغرب

نقشه بیت الله شریف زاد الله شرفاً و تعظیماً

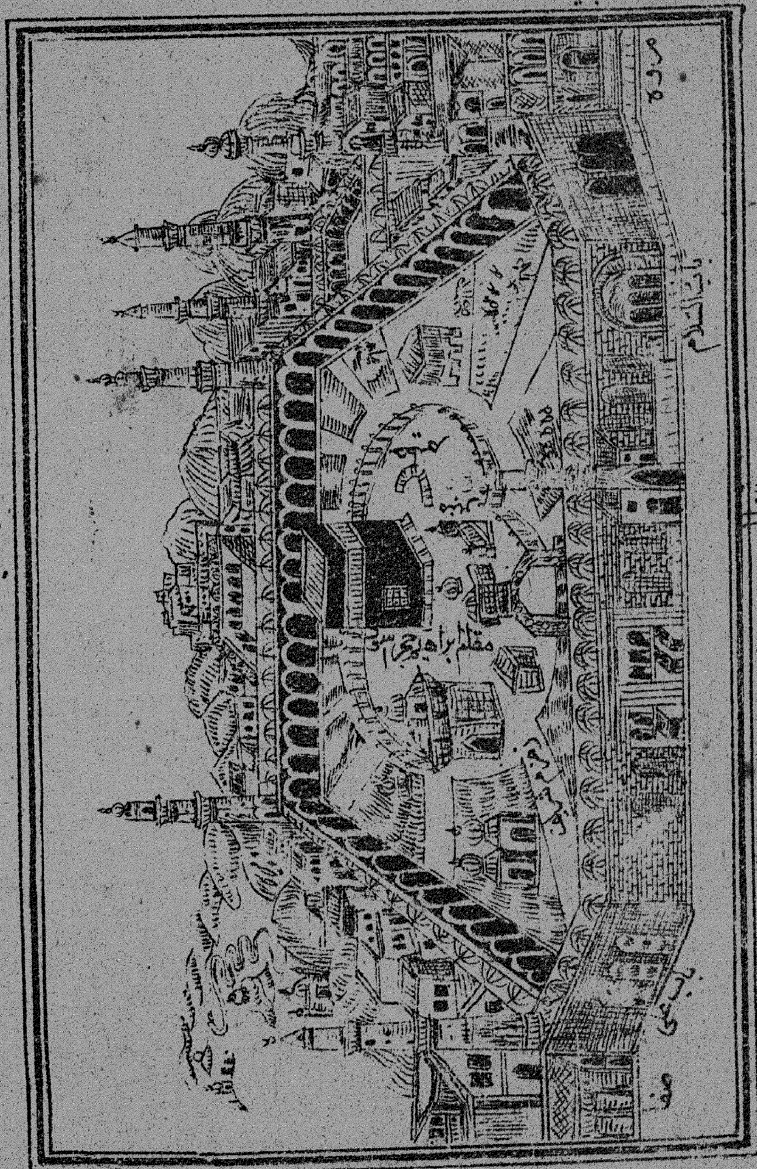

تو بیان کرتے ہین کہ ہم دو گھنٹے کامل دہوپ مین رہے ہین ہمکو آفتاب مثل چاند اور دہوپ مثل چاندنی کے معلوم ہوتی تھی۔ وہ بھی کچھ دہوپ کے شاکی نہ تھے۔ اور بہت لوگ طواف مین موجود تھے۔ امام کے کھڑے ہوتے ہی وہ نماز مین شریک ہو گئے مجکو بہت تردد ہوا اور مجکو شک ہوا تھا۔ کہ مین ٹھنڈے مکان سے نکلا ہون۔ اسواسطے حرارت نہین معلوم ہوتی ہے۔ جاتا رہا۔

اے مسلمانون یقین کرو اسیطرح قیامت کے روز اللہ رب العالمین حرارت آفتاب سے نجات دے گا۔ اور اس آفتاب کو چاند اور اس دہوپ کو چاندنی بنا دیگا۔

معتبر کتابون سے ثابت ہے۔ کہ جب حضرت آدم علیہ السلام جنت سے تشریف لائے۔ اول حضرت حوا سے عرفات کے میدان مین ملاقات ہوئی۔ تمام جسم حضرت کا سیاہ ہو گیا تھا۔ اور حضرت دعا فرماتے تھے۔ اور عرض کرتے تھے کہ یا الٰہی مین تیرے نام کے برابر نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھا دیکھتا ہون۔ اوس نام کی برکت سے میرا گناہ معاف کردے۔ حکم الٰہی ہوا کہ اے آدم اگر تو جنت ہی مین اس نام کو شائع کر دالتا۔ تو نہ نکالا جاتا تو جنت سے اور اگر دعا مانگتا تو تمام دنیا کے گناہون کے عفو کی تو مین بخشدیتا اون گناہون کو پس برکت سے اس نام کے مینے

بخشدے تیرے گناہ - پس تو تین روزے رکھہ اللہ کے واسطے - پس یہ تعلیم الٰہی حضرت نے تین روزے رکھے - پہلے روزے مین ایک ثلث اور دوسرے روزے مین دو ثلث اور تیسرے روزے مین تمام بدن حضرت کا سفید ہو گیا پس وہ تین روزے ہر ماہ مین واجب ہوے امت پر محمد صلعم کے وہ روزے ایام بیض کے کہلاتے ہین - اور آپکو سبب تنہائی وحشت ہوتی تھی تو عرض کیا اللہ تعالی اسے کہ مین زمین پر تنہا رہتا ہون - اور نہ کوی مکان ہے کہ جہان عبادت کرون - حکم ہو کہ عنقریب تیری اولاد سے بہت لوگ پیدا ہونگے اور تسبیح کرینگے اور مکان بناوینگے - مگر تو پہلے میرے نام کے ساتھہ گھر بنا اور مثل بیت المعمور کے اوسکا طواف کر پس حضرت آدم نے جبرئیل کی ہدایت کے موافق بنیاد خانہ کعبہ کی اوسجگہہ رکھی - جہان حضرت آدم کی مٹی کا خیمہ ہوا تہا - چالیس سال تک اون فرشتون نے اوسکی بنیاد نیچے سے بنانا شروع کی - اور سطح زمین تک لائے - پہر وہان سے بیت المعمور رکھا گیا - اور اسی جگہہ سے زمین پھیلائے گئی - اور حضرت آدم کو اوسکے طواف اور نماز کے واسطے حکم ہوا تہا - تا زمانہ طوفان نوح علیہ السلام یہ ہی طریقہ جاری تہا - جب طوفان نوحی پیدا ہوا بیت المعمور اوٹہالیا گیا - اور کعبہ کے سمت الراس اسمانپر رکھا گیا - ملائکہ طواف کیا کرتے ہین - طوفان کے بعد کعبہ شریف کی جگہہ ایک سرخ رنگ کی معلوم ہوتی تھی - اور اس زمین کے نیچے فرشتون کی

بنیاد بنائی ہوئی بدستور برقرار تھی خلیق اوسیجگہہ دعا مانگتی تھی یہانتک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو کعبہ کی بنیاد پر اسکی تعمیر پوری کرنیکا حکم ہوا۔ یہ زمانہ سلطنت نمرود کا تھا۔ کہ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے عالم وجود مین ظہور پایا۔ تو کاہنون نے نمرود سے عرض کیا کہ یہ دین اللہ کا پہلا وین گے تیری خدائی کو برباد کرینگے۔ نمرود کو حضرت کے طرف سے کھٹکا ہو گیا مگر اپنی باشاہت کے بہروسے پر کچھہ پروا نکی۔ یہانتک کہ حضرت خلیل اللہ جوان ہوئے۔ اور لوگونکو اسلام کے طرف دعوت کرنے لگے حضرت آذر بت تراش جو حضرت خلیل اللہ کے والد تھے۔ ایک بت روز بنایا کرتے تھے اور وہ تب پانچ درم کو فروخت کرتے تھے اس سے زیادہ اور کوئی خریدار نہ تھا ایک مرتبہ بسبب کثرت کام کے آذر بت تراش کو فرصت نہین ہوئی کہ اوسکو بازار مین لیجاکر فروخت کرین حضرت ابراہیم کو بت بیچ لانیکے واسطے کہا حضرت فوراً اوس بت کو اٹھا کر باہر لائے اور اوسکے پاؤنمین رسی باندہکر گھسٹتے ہوئے بازار مین لیچلے۔ بت پرست اوسکی یہ ذلیل حالت نہ دیکھہ سکے۔ اور دو چند قیمت دیکر خرید کیا۔ والد اونکے بہت راضی ہوئے۔ اور ہر روز اونہین کے ہاتھہ سے بت بیچنے لگے حضرت خلیل اللہ اسیطرح سے روزانہ بازار مین بتونکو گھسیٹ لیجایا کرتے۔ اور اسی ذلت وخواری کے ساتھہ فروخت کرتے تھے۔ ایک دن تمام بت پرست حضرت آذر کے پاس جمع ہوئے۔ اور اس کیفیت کو بیان کیا حضرت خلیل کے بیچنے کی ممانعت کرادی۔ حضرت خلیل اللہ ہمیشہ نمرود کو دعوت اسلام دیا کرتے تھے۔

مگر وہ اونکو لڑکا سمجھکے کچھ نہین کہتا تہا۔ اس ملک کا قاعدہ تھا۔ کہ نوروز کے دن جسقدر کفار تھے۔ باہر جنگل کو جاتے تھے۔ اور خوشی کرتے تہے اور بت خانون مین پرستش کرتے تہے۔ جب نوروز کا دن آیا۔ تو نمرود اپنے تمام لوگونکو لیکر باہر جنگل کو چلا۔ اور حضرت خلیل اللہ کو بھی چلنے کے واسطے کہا۔ حضرت نے آسمان کی طرف دیکہا۔ اور نمرود سے کہا کہ مین بیمار ہون۔ پس حضرت خلیل اللہ تنہا شہر مین رہگئے۔ حضرت خلیل اللہ نے جو آسمان کی طرف دیکہا تہا۔ اوس سے غرض یہ تھی۔ کہ کاہن لوگ جب کوئی بات کرتے تو پہلے آسمان کو دیکہتے تہے۔ اور ستارون کے ذریعہ سے جواب دیتے تہے۔ پس حضرت نے بھی یہان وہی عمل کیا۔ جب وہ چلے گئے۔ اور حضرت خلیل اللہ تنہا رہے۔ تو ایک کلہاڑی لیکر ایک بہت بڑے بتخانے مین پہونچے۔ دیکہا۔ کہ بتون کے سامنے حلوا رکہا ہوا ہے۔ حضرت نے وہ حلوا لیکر تمام بتون کے موہنہ کو لگایا۔ اور سب کے ناک کان ہاتہہ پاؤن توڑ ڈالے۔ اور وہ کلہاڑی بڑے بت کے کندہے پر رکہکے باہر چلے آئے۔ جب نمرود نے آکر بت خانہ کو خراب پایا۔ تو یقین کیا کہ سوائے حضرت خلیل اللہ کے کسی دوسرے کا کام نہین۔ کیونکہ وہ ہمارے مذہب کا دشمن ہے پس خلیل اللہ کو بلاکر دریافت کیا۔ تو اونہون نے جواب دیا۔ کہ مین دیکہتا تہا کہ یہ بت حلوا

کہارہے تھے۔ اور آپس مین لڑ رہے تھے۔ بڑے بت نے غصہ مین آکر ناک
کان ہاتھ پاؤن سب کے توڑ ڈالے۔ نمرود نے کہا کہ کہین تمون کو بھی ایسی
طاقت ہے کہ وہ ایسا کام کرسکین۔ حضرت خلیل اللہ نے جواب دیا کہ جب
وہ اس قدر مجبور ہین۔ تو تم اوسکی پرستش کسواسطے کرتے ہو۔ نمرود کو یہ بات
سنکر بہت غصہ آیا۔ حکم دیا کہ جنگل مین ایک انبار لکڑیون کا لگایا جاوے
چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور اسمین آگ لگائی گئی۔ اوسکے شعلے اسقدر بلند ہوئے
کہ کوئی پرندا اوسکے اوپر سے نہین جاسکتا تہا۔ اب تجویز ہوئی کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ
کو اوسمین ڈالدیا جاوے مگر کوئی تدبیر آگ مین ڈالنے کی نہین بنتی تھی۔ اوسوقت
شیطان علیہ اللعنۃ موجود ہوا اوسنے دوزخ مین دیکہا تھا۔ کہ گنہگارونکو منجنیق
مین رکھتے ہین اور دوزخ کی آگ مین پہینک دیتے ہین۔ اوسنے منجنیق کے
بنانیکی ترکیب بنادی۔ بت پرستون نے ویسی منجنیق بنا کر حضرت خلیل اللہ
کو اوسمین رکھہ کر آگ مین پہینک دیا۔ اوسوقت حکم الٰہی ہوا (یانار کونی بردا
وسلاما علی ابراہیم) پس وہ آگ ٹہنڈی ہوگئی۔ اور حضرت ابراہیم سلامت
اوس سے باہر نکل آئے۔ اور پہر وہی دعوت اسلام کی۔ لیکن نمرود نے
نہ مانا۔ اور لڑائی کے واسطے میدان مین نکل آیا۔ حضرت خلیل اللہ نے جناب
باری مین دعا کی۔ اونکی دعا کی برکت سے ایک پہاڑ کے سوراخ سے
اسقدر مچھر نکلے۔ کہ نمرود اور اوسکی فوج اونہین مچھرون سے غارت ہوگئی

پھر حضرت خلیل اللہ نے حران کے طرف ہجرت کی۔ اور بادشاہ حارن کی بیٹی سے کہ اونکا حضرت سارہ نام تہا۔ نکاح کیا۔ بعد چند روز کے حضرت سارہ نے اور حضرت ابراہیم نے باہم اتفاق کرکے اور اپنے برادرزادہ حضرت لوط کو ساتھ لیکر مصر کے طرف روانہ ہوئے راستہ مین ایک ایسے شہر مین پہونچے جہانکا بادشاہ ظالم تھا۔ وہ جس کسیکے عورت کو خوبصورت دیکھتا تہا چھین لیتا تہا۔ اور اسکے شوہر کو قتل کرڈالتا تہا۔ چونکہ حضرت سارہ اوس زمانہ مین اپنے حسن کا نظیر نہین رکہتی تھین۔ اونکو دیکہکر سپاہیون نے گرفتار کرلیا۔ اور حضرت ابراہیم سے پوچہا۔ کہ یہ تمہارے کون ہین۔ اونہون نے مصلحتاً کہدیا۔ کہ یہ میری بہن ہے۔ یہ سنکر سپاہیون نے حضرت ابراہیم کو تو چہوڑ دیا۔ اور حضرت سارہ کو لے گئے۔ وہ ظالم بادشاہ حضرت سارہ کو دیکہکر فریفتہ ہوگیا۔ حضرت جبرئیل کو حکم ہوا اللہ رب العزت کا۔ کہ سارہ اور حضرت ابراہیم کے درمیان سے حجاب اوٹہادین کہ حضرت ابراہیم حضرت سارہ کا حال بچشم خود ملاحظہ کرین حضرت ابراہیم حضرت سارہ کو بچشم خود دیکہتے تہے۔ کہ کیا معاملہ پیش آتا ہے اوس ظالم نے حضرت سارہ پر دست درازی کی پس فوراً اوس ظالم کا ہاتہہ شل ہوگیا۔ اور خشک ہوگیا۔ مجبور ہوکر حضرت سارہ سے کہا کہ تم دعا کرو میرے واسطے حضرت سارہ نے دعا کی۔ وہ ظالم صحیح اور تندرست ہوا اور پہر دست درازی

تو پہر ہاتھہ خشک ہوگیا۔ پہر دعا چاہی حضرت سارہ سے۔ حضرت سارہ نے فرمایا
کہ اب میری دعا سے تیرا ہاتھہ اچھا نہ ہوگا۔ حضرت ابراہیم کہ میرے شوہر ہین
اور وہ دیکھہ رہے ہین اس معاملہ کو۔ اور وہ پیغمبر ہین۔ جب تک کہ وہ دعا
نکرین گے۔ تیرا ہاتھہ اچھا نہوگا۔ پس اوسنے حضرت ابراہیم کو بلوا کر اوسنے
معافی مانگی۔ حضرت ابراہیم نے دعا کی تو اوسکا ہاتھہ اچھا ہوگیا۔ وہ خوش
ہوا۔ اور حضرت ابراہیم کو اور حضرت سارہ کو رخصت کیا اور اپنے یہانسے
حضرت ہاجرہ کو حضرت سارہ کی خدمت کے واسطے دیا۔ اور وہ قبطیونکے
خاندان سے تہین۔ پس حضرت ابراہیم خوش ہوئے۔ اور وہانسے
روانہ ہوکر فلسطین کے زمین مین آکر آباد ہوئے۔ اس درمیان مین حضرت
سارہ کو اولاد کا شوق ہوا۔ پس حضرت ہاجرہ کو ابراہیم کے خدمت
مین دیا۔ جب اونکے بطن سے حضرت اسمٰعیل پیدا ہوئے تو حضرت سارہ کا
رشک اور زیادہ ہوا۔ اور اس رنج مین حضرت سارہ نے قسم کہائی۔ کہ
مین اسکی ناک اور کان خود کاٹونگی۔ حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ
کے قسم کے پورا کرنیکو حضرت ہاجرہ کی ناک کان مین سوراخ کئے اور اوسمین
تارون کے حلقے ڈالدیئے لیکن اس سے حضرت ہاجرہ کا حسن دوبالا گیا اور
حضرت سارہ کو اور غصہ آیا۔ اوسوقت حضرت ابراہیم سے فرمایا۔ کہ اسکو
مع اسکے بچے کے ایک جنگل مین جاکر چھوڑ آؤ۔ جہان نہ دانا ہے۔ نہ پانی۔

حضرت ابراہیم انکے غصہ کے فرو کرنیکے واسطے حضرت ہاجرہ کو اور حضرت اسمعیل کو
اوس جنگل مین لے گئے - جہان اب خانہ کعبہ ہے - انکو یہان چھوڑ دیا - اور
ایک مشک پانی اور تہوڑی کہجورین ناشتہ کو رکہدین اور لوٹے - اور پیچہے
پلٹ کے نہین دیکہا - حضرت ہاجرہ ابراہیم کے پیچہے دوڑتی ہین - اور پکارتی
ہین - کہ ہم کو کہان چھوڑے جاتے ہو - آپ کچہہ جواب نہین دیتے ہے -
آخر حضرت ہاجرہ نے عرض کیا - کہ کیا حکم الہی ایسا ہی ہے - فرمایا کہ ہان -
حضرت ہاجرہ نے عرض کیا کہ جب حکم الہی اسطرح پر ہے تو ہمکو کچہہ خوف
نہین ہے - اور وہان سے حضرت اسمعیل کے پاس واپس آئین - جب
وہ پانی تمام ہوا - تو حضرت اسمعیل بیتاب ہوئے - اوسوقت حضرت ہاجرہ
پانی کی تلاش کو صفا اور مروا کے درمیان دوڑین - لیکن اس خوف سے
کہ حضرت اسمعیل کو کوئی جانور گزند نہ پہونچاے - پہر تہوڑی دور سے
لوٹکر دیکہنے لگین - اسطرح پانی کی تلاش اور حضرت کی الفت سے سات
بار دوڑنے کا اتفاق ہوا - پس یہ بہی سات بار کی آمد و رفت صفا اور
مروا کے درمیان حاجیون کے واسطے ہی مقرر ہو گئی - کہ حاجیون کو اونکی
حالت یاد آوے - اور وہ اسپر افسوس کرین جب حضرت ہاجرہ وہان سے
واپس آئین تو دیکہا کہ ایک چشمہ پانی کا ابل رہا ہے - لکہا ہے کہ یہ چشمہ
حضرت جبرئیل کے پر مارنے سے پیدا ہوا تہا - اور بعض کا قول ہے کہ حضرت

اسمٰعیل کے پاؤن مارنے سے - اسوقت حضرت ہاجرہ نے فرمایا زمزم یعنی
ٹہر جا - اور فوراً اوس پانی کو حضرت ہاجرہ نے گہیر لیا - اگر حضرت ہاجرہ
اوسوقت اوس پانی کو نہ روک لیتین تو تمام دنیا مین پہیل جاتا -
ایک روز حضرت ابراہیم نے خواب مین دیکہا کہ حضرت اسمٰعیل کو راہ خدا مین
ذبح کرتا ہون - لیکن جب بیدار ہوے تو آپ نے اوس کا خیال نہ فرمایا -
اسیطرح تین مرتبہ خواب مین حضرت اسمٰعیل کو ذبح کرتے دیکہا - اوسوقت
حضرت اسمٰعیل سے خواب بیان کیا - حضرت اسمٰعیل نے فرمایا کہ آپ اس امر مین
مجکو انشاء اللہ صابر پاوین گے - یہہ سنکر حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل کو مقام
منا لیگئے - اوسیوقت سے مقام منا حاجیون کی قربانی کی جگہ مقرر ہوئی -
راہ مین شیطان نے حضرت اسمٰعیل کو بہکایا - آپ نے تکبیر کہکر سنگریزہ
اوٹہا کر مارے - چنانچہ وہی عمل حاجی بہی اب تک کرتے ہین - حضرت اسمٰعیل نے
عرض کیا کہ چند باتین آپ سے کہنا ہی - اوّل تو یہ کہ وقت ذبح آپ اپنے
آنکہون پر پٹی باندہ لیجئے - کہ مبادا الفت پدری جوش کرے - اور آپکا
ہاتہہ لغزش کہا جائے جس سے اللہ کے نزدیک آپ ثابت قدم نہ پائے جاوین
دوسرے میری ہاتہہ پاؤن مضبوط باندہ دیجئے - ایسا ہو کہ مین وقت ذبح
ہاتہہ پیر ماروں - اور بے ادبی سے جان دون - اور وہ قربانی قبول
نہ ہو تیسری یہہ کہ میری والدہ کو یہ پیراہن دینا - اور سلام کہنا - حضرت نے

قبول فرمایا۔ اور ویسا ہی عمل کیا۔ مگر کہین عاشق خدا ذبح ہی ہوسے ہین۔ وہ تو صرف امتحان تہا۔ فوراً حضرت جبرئیل ایک دنبہ بہشت سے لے آئے اور حضرت اسمعیل کو وہان سے نکالکر اون کی جاے رکہدیا۔ جب حضرت ذبح کر چکے تو پٹی کہولکر کیا دیکہتے ہین کہ حضرت اسمعیل تو ایک طرف کہڑے ہین اور ایک دنبہ ذبح ہوگیا۔ حضرت اس قدرت کا تماشا دیکہکر۔ بہت ہی خوش ہوے۔ اور حضرت اسمعیل کو لیکر واپس آئے۔ بعد چند روز کے قوم جرہمی اور بنی قنطور آکر باجازت حضرت ہاجرہ کے یہان آباد ہوی۔ اور اوسی قوم سے مکہ معظمہ کی آبادی کا سلسلہ شروع ہوا۔

بست وچہارم ذلقعدہ م ۱۰ جون روز شنبہ

اب اس شہر مقدس کے مکانات کا حال سنیے کہ یہہ مثل مکانات میسی کے ہین ایک منزلہ سے چہہ منزلہ تک بنائے گئے ہین یہان کی ہوا اول تو پہاڑون نے روک لی ہے۔ جو کچہ آتی بہی ہے تو وہ اون بلند مکانات کی سلسلہ سے رکجاتی ہے اوسپر بہی یہان کے ساکنین شب کو پردے باندہ کر سوتے ہین۔ گرمی کے موسم مین باد سموم سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ بازار اور گلی کوچے ایسے ہین جیسے بہوپال کے۔ اور صفائی کا محکمہ بہی ہے۔ لیکن صفائی ندارد۔

اس سال حاجی بخیال حج اکبر بہت کثرت سے جمع ہوئے ہین۔ کرایہ مکانات سہ چند سے بہی زیادہ ہوگیا۔ اکثر لوگ بیان کرتے ہین کہ آب وہوا

خراب ہوگئی - دوچار آدمی روزانہ مختلف بیماریون سے مرتے ہین - دروازہ
کعبہ کے سامنے اون کا جنازہ نماز کے لیے لایا جاتا ہی - لیکن اسوقت مکہ
کا لرا کی شکایت کسیکو نہین ہوئی - لوگ کثرت سے دواء آب زمزم پیتے ہین
باوجود سموم سخت چل رہی ہی - مگر حاجیون کو کچھ نقصان نہین کرتی -
چار روز سے خربزہ اور تربوز کے فروخت کی ممانعت ہوگئی ہی - سپاہی جب
دوکان پر تربوز وغیرہ دیکھتے ہین پھینکوا دیتے ہین - جنرل ڈاکٹر نے سلطان کو
ٹیلگراف کی ذریعہ سے اطلاع دی ہی - کہ ہوا مکہ معظمہ کی خراب ہوگئی ہی - اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ آیندہ کوئی جہاز کسی ولایت سے روانہ مکہ معظمہ نہ ہوگا - اس
سال مین اون ممالک کے لوگ بھی حج کرنے کو آئے ہین - کہ جہان مغرب اور
صبح کی نماز ملا کر پڑہتے ہین - عشا کا وقت اون کو نماز کے واسطے نہین ملتا ہی
اون مین سے ایک شخص مکہ کے ایک عالم کے پاس آیا - اور فتوی چاہا کہ ہمکو
عشا کی نماز کا وقت نہین ملتا ہی - آفتاب کی غروب کے ساتھ ہی تھوڑی دیر کے
بعد آفتاب پھر طلوع ہوجاتا ہی - پس ہم نماز عشا کی کیسی ادا کرین - اوس
عالم نے فتوی دیا - کہ تمکو نماز عشا معاف ہی - صرف چار وقت کی نماز پر اکتفا
کرنا چاہیئے - لیکن دوسرے ایک عالم نے بخلاف اس کے فتوے دیا
کہ مغرب کی فرض کے بعد جو نماز سنت پڑہی جاتی ہی - اوس کے عوض عشا
کی نماز پڑہی جاوے - اور بعد صبح کی نماز ادا کیجاوے -

بست و پنجم ذیقعدہ م ۱۱ جون روز یکشنبہ

آج پچیس تیس جنازے خانۂ کعبہ مین نماز کے واسطے آئے - اب بیماری بہت بڑھگئی - آج دوپہر کو مکۂ معظمہ کے حصۂ جنوبی مین درمیان کوہِ ابوجہل اور جبل عمر کے آگ لگی - اور بہت سے مکانات جل گئے - کوہِ ابوجہل کی جانب جبل عمر تک نصف حصۂ تک مکانات جلے - جابجا بگل کے ذریعہ سے آگ بجھانے والے بلائے جاتے تھے - دو ساعت تک بہت بڑے بڑے شعلے نمودار ہوے - آخر آگ بجھائی گئی - اور اوسیوقت محلۂ شامیان مین جو حرم شریف کے قریب ہی آگ لگی - اور کئی چھوٹے بڑے مکان جل گئے - آج بھی گرمی کی شدت ہی - اور بہت سخت بادِ سموم چل رہی ہی - اس آتش زدگی سے سات آدمی جل کر مرگئے - غرضکہ پانچ محلون مین آگ لگی

بست و ششم ذیقعدہ م ۱۲ جون روز دوشنبہ

آج مین نے حنفیہ مصلے پر نماز ادا کی - اور بعد طواف کے گوشۂ حرم مین کہ ایک بزرگ کی یہان حلقہ کا شغل ہو رہا تھا - چلا گیا - وہ بزرگ حلقہ کے درمیان تھے - اور لا الہ الا اللہ کا ذکر تھا - ساٹھ آدمی اس حلقہ مین تھے - وہ بزرگ تو آہستہ ذکر کرتے تھے - اور دوسرے لوگ لا الہ الا اللہ بلند آواز سے کہتے تھے - اور دو آدمی کہ جو عرب تھے - اونکی آواز سے کچھ عربی زبان مین ذکر کرتے تھے - ان سب لوگون پر

حالت پیدا ہوتی - طلوع آفتاب تک یہ شغل رہا - اس کے بعد بیٹھ گئے - اور کچھ دیر تک یَا لَطِیْفُ کا شغل ہونے لگا - حرم شریف مین عصر کی نماز حنفی لوگ ایک مثل سایہ پر پڑھ لیتے ہین - اس کا واقعہ یہ ہے کہ قدیم سے صبح کی نماز شافعی اول وقت پر ہوا کرتی تھی - اور باقی چار وقت کی نماز حنفیہ کی اول ہوتی تھی - بعد شافعی لوگ نماز ادا کرتے تھے - اب دو سال سے شافعی لوگون نے شریف مکہ سے استغاثہ کیا کہ حنفی لوگ عصر کی نماز دیر سے ادا کرتے ہین - اون کی نماز ہوے تک ہماری نماز کا وقت جاتا رہتا ہے - شریف شافعی مذہب ہین - اسواسطے انہون نے حکم دیا کہ شافعی لوگ اپنے وقت پر نماز ادا کرین - اس مین باہم شافعی اور حنفی کے نزاع پیدا ہوا - اور نوبت بہ کشت وخون پہونچی - آخر الامر یہ قرار پایا کہ صاحبین کے قول کے موافق ایک مثل سایہ ہوتے ہی حنفیہ مصلے کی نماز ہو جایا کرے - چنانچہ بخلاف امام اعظم کے ایک مثل سایہ کے کامل ہوتے ہی نماز عصر حنفی لوگ پڑھ لیتے ہین -

یہ مسئلہ مفتی یہ ہے کہ عبادات مین امام کا قول معتبر ہے - اور معاملات مین صاحبین کا قول - مگر یہان مکہ معظمہ مین عبادات مین صاحبین کے قول پر عمل کر کے حنفی عصر کی نماز پڑھتے ہین صرف اس خیال سے کہ شافعی لوگ اول نماز نہ پڑھین - حنبلی اور مالکی کی کوئی قدر نہین کرتا - اون کے مصلے پر بہت تھوڑے لوگ ہوتے ہین - حنفی اور شافعی مصلے آباد ہے -

بست و ہفتم ذیقعدہ م ۱۳ رجون روز سہ شنبہ

آج بہی دو محلون مین آتش زنی کی واردات ہوی یہان کے لوگ بیان کرتے ہین کہ باہم اہل عرب مین غلام اور لونڈی کے جھگڑے سے پیدا ہوجاتی ہین اور اسیوجہ سے لوگ ایک دوسرے کے مکانون کو آگ لگادیتے ہین - مگر یہ بات قرین قیاس معلوم نہین ہوتی ہی - روزانہ حاجی لوگون کے قافلے چلے آتے ہین - آج تین ہزار اونٹ حاجیون کے مکہ معظمہ مین پہونچے - کہا جاتا ہی کہ حرم شریف مین ستر ہزار آدمیون کی گنجایش ہی - مگر مین دیکھتا ہون کہ جسقدر حاجی آتے ہین وہ سب حرم شریف مین سما جاتے ہین - اور پہر حرم خالی رہتا ہی -

مکہ معظمہ اور کعبۂ مکرمہ کے عکسی اور قلمی نقشے بازار مین فروخت ہوتے ہین - لیکن مین نے چاہا کہ پیمایشی نقشہ حرم شریف کا لون - سب سامان بازار سے خریدا کیا گیا تہا - اور نقشہ لینا چاہا - اوس وقت خدام حرم شریف نے ممانعت کی - اور پادشاہِ مکہ کی اجازت چاہی - لہذا ہمنے معلم کے واسطہ سے اجازت طلب کی -

بست و ہشتم ذیقعدہ م ۱۴ رجون روز چہار شنبہ

ہمیشہ کعبہ شریف کا غسل بائیس ۲۲ ذی قعدہ کو ہوا کرتا ہی - اس سال تیئیس ۲۳ ذی قعدہ کو ہوا - غسل کعبہ کے وقت حضرت شیبی اور شریف مکہ

اور باشاہ حاضر رہتے ہین - آب زمزم سے بیت اللہ دہویا جاتا ہی - جو پانی اندر سے نکلتا ہی - وہ حاجی لوگ تبرک سمجھکر خرید کرتے ہین - یہان تک کہ ایک صراحی ایک روپیہ کو خریدتے ہین - اور اسیطرح جاروب کہ جس سے خانہ کعبہ صاف کیا جاتا ہی - خریدی جاتی ہی - اور بہت سے جاروب خواجہ سرا خانہ کعبہ کے اندر سے باہر پھینک دیتے ہین - کہ حاجی لوٹ لیتے ہین - ایک خواجہ سرا نے ایک جاروب باہر پھینکی - وہ ایک مصری عورت اور ایک مغربی مرد کے ہاتہہ لگی - دونون باہم جھگڑنے لگے - اور ایک دوسرے چھینا چاہتا تہا - یہان یہ ہی جھگڑا تہا کہ خواجہ سرا آیا - اور اوسنے فہمایش کی - اس سے کام نہین چلا - تو پہر اوس نے اون دونون کو مارنا شروع کیا - لوسپر بھی اون دونون نے اوس جاروب کو نہین چہوڑا - مار کہایا گئے آخر الامر خواجہ سراؤن نے اوس جاروب کو اون دونون سے چھین لیا اور ایک ایک ٹکا لوگون کو تقسیم کر دیا - یہان کعبہ مین جو خواجہ سرا لوگ ہین وہ خصے نہین ہین - بلکہ صغر سنی مین بنائے جاتے ہین - اور سلطان کے یہان سے اون کو تنخواہ ملتی ہی - اور اون لوگون کے نزدیک لونڈی غلام بہی ہین - اور جس قدر خواجہ سرا مکہ معظمہ مین ہین - سب مخنث ہین - جو صغر سنی مین بنائے گئے ہین - یہان مکہ معظمہ مین چور بہت کثرت سے ہین - مسافرون کا مال بہت چوری جاتا ہی - ایک واقعہ یہ بہی لایق یادگار ہے

ایک مغربی نے یہان ڈاکخانے مین آکر اپنا خط تلاش کیا۔ اوس کا خط
بیرنگ آیا ہوا تھا۔ اوس مغربی نے چالاکی سے وہ خط لے لیا۔ اور محصول
نہ دیا اور چلدیا۔ ڈاک خانہ والون نے ڈاکخانہ سے نکلکر اوسکو گرفتار کرنا
چاہا۔ وہ مغربی اون لوگون سے لڑنے لگا۔ بلکہ خوب ٹھونکا۔ مگر ڈاکخانہ کے
لوگ بہت تھے۔ آخر مغربی نے بھی مار کھائی۔ اور گرفتار ہوگیا۔ اور
وقت تلاشی وہ خط اوس کے پاس سے برآمد ہوا۔ اہالیان ڈاک خانہ نے
اوس مجرم کو پولیس کے حوالے کیا۔ اہل پولیس نے خط کا محصول لیکر۔
بلا مواخذہ اوس کو رہا کر دیا۔ جس شخص نے مجھسے یہ نقل کی مین پولیس کی
کارروائی پر تعجب کیا۔ اوس شخص نے میرے تعجب کو دیکھکر اور ایک واقعہ
بیان کیا کہ اس سے پہلے ایک شخص نے تین آدمیون کو ہلاک کیا۔ اور
دو کو زخمی کیا۔ اور گرفتار ہوا۔ اور بعد دریافت صرف پانچسال کی قید مجرم
کے واسطے تجویز ہوی۔ ترکی عہدہ دارون کے ایسے بہت سے واقعات
سنے گئے ہین۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترک لوگ جان کی حفاظت بہت
کرتے ہین۔ سلطنت روم صرف برکت کعبۂ شریف کی وجہ سے قائم ہے۔ کہ
سلطان خادم حرمین شریفین کہلاتے ہین۔ سنا گیا کہ سابق اس سے
عثمان باشاہ یہان مقرر ہوے تھے۔ اور اونہون نے بے خوف و
خطر اور بلا نفسانیت یہان کا انتظام شروع کیا کہ جس سے خلایق کو

بہت ہی آرام و آسایش ہووے - بلکہ آیندہ اوس سے بھی زیادہ امید
تھی - اونہون نے جدہ سے مکۂ معظمہ تک ریل جاری کرنے کی فکر
کی تھی - چنانچہ ریل کا سامان کسیقدر منگوایا بھی گیا تہا - لیکن نتیجہ اس
بندوبست کا یہہ ہوا کہ لوگون نے اون کی جھوٹی شکایتین کرکے اون کو
تبدیل کرادیا - اور وہ سب انتظام موقوف رہا - اور پہر وہی لٹرو ہن
وہون ہے - اور وہی عرب ہین اور وہی بچارے حاجی - مکۂ معظمہ کے
ڈاک خانہ کا قاعدہ ہے کہ وہان سے خطوط تقسیم نہین ہوتے جس کا خط
ہوتا ہے وہ خود ڈاک خانہ کو جاتا ہے - اور تلاشی کرتا ہے - اگر قسمت سے
یاوری کرے تو وہ خط مل گیا - اور محصول دیکر لے آیا - ورنہ وہ چند روز تو تو یون ہی
پڑا رہتا ہے - اور اوس کے بعد پہاڑ پہوڑ کے پہینکدیا جاتا ہے - اور بہتیرے
خطوط کا یہ حال ہے کہ اون کی تلاش مین اگر مکتوب الیہ آگیا تو اوسوقت
کتاب رجسٹری دیکہی گئی - اگر اوس مین خط درج ہے تو مہری رسید لیکر
خط دیدیا گیا - ورنہ خیر - بہرحال خط کے طالب دوسرے تیسرے روز
ڈاک خانہ کو ضرور سلام کر آتے ہین -

ہمارے مرزا فادر بیگ عرف حاجی صغیر کی عمر اسوقت دو سال نہ ماہ کی ہے
اس عمر مین جو فعل عاقلانہ اوس سے ظہور مین آئے وہ خالی از الہام
نہین - ہم تین چار روز سے حاجی صغیر کو طواف کے واسطے نہین لے گئے تہے

ہمسے تقاضا کرتے تھے کہ تم ہمکو اللہ کے گھر کیون نہین لے چلتے۔
مینے کہا کہ تم واپس آنیمین جلدی کرتے ہو۔ اور اگر ٹھہرائین تو روتے ہو۔
اُنہون نے ہمسے وعدہ کیا کہ ہم نہ روئینگے اور نہ جلدی کرین گے اوسپر
مین اونکو اپنے ہمراہ آج طواف مین لیگیا۔ اور حسب معمول ہمارے مطوف
نیت طواف کی پڑہوا کر لیچلا۔ جب قریب حجر اسود کے پہونچے ہنوز مطوف نے
حجر اسود کی طرف اشارہ کرکے ہمکو تکبیر کے واسطے آمادہ نہین کیا تہا کہ
اوس حرم غفیر مین ہمارے حاجی صغیر نے دور سے دونون ہاتہہ حجر اسود کو
چومنے کی نیت سے آگے بڑہاکر اللہ اکبر کہا۔ اور پہر اون ہاتہون کو بوسہ دیا
اور مونہہ پر پہیرا۔ اس واقعہ کے پیش آنیسے تائید غیبی آنکہون سے نظر آنے لگی
دوسرا ایک معاملہ اسیوقت طواف مین پیش آیا۔ یعنے پانچوان یا چہٹا پہیرا
تہا۔ ابہی طواف ختم نہین ہوا تہا کہ جب ہم
حجر اسود کے قریب پہونچے۔ اوسوقت ہمارا حاجی صغیر تکبیر کہنا بہول گیا۔
مینے اوسوقت بلا کسی اشارہ کے اونگلی اوس کے ہاتہہ پر رکھی۔ میری انگلی
رکہنے کے ساتہہ ہی وہ چونک اوٹہا۔ اور بہت ہی جلد اللہ اکبر کہا۔ اور حجر اسود
کی طرف دور سے ہاتہہ دوڑاکے واپس لیے۔ اور بوسہ دیکر مونہہ پر پہیرا لیے
اور پہر حسب معمول مطوف کی تعلیم کے موافق دعائین پڑہتا رہا۔ اور
آخر تک کعبہ کے طرف مونہہ کرکے مشغول رہا۔ اور بعد طواف نماز مغرب

جماعت کے ساتھہ پوری طور سے ادا کی - اور ہمسے وعدہ کیا کہ ہم کو ہر روز اللہ گے گہر مین لایا کرو - ہم تمہاری بات سنا کرین گے - مینے دریافت کیا کہ اللہ کا گہر کہان ہی تو خانۂ کعبہ کے طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ اللہ کا گہر ہی آج یہان بست و نہم ذی قعدہ روز چہارشنبہ ہی - اور رویت ہلال ہی جاتی ہی ہندوستان مین بست و ہشتم ذی قعدہ ہی - دو روز کا اختلاف ہی - مگر مکہ معظمہ مین رویت نہین ہوی -

بست و نہم ذی قعدہ م ۱۵ جون روز پنجشنبہ

آج خانۂ کعبہ کا احرام سفید پارچہ کا باندہا گیا - زمین سے تخمینا پانچ گز بلند - اور اوسیقدر غلاف خانۂ کعبہ کا اوپر لپیٹ دیا گیا - یہہ رسم سنہ ۱۲۳۰ھ زمانہ حکومت سلطان مراد خان سے جاری ہی - کعبۂ شریف کے احرام کا کوئی مسئلہ نہین ہی - بلکہ ایک ضرورت خاص سے یہ کپڑا لپیٹا جاتا ہی یعنی فوج صحرائی جو بدؤن کی قسم سے ہی پیشتر جب وہ آیا کرتے تھے تو طواف کے بعد جہان تک اوس کا ہاتھہ پہونچتا تہا - غلاف کعبہ کو کاٹ لیجاتے تھے جس سے کعبہ شریف اوس حصہ تک برہنہ ہوجاتا تہا گو اب بھی وہ لوگ آتے ہین - اور احرام کو پہاڑ پہاڑ کر لیجاتے ہین لیکن اصلی غلاف تک نوبت نہین پہونچتی - مینے بھی اوس قوم کو دیکھا واقعی صورت و سیرت مین بالکل بہائم ہین - لیکن بہت غریب سیکو

تکلیف نہیں دیتے۔ بخلاف بخاری اور مغربیوں کے۔ اور مصر کی عورتیں تو بعض آفت روزگار آتی ہیں۔ بڑے بڑے چالاک مردوں کو قند کیطرح گھول کے پی جاتی ہیں۔

اسوقت تک مکہ معظمہ میں آٹھ لاک آدمی کی تعداد ہوگئی۔ وہ لوگ اس شمار سے علیحدہ ہیں جو اطراف وجوانب سے میدان عرفات میں آکر کعبہ کے طواف اور صفا مروا کی سعی کے بعد واپس ہوجاتے ہیں۔

چار روز سے کالرا کا بہت زور ہے۔ اور دن بدن ترقی ہے۔ روزانہ دو ڈھائی سو آدمی کی تعداد اموات بیان کی جاتی ہے۔

ہمارے ہمسفر سید نورالحق صاحب بیان کرتے ہیں کہ آج علی الصباح اتفاقاً میرا گذر مردہ خانہ سرکاری میں ہوا۔ وہاں جاکر دیکھا کہ سرکاری لوگ شہر سے مردے لاوارث اوٹھا لاتے ہیں۔ اور اس مردہ خانہ میں ڈالکر چلے جاتے ہیں۔ تیس پینتیس مردے تلے اوپر سیڑھیوں پر پڑے ہوئے دیکھے۔ غسال جو سرکار سے مقرر ہیں۔ مردوں کو غسل دے رہے ہیں۔ ایک جانب کفن کا ڈھیر لگا ہوا ہے۔ کیوڑے اور گلاب کی ضرورت نہیں۔ بواس کثرت سے ہے کہ آدمی اگر ذرا ٹھہر جائے تو اوس کے دماغ کی جان کھینچکر نکال لاتی ہے۔ یہ مردے کل پرسوں کے معلوم ہوتے ہیں۔ آمد کی وہ کثرت ہے کہ ان کے

غسل و کفن کی ہنوز نوبت نہین آئی - یہان تک کہ بعض خشک ہو گئے اور بعض پہول گئے - اس حالت کو دیکھکر عبرت ہوتی ہی - کہتے ہین کہ ایسے مردے خانہ متعدد ہین - اور اطراف کے مردے اس مین جمع ہوتے ہین - وہان سے غسل دیکر گورستان بہیجے جاتے ہین - اللہ تعالی اپنے مہمانون پہ رحم فرماوے -

ہمکو یہان آئے ایک مہینہ ہوا اس مین صرف ایک مرتبہ عام داخلی ہوی سنا جاتا ہی کہ اب محرم مین داخلی ہوگی - داخلی خاص دوسرے تیسرے روز ہوا کرتی ہی - اس داخلی مین فی آدمی دو روپیہ لیے جاتے ہین اور سوا اسے اس کے کچہ نذرانہ بہی اس داخلی خاص کی یہان تک نوبت پہونچی ہے کہ داخلی عام سے اسکا نام بدل گیا ہی - اس صورت مین مسکین لوگ داخلی سے بالکل محروم رہتے ہین - اور اسیطرح مقام ابراہیم مین - جب تک دو روپیہ چار آنے نہ دیے جائین داخلی نہین ہوسکتی - آمام وہی دفع رسانی کا تو ذکر ہی کیا ہے صبح سے شام تک روپیہ پیدا کرنے کی فکر رہتی ہے - اور بات بات پر ٹکس ہے - اس کی زیارت کرو تو دو روپے دو - اور اوس کی زیارت کرو تو تین دو - گہر خدا کا ہی - اور ملک بادشاہ کا - اوسپر ٹکس انکا - اونٹون کے کرایہ مین بہی حاجی جیسے جدین لوٹے جاتے ہین

ویسے ہی یہان - اور فی اونٹ سات ریال زیادہ لئے جاتے ہین اور بیان کیا جاتا ہی کہ فی اونٹ دو ریال پیسہ بھیجا جاتا ہی - اور دو ریال پاشا - اور تین ریال شریف مکہ - مگر یہ تحقیق نہین ہے کہ پاشا شریف یہ کام کرتے ہین - مگر معلم تو یہہ کام علانیہ کرتے ہین یہہ حاجی بیچارے ان اہل عرب کا دانہ اور چارہ ہین -

آج تیس ذی قعدہ ہی - اور ہلال نمودار ہی - یہ امر مشتبہ ہی کہ رویت کب ہوی - یہ مسئلہ آیندہ طے ہوگا -

یکم ذیحجہ سنہ ۱۳۱۰ھ م ۱۶ جون سنہ ۱۸۹۳ع روز جمعہ

آج جمعہ کی نماز مین وہی کثرت آدمیون کی تہی جو جمعہ سابق مین بلکہ اس سے زیادہ - اسواسطے کہ جو قافلے مدینہ منورہ کو گئے ہوے تھے - وہ بھی واپس آگئے ہین - ان سب لوگون کے جمع ہونیکے بعد بھی حرم مین جگہ خالی تہی -

بیماری چیچک بھی شروع ہوگئی - اسّی برس کے بعد ایک بڈہے کے بھی چیچک نکلی ہے - یہ شخص حرم شریف کے راستہ پر پڑا ہوا تہا - اور تہوڑی دور ایک گلی مین ہمارے مکان کے قریب

ایک مردہ بھی پڑا ہوا نظر آیا - جو صبح سے چار بجے تک وہین پڑا رہا
حج اکبر کی مبارک ہر طرف ہو رہی ہے - عصر کی نماز کے وقت تین
عورتین برقعہ پہنی ہوی رکن یمانی کے قریب دیوار کعبہ سے سر لگای
بیٹھی ہوی کچھ دعا کر رہی تہین - اور نماز عصر ہو رہی تھی - اسی
عرصہ مین خواجہ سرا پہنچے - اور بید سے اون کو ایسا سخت مارنا شروع
کیا - کہ اوس مار کا آواز دروازہ حرم شریف تک جاتا تہا - قصور
یہ تہا کہ وہ عورتین وہان بیٹھی تہین - اور کام آتا تہا کہ اون کا اٹھا دینا
آخر وہ عورتین وہان سے اوٹھین - اور بہت دور تک مار کہاتی ہوی
چلی گئین -

مغرب کے وقت حرم شریف مین ہمارے قریب ایک آدمی نماز
پڑہ رہا تہا - جب فریضہ سے فارغ ہوا - اوس کو چکر آیا - اور گر پڑا -
پیشاب خطا ہو گیا - اور شدت گرمی سے بیہوش ہو گیا - مین نے
اوسکو پانی منگا کر پلایا - سرکاری لوگ بھی آ گئے - اونہون نے اسکو
بہت سختی سے اوٹھا کر زمین صاف کی - وہ چکر کھاتا ہوا چلا گیا -
گرمی کی شدت دن بدن اور بیماری زیادہ ہوتی جاتی ہے - آج
عام خیال کے موافق دوم ذیحجہ قرار دیگئی -

دوم ذیحجہ مطابق ۱۷ جون روز شنبہ

مین جب یمی سے جہاز پر سوار ہوا تہا - اوسوقت حسن داؤد معلم سے ملاقات ہوی تہی - اور مین نے وعدہ کیا تہا کہ مین اون کو اپنا معلم کرون گا - مگر وہ میرے ساتہہ جہاز مین نہین تہے - عبدالقادر معلم معلم ہمارے ہمراہ جہاز مین تہے - اور اونہون نے ہم سب کا احرام بندہوایا - اسیوجہ سے ہمنے عبدالقادر کو اپنا معلم کیا - کل وہ ہم سے حرم شریف کے دروازے پر ملے - اور سخت شکایت کی - آج صبح ہم نماز کے بعد حسن داؤد کے مکان کو گئے - اور عذرخواہی کی - اونہون نے ہماری بہت خاطر کی - پہر اون سے رخصت ہوکر مکان کو واپس آئے -

سوم ذی حجہ م ۱۸ مرجون روز یکشنبہ

محمد یعقوب صاحب ساکن حیدرآباد ملازم علاوہ نواب وقارالامرا بہادر جو ماہ شعبان مین حیدرآباد سے واسطے زیارت کے بغداد گئے ہوی تہی آج وہ مکہ معظمہ مین پہونچے - اور ہم سے ملاقات کی - اور میرے ہی پاس اوترے - آج رویت ہلال مین پہر اختلاف پیدا ہوا - ابھی قضاے قاضی نافذ نہین ہوی ہے - آج ہمارے حاجی صغیر نے شکایت کی کہ ہم کو اللہ کے گھر کوئی نہین لیجاتا ہے

سب چلے جاتے ہین - اور ہمکو چھوڑ جاتے ہین - ہم اللہ کے گھر کا طواف کرین گے - چونکہ دو روز سے حاجی صغیر کو بخار آتا ہی - صرف تکان کے خیال سے ہمنے اوسکو حرم شریف مین لیجانا مناسب نہ جانا - آخر مجبور ہوکر مغرب کے طواف مین لے گئے - لیکن بسبب علالت مزاج حاجی صغیر مغرب کی نماز پڑہنے کے بعد مکان کو واپس آیا - اللہ تعالی اوسکی عمر دراز کرے -

تین روز ہوے محمل شامی آیا - اور کل محمل مصری آیا - ان دونون محملون کے ساتہ جمعیت سرکاری رہتی ہی - اور قریب شہر کے میدان مین یہ جمعیت فروکش ہوتی ہی - آج ایک بجی کے قریب ایک مقام پر مصری محمل کے پاس ایک پہرہ سلطانی تہا - ایک بدو نے آکر اسباب کی ایک گٹھری سپاہی کو غافل سمجہکر لیجانا چاہا - اوس سپاہی نے اوس کو دیکہہ لیا اور تلوار برہنہ جو اوسکے ہاتہہ مین تہی - لیکر اوس بدو کے مارنے کو دوڑا - وہ بہاگ گیا - اور ہاتہ نہ آیا - اسکو پاوگھنٹہ بہی نہ گزرا تہا - کہ وہی بدو ایک بندوق لے آیا - اور اس سپاہی کے پیچہے سے آکر اوسپر سر کیا - گولی سپاہی کے بائین جانب کو توڑ کر دہنی طرف نکل گئی - اور وہ سپاہی اوسیوقت خدا کے گھر مین داخل ہوا - یہ دیکہکر دوسرے سپاہی اوس کے پیچہے دوڑے - لیکن کسی بہی

ہاتھہ نہ آیا - بعض سپاہیون کے ہاتھہ مین تلوارین تہین - اُنہون نے تلوارین پھینک پھینک کر ماریں - مگر کوئی تلوار اوس کو نہین لگی - اس عرصہ مین اور سپاہی بندوقین لیکر دوڑے - اور متعدد بندوقین سر ہوئین - مگر کوئی گولی قاتل کو نہین لگی - اور پہاڑ پر چڑہ گیا - اور وہ بندوق چھپا کر سپاہیون کو ڈرانے لگا - سپاہیون نے اوسکا پیچھا نہین چھوڑا - اور پہاڑ پر چڑہ گئے - اور اوس کو گرفتار کرنا چاہا - لیکن وہ اوس پہاڑ مین ایسا غائب ہوا - کہ پھر کسیکو بھی نظر نہین آیا آخر مجبور ہوکر لوگ واپس آئے - اور نعش اوس سپاہی کی ڈاکٹر خانے مین لائے - بعد معائنہ دفن کی گئی - اور باشاہ مکہ کے جانب سے بیس سوار واسطے گرفتاری مجرم کے مامور کیے گئے ہین - اور وہ لوگ اوسیوقت روانہ ہوگئے ہین - مجرم کا ابھی تک پتہ نہین ہے

چہارم ذی حجہ م ۱۹ جون روز دوشنبہ

دو روز سے حاجی صفیر کو بخار آتا تہا - آج صبح خلاف عادت وہ خواب سے بیدار نہین ہوتا تہا - اور جب اوس کو اٹھاتے تہے وہ آنکھہ کہول کر پھر غافل ہوجاتا تہا - درحقیقت وہ نیند مین تہا -

اور ہم سب اس پریشانی مین تھے - کہ وہ بہ سبب بخار کے غافل ہی
بہت تردد ہوا - اوسیوقت حکیم صاحب کو دیکھا یا گیا - اونہون نے
کہا سوتا ہی - اور خواب کی غفلت ہی - بخار کی علامت نہین ہے -
منہہ دہونا چاہیے - چنانچہ اوسیوقت اوس کا منہہ دہویا گیا - وہ
خواب سے بیدار ہوا - اور تمام دن آرام سے رہا - بچون کیواسطے
حکیم صاحب نے کیوڑا تجویز کیا - وہ برابر دیا جاتا ہی - اور اوسکے
استعمال سے گرمی کی شدت کم ہوتی ہی - اور آج گرمی بھی کم ہی
باد سموم موقوف ہے - آج ہمارے حاجی صغیر نے بہت
اشتیاق کے ساتہ طواف کیا - پورے الفاظ مطوف کے ساتہ
پڑہے - اور ارکان ادا کیے - ترک لوگ اوس کی یہ حرکت دیکہکر
بہت خوش ہوے - اور اوسکو بہت پیار کرتے رہے -
آج تاریخ کا تصفیہ ہوگیا - اور حکم قاضی نافذ ہوا اوسکے روسے جج اکبر
قرار دیا گیا - اور حاجی لوگ عرفات کو روانہ ہونے لگے -

پنجم ذی حجہ م ۲۰ جون روز سہ شنبہ

آج کا روز معمولی کامون مین گذرا - حاجی صغیر نے آج پیادہ پا

طواف کیا۔ اور صفا مروا مین سبھے دوڑا۔ تمام شب ہماری صفا مروا کی دوڑ مین گذری۔

ششم ذیحجہ م ۲۱ جون روز چہارشنبہ

آج ہم صبح سے عرفات کو جانے کی تیاری مین مشغول رہے۔ حاجی لوگ کئی روز سے جبل عرفات کو جا رہے ہین۔ ہمارے معلم نے بھی۔ ہمسے منجملہ کرایہ کے فی اونٹ پانچ پانچ روپیہ لئے اور یہ قرار پایا کہ سات تاریخ روز چہارشنبہ کو ہم بھی منا کو بعد نماز ظہر کے روانہ ہو جاوین گے۔ چنانچہ آج صبح سے کھانے کی تیاری ہوی۔ قبل ظہر آمادہ ہو کر صفا مروہ مین سعی کی۔ اور طواف حرم بھی کر چکے۔ اور کعبہ سے رخصت بھی ہوے۔ اب معلم صاحب کا انتظار شروع ہوا۔ مگر یہ انتظار غضب کا تھا۔ ظہر کا وقت گذرا۔ اور عصر کا وقت آیا۔ مگر اون کا پتہ و نشان نہین۔ یہان تک کہ مغرب کا وقت پہونچا۔ اب تو دو زیادہ ہونے لگا۔ مگر اونٹ کہان۔ صرف معلم کا نائب موجود ہے۔ اب یہ تردد کہ اگر شب گذر گئی۔ تو کل آٹھ تاریخ ہے۔ کثرت حاجیون سے راستہ نہین ملیگا۔ ایسا یقین

عشا کا وقت بھی آپہونچا۔ اب اور ہیجان ہونے لگا۔ اور غصہ آیا۔ اوسوقت معلم کے نائب پر سختی کی۔ وہ اوسیوقت معلم کے نزدیک گیا اور واپس آکر بیان کیا کہ بارہ بجے شب کو اونٹ آوین گے۔ اب بارہ بجے شب کا انتظار کرنا ہوا۔ غرض تمام شب بیداری اور پریشانی مین گذری۔ اور ساری راحت کی صبح ہوگئی۔

ہفتم ذیحجہ م ۲۲ مرجون روز پنجشنبہ

آج تو حرم مین نہی نہجا سکے۔ نو بجنے کا وقت ہے مگر اونٹ ندارد اور معلم صاحب کا پتہ نہین۔ اب یہ تردد کہ آج روانگی نہ ہوئی تو حج گیا۔ اب بطور خود اونٹون کی تلاش شروع کی۔ مگر اونٹ کہان خود تو پیادہ چلنا گوارا کیا گیا۔ مگر فکر یہ تھی کہ مستورات اور بچون کا ساتھ ہی۔ اون کے واسطے کیا کیا جاے۔ اسی مین بارہ بج گئے اور دن ختم ہونے کو آیا۔ اور کل نو تاریخ کو میدان عرفات مین پہونچنا ضروری ہے۔ اسی ہیجان مین دست بدعا تھا۔ کہ اللہ تعالی نے ایک شخص غیب سے بھیجا۔ دیکھا کہ اونٹ لیے ہوے چلا آتا ہے اوس سے گفتگو ہوی۔ اور وہ قریب دو چند کرایہ پر راضی ہوا جب ہم کرایہ کر چکے۔ اوسوقت معلم صاحب کا آدمی بھی آیا۔ اور کیفیت دریافت کی۔ کہ کیا آپ کو اونٹون کی ضرورت ہی۔ اب کیا کہا جاوے

کرایہ کا دیا جا چکا ہے۔ سات تاریخ روانگی قرار پا چکی ہے۔ آج آٹھ تاریخ اور وقت بھی تنگ۔ اوس وقت معلم صاحب دریافت کرتے ہین کہ اونٹ چاہئے ہین۔ کیا جواب دیا جاوے۔ سوائے صبر کے۔ ملک غیر مین کچھ کر بھی نہین سکتے ہین۔ اور لوگ بھی ان معلم کے شاکی پہونچے۔ معلم کے نائب صاحب بھی جانے کو تیار مگر اونٹ نہ ہونے سے لاچار۔ غرض ان سب لوگون کے واسطے بھی کرایہ کیا گیا۔ اور سامان لدوا کر زنانے کو سوار کرا کے روانہ ہوے۔ راستہ مین یہ کیفیت ہے کہ راستہ چلنے کو نہین ملتا سخت کشمکش تھی۔ کہ الامان الامان۔ اونٹ آہستہ آہستہ چلتے تھے۔ بدشواری شہر سے باہر ہوے۔ اور فی الجملہ تکلیف رفع ہوی۔ مکہ معظمہ سے اور منا تک برابر آبادی ہے۔ درمیان کچھ تھوڑا راستہ غیر آباد ہے۔ دو ڈھائی ساعت مین منا کو پہونچے۔ اور ایک دامن کوہ کے مقابل راستہ کے قریب خیمہ لگا کر میدان مین اوتر گئے۔ وہ باشدت سی پھیلی ہوی ہے۔ سوت کا بازار گرم ہے۔ جس جگہ ہم اوترے ہوے ہین اوس کے روبرو راستہ عرفات کا ہے۔ ہماری سامنے کوہی لوگ اوس کثرت سے نکلے کہ اون کے آگے شامیون اور مغربیون کی جماعتین نظر مین نہین آتی تھین ہمارے روبرو

ایک شتر سوار گذرا - جسپر دو آدمی سوار تھے جس وقت وہ ہمارے محاذی آیا - اوس مین سے ایک موت کے گھوڑے سوار ہو کر چلا - دوسرا سوار اوسکی نعش لیکر دامن کوہ مین اتر گیا منا کی آبادی مستطیل درمیان دو پہاڑون کے ہی - یہ دونون پہاڑ بہت بلند ہین - اور آبادی منا کے قریب چار ہزار آدمی کے ہے - اطراف و حوالی مکہ سے اطراف مدینہ تک گیارہ لاک صرف قوم بدو رہتے ہین - جو پہاڑ جانب جنوب منا واقع ہے - اوسکی دامن مین مسجد خیف ہی - اور یہہ مسجد نبوی ہے - جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بنا فرمائی ہے -

اس مسجد کے چار درجہ ہین - ہر درجہ کا عرض چار گز - اور طول نو گز انگریزی ہے - اور صحن مسجد کا عرض و طول نو گز ہے دروازہ مسجد ایک شمالی اور ایک شرقی ہی - شرقی اور شمالی دروازے کے درمیان حجرے بنے ہوے ہین - دروازہ شمالی کے بیرون کسی بزرگ کا مزار ایک حجرہ مین ہے - اور صحن مسجد مین ایک گنبد ہی - اور متصل گنبد جانب شرق ایک مینار ہی اور ایک مینار دروازہ شمال کے اوپر - دروازہ مسجد کے چار سیڑھی ہین - اس متبرک مسجد کی درستی یا حفاظت کی طرف

یہان کے حکام کی بالکل توجہ نہین ہے ۔ اسیواسطے مسافرون نے
اس مسجد کو مسافرخانہ بنا رکھا ہے ۔
دو بجے شب کے ہم یہان سے سوار ہوے ۔ اور صبح کے چھ بجے
آخر وقت نماز کے میدان عرفات مین داخل ہوے

ہشتم ذیحجہ م ۲۳ مرجون روز جمعہ

ایسے تنگ وقت پر یہان عرفات مین پہونچے ۔ کہ صرف نماز
فریضہ صبح کی ملی ۔ اور سنن ترک ہوے ۔ بارہ بجے تک ضروری
کامون سے فراغت ہوی ۔ اور نماز کا وقت آپہونچا ۔ آجکا وہ
دن ہے کہ جسکے واسطے تمامی مصائب اور مصیبت اوٹھائی ۔
آج وہ خوشی مسلمانون کو ہوئی کہ شاید اس سے زیادہ خوشی
پھر نصیب نہ ہوگی ۔ ظہر کی نماز سے فارغ ہوے ۔ اور خطبہ کے
انتظار مین رہے ۔
ایک یہ واقعہ بھی افسوسناک ہی کہ مکہ معظمہ سے روانہ ہونے کے
قبل ایک شخص عبدالسبحان کہ حافظ عبدالکریم خان چیف جسٹس کے
زمانہ مین وکالت کرتے تھے ۔ پریشان حال میرے پاس آئے

وہ تنہا تھے - مینے اون کو اپنی مکان مین جگہ دی - اور جو مجھ سے ہوسکا
اُن کی تواضع کیا - اور وقت روانگی عرفات اپنی پاس سے سواری دیکر
عرفات کو لے گیا - جب نماز ظہر سے فارغ ہوئے - کچھ ورد و وظائف
پڑھنے لگے - اس عرصہ مین صاحب موصوف نے کہا کہ جبل رحمت
اور مسجد النمرہ اور دوسرے مکانات دیکھنے کو چلنا چاہئے - مین نے
گرمی کا حیلہ کیا - اونہون نے کشیدہ ہوکر کہا کہ جس غرض سے
یہان آئے ہوے ہین جب وہ غرض فوت ہوگئی تو پھر کیا نفع ہوا
جب مینے اون کو افروختہ دیکھا تو مینے اون کو اجازت دی کہ آپ کو
اگر شوق ہی - تو مناسب ہی - کہ آپ زیارت سے مشرف ہوکر واپس
آوین - وہ اوسیوقت جانے کو آمادہ ہوگئے - اور ایک مٹی کے
لوٹے مین تھوڑا سا پانی پینے کا ساتھ لیا - مینے اون کے جاتے وقت
اونسے کہا کہ وقت واپسی مجھ سے یہین ملاقات کرین - اور اگر یہان
ملاقات نہ ہو تو مین تم سے مزدلفہ مین ملون گا - اور اگر وہان بھی ملاقات
نہ ہو تو منا مین - اور اگر منا مین نہ ملون تو مکہ معظمہ مین ضرور ملنا - انہون نے
یہ بات سنکر جواب دیا کہ مین ابھی آتا ہون - یہہ کہکر چلے گئے - اور
اور شام تک واپس نہین آئے - یہان تک کہ ہم روانہ ہوگئے
ہمنے اون کو محمد یوسف کی جگہ جو ہودہ مین گم ہوگئے تھے - دی تھی

اوسکی تاثیر نے اون کو بھی کھو دیا۔
میدان عرفات گو بظاہر ایک چھوٹا سا میدان معلوم ہوتا ہی۔ مگر جس قدر حاجی گئے تھے اس مین تھوڑے سے معلوم ہوتے تھے۔ حالانکہ نو لاکھ سے زیادہ شمار تھا۔ اس مین بھی رموز آگہی تھی۔ قریب دو بجے خطبہ شروع ہوا۔ اور قبل غروب ختم ہوا۔ اختتام خطبہ تک مسافر آرہے تھے۔ بعض لوگ عرفات مین ایسے داخل ہوے کہ اون کو قیام کرنے کی ضرورت نہ ہوی۔ جبل رحمت یعنی جبل عرفات ایک بڑے پہاڑ کے دامن مین چھوٹی سی ٹیکری ہے۔ اور اوسکے اوپر ایک مینار بنا ہوا ہے۔ اوس مینار پر قاضی خطبہ پڑہتا ہی۔ خلائق رومال ہلاتے ہین۔ اور لبیک پکارتے ہین۔ قبل مغرب خطبہ ختم ہوگیا شریف اور بادشاہ کی سواری بہت تزک کے ساتہ نکلی۔ اور جبل عرفات کو چلے گئے۔ حاجی تیاری روانگی کرکے روانہ ہوئے۔ لیکن آفتاب کے غروب کے انتظار مین حدّ عرفات کے اندر قطار باندہکر کھڑے ہوے۔ جب آفتاب غروب ہوا۔ فوراً لوگ روانہ ہوے۔ متعدد قطارین اونٹون کی تہین۔ جو برابر چلتی تہین۔ راستہ مین بہت کشمکش تھی۔ تین کوس چلکر مزدلفہ مین بارہ بجے رات کے پہونچے۔ نماز عشاء اور مغرب ملاکر پڑہے۔ اور کنکر

چنکر وہان سے روانہ ہوے - نماز صبح کے بعد منا مین داخل ہوے

نہم ذی حجہ م ۲۴ جون روز شنبہ

آج صبح ہم منا مین پہونچے - یہہ جگہ ایسی ہے - کہ قیامت کا نمونہ تہا - راستہ نہین ملتا تہا - ہر قدم پر موت یاد آتی تہی - اوس تکلیف کا کیا ذکر کیا جاوے - بدشواری تمام فرودگاہ تک پہونچے سامان اور زنانے کو اوتار کر شیطان کو کنکر مارنے چلے - چونکہ ہمارے حاجی صغیر نے تمامی ارکان حج کے ادا کئے - اسواسطے اس واجب کے ادا کرنے کو اوسکو بھی ساتہہ لیا - راستہ مین کشمکش ایسی تہی کہ صبح کی تکلیف اوسکے روبرو کوئی چیز نہ تھی - ایک طرف اونٹون کی قطار - اوس مین آدمیون کا ہجوم - غرض بہزار خرابی مقام مقصود پر پہونچے - اور کنکر مار کر واپس آئے دم شکر یہ دیا - بال سر کے اوتار کر احرام کہولدیا - آج ایک بدو سے اور سلطان کے سپاہی سے تکرار ہوی - ایک بہت بڑا ہنگامہ ظہور مین آیا - لیکن جان کی امن رہی مگر بدون کو یہ سزا دیگئی کہ جو دنبے ذبح ہوا کرتے تھے - وہ

بد دلوگ اُٹھائے جایا کرتے تھے - اس جھگڑے کی وجہ سے
ترکون کا پہرہ مسلخ کے اطراف قائم ہوگیا - اور کوئی وجہ کسیکو نہین
دیا گیا - حاجیون کو اس غرض سے روکا گیا - کہ بیماری ہیضہ پھیلی
ہوی ہی - اور دن بدن شمار اموات زیادہ ہوتا جاتا ہی - اور گوشت
دنبے کا بہت گرم ہے - تندرست آدمی کو دست لاتا ہی - نہ کہ ایسے
وقت مین کہ بیماری پھیلی ہوی ہو - غرض حسب ایما سے ڈاکٹر
حاجیون کو بھی مسلخ سے گوشت لیجانے کو منع کر دیا گیا - اور بدؤن کو
بجرم شورش - مگر بعض لوگ ترکیون کو کچھ دے لیکر کچھ تھوڑا سا
لانے لگے - اس عرصہ مین ایک مغربی نے قربانی کی - اور اپنی
قربانی لیکر چلا - ترک سپاہی نے اوسکو منع کیا - اوس کے
جواب مین مغربی نے اوس جوان ترکی کو ایسا زخمی کیا کہ ہاتھ اوس
سپاہی کا بالکل ضائع ہوگیا - دوسرے ترکی سپاہی جو وہان
موجود تھے - دوڑے - اور اوس مغربی کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے
پھینک دیا - اور مغربیون نے یہ حال دیکھکر ترکیون پر حملہ کیا
اور تین ترک مارے گئے - اس کے بعد ترک سپاہی جمع ہوکر
اور مغربی لوگون پر حملہ کیا - اور ایک سپاہی کے عوض تین تین
مغربیون کو ہلاک کیا - یہ جملہ نو مغربی جان سے مارے گئے

اور لڑائی ختم ہوی - مسلح پر لاکھون گوسفند دنبے مذبوح پڑے ہوے ہین
مینے خود ہی جاکر دیکھا - گوشت اور کھال دنبون کی - خراب ہو رہی ہی -
تمام جنگل بھرا ہوا ہی - مگر کوئی ہاتھہ نہین لگا سکتا ہی - مذبوح کی تعداد
وقتاً فوقتاً زیادہ ہوتی جاتی ہے - اور ادہر اموات کا لرہ کی مقدار
بڑہتی جاتی ہے -

اب جو مین نے ایک بلند جگہ پر جاکر دیکھا - سوا ے اون مسافرون کے
جو مکانات مین اترے ہوے ہین - میدان مین جہان تک نظر جاتی ہی
خیمے خیمے نظر آتے ہین - تعجب ہوا کہ عرفات مین یہ لوگ کہان
چھپے ہوے تھے - اکثر لوگون کا بیان ہی کہ سو برس سے آجتک
اس قدر خلائق جمع نہین ہوی - مغرب کے وقت فرودگاہ پر واپس
آئے -

دہم ذیحجہ مطابق ۲۵ مرجون روز یکشنبہ

آج صبح کے نماز کے بعد مین اور سید نور الحق صاحب اور محمد فیض علی خان صاحب
جو گوالیار کے رہنے والے ہین - طواف کعبہ کے لیے روانہ ہوے
جب کعبہ مین پہونچے - معلم صاحب کا تو پتہ ونشان نہ تہا کہ طواف اتمام
حج کرادے - دوسرے معلم اجیر موجود تھے - اون کو ہمنے پسند
نہین کیا - اور خود ہی طواف اتمام حج شروع کیا - جب مین حلقہ

کر چکے - معلم صاحب کے نائب آکر موجود ہوے - باقی طواف انہوں نے
ختم کرایا - بعدہ ہم مکہ سے سوار ہوکر منا مین واپس ہوے کہ منا
مین دو شب کا رہنا واجب ہی - وبائی عارضہ بہت زیادہ ہی - دو
ڈھائی ہزار سے زیادہ مر چکے ہین - ہوا بالکل خراب ہوگئی ہے
محمل شامی جو کل کے روز روانہ مکہ معظمہ ہونے والا تہا - آج ہی روانہ
ہوگیا - محمل کے روانہ ہونے سے حاجیون مین بہت پریشانی
پھیل گئی ہے - ہر شخص کے حواس باختہ ہین - جس خیمہ مین
ہم اترے ہوے ہین - اس مین پچاس ساٹھ آدمی فروکش ہین
ان مین سے دو جان بحق تسلیم ہوے - اور دو قریب المرگ ہین
دو یا تین استفراغ سے زیادہ نہین ہوتے - کہ کام تمام ہوجاتا ہی
ملک الموت کو آجکل بہت نوکری ہی - ہمارے خیمہ کی دروازہی کی
باہر بھی دو نعشین پڑے ہوے ہین - منتظمون کو اس قدر فرصت
نہین ہی - کہ نعش آتے ہی اوٹھا لیجائین - ہر سمت شور یوم النشور
برپا ہی - تعفن بہت زیادہ ہوتا جاتا ہی - گلی کوچے مین بغیر موہنہ پر
کپڑا ڈالے نکلنا دشوار ہی - ابھی اور نصف روز یہان ختم کرنا ہی -
حاجی اپنی روانگی مین عجلت کر رہے ہین - اور ملک الموت کو بھی
جلدی ہی - کوئی بشر کسیکے حال پر افسوس نہین کرتا - سب کی

حواس گم ہین - اور نفسی نفسی ہین ہین - مسجد خیف مین ہزارہا مردہ پڑا ہوا ہی - پہلے اوس مین مسافرون کی کثرت تہی - اب مردون سے آباد ہی - پہلے یہ مسجد مسافرخانہ تھے - اب مردہ خانہ ہی - اتنی بڑی مسجد مین اس قدر مردہ پڑا ہوا ہے کہ ایک آدمی کے کہڑے ہونے کے جگہہ باقی نہین ہی -

یورپ کے رہنے والے دو بہائی حقیقی اس مسجد مین اوترے ہوے تھے - ایک کو دست شروع ہوے - ہنوز اوس کا کام ناتمام ہی تہا - کہ دوسرا بہائی سامان لیکر چلتا پہرتا نظر آیا - اوس کے جانے کے بعد ملک الموت نے تنہا پاکر اچھی طرح اپنا کام ختم کیا باپ کو بیٹے کی - زوجہ کو خاوند کی - بہائی کو بہائی کی - مان کو بیٹی کی الفت نہین رہی - ایک استفراغ ہوا کہ رشتہ الفت قطع ہوگیا ایک دوسرے کو دیکہکر بہاگتا ہی - آنکہہ سے آنکہہ نہین ملاتا ہی ایک دوسرے سے مونہہ چہپاتا ہی - عجب شور قیامت برپا ہی - نمونۂ قیامت کہو تو یہی ہی - حقیقت مین مولانا روم رح آج ہی کے واسطے لکہہ گئے - شعر - ہیچ رحمے نہ برادر بہ برادر دارد - ہیچ شفقت نہ پدر را بہ پسر می بینم - جہان جس کو کوئی مردہ پڑا ہوا نظر آتا ہی - دیکہتا ہوا چلا جاتا ہی - سرکاری ملازمون کو خبر بہی

نہین دیتا - کہ کس کوچے مین کس قدر اموات ہین - جب وہ لوگ دورہ کرتے ہین تو جس کسیکو جس جگہ پاتے ہین اوٹھا لے جاتے ہین - مسجد خیف مین نعشون کا انبار لگا ہوا ہے - اب تو یہ کیفیت ہوگئی ہے کہ غسل اور کفن کی بھی نوبت نہین آتی ہے - بے غسل و کفن دفن کر دئے جاتے ہین - اور اوس دفن کی حالت بھی ایسی ہے - کہ کل جس قبر مین جنازہ رکھا گیا ہے - اوسی مین آج بھی دفن کر دیا - بلکہ ایک ایک قبر مین دو دو چار چار نعشون کی نوبت پہونچ گئی ہے - اور جو قبرین اس غرض سے کھولی گئی ہین - اون کی نعشون کی تعفن نے ہیضہ کو اور سست کر دیا - اب بہت کثرت سے لوگون نے اتفاق کر لیا ہے کہ جسطرح ممکن ہو شب بسر کر کے مکہ معظمہ کو روانہ ہونا چاہیئے - چنانچہ شب ہی کو انتظام کیا کہ سواریان پچھلی رات سے آجاوین - ہمارے حوش مین سر کہ منگوا کر چھڑکوایا - اور جا بجا لوبان اور گندھک کا جلانا شروع کیا - تمام شب اسی تردد مین گذری -

یہ بات بھی قابل یادگار ہے کہ جب تک حاجی لوگ اس عرفات کے سفر مین رہتے ہین - جس کی مدت پانچ یوم کی ہے - پنجگانہ اذان کے ساتھ توپین سر ہوا کرتی ہین - کہ جس کی تعداد کبھی پینتالیس اور کبھی ساٹھ کی شمار کی ہے -

یازدہم ذیحجہ م ۲۶ مرجون روز دوشنبہ

آج چار بجے سے حاجی لوگ چلنے کی روانگی کو تیار ہین - جیسے حاجی عجلت کرتے ہین ویسے ہی ملک الموت جلدی کر رہے ہین - بہت حاجی تو شب سے روانہ ہو گئے ہین - اور بہت طلوع کا انتظار کر رہے ہین - ہم قریب نو بجے کے روانہ ہوے - مستورات تو سوار ہو گئین - اور ہم سب مرد پیادہ پا روانہ ہوے - اور ہر مقام پر کنکر مارتے ہوے چلے - راستہ مین کشمکش ایسی تھی - کہ ہمارے روبرو بہت سے شغدف اور چھتریان اونٹون پر سے گرین اور لوگون کو صدمہ پہونچا - بعض قریب بہ ہلاکت تھے - حاجیون کی بیمارون کو ساتھ ہی لیا تھا - مُردون کو بھی اس غرض سے سوار کرایا - کہ جنت المعلی مین دفن کرین گے - بارہ بجے مکہ معظمہ مین پہونچے یہ حاجی یہ خیال کرتے ہین - کہ حضرت ملک الموت کا قبضہ سوای منا کے اور کہین نہ ہوگا - یا یہ کہ مکہ کا ملک الموت دوسرا ہی - مگر نہین وہی ملک الموت اس جگہ بھی ہین - بلکہ وہ ایسا اپنے کام مین سرگرم ہے کہ جیسے حاجی - یہ حاجی جیسے مردون کے پیچھے پڑے ویسا ہی وہ زندون کے پیچھے پڑا ہوا ہی - یہان بھی ہر گلی کوچے مین دس پانچ نعشین پڑی ہوی نظر آئین - کسیکا مرغ روح

پرواز کرگیا۔ کوئی پر وبال کھولے پرواز کو آمادہ ہی۔ حاجی منا سے ایسے بھاگے آتے ہین کہ جیسے شکست خوردہ فوج میدان سی بی سروسامانی کے ساتھ بھاگی چلی آتی ہی۔ اور حریف دباتا آتا ہی۔ لیکن باوجود اس قدر گریز کے گلو خلاصی نہین ہی۔

جو لوگ بعد دوپہر منا سے روانہ ہوے اون کی حالت بہت تنگ ہی اون کے دو چار اونٹون کے درمیان ایک مردہ بھی ضرور شعذف مین بیٹھا چلا آتا ہی۔ یہ اون لوگون کی حقیقت ہی۔ جنکے ورثہ ہین۔ اور جو لاوارث ہین یا غریب ہین اون کا مدفن وہین منا مین ہی۔ مکہ مین بھی ہر طرف شور شغب ہو رہا ہی۔ مکہ کی ہر گلی کوچے مین ملک الموت کا انتظام ہے۔ کوئی چون نہین کرسکتا۔ امید کیجاتی ہی کہ اس شکست خوردہ فوج کی امداد رب العزت خود فرماویگا۔ اور یہ کیفیت بہی گذری۔ کہ پردہ دار عورتین جو شریف خاندان کی اور معزز تہین۔ سواری وقت پر ہاتھہ نہ آنے سے پاپیادہ روانہ ہوگئے۔ ہمارے یہان کے مستورات اور حاجی صغیر مکہ مین داخل ہوتے ہی طواف اتمام حج کیا۔ اور حج کے ارکان ختم کئے۔ اللہ تعالی کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اوس نے ہم کو ہماری اس مراد پر پہونچایا۔ اب آرزو ہی کہ زیارت سے اپنے حبیب کے بھی مشرف کرے۔

دوازدہم ذیحجہ م ۲۷ جون روز سہ شنبہ

جو لوگ کل شام کو منا سے مکہ مین نہین پہونچے - اور شب کو روانہ ہوے
راستے مین ایک طرف سے حضرت ہیضہ نے خبر لی - اور دوسرے
جانب سے بدد ؤن نے - ایک دوکاندار جو آج صبح منا سے آیا ہی
وہ بیان کرتا ہی - کہ منا سے اور مکہ تک ہزار ہا نعش زخمی لوگون کی
پڑی ہوی ہے - اور وبائی مرض کے لوگ علیحدہ ہین - اسی راستہ
مین ترکون سے اور ہمسے یعنے قافلہ سے تکرار ہو گئی - اور بہت لوگ
طعمۂ اجل ہو گئے - مکہ کے بازار و کوچون مین اس کثرت سے
مردے پڑے ہوے ہین کہ منتظمان اموات کو کفن دفن کی
فرصت کہان - اوٹھا لیجانے کی بھی فرصت نہین - اس قدر اہتمام
کیا گیا ہی - کہ ہر کوچہ کے گوشہ مین وہ مردے جمع کر دئے جاتے
ہین - اور اس قدر تعفن پھیلا ہی کہ باہر نکلنا دشوار ہو گیا ہی - جو کوئی
باہر سے آتا ہی - وہ اپنی ناک مونہہ بند کر کے آتا ہی - یہ قدرت
نہین کہ بغیر کپڑا منہہ پر رکھے ہوے کوئی شخص آمد و رفت کر سکے
بخورات سلگائے جاتے ہین - اور سب کچھ ہوتا ہے - اور کچھہ
نہین ہوتا - حاجیون کو پریشانی زیادہ ہوتی جاتی ہے - ہر چہار

طرف سے مکہ معظمہ کو چھوڑ چھوڑ کر بھاگے جاتے ہین - اور ہیضہ صاحب
اون کا پیچھا کئے چلے جاتے ہین - جہان جہان اون کو قابو ملتا ہی
گلا دبا کے مار ڈالتے ہین - اور یہان یہ حکم ہو گیا ہی کہ چار روز
مین مکہ کو خالی کر دین - عجب معاملہ درپیش ہی کہ ادہر اہل کاران
سلطانی مکہ مین نہین رہنے دیتے - ادہر ہیضہ صاحب نقاب
نہین چھوڑتے - اس کے سوا مدینہ کو جاوین - تو وہان ہی طرح طرح
سے - دریا جوش پر ہی - پہر اگر جنگل اور پہاڑون مین ڈیرے
لگاتے ہین تو وہان بدون کی وبا ہے

حاجیو غور کرنے کی بات ہی کہ جس قوم کا یہ حال ہی کہ مظلوم حاجیون کو
ایسے وقت مین بھی تھوڑے سے سامان کی لالچ مین بے مارے
نہین چھوڑتے - تو معلوم ہوتا ہی کہ اس قوم مین انسانی ہمدردی
کی بو تک نہین آئی - اور اس نے آل نبی کے ساتھ جو کچھ نہ کیا ہو
وہ تھوڑا ہے - ہم لوگ اہل تشیع کے واویلا اور اون کے بیانپر
تعجب کرتے ہین - لیکن ان سنگدلون سے جس وقت کام پڑتا ہے
تو معرکۂ کربلا آنکھون کے سامنے سے گزر جاتا ہی - آپ اوس
وقت کو ذرا پہر پڑھ لیجئے - کہ یہ حاجی جو محض اپنے اسلامی عقیدے
کے رو سے حج بیت اللہ کو جا رہے ہین - اور جس کو ہر مسلمان

اچھا سمجھتا ہی۔ اور حتی المقدور مدد کرتا ہے۔ اونکا حال منا مین
ہیضہ نے کیسا بنایا۔ لیکن ان غریب الوطنون پر اوس قوم کو ذرا
رحم نہ آیا۔ بلکہ جب منا سے مکہ کو جانے مین شام ہوگئی۔ تو
اون لوگون کو اور بھی کمین گاہ ہاتہہ لگی۔ لوٹ کا لوٹ لیا۔ اور مار
مار کر پھینکدیا۔ افسوس صد افسوس۔ اور پھر اون جنگلیون ہی کی
سنگدلی نہین ہی۔ اون شہریون کی سنگدلی پر جب خیال
جاتا ہے تو پتہر سے سر پھوڑنے کو جی چاہتا ہی۔ دلالون کی
دلالی۔ معلمون کی نمک حلالی۔ پاسبانون کی دیکھا بھالی۔ اوپر
حاجیون کی پریشان حالی۔ جب ان آنکھون سے دیکھی جاتی ہی
تو آنسو ٹپک ہی پڑتے ہین۔ اور پانی بند کرنے کا ہت کہنڈہ
تو ان کو امام حسین علیہ السلام کے زمانے سے یاد ہی۔ اوس
نہر سے کہ جو ہارون رشید کے وقت سے بالکل موقف ہے۔
بھلا بے پیسہ دئے کوئی پانی بھر تو لے۔ "اجی ایک ایک بات"
یہ ان مسلمانون ہی کا اسلامی جگر ہی۔ کہ اتنے بڑے ہفت خوان کو
طے کر کے قبلۂ مراد فتح کر آتے ہین۔

نواب محمد حسن خان صاحب عرف وزیر صاحب والی کدورہ نے
آج صبح اس جہان فانی سے سفر کیا۔ اوس نیک سیرت کا

امرغ روح یقیناً شاخہاے اشجار جنت پر نغمہ سرا ہے حمد ہوا ہوگا۔
اون کی خوشدامن اون کے غم مین ایک ہی ساعت پیچھے روانہ ہوئین
اور داماد کی تنہائی گوارا نہ کی۔ ان صاحب صولت کا ایک یہہ
نادر واقعہ ہے کہ نواب صاحب خلدمکان جب عرفات سے منا پہونچے
اور ایک روز قیام فرمایا۔ دوسرے روز اپنے متعلقین کو ہمراہ
لیکر طواف اتمام حج کرنے کو مکہ معظمہ مین تشریف لائے۔ اور
فرزند کو اپنے راستہ کی گرمی اور تکان کے خیال سے وہین منا
مین چھوڑ دیا تہا۔ بعد اون کے تشریف لانے کے اون کے بچے
کی طبیعت کچہ علیل ہوگئی۔ اس بچے کی عمر اس وقت نو یا دس
برس کی ہے۔ اس خبر وحشت اثر سے نواب صاحب کا مزاج
اعتدال سے علیحدہ ہوگیا۔ اور اوسیوقت منا جانے کا قصد کیا
اون کے وزیر ریاست محمد شرف الدین خان صاحب کہ ایک بہت
ذی ہوش اور تجربہ کار آدمی ہین۔ ان صاحب سے اون کی
تمام ہمراہی۔ اور نواب صاحب کے متعلقین بہت راضی اور خوش
ہین۔ بظاہر یہ صاحب صاحب شوکت اور بہت خلیق آدمی معلوم
ہوتے ہین۔ وزیر صاحب سے کہ بلقب دیوان ریاست معروف
ہین بنظر خیر خواہی عرض کیا۔ کہ اس وقت حضرت روانگی کا ارادہ

نہ فرمائین - مگر شفقت پدری کب اوسکو گوارا کرسکتی ہے - فورًا
روانہ ہوے - وزیر ریاست نے پھر مکرر عرض کیا کہ خانہ زاد کے
نزدیک جو امر قرین مصلحت تھا عرض کیا - اب خداوند کو اوس کے
قبول کرنے نہ کرنیکا اختیار حاصل ہی - مگر وہ کب سنتے تھے افسوس
کہ بری گھڑی نہین ٹلتی - نواب صاحب اُفتان وخیزان اوسی سخت
تپش آفتاب مین روانہ ہوکر بہت جلد داخل منا ہوے - فرزند
کی طبیعت کو بہت خراب پایا - اور وہی ایک فرزند تھا - بیقرار ہوگئے
ان دونون صدمون کے اوٹھانے کی تاب نہین رہی - ایکبار
بیہوشی طاری ہوگئی - سخت صدمہ قلب کو پہونچا - اور کیون نہ ہو
کیسا ہی سنگدل آدمی ہو - کیون کر صبر کرسکتا ہی - اور ایسا وقت
کہ ہزارون لعشین بے گور وکفن سڑی پڑی ہون - اور اون کو
چشم خود دیکھا ہو - جو کچھ اون کے قلب پر گذرا وہ تھوڑا تھا - اوسی
حالت مین شربت پیا - یکایک معدہ کی کیفیت بدل جانے سے معدہ
معطل ہوگیا - اوسپر خارجی سمیت اثر کرگئی - اوس ہمایون فال کی
بیماری باپ کو آلگی - ہیضہ مین گرفتار ہوگئے - اور وہان سے
مع اپنے جملہ متعلقین اور ہمراہی کے مکہ معظمہ مین واپس آئے اور
داخل جنت ہوے - مزار اون کا پائین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے

بنایا گیا - چونکہ یہ رئیس بڑے پاک باطن اور نہایت ہی نیک طبیعت تھے
اس واسطے ان کے جنتی ہونے مین کوئی شک نہین ہے - ان کی
عمر ستائیس یا اٹھائیس سال کی ہوگی - یہ رئیس فربہ اندام - اوسط
قد - گندم رنگ - چیچک رو - ایک سادہ طبیعت کے آدمی تھے -
پان کھانے سے بہت شوق تھا - زیارت حرمین کا بہت ہی شوق
تھا اور یہ رئیس ایک جہاز مین تھے - جسوقت ان کی روح نے
پرواز کی - اوسوقت اون کی خوشدامن کو جو اون کی چچی تھین اس قدر
صدمہ ہوا - کہ ایک ہی ساعت کے بعد اونہون نے بھی رحلت کی
بعد مذبر ریاست کدورہ کی دختر نے جس کی چودہ پندرہ سال کی عمر
تھی - اوسی رنج و مصیبت مین ہیبت کھا کر قضا کی - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا
اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ -

اب دعا یہ ہے کہ پس ماندگان کو خدا صحیح و سالم رکھے - اور مرحومون کے
طرف سے صبر و تحمل عطا فرماوے - اور دشمنون کے شر سے
خدا اوس ریاست کو بچائے - اور اوس مرحوم کے فرزند کو خدا
مسند نشین کرے - اور جو وزیر ریاست ہین انتظام ملک اون کے
ہاتھ رہے - مگر اسمقام پر یہ بات بھی لایق یادگار ہے کہ سید
شاہ تفضل حسین صاحب کالپوی جو فرزند دوئم حضرت سید

شاہ سلطان احمد کا پوتی اولاد پیر سید محمد ہین - یہ صاحب نواب صاحب کے مرشد یا مرشدزادے ہین - نواب صاحب اور اُن کی بیگم ان صاحب کی بہت توقیر کرتی ہین - یہ صاحب کدورہ سے نوابصاحب کے ساتھ تھے - مجھ سے بیان کیا ہے کہ نواب صاحب مرحوم نے یہ دعا فرمائی تھی کہ خداوندعالم اب مجکو وطن نہ لیجاوے - اون کی دعا کو خدا نے قبول فرمایا -

عبدالسبحان صاحب جو عرفات کے میدان مین ہمسے جدا ہوگئے تھے وہ مکہ معظمہ مین پھر ہمسے آکر مل گئے - اون کے دوبارہ ملنے سے مین بہت خوش ہوا - وہ کہتے ہین کہ مسجد خیف مین دیکھا کہ ہیضہ کے بدولت ایک ایک لاش پر دس دس لاشین پڑے ہین - اور لوگ اون کو مغاک اور قبور کہنہ اور گڈھون مین ڈالدیتے ہین - کفن ونماز جنازہ کا نام بھی نہین -

سیزدہم ذیحجہ م ۲۸ جون روز چہارشنبہ

کل سے حاجی لوگ بھاگے چلے جاتے ہین - حاجیون کے بڑے بڑے گروہون نے قصد مدینہ طیبہ کا موقوف کردیا - اور اپنے وطن کو لوٹنے کا ارادہ کیا ہے - اس سال بہت کم لوگ مدینہ کے

جانے والے نظر آتے ہین۔
آج کے روز راہ گیرون کے نسبت لاشین زیادہ نظر نہین آتی ہین
اور کل تک یہ حال تہا کہ زندون کے نسبت مردہ زیادہ دیکہنے مین
آتے تہے۔ اس سال حیدرآباد دکن کی ژالہ باری جس شخص نے
دیکہی ہوگی وہ قطعی یہہ کہیگا کہ یہان خدا نے مردے برسائے ہین
اور حیدرآباد مین تو صرف ایک پہر کے واسطے گاڑی بگی کا راستہ
بند ہتا۔ مکہ مین دو روز سے کچہ زیادہ گزر گئے۔ وہان اولون کا سرد
پانی راستہ مین بہتا تہا۔ یہان لاشون کا تعفن پہیلا ہوا ہی۔ مگر اہلکاران
مکہ نے ایک شب مین تمام کوچہ و بازار کو مردون سے صاف کر دیا۔
سید کریم اللہ قادری کہ جو حیدرآباد دکن کے محکمۂ نظم جمعیت کے مددگار
ہین۔ اون کی ایک دختر جوان نے دوازدہم ذی حجہ روز دوشنبہ کو
رحلت کی۔ اور آج اونہی کے ایک بھانجے جان بحق تسلیم ہوے
اور تین شخص اون کے یہان اور بیمار ہین۔ اللہ تعالی اپنا فضل
کرے۔ ڈاکٹر سلطانی نے آج خوشخبری دی ہی کہ آج سے
ہوا تبدیل ہو گئی۔ اور وقتاً فوقتاً ہوا درست ہوتی جاتی ہے۔ اللہ
اس ڈاکٹر کی راے صحیح کرے۔ اور مہمانون کو اپنی عافیت مین
رکہے۔

آج ہم قریب مغرب جس وقت حرم شریف کو چلے - راستہ مین بہت کثرت سے مردے پڑے ہوے نہین تھے - بلکہ مسافرون کے اونٹون کی بہت کثرت تھی - راستہ نہین ملتا تھا - مسافرون کو دیکھا کہ شہر سے باہر نکل جانے مین بہت کوشش کر رہے ہین - دو ثلث سے زیادہ آدمی مکہ سے چلے گئے - بدشواری ہم حرم شریف مین پہونچے - مگر آج حرم شریف کو خالی پایا - غالبًا آج بیس ہزار آدمی سے زیادہ نہ ہون گے - طواف کیا - اور بعد نماز مغرب مکان کو واپس آئے

چہاردہم ذیحجہ م ۲۹ جون روز پنجشنبہ

جس قدر آدمی کم ہوتے جاتے ہین - اوسیقدر وبائی عارضہ کا زور بھی کم ہوتا جاتا ہے - مگر اسپر بھی جو رباط یعنے مسافرخانہ رؤسای ہندوستان اور امرا اور سوداگرون نے واسطے مسافرون کے آرام کے بنوائے ہین اوس مین مسافرون کے قیام کے واسطے جگہ نہین ملتی ہے - مگر ہان جس شخص کا وہ رباط ہی اوس کا کوئی خط سفارشی محافظ کے نام ہوتا ہے تو کچھ تھوڑی جگہ بدشوارے مل جاتی ہی - اکثر لوگ کرایہ دیکر اپنی بسر کرتے ہین - مین خیال

کرتا ہون کہ مکہ معظمہ مین جس قدر رباط ہین اون سے مسافرون کو کم نفع پہونچتا ہے۔ بلکہ رباط کے محافظین اوس سے بہت نفع اُٹھاتے ہین امجد علیخان صاحب رامپوری جنکا ذکر سمنے قمران کے واقعات مین کیا ہے۔ اون کی والدہ نے آج اسی عارضۂ وبائی مین جام حمات نوش کیا۔ اور بصرف زر کثیر حضرت سیدنا خدیجۃ الکبریٰ کے مزار کے قریب جگہ پائی۔ ان صاحب نے بذریعہ تار اپنے والد کو اس ممات کی خبر بھیجی۔ قبر پختہ تیار کی جاتی ہے۔ اور مجاور کی تنخواہ سالانہ بھی مقرر کی ہے۔ یہان جنت المعلا مین بھی ہزارون نعش بے گور و کفن پڑے ہوے ہین۔ اور جو مدفون کیے جاتے ہین تو کوئے مقام ایسا نہین ملتا ہے کہ دس پانچ نعش ایک قبر مین آجکل کے دفن کیے ہوے نہ ہون۔ ابھی تک عارضہ کم نہین ہوا ہے۔

مکہ معظمہ مین دو قبرستان ہین۔ سواے جنت المعلا کے جملہ قبرستان مین مردہ کو جگہ مفت دی جاتی ہے۔ اور جنت المعلا مین ایک قبر کی زمین کے پچاس روپیہ قیمت لیجاتی ہے۔ یہان قبرین بنی ہوی تیار ہین۔ اور قبرون کی حالت یہ ہے۔ کہ وہ ایک تہہ خانہ ہے۔ جب کوئی مردہ آتا ہے۔ پائین کے جانب سے

ایک پتھر اوٹھا لیا جاتا ہی۔ قبر کا ایک حصہ کھل جاتا ہی۔ اور وہ مردہ اوٹھا لٹکا کر سر کے بل اوس غار مین اوتارا جاتا ہی۔ اس کام کے لئے ایک شخص قبرستان پر معین ہی۔ وہ مردہ کا سر پکڑے اندر تہہ خانہ کے اوتر جاتا ہی۔ اور اوپر سے دو آدمی مردے کے پیر پکڑے رہتے ہین۔ اور آہستہ آہستہ اوتارتے جاتے ہین۔ پس جو شخص مردے کا سر پکڑے ہوے اوس تہ خانے کے اندر اوتر جاتا ہی۔ وہ اوس تاریکی مین مردے کو لیجا کر لٹا دیتا ہی۔ اور اوسی تاریکی مین مردے کا مونہ کھول کر درست کر دیتا ہی۔ اور پھر باہر نکل آتا ہی۔ مردہ کے پیر تھوڑے اوپر سے نظر آتے ہین۔ اوس کے بعد وہی پتھر پھر بدستور رکھدیا جاتا ہے۔ اور کچھ نمک اور کافور بھی ڈالدیا جاتا ہے۔ یہ کیفیت معزز لوگون کے مُردون کی ہی۔ اس سے غریبون کے مردونکا حال آپ قیاس کر سکتے ہین۔ اب اُس مردے کا حال سنئے کہ دس بیس روز مین زمین کی حرارت اور نمک کی کلوریت سے گوشت توسب گل جاتا ہی۔ صرف ہڈیان باقی رہ جاتے ہین۔ وہ نکال کر پھینک دئے جاتے ہین۔ اب وہی قبر دوسرے مردے کے لئے تیار ہی۔ اسی طور کی تھوڑی قبرین ہین کہ وہ ہمیشہ کام دیا کرتی ہین۔ لیکن جب شخص کسی مردے

واسطے سالانہ ماہوار دیتا ہی وہ قبر اوسی مردے کے نام سے مشہور رہتی ہے - گو داخل خارج دوسرے مردونکا حسب معمول ہوا کرتا ہی جس قبر مین امجد علیخان کی والدہ دفن ہوئین - وہ قبر مسماۃ فاطمہ کی ہے - جب تک فاطمہ کے ورثار نے ماہوار پہونچائی یہہ قبر فاطمہ کے نام سے مشہور رہی - پہر معلوم نہین کہ بعد فاطمہ کے کسقدر مردے اس مین دفن ہوے - اب چون کہ امجد علی خان نے اوس کا سالانہ مقرر کیا ہے - لہذا یہ قبر اون کی مان کے نام سے نامزد ہوئی - اور یہ نام اون کا اوسوقت تک اس قبر پر رہے گا - جب تک وہ ماہوار دیا کرین گے - گو مردے دوسرے دفن ہوتے رہین مگر یہ قبر اونہین کے نامزد رہے گی - اس جنت المعلا مین تمام مقابر کی یہی کیفیت ہے - کسی قبر مین ایکسال سے زیادہ مردہ نہین رہ سکتا ہی - یہ محفوظ قبرستان کی کیفیت ہی - معلوم نہین کہ دوسرے قبرستان کی کیا حالت ہوگی - ہرچند کہ ڈاکٹر نے اشتہار دیا ہی - کہ اب ہوا درست ہوگئی - لیکن صبح سے دوپہر تک البتہ کچہ کمی تھی اور بعد دوپہر کے گو وہ مردہ بادی تو نہین تھی - مگر کمی بھی نہین کہی جاسکتی البتہ راستہ مین جو ڈہیر مردون کا تھا - اور ہر ایک گوشہ مین تو وہ تو وہ جمع کیے جاتے تھے - اور قبرستان مین لیجانے کی فرصت

نہین تھی - اوس مین بہت کمی ہی - تو بھی ہیضہ کا بول بالا ہی - کل کے روز دیوان کدورہ کے دختر نے وفات پائی تھی - اور آج اونکے فرزند بھی اپنے آقا کے پاس گیا - خدا اون کو صبر جمیل عطا کرے -

پانزدہم ذی حجہ م ۳۰ مرجون روز جمعہ

جس روز عرفات سے لوگ مکہ معظمہ مین واپس آئے - اوس دن سے ہزارہا اونٹ مسافرون کا جدے چلا جارہا ہی - اور پیدلون کا تو کچھ شمار نہین - کئی لاکھہ آدمی اسوقت تک جدے اور اطراف وجوانب کو چلے گئے - لیکن حرم شریف کو آج صبح کے نماز مین اور جمعہ کے نماز مین بدستور سابق بھرا پایا - حرم مین آدمیون کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہی - کہ اسوقت تک ایک آدمی مکہ معظمہ سے باہر نہین گیا ہماری عقل حیران ہے - کہ اسوقت تک اتنی کثرت کیون ہے پس سوا سے اعتقاد کے اور کیا کہا جاوے - کہ فرشتون سے حرم شریف بھرا رہتا ہی -

ہمارے مکان سکونتی سے حرم شریف بہت ہی قریب ہی - جب صبح کی نماز سے فارغ ہوکر آئے - راستہ مین ایک مردہ غبار آلود

پڑا ہوا تھا۔ اور تین آدمی جان بلب تھے۔ ہمارے اس کوچے
مین اور زیادہ اموات نہین تھے۔ سابق مین یہ حکم دیا گیا تھا کہ چار
روز مین حاجی مکہ معظمہ کو خالی کردین۔ ورنہ حکم قطعی دیا جائے گا۔ آج
یہ حکم ہوا کہ مغربی لوگ جس قدر ہین۔ وہ بہت جلد مکہ معظمہ کو خالی
کردین۔ چنانچہ ترک سپاہی۔ گھر گھر مغربیون کو نکالتے ہین۔ اور
اونہین لوگون مین یہ مرض زیادہ ہے۔ اونٹون کا کرایہ جدے تک
آج دس ریال ہوگیا۔ مدینہ منورہ کے قافلے کی تیاری ہو رہی ہے
آج ملک الموت کی سرد بازاری ہے۔ آخر کب تک۔

شانزدہم ذی حجہ یکم جولائی ۱۸۹۳ع روز شنبہ

ہمکو کئی روز سے یہ فکر ہے کہ مدینہ طیبہ کا سفر قدیم بادشاہی راستہ سے
کرنا چاہیئے۔ یا دریا سے۔ جو لوگ دریا کے راستہ سے جاتے ہین
وہ اول جدے کو جاتے ہین۔ اور وہان سے جہاز پر سوار ہوکر
ینبع اوترتے ہین۔ پھر وہان سے خشکی کا راستہ ہے۔ اسطور سے
چھ روز مین مدینہ منورہ کو پہونچتے ہین۔ اس واسطے ہمنے جدے
ایک دوست کے ذریعہ سے کیفیت منگوائی تھی۔ آج اون کا

جواب آیا کہ جو حاجی لوگ اسوقت مکہ معظمہ سے روانہ ہوے ہین وہ
اب تک بدستور جدے مین ہین - مکانات کی اس قدر قلت ہی کہ
حاجی جنگل مین کمبل تان کر اوسکے سایہ مین بسر کر رہے ہین -
اسوقت تک کوئی جہاز کسیطرف روانہ نہین ہوا ہی - اور بیمار لوگ
جدے مین نہین آنے پاتے ہین - وہ باہر اتار دئے جاتے ہین
اور جو لوگ مدینہ کے جانے والے ہین - اون کے ساتھہ بیمار
آدمی کے جانے کی ممانعت ہی - اور قرنطینہ کیا جاتا ہی - اور ینبع
مین بھی قرنطینہ ہی - اور مدینہ منورہ مین بھی قرنطینہ مقرر کیا گیا ہی -
مکہ اور جدے کے راستہ مین بہت کثرت سے مردے بے گور و کفن
پڑے ہوے ہین - اور ابھی تک کوئی جہاز روانہ نہین ہوا ہی -
آج ایک شخص جو مدینہ منورہ سے آیا ہی وہ بیان کرتا ہی کہ بادشاہی
راستہ سے پانی کی قلت کی یہ کیفیت ہے کہ ایک منزل مین تو
پانی نہین ملتا ہی - اور جن منزل مین پانی ملتا ہی - اوس کی
حقیقت یہ ہی کہ جس وقت پانی کوئین سے نکالا جاتا ہے - اوسوقت
وہ پانی شیرین رہتا ہی - اور بہت تھوڑی دیر مین تلخ ہوجاتا ہی -
اور یہ حالت اسی سال مین پیدا ہوی ہے - مدینہ طیبہ مین قرنطینہ کی
واسطے باہر مقامات تجویز کیے گئے ہین - جو شہر سے تین کوس ہین

وہین حاجی اوتارے جاتے ہین - اور وہان سے اون لوگون کو
سپاہی واسطے زیارت کے لیجاتے ہین - اور زیادہ مدینہ
منورہ مین نہین رہنے دیتے ہین - اب ہم اس فکر مین ہین - کہ
ہم کو کیا کرنا چاہیئے - دریائی سفر کی وہ مصیبت ہی - اور خشکی
کی یہہ حالت ہی - کل صرف مغربی لوگون کے نکالنے کا حکم ہوا تہا - آج
ایک سپاہی ترکی منادی کر رہا ہی کہ دوشنبہ کے روز تک جس قدر
حاجی لوگ مکہ معظمہ مین ہین - اون کو جہان جانا ہی چلے جائین - اب
سخت تردد ہی کہ جو لوگ مدینہ کے جانے والے ہین - اون کی وہ
حالت ہی جو اوپر ذکر کیا گیا - اور جو لوگ ہندوستان جانے والے ہین
وہ اس سے مجبور ہین کہ دریا مین طوفان ہی - راستہ جانیکا نہین ہی
جنت المعلا شہر کے باہر آبادی سے متصل ہے - آج عبدالسبحان صاحب
جو ہمارے یہان ہین وہ جنت المعلا کو واسطے زیارت کے
گئے تھے - بیان کرتے ہین کہ جنت المعلا سے یہان تک مجھکو
سات جنازہ جاتے ہوے ملے - یہ راستہ ایک ساعت کا بھی
نہین ہے - وہ یہ بھی بیان کرتے ہین کہ جس قدر مردے جنت
المعلا مین پڑے ہوے تھے - وہ سب دفن ہو گئے -
مگر سخت بدبو آرہی ہی - کہ جنت المعلا مین کہڑا نہین ہوا جاتا ہی -

سید نور الحق کو چار روز سے قبض کی شکایت ہے - آج صبح سے پیشاب بھی اون کا رُک گیا ہے - علاج جاری ہی - بفضلہ تعالے سب لوگ خیریت سے ہین - ہمارے یہان ہیضہ کے عوض قبض کی بیماری ہی - لیکن طبیعت سب کی مضمحل رہتی ہے - شدت گرمی سے ناتوانی اور ضعف سبکو زیادہ ہوتا جاتا ہے - بارہوین ذی حجہ سے چودہوین تک مجھکو بھی بہت کسل رہا ہے - دن بہ دن طبیعت اعتدال سے ہٹتی جاتی ہے ناتوانی زیادہ ہوتی جاتی ہے - ہضم مین نقصان پیدا ہوتا جاتا ہی

ہفدہم ذی حجہ

م ۲ مرجولائی روز یکشنبہ

اب حاجیون کی تعداد مکہ معظمہ مین بہت کم ہو گئی ہے - جو طوفان مکہ مین برپا تہا - اب وہ جدے مین ہو رہا ہے - مگر یہان کے بقیہ حاجیون مین بھی ہیضہ جاری ہے - لیکن اہل مکہ کے جان پر اب بہت مصیبت ہے - اہل مکہ مین حاجیونکے

مال سے سمیت سرایت کر گئی - دو روز سے مکہ معظمہ مین
شور و شغب جاری ہے - ملازمان سلطان متعینہ اہل مکہ کو جو
اہل اسلام ہین حکم ہو گیا ہے - کہ سب طائف کو چلے جائین معلوم
ہوتا ہے کہ اس ذی حجہ کے آخر تک انسانون سے مکہ خالی
ہو جاوے گا - اور فرشتون کی آبادی ہو جاوے گی -
آج مکہ کے جانب جنوب آگ لگی - سلطانی سپاہیون نے بہت
عجلت کے ساتھ اوس آگ کو بجھایا - ابھی سے مکہ کے کل کوچے
ویران معلوم ہوتے ہین -
آج ہمنے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ خشکی کے راستے مدینہ کا
سفر اختیار کرین - اور ۲۵ ذی حجہ کو روانہ ہو جائین -
مکہ کے اکثر ساکنین گلی کوچے مین کفن فروخت کرتے پھرتے
ہین - آج مجکو بھی اون لوگون نے کفن خرید کرنے پر مجبور
کیا - مینے اون کو جواب دیا کہ مین مرنے کے واسطے یہان
نہین آیا ہون - طواف کعبہ اور زیارت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
بعد مین اپنے مکان کو جانا چاہتا ہون - اور اللہ تعالی اپنے
حبیب کے تصدق سے مجکو اور میرے ہمراہیان کو بسلامتی
میرے وطن کو پہونچا دے گا - یہہ لوگ بکشادہ پیشانی گھر گھر

کفن فروخت کرتے پھرتے ہین۔
سید حسن کوچک جو ہمارے زمزمے ہین۔ وہ بیان کرتے ہین
کہ تین روز سے ہمارا غلام بیگار مین پکڑا گیا تھا۔ آج وہ بھاگ کر
واپس آیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ترکی سپاہی مجکو منار لیگئے تھے
کثرت سے مزدور اور غلام بیگار مین آئے ہوے ہین کہ جو مردون کا
کفن دفن کرتے ہین۔ اگر تین ماہ تک برابر اہتمام جاری رہے
تو بھی تجہیز و تکفین ان مردون کی نہین ہوسکتی ہے۔ اور شہر
جیسا کہ چاہیئے صاف نہین ہوسکتا ہے۔ نعشین سڑگئین ہین
تعفن پھیل رہا ہے۔ ترک سپاہی جبرًا مزدورون سے مردون کی
جامہ تلاشی کرا رہے ہین۔ اگر ان کے پاس کچھ روپیہ نکلتا ہے تو
وہ ترک لے لیتے ہین۔ اور مزدورون کو چار چار ریال مزدوری
مقرر کرکے لیجاتے ہین۔ تمام دن ان سے کام لیتے ہین۔
اور شام کو بغیر دیئے مزدوری کے راستہ بتا دیتے ہین۔
اسی وجہ سے زیادہ مزدور بہم نہین پہونچتے۔ مین خیال کرتا ہون
کہ شاید کسی ایک آدہ مزدور کے ساتھ ایسا معاملہ پیش آیا ہوگا
تعداد اموات مین شمار مین ایک لاکھ بیس ہزار ہے۔
اور مکہ معظمہ اور جدہ اور راہ مدینہ اس سے علیحدہ ہے۔

سرکاری شمار سے منا کے اموات ستّہتر ہزار ہی - لیکن ہر کارے لوگون کو اس شمار پر یقین نہین ہی - ان لوگون کو نہ تجہیز نصیب ہوتی اور نہ غسل وکفن - دن کو گڈہے کہودے جاتے ہین - رات بہر وہ بہرے جاتے ہین - جنت المعلا کے جو کوئے کہولدئے گئے تہے کہ اوس مین مردے چن دئے جاوین - لیکن اب اس مین بھی گنجایش نہین رہی آخر بند کرنے کا حکم دیا گیا -

خاص مکہ معظمہ کی آبادی مین جو لوگ جان بحق تسلیم ہوئے وہ دو قسم کے ہین ایک مردے لاوارث کہ جنکی نعشین کوچہ وبازار سے اوٹہائی گئین اور اب تک اوٹہائی جارہی ہین - ابھی وہ سلسلہ ختم بھی نہین ہوا - اسکی تعداد کے نسبت سوا اس کے اور کچہ نہین کہا جاتا ہی کہ آسمان سے برسے ہین - اون کی تعداد خدا ہی خوب جانتا ہی - ہم اس قدر کہہ سکتے ہین کہ کوچہ وبازار مین مردون کا فرش تہا - اور بڑے بڑے گوشون مین ڈہیر لگے تہے - اور جس قدر اوٹہا کے دفن کئے جاتے تہے اوتنے ہی فورًا اور آجاتے تہے - دوسرے وہ مردے جن کے ورثہ تہے - اور اون کے ورثہ نے خود اہتمام کفن دفن کیا - ایسے مردے بہی باجازت سرکار اور بحصول چٹھی سرکاری دفن ہوتے ہین - اسموقع پر ایک ایک چٹھی کے ذریعہ سے پانچ پانچ اور سات

سات اور دس دس مردون کو دفن کیا گیا - ان چھپیون کا شمار
۱۲ ذی حجہ سے ۱۴ ذی حجہ تک تیرہ ہزار پانسو ۱۳۵۰۰ ہے - اور یہہ وہی
مردے ہین جو آبادی مکہ کے اندر مر گئے - عرفات اور منا اور
باہر کے لوگون کا اور لاوارث کا شمار معلوم نہین ہی - قیاس کیا گیا ہی
کہ وہ تاریخ ۱۰ الغایت ۱۴ صرف عرفات سے مکہ معظمہ تک ایک لک
آدمی طعمۂ وبا ہیضہ ہوے - اور پندرہ تاریخ سے اضافہ ہی
ہزارہا مردہ اسوقت تک قبرستان اور منا کے میدان اور پہاڑ پر
بے گور وکفن پڑا ہوا ہے - جس کا اہتمام بہت سرگرمی کے ساتھہ
ہو رہا ہے - دس تاریخ سے آجتک کوچہ و بازار مین صفائے
مطلق بند ہی - عملۂ صفائی کو اس قدر فرصت نہین ہی کہ وہ راستہ
سے غلاظت اوٹھاوین - ہر چہار طرف سے بو آتی ہی - اگر راستہ سے
مردے کم ہو جاتے ہین تو غلیظ کی وہ کثرت ہو جاتی ہی کہ راستہ چلنا
دشوار ہوتا ہی - اول ہی سے صفائی کم تھی - اور اب تو یک لخت صفائی
موقوف ہو گئی - پہلے کوچہ و بازار مین مردون کا فرش تہا - جب وہ اٹھہ گئے
تو ان کی جاے اب فضلہ کا ڈہیر ہی - اور بدبو دور دور تک مارتی ہے
اگر مکان کا دروازہ اتفاقاً کہین کہل گیا تو متعفن ہوا سے دم بند ہو جاتا ہی
غرضکہ حضرت ہیضہ اگر خود رخصت ہونا چاہتے ہین تو دعوت دیکر

روکا جاتا ہی۔ جو جمعیت سلطانی مکہ معظمہ کی متعینہ ہی۔ اون کی خیر خواہی قابل الحمینان نہین معلوم ہوتی ہے۔

ہیجدہم ذی حجہ م ۳ مرجولائی روز دوشنبہ

ہمنے آج مصمم ارادہ کرلیا کہ پچیس تاریخ ذی حجہ کو جو قافلہ مدینہ طیبہ کو جاتا ہے۔ اوس قافلے مین ہم بہی چلے جاوین گے۔ سید نورالحق صاحب جو تین چار روز سے علیل تھے۔ اور قبض کی شکایت کی وجہ سے بہت بیمار ہوگئے تہے۔ کل ایک معمولی مسہل لینے کی وجہ سے اون کی طبیعت صاف اور درست ہوگئی۔ اور اب بہ فضل ایزدی اچھے ہین۔ ہیضہ صاحب نے ابہی پیچہا نہین چہوڑا ہے ایک جانب سے ہیضہ صاحب مسافران اور اہل شہر کا دمبالہ دبا رہی ہین دوسرے جانب سے آتش زنی روزانہ ہو رہی ہی۔ آج بہی مکہ کے جنوبی گوشہ مین آتش زنی ہوی۔ تخمینًا دو صد مکانات جس پوش جل گئے۔ سید عمر علیشاہ جو حیدرآباد سے ۱۲۵ سو سوا سو ہمراہیون کے ساتہ آئے ہوے ہین۔ اور نواب دلاور النسا بیگم صاحبہ کی رباط مین اوترے ہین۔ یہ صاحب بسبب کثرت ہمراہیان یہان بہت وقعت کی نظر سے دیکہے جاتے ہین چنانچہ یہان کے ساکنین کو پہلے تو یہ خیال تہا کہ یہ ایک جماعت کثیر کو اپنے ذاتی خرچ سے حج کے لئے لائے ہین۔

آج دو معاملے بخلاف امید یہان کے لوگون کے اون سے ظہور
مین آئے - ایک تو یہ کہ اونہون نے اپنی ہمراہیون سے زرچندہ وصول
کر کے نیاز کی جسنے اس امر کی ساکنین کو شہادت دی کہ اون لوگون کا
اتنا بڑا صرفہ اونہون نے نہین اُٹہایا ہی - جس صورت مین کہ صرف نیاز
چندے سے کیگئی - بلکہ گاڑی بیل کیسکے مین اور یارون کی ٹہکارہی
مگر مین نہین خیال کرتا کہ شاہ صاحب نے زرچندے سے نیاز کی ہو
اون کے ساتہیون نے اونکو شاید بدنام کیا ہوگا - دوسرے تہورے
مساکین کے چٹہیات جہاز اون کے پاس امانت رکہے ہوے ہین
اور وہ مساکین شاید کسیوجہ سے اون سے علیحدہ ہوگئے ہون گے وہ
کہتے ہین کہ جب ہمنے وہ چٹہیات اون سے طلب کین تو شاہ صاحب نے
جواب دیا کہ چٹہیات نہین دئے جاتے - تمہارا جہان جی چاہے
ہمارے نام پر نالش کرو - ان دونو معاملات کے پیش آنے سے
شاہ صاحب کراہیت کی نظر سے دیکہے گئے - کہتے ہین غالبًا یہ چٹہیات
اون کو شاہ صاحب نے دلوائے ہونگے - واپسی کے وقت شاید
دوسرے لوگون کو دین -

عباس علی صاحب کا ایک خیریت نامہ آج کے روز ہمارے پاس
حیدرآباد سے آیا - وہ ہمارے عدن کے خط کی رسید دیتے ہین

اور خط کے نہ پہونچنے کی شکایت کرتے ہین - اوس سے بالاجمال
خیریت عزیزی حسن علی صاحب کی معلوم ہوی - اسیقدر غنیمت ہی
یہ خط دوسرے جون مطابق ۱۸ ذی قعدہ سنہ ۱۳۱۰ھ کا لکھا ہوا تہا -
کامل ایک ماہ مین ہمارے پاس پہونچا -
آج شام کے طواف مین حاجی صغیر یعنے مرزا قادر بیگ ہمارے
ساتہ تھے - جسوقت ہمنے طواف کی نیت کی - حاجی صغیر کو گود سے
مطاف کی جگہ اوتار دیا - جس وقت حاجی صغیر حجر اسود کے مقابل پہونچا
دونون ہاتہون کو اشارہ کرکے خود حجر اسود کو بوسہ دیا - اور
پیادہ طواف کرتا تہا - اور جسوقت حجر اسود کے مقابل آتا تہا -
ہاتہون کو جنبش دے کر بوسہ دیتا تہا - اکثر لوگ اس کی یہ حرکت دیکہکر
تبسم کرتے اور دعا دیتے تھے - مینے یہہ قصد کیا کہ چار چکر کے بعد
مین اوسکو گود مین اوٹھالون گا - ایک جانب سے مین اوس کا
ہاتہہ پکڑے ہوے تہا - اور دوسرے جانب سے محمد معز الدین جو
ایک شخص میرے ساتہ ہے - جب چار چکر ختم ہوے اوسوقت
مین نے اوس کو گود لین لینا چاہا - مگر اوس کی طبیعت کو پیادہ
طواف کے طرف راغب پایا - ہمارا مطوف ہم کو دعائین پڑہاتا تہا
اور ہمارا حاجی صغیر بہی کچہ الفاظ ادا کرتا تہا - مگر حاجی کے

کان تک شاید آواز مطوف کا برابر نہین آتا تہا۔ تو حاجی صغیر الدین
کا ہاتہہ چہوڑ کر مطوف کا ہاتہہ پکڑ لیا۔ اور مطوف کے ساتہہ ہو لیا۔
اور کامل ساتہہ چکر کیا۔ جب طواف ختم ہو گیا دعا مانگنے کہڑا ہو گیا۔
اسوقت مطوف حاجی کے قریب مطاف مین بیٹہہ گیا۔ اور حاجی کو ایک
ایک لفظ دعا کا ادا کرایا۔ پہر حاجی سے کہا کہ تم دعا مانگو جو تمہارا
جی چاہے۔ اوسوقت ہمارے حاجی نے اللہ سے دعا کی کہ اے
اللہ ہم کو تمام بہت سا دے۔ آج ہمارے حاجی کی عمر قمری
حساب سے دو سال نہ ماہ چھبیس یوم کی ہے۔ اس سال بارہ
چودہ لک کی تعداد حاجیون کی ہے۔ ان بارہ چودہ لک آدمیون
مین۔ ایک ہمارا حاجی صغیر ہے۔ کہ اس عمر مین اسنے پیادہ طواف
کیا۔ یہہ تائید غیبی ہے۔

نوزدہم ذیحجہ م ۴ مرجولائی روز سہ شنبہ

آج اونٹ کرایہ کر لئے۔ فی اونٹ تہتر ۷۳ روپیہ کرایہ ہوا۔ اپنے
اور اپنے دوسرے ساتہیون کے واسطے جملہ تیرہ اونٹ کرایہ
کئے گئے۔ اور ایک خط حیدرآباد کر بنام سید حسن علی صاحب

تحریر کیا - آج بھی مکہ معظمہ مین آتش زنی ہوی - دو روز سے اگر ہیضہ صاحب نے ہاتھہ کھینچا ہی - تو آگ نے دست درازی کی ہے خدا اپنے بندون پر رحم کرے -

بستم ذی حجہ م ۵ جولائی روز چارشنبہ

آج کا تمام دن معمولی کامون مین صرف ہوا - اور شام تک سفر کا انتظام کرتے رہے - اب بیماری ہیضہ بہت کمی پر ہی - سائہ ستر اموات اب بھی روزانہ ہین - جنرل ڈاکٹر کی پیشین گوئی کا ظہور ہوگیا ہی - یا تو ہوا واقعی صاف ہوگئی ہے یا یہہ کہ آدمی بہت کم ہوگئے - اسواسطے بہت کمی ہے - بہرحال اللہ کا شکر ہے کہ اطمینان کی حالت پیدا ہوتی جاتی ہے -

بست و یکم ذیحجہ م ۶ جولائی روز پنجشنبہ

پچیس جون کو نواب محمد حسن خانصاحب والی کدورہ اور اونکی خوشدامن نے اس جہان فانی سے سفر کیا تہا - آج اون کا فرزند جو نو دس سالہ تہا - اور جس کی بیمارے کی خبر سنکر نواب صاحب مکہ معظمہ سے منا تشریف لائے تہے - اور بیمار ہوے - اور الکنت فرزند یمین جام حمام پی لیا - اور یہی ایک فرزند اون کی گہر بلکہ ریاست کا چراغ تہا - اور بعد نواب صاحب کے اون ارکان دولت اور اعیان ریاست اور اہل خاندان محل نواب صاحب

مرحوم کی زندگانی کا باعث تہا۔ باپ کی جدائی کی تاب نہ لاسکا اور عزیز و یگانہ ارکان دولت کی کچھ پروا نکر کے منزل بقا کا رستہ لیا اور اپنے پدر کے آغوش مین جاکر سوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

کدورہ ایک ریاست بُدیل کہنڈ مین ہے۔ یہہ ریاست بہت چھوٹی ہے لیکن وقعت اس ریاست کی بڑے ریاستون سے کم نہین ہے۔ ابھی تھوڑے زمانے پہلے یہہ ریاست کوڑٹ تھی۔ بدشواری یہہ نوابصاحب باختیار ہوئے تھے۔ ان کے باپ بقید حیات ہین جنہون نے بعد حج کے ترک دنیا کی تھی۔ اور دس ہزار روپئے سالانہ پر اکتفا کر کے لکہنو اپنا مسکن بنایا تھا۔ ان نوابصاحب کی رخصت کے بعد اعیان ریاست کی زندگی۔ اس بچے کے اوپر تھی۔ اس بچے کا سفر باپ سے زیادہ صدمہ کا دینے والا ہوا۔ جب نوابصاحب کے پس ماندگان کو نوابصاحب کا خیال آتا ہوگا تو یہہ بچے کی صورت اون لوگون کے دل کو تشفی اور تسکین دیتی ہوگی۔ خصوصًا اہلخانہ نوابصاحب کو اپنے شوہر کا غم غلط کرنے کو یہہ بچہ کافی ہوگا۔ مگر اب جگر گوشہ کے انتقال کرنیسے عجب نہین کہ اون کی حالت تبدیل اور رشتۂ حیات کمزور ہوگیا ہو یہہ نوابصاحب ریاست مین باختیار ہونیکے بعد ادائی شکرے کے واسطے آئے تھے۔ کہ خداوند عالم نے اون کو خلد برین مین

نعمت عظمےٰ سے سرفراز کیا۔ اور اون کے بچے کو بھی باپ کے آغوش سے علیحدہ نہین کیا۔

اے رب العزت عجب بے پروا تیری ذات ہے۔ شداد کے ساتھ وہ دنیوی مراعات اور اس بچے کے ساتھ کچھ بھی نہین اے خدایا تیری مصلحت تو خوب جانتا ہے مگر مہمانون پر بھی دنیوی مراعات ضرور مبذول فرما۔ کہ تو ارحم الراحمین ہے۔ اور تیرے مہمان تیرے گھر اپنا کاروبار چھوڑ کر حاضر ہوے ہین۔ اگر اونمین سے بعض کی عمر کم اور وقت آپہونچا ہے تو۔ عمر کے رشتہ کا دراز کرنا بھی تیرے قبضہ قدرت مین ہے۔ اے اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم سب تیرے فضل کے امیدوار ہین۔

شریف مکہ کو ہمنے دو مرتبہ راستہ مین دیکھا۔ اکثر شریف بگی مین جاتے ہین۔ دو سوار ہمراہ رہتے ہین۔ جب سواری جاتی ہے تو دو طرفہ لوگ سلام کو کھڑے ہوتے ہین اور بہت ادب سے سلام کرتے ہین۔ مگر ممدوح الیہ سلام نہین لیتے ہین۔ سواری بہت آہستہ چلتی ہے۔ کہ راستہ مین کسیکو تکلیف نہو۔ معلوم نہین کہ شریف صاحب کے نزدیک سلام کا جواب دینا کیون ممنوع ہے۔ بعض لوگون سے مین نے اس کی کیفیت دریافت کی وہ

بیان کرتے ہین - کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جب لوگ سلام کرتے ہین
تو شریف صاحب سیدھے ہاتھ کے اونگلیون کو جنبش دیتے
ہین - جس سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے - کہ سلام قبول ہوا
مگر مینے اونگلیون کو بھی ہلاتے نہین دیکھا -
اس سال اونٹ کا کرایہ بہت گران ہوگیا ہے - اونٹونکے کرایہ کا
نرخ معلمون اور شریف صاحب کی راے پر موقوف ہے کہتے ہین
کہ ایک اونٹ کے کرایہ مین ایک ریال حق سلطانی اور تین ریال
معلمون کے اور دو بادشاہ اور پانچ شریف کا حق ہوتا ہے یہ جملہ
گیارہ ریال فی اونٹ لے لیا جاتا ہے اگر یہ بات سچ ہے تو حاجیونپر
سخت مصیبت کا باعث ہے - اور اس سال مین کچھ زیادہ معلوم
ہوتا ہے - اسواسطے کہ جب ہمنے معلم سے علیحدہ ہوکر اونٹ کرایہ کرنا
چاہا تو باون ۵۲ روپیہ کو کرایہ اونٹ کا ہوتا تھا - اور معلم کے ذریعہ سے
تہتر ۷۳ روپیہ کو کرایہ ہوا - اور سوا اسکے فی اونٹ اور چھہ روپیہ
بنام نگہداشت دیے گئے تو اس سال مین حاجی لوگ بہت کثرت سے
لوٹ لیے گئے - جان کی تو حضرت ہیضہ نے خبر لی - اور مال کے معلمون
اور حکام مکہ نے - بیس تاریخ سے برابر قافلہ چلا جارہا ہے اور ایک
مقام شہر سے شہدا ہے - وہان جمع ہوتا ہے - سنا جاتا ہے کہ

دوشنبہ کے روز مقام شہدا سے قافلے کا کوچ ہوگا۔ ہمارا معلم ہمکو بھی بعد فراغ جمعہ کے کوچ کرنیکی تاکید کرتا ہے۔

بست و دوم ذیحجہ م ۷ جولائی روز جمعہ

اب بفضل ایزدی مطلع صاف ہے ہیضہ صاحب کوچہ و بازار مین نظر نہین آتے ہین اور نہ شور سنا جاتا ہے۔

عمر علیشاہ صاحب جو سجادۂ درگاہ ہنمکنڈہ علاقہ حیدرآباد دکن یہان حج کو تشریف لائے ہوئے ہین اون کے یہان ایک کرامت ظاہر ہوئی ہے یعنے جسوقت صاحب موصوف کو یہ تردد ہوا۔ کہ واسطے زیارت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے سفر بحری اختیار کرنا چاہیئے یا بری۔ اوسی شب حضرت نے خواب مین جناب رسالتمآب صلعم کو دیکھا کہ حضرت ارشاد فرماتے ہین۔ کہ تمکو بری سفر اختیار کرنا چاہیئے۔ چنانچہ شاہ صاحب نے خواب سے بیدار ہوکر اپنا تھیہ بری طریق پر ظاہر فرمایا لیکن شدت گرمی سے پریشان تھے کہ اس عرصہ مین شاہ صاحب کے نبسہ کا بیماری نے دامن پکڑا ہنوز اسکا انتظام نہین ہوا تھا۔ کہ ملک الموت نے اوس صغیر کو آگھیرا۔ آخر وہ بچا کھیلتا ہوا دار البقا کو چلا گیا۔ اب شاہ صاحب ضرور متردد ہونگے۔ کہ جہلم کے واسطے بیس دن توقیام کرنا ضرور ہے اور آنحضرت کی خدمت مین زیارت مدینہ کا ذکر آچکا ہے۔ لیکن جب

ایسا معاملہ انسان کو پیش آجاوے تو سوائے مجبوری کے اور کیا ہوسکتا ہے۔ مگر مین خیال کرتا ہون کہ شاہصاحب اب بعد دفع ہونے گرمی کے روانہ مدینہ طیبہ ہون گے اون کے ساتھ کے لوگ اس توقف سے بہت پریشان ہین۔ ہماری سواری کے اونٹ آج تین بجے انگریزی ہمارے مکانپر آگئے۔ یہ جملہ چودہ اونٹ تھے۔ تین بجے ہمنے سامان لادنا شروع کیا۔ اور سات بجے شب کے ہم سوار ہوے۔ سامان کی بہت بد انتظامی تھی۔ زنانے کو سوار کرایا اور ہم سب باستثنائے چند آدمیون کے پیدل روانہ ہوئے۔ اور آٹھ بجے شب کے منزل شیخ محمود کو پہونچے یہان سے مقام شہدا تک حاجیونکا قافلہ پڑا ہوا ہے۔ اس جگہ ہم نے قیام کیا۔ اور خیمے نصب کردئے جسقدر شغدف ہمارے معلم کے تھے۔ ایک بیضوی حلقہ بناکر رکھے۔ درمیان مین ایک مشعل روشن کیگئی۔ اور پانچ سیدی جو ہمنے اجیر مقرر کئے تھے پھرسے پر کھڑے ہوئے۔ بارہ بجے تک وہ لوگ بہت سرگرمی سے آواز دیتے رہے۔ اور بارہ بجے شب کے بعد معلوم ہوا کہ وہ سب سو گئے

بست و سوم ذیحجہ م ۸ر جولائی روز شنبہ

صبح کے وقت ہمنے اپنے معلم سے شکایت کی کہ بارہ بجے بعد محافظین سو رہے اسکی کیا وجہ ہے۔ اوس نے جواب دیا

کہ سامنے باغ شریف مکّہ کا ہے۔ اور کل کے شب کو شریف صاحب
باغ مین تھے۔ ہمارے ملازمون کی آواز سنکر شریف صاحب نے
منع کیا ہے۔ اسواسطے محافظون نے آواز بند کردی۔ چونکہ شریف صاحب
باغ مین ہین اس لئے اس قریب کی نہر سے پانی لینے کو بھی منع کیا گیا ہے
جب شریف صاحب برخاست کرینگے پانی لینے کی اجازت ہوجاویگی
چنانچہ قریب نو بجے کے شریف صاحب مکے کو تشریف لے گئے
اور پانی لینے کی اجازت ہوگئی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ طریقہ
امام حسین کے زمانے سے برابر چلا آتا ہے۔

اور یہہ نہر زبیدہ ہے۔ دریاے فرات ہی سے آئی ہے۔ معلوم
نہین عرفات مین تنگی کیون ہے۔ گیارہ بجے فاطمہ بادیکے حاکم شریف
عبداللہ میرے خیمہ مین آئے اور مجھ سے ملاقات کی۔ مین اونکی
زبان نہین سمجھتا تھا۔ اور نہ کوئی ترجمان تھا۔ کچھ کچھ ضروری باتین
کین ضروری مراعات کے بعد رخصت کیا۔ جس جگہ ہمنے قیام کیا ہے
اس میدان کو پہاڑون نے ایسا گھیرا ہے۔ کہ بالکل قلعہ بن گیا ہے۔
تمام دن باد سموم چلتی رہی۔ ہر شخص نے موٹے کپڑے پہن لئے
اور سر اور کانون کو باندہا۔ ہر چہار طرف سے پہاڑون کی بہت
قریب تھی اسیوجہ سے باد سموم کثرت سے چلتی ہے مسافر بہت پریشان رہے

یہ مقام شہر کے آبادی کے قریب ہے۔ شہر کا بازار اس جگہ سے نظر آتا ہے۔ ان پہاڑون کے دامنون مین بدوی لوگ بہت کثرت سے آباد ہین۔ یہان چور تو نہین مگر اور چکے بہت ہین۔ مولوی روشن علی صاحب نے جنکا ذکر ہمنے قمران کے مقام مین کیا ہے۔ وہ میرے نزدیک آئے اور بیان کیا۔ کہ مین اسوقت نہر پر پانی بھرنے گیا تہا۔ میرا چمبو ایک بدو نے لیکر پانی پیا۔ اور رکھ کر چلا گیا۔ دو عورتین جو وہان بیٹھی تھین ایک نے اوسمین سے اوس چنبو کو اوٹھا کر نہر کے پانی مین ڈال دیا جب مینے واویلا کیا۔ تو وہ عورتین کہنے لگین کہ وہ بدو چور تھا لیگیا ہے اس عرصہ مین ایک دوسرا بدو آیا۔ اور اوس ماجرے کو سنکر اوس نے ایک عورت کو مارنا شروع کیا۔ اسکی مار سے دوسری عورت نے نہر سے وہ چنبو نکال کر حوالہ کیا۔ مولوی صاحب اس بات پر افسوس کرتے تھے کہ یہہ چنبو دو فلوس سے زیادہ تھوگا جسکے واسطے اون عورتون نے یہہ فعل کیا۔ یہہ داستان مولوی صاحب کی ختم نہین ہوئی تھی کہ مسمی آیاز ہمارے یہان کا خادم ایک بدوانی عورت کو پکڑے ہوئے میرے پاس لایا اور بیان کیا کہ مین نہر پر پانی بھر رہا تھا۔ اس عورت نے مجھسے ڈول پانی بہرنیکو مانگا۔ مینے رحم کرکے ڈول دیا۔ اس عورت نے اوس ڈول کو گہرے پانیمین پہینک دیا۔ اب اوسکا کہان

مشکل ہوگیا - وہ بدوانی عربی زبان مین کچھ سخت الفاظ کہتی تھی -
دریافت کیا - کہ اس ڈول کے سوائے اور کوئی ڈول ہے - اوس نے
کہا اور بھی ہے - مینے اوس بدوانی کو چھوڑ دیا - اس معاملہ کو
تھوڑا وقفہ نہین ہوا تھا - کہ آٹھ یا نو سال کا لڑکا بدّو کا ایک ڈول
ویسا ہی لیکر میرے پاس آیا - اور ایک روپیہ قیمت طلب کیا -
مجکو شبہ ہوا کہ وہی ڈول یہہ بچّہ نکال لایا ہے - اور ہمارے ہاتھ
ایک روپیہ کو فروخت کرتا ہے - جب مینے اس سے بات کی تو
معلوم ہوا کہ جس خیمہ مین تہا - اوسکے پیچھے یہہ دوسرا ڈول رکھا
ہوا تھا - یہہ لڑکا اوس ڈول کو اُٹھا کر ہمارے ہاتھ فروخت
کرتا ہے - اس بچے کی دلیری پر آفرین ہے - کہ جسکا اُس نے
ڈول چرایا ہے - اُسی کے ہاتھ بیچنے آیا ہے - جب یہہ بات
ثابت ہوئی کہ یہہ ڈول خیمے کے پیچھے سے اُٹھا کر ہمارے ہاتھ
فروخت کرتا ہے مینے اس بچے کے طرف دیکھا - ابھی کچھ زبان سے
نہین کہا تھا - کہ وہ لڑکا ایسا بھاگا - کہ کسی کے ہاتھ نہ آیا - لوگ
اوسکے پکڑنے کو دوڑے - مگر وہ چلدیا - جب وہ لوگ واپس آئے
جو اوسکے پکڑنے کو گئے تھے - اوس لڑکے کو دیکھا کہ وہ بھی
پیچھے پیچھے دوڑتا چلا آرہا ہے - اور اب لوگ ہوشیار ہوگئے

کہ اس قسم کے معاملات بھی پیش آتے ہین ۔
تصویر حامی کو دیکھکر بہت متعجب ہوتا تھا۔ کہ آجتک شیطان کی
صورت کیسنے نہین دیکھی۔ پھر تصاویر کیسے بنائے گئے ہین۔ اور
وہ بھی بدشکل۔
ایک بزرگ نے شیطان سے پوچھا۔ کہ تیرے صورت تو بہت حسین ہے
لیکن تصویر بدشکل بنائے جاتے ہین۔ اسکا کیا سبب ہے۔ اوسنے
جواب دیا کہ ہرچند مین بہت خوبصورت ہون لیکن قلم دشمن کے
ہاتھ مین ہے۔ جیسا چاہین بنادین ان بزرگ نے اس جواب کو
سُنکر سکوت اختیار کیا۔ حالانکہ یہہ جواب اور سکوت بزرگ کا
ٹھیک نہین تھا۔ اس واسطے یہہ بات تجربہ سے معلوم ہوتی ہے۔ کہ
وہ صورت حامی خیالی ہے اور وہ اُسکے جسم کی تصویر نہین ہے۔
بلکہ اوسکی خصلت کی تصویر ہے۔
مجکو جو تجربہ ہوا وہ یہہ ہے کہ جب مین مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو
روانہ ہونے لگا۔ پانچ چار آدمی مراد آباد کے رہنے والے میرے
پاس آئے اور مجھسے اپنی عسرت بیان کئے۔ اور خواہش کی کہ ہمکو
اونٹ کرایہ کرادو۔ مین نے اپنے معلم سے کہکر۔ اون کو کرایہ
کرادیا۔ جب مین مقام محمود پر پہونچا۔ اپنے خیمہ مین بیٹھا ہوا تھا کہ

ایک شخص ستر اسی سال کی عمر کا کی طریق پر پگڑی سر پر - اور جبہ زیب کمر بستہ مقدس صورت آموجود ہوئے - پہلے بہت اخلاق سے پیش آئے اوسکے بعد اونھون نے بیان کیا کہ مین معلم ہون - اور میرے پانچ حاجیون نے اونٹونکا کرایہ آپ کی معرفت سے کیا ہے - اوسمین نی اونٹ تین ریال ہمارا حق ہے - آپ گواہ رہین کہ مین آپ کے معلم سے وہ روپیہ لے لونگا - مینے دریافت کیا - کہ مین کس بات کا گواہ ہون اونھون نے جواب دیا - کہ یہ پانچ آدمی ہمارے حاجی ہین - مینے کہا - کہ مجھکو علم نہین کہ وہ تمہارے حاجی ہین یا کسی دوسرے کے اونھون نے جواب دیا - کہ اب مین آپ کو علم دلاتا ہون کہ وہ میرے حاجی ہین - مینے کہا کہ مین گواہ ہون کہ آپ نے مجھکو علم دلایا ہے پھر اونھون نے کہا - کہ حاجی خود بھی اقرار کرتے ہین - مینے کہا کہ اسکا بھی گواہ ہون - کہ آپ کہتے ہین کہ حاجی اقرار کرتے ہین اونھون نے کہا تمھارے معلم کو خود بھی اقرار ہے مینے کہا کہ مین اسکا بھی گواہ ہون - کہ آپ نے ایسا کہا - اونھون نے خفا ہوکے کہا - کہ نہین مین نے ایسا نہین کہا حاجی اور معلم خود اقرار کرتے ہین تو مین نے کہا - کہ پھر تم جاکر کیون نہین لے لیتے جب اون سب کو اقرار ہے - تو دیر کیا ہے کیا آئندہ کہین جاکر نالش کروگے -

جو شہادتین جمع کرتے جا رہے ہو۔ وہ اقرار کرتے ہین تو جاؤ اول سے
مانگ او۔ یہہ سنکر وہ صاحب بہت ناراض ہوے اور کہا
کہ آپ شہادت سے انکار کرتے ہین۔ اور مین جو آپ کے نزدیک
آیا تہا کچہہ سمجہکر آیا تہا۔ اور یہان آکر کچہہ معلوم ہوا میرا خیال غلطی پر تہا
مینے کہا۔ کہ مین لاحول پڑہتا ہون۔ انشاء اللہ آپ کا خیال درست
ہوجائیگا۔ وہ بزرگ بہت ہی غیظ مین آکر اوٹھ کہڑے ہوئے۔ گئے
تو نہین۔ لیکن پہر وہی بک بک زق زق کرنے لگے۔ مین نے کہا
کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہہ کہنے کے ساتھہ ہی وہ چلتے پہرتے
نظر آئے پیچہے معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ مین جو بہت بڑے نامی مولوی
محمد حسن صاحب ہین۔ وہ یہی صاحب ہین۔ واقعی ان صاحب کی صورت
تو بہت مقدس تہے۔ مگر خصلت اون کی لاحول کی وجہ سے معلوم ہوئی
شام تک قافلے مین تردد رہا کہ کب برخاست ہوتا ہے۔ قریب
مغرب کے معلمون نے کہا۔ کہ اب کل روانہ ہونگے۔ آج تمام شب
ہوشیار باش کی آواز رہی اور معلمون نے خود بہی گرد قافلے کے دورہ کیا

بست و چہارم ذیحجہ ۹ر جولائی روز یکشنبہ

تاریخ ۱۶ر جون مین محمد یعقوب صاحب ملازم نواب وقار الامرا بہادر
کے آئینگا۔ اور اونکی پریشان حالت کا ذکر کیا ہے۔ جب سے

وہ ہمارے ہی پاس تھے۔ جب عرفات سے واپس آئے۔ ایک روز کے بعد اون کو بخار آیا۔ ہر چند کہ علاج کیا گیا۔ مگر بخار دفع نہیں ہوا اور دن بدن اون کی بیماری ترقی پذیر ہوتی رہی۔ یہانتک کہ مدینہ کو اوسی بیماری کی حالت مین روانہ ہوئے۔ اور مقام محمود پر زیادت سے قبل اونھون وفات پائی۔ آج صبح قریب چار بجے شب کے ہمارا قافلہ وادی فاطمہ مین پہونچا۔ جس جگہ ہمارے اونٹ اوتارے گئے۔ یہان ریگ ہین۔ ایک قبر بنی ہوئی تھی۔ صرف ریگ کا تھوڑا سا ڈھیر تھا۔ لیکن اوس جگہ اسقدر تعفن آتا تھا۔ کہ اوس مقام پر ٹھہرا نہین ہوا جاتا۔ مجبور وہان سے سامان اوٹھاکر دوسری جگہ رکھا اور خیمہ وغیرہ استادہ کرائے اس عرصہ مین صبح ہوگئی۔ مین نماز صبح کی پڑھکر سوگیا۔ مکہ سے نو کوس یہ مقام ہے۔

بست و پنجم ذیحجہ م ۱۰ مرجولائی روز دوشنبہ

اس مقام پر کوّے کثرت سے دیکھے گئے۔ جب سے ہم حدود حرم مین داخل ہوئے۔ کوّے کا نشان نہین پایا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے جانور حدود حرم کے اندر نہین آتے۔ اور یہ مقام حرم سے علیحدہ ہے۔ اور آج بہت جلد قافلہ برخاست ہوگیا۔ گیارہ بجے دن کے تیاری ہوئی اور بارہ بجے روانہ ہوا۔ یہ منزل

چوالیس میل کی ہے - چھ پھر کامل برابر اونٹ چلے صبح چھ بجے کے قریب مقام اسفہان جسکو چاہ چاریاری کہتے ہین پہونچے -

بست و ششم ذیحجہ ۱۱ جولائی روز سہ شنبہ

آج کی منزل چالیس میل کی ہے - آج دس بجے دن کے قافلہ روانہ ہوا اور دوسرے روز آٹھ بجے دن کے مقام قدیمہ پر قیام کیا - جسوقت قافلہ مقام اسفہان سے روانہ ہوا - اوّل اوّل پہاڑ بہت کثرت سے دیکھے گئے - اسکے بعد بڑے بڑے میدان شروع ہوے بعد مغرب ایک پہاڑ کے دامن مین گذر ہوا - جو مقام اسفہان سے بارہ کوس ہے - اس پہاڑ کے جانب جنوب بہت کثرت سے پانی جاری ہے - اس جگہ سے سمندر بہت قریب ہے - یہان کے لوگون کے بیان سے معلوم ہوا کہ سمندر بہت جوش پر ہے - اسواسطے کہاڑی سے پانی چڑہ آتا ہے - جو اس پہاڑ کے دامن تک پہونچگیا ہے - اس پانیمین ایک ساعت کامل اونٹ چلا کئے - اس منزل مین نشیب و فراز بہت تھا شب کا رہستہ بہت تردد کے ساتھ گذرا -

صبح آٹھ بجے مقام قدیمہ پر قافلے نے نزول کیا - یہان ایک اور قافلہ جو مکہ معظمہ سے دو روز قبل ہمسے روانہ ہوا تھا - ہمارے انتظار مین

بڑا ہوا تھا۔ اب وہ بھی دونون ملگئے۔ اور ایک قافلہ ہوگیا بہت سے یہان قافلہ اوترا ہے۔ کثرت سے لوگ تربوز فروخت کرنے لاتے ہین۔ اور بہت ارزان بیچتے ہین۔ سمندر مین جو بنگلے وغیرہ کھڑے ہین۔ اونکی مستول اونٹ پر سے خوب دکھائی دیتے ہین یہان مچھلی تازی فروخت ہوتی ہے۔ اس مقام پر نسبت دوسرے مقامات گذشتہ کے کسیقدر جھوپڑے زیادہ ہین۔ گذشتہ مقامات پر دس پانچ جھوپڑے سے زیادہ نہین تھے یہان پندرہ بیس کی تعداد ہے

بست و ہفتم ذیحجہ م ۱۲ جولائی روز چہارشنبہ

اس قدیمہ سے قافلے بارہ بجے دن کے روانہ ہوا۔ اور آٹھ بجے دوسرے روز رابغ پہونچا۔ یہ مقام قدیمہ سے بیالیس میل ہے اس تمام راستہ مین جانب مغرب سمندر اور جانب مشرق جنگل ہے اور وسیع وسیع میدان ہین۔ جو ہندوستان کے میدانون کے مشابہ ہین اور بہت خوشنما۔ ہزارہا بیگہ زمین جو قابل الزراعت ہے۔ افتادہ پڑی ہے یہان کے باشندے کہین کہین باجرہ بوتے ہین۔ یہان سے سمندر ایک میل کے فاصلے پر ہے۔ رابغ مین بہ نسبت دوسرے مقامات کے آبادی بہت بڑی ہے۔ اور جھوپڑے کھجور کے تنون سے بنے ہوے ہین۔ صفائی بالکل نہین ہے۔ یہان ایک قلعہ ہے۔

لیکن ابتر حالت مین ہے - فوج سلطانی بھی رہتی ہے چور بہت
کثرت سے ہین - بدون کی حالت بہت خراب ہے - جو شخص
اون کو کچھ دیتا ہے اوس سے تھوڑی دیر کو راضی ہو جاتے ہین -
اور پھر بدطال کہنے لگتے ہین - دو روز سے سموم بالکل موقوف ہے
اور گرمی بھی بہت کم ہے - یہان جنگل بہت پر فضا ہے جس روز سے
مکہ سے روانہ ہوے ہین - آجتک کسی قسم کی تکلیف نہین ہوئی
اکثر لوگونکا بیان ہے کہ مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ تک سفر بہت مشکل ہے
اسوقت تک بالکل غلط معلوم ہوتا ہے - بہت آرام سے منزلین طے
ہوتی ہین - چھ پہر کامل اونٹ چلتے ہین - اور دم بھر مقام کرتے ہین

بست و ہشتم ذیحجہ ۱۳ اجولائی روز پنجشنبہ

آج کے روز ہمارے یہان تمام قافلہ کے بدو اور اون کے سردار
اور معلم اور اون کے ہمراہیون کی دعوت تھی - اس سفر مین ہم
کہانیکا انتظام نہین کر سکتے تھے - اسواسطے نقد روپیہ دیا گیا - اون
لوگون نے دنبہ اور چاول خرید کر پلاؤ پکا کر کھایا - آج تمام دن بدو
ہمسے راضی اور خوش رہے - یہ دوسری منزل ہے کہ ہمکو پانی
شیرین نہین ملتا ہے - بدو لوگ دور دور سے شیرین پانی لاتے ہین
اور فروخت کرتے ہین - ہمنے مقام اسفہان سے اسقدر پانی لے لیا تھا

کہ اتنک کام آیا۔ اور کیقدر ان مقامات مین بھی خرید کیا۔ راسخ کے
جنگل مین جب مین پہونچا۔ جہانتک نظر جاتی تھی۔ کھجور کا جنگل نظر آتا
تھا۔ اسوقت ہمکو حیدر آباد کے وہ شوقین لوگ جو کھجور کے پانی کے
شوق رکھتے ہین یاد آگئے۔ اور یہہ خیال ہوا کہ اگر قافلے مین حیدر آباد کے
وہ لوگ ہونگے۔ تو ضرور اون درختون کو دیکھکر اون کے منھ سے
پانی چھوٹ نکلا ہوگا۔ قریب چار بجے کے راسخ سے قافلہ روانہ ہوا
تھوڑی دور جنگل مین ایک نعش بے گور و کفن پڑے ہوے نظر آئے
دو یا تین روز کے تشخیص کی جاتی تھی ہمارے ساتھ کے معلم اور اون کے
غلامون نے اوسیوقت زمین مین گڑھا کھود کر دفن کر دیا آج مین اپنی
عادت کے موافق آخر وقت مین سانڈنی پر سوار ہوکر ہوا خوری
کر رہا تھا کہ ایک شخص حیدر آبادی میرے پاس آے۔ اور
عاجزانہ کلام کرنے لگے۔ مینے اون کی حقیقت دریافت کی اونہون نے
دو معاملے عجب تعجب خیز بیان کئے۔ ایک تو یہہ بیان کیا کہ میرا
نام نصرت علیخان اور مین منور الدولہ بہادر کا پوتا ہون عمر علیشاہ صاحب
ساتھ آیا تھا۔ اور بارہ سو روپیہ میرے نزدیک تھے جو شاہ صاحب کے
نزدیک امانت تھے۔ جب مین مکہ مین پہونچا۔ تو عمر علیشاہ صاحب نے
پانسو پچاس روپیہ میرے حوالے کئے۔ اور باقی روپیہ کے نسبت

بیان کیا۔ کہ وہ خرچ ہو گئے۔ اور شاہصاحب نے نکال کر کے نکال دیا۔ پھر صاحب شاہصاحب کے حقمین بد دعا کرتے تھے۔ دوسرا واقعہ یہہ بیان کیا۔ کہ جس اونٹ پر مین ہون۔ اس اونٹ کا بدّو ہر روز میرے شغدف مین آکر سوتا ہے۔ اور مجکو باہر نکال دیتا ہے لاچار مین پیدل چلتا ہون۔ مینے ان دونون واقعات کو سُنکر افسوس کیا۔ کہ بکری جہان جاویگی ضرور حلال ہو دیگی۔ اون کے روپیہ کا مجھسے کچھ انتظام نہو سکا۔ مگر سواریکا یہہ انتظام کیا کہ جو سردار بدوان اور معلم میرے ساتھ ہے۔ اوس سے کہکر اوسیوقت بدّو کو تنبیہ کرائی۔ اور سواری کی ان کو آسایش ہوگئی عمر علیشاہصاحب نے اگر ایسا کام صاحبزادہ صاحب کے ساتھ کیا تو بہت نادرست معاملہ ہوا آج جو اونٹ شغدف کا ہماری سواری مین تھا وہ بہت خراب تھا۔ تمام رات آرام نہین ہوا بہت تکان تھا۔ آخر دوسرا اونٹ تبدیل کرایا گیا۔ صبح قافلہ ہمارا منزل بیر مستورا کو پہونچا۔ یہہ مقام رابغ سے چھبیس میل ہے۔

بست و ششم دیجہم ۲۶ جولائی روز جمعہ

جب ہم مکہ سے روانہ ہوئے تھے۔ بی بی بیدہ بیگم کو بخار تھا تین روز تک بخار آتا تھا۔ بعد تین روز کے بخار رفع ہوا اگے

لیکن چیچک نکل رہی ہے۔
بیر ستور ایک چاہ کا نام ہے جس سے قافلے کے لوگ پانی لیتے ہین
اوس مقام پر دس بارہ آدمی آباد ہین۔ اس جگہ واسطے نگہبانی چاہ کے
سلطان کے ملازم رہتے ہین یہان کا پانی بہت ضرر رسان ہے۔ جو شخص
یہان کا پانی پیتا ہے۔ اسہال جاری ہوتے ہین اور پیچش بھی
ہوجاتی ہے۔ ہمارے پاس جو پانی تہا۔ وہی پینے مین استعمال کیا گیا
اور یہان کا پانی دوسرے کامون مین خرچ کیا گیا۔ اس پانی کا عجب
ذائقہ ہے۔ جسوقت پیا جاتا ہے شیرین معلوم ہوتا ہے۔ اور
پینے کے بعد زبان کا ذائقہ تلخ ہوجاتا ہے۔
ایک بجے قافلہ یہان سے روانہ ہوا۔ اور دوسرے روز صبح چھ بجے
مقام بیر شیخ پر اوترا یہ مقام بیر ستور سے تین میل ہے۔ اور
یہ بیر شیخ ایک چاہ کا نام ہے آجکی منزل مین خطرات بہت کثرت سے
تھے۔ سارق لوگ ہمارے قافلے کے آگے پیچھے نظر آتے تھے
جسوقت وہ لوگ نظر آئے قافلے مین ہر قسم کی ہوشیاری ہوگئی
آج بعد دس بجے شب کے مین سانڈنی پر سوار ہوکر اپنے قافلے کی
خود نگرانی کرتا تہا۔ اس قافلے مین کدورہ کے لوگ بھی ہین۔ جب مین
اون کے قریب سے ہوکر اور خیریت کی خبر لیکر گذر گیا میری

سواری کی سانڈنی بہت تیز رفتار تھی - تھوڑی دور پہونچا کہ ملازمان
کدورہ نے جسکے ہاتھ مین مشعل تھی - پریشان آواز سے مجکو
پکارا - مین اوسکی آواز کے ساتھ اوسکے پاس پہونچا - اوس نے
کہا کہ بھالو زمین مین گیا ہے - وہ روشنی لیکر آیا - مینے دیکھا
کہ ایک شخص ہندی لباس پہنے ہوے اوندہا زمین پر پڑا ہے
اور منہ چھپائے ہوے ہے - اوس شخص نے دور سے
مشعل دکھائی - اور دوسرے ایک شخص نے اوس کو لکڑی سے
ہلایا - مگر اوس نے آواز نہین دی - ایسا معلوم ہوا کہ وہ چور تھا
قافلے کے قریب چوری کے غرض سے پہونچ گیا تہا - مگر جب
ہمنے دیکھ لیا - تو اوس نے بخیال اسکے کہ سانڈنی کے مقابل
مین بھاگنا دشوار ہوگا - زمین پر گر پڑا - اور اپنے آپ کو مردہ
بنایا - ہرچند اوسکو جنبش دیگئی مگر اوسنے حرکت نہ کی - بہرحال
اوس کو بھاگنے کا موقع دیدیا - اور اپنے قافلے کے نگرانی مین مشغول ہوا

غرہ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۱ھ ۱۵ جولائی سنہ ۱۸۹۳ء روز شنبہ

نماز صبح کے وقت ہم بیر شیخ پر پہونچے پانی اسکا شیرین ہے
مگر بالکل کیچڑ - جس جگہ ہمارا خیمہ ہوا - اوس سے تھوڑے
فاصلے پر ایک قبر تھی - جس سے تعفن اسقدر جاری تھا کہ تمام قافلہ

پریشان ہوگیا تہا - آخر مین اوس قبر پر پہونچا - اول فاتحہ پڑہا
بعد اوس قبر پر بہت ساریت بچہوایا - اوسپر پانی چہڑکوادیا -
کیقدر بوکم ہوئی - بعد اسکے خیمے ڈیرے نصب کئے گئے -
اس مقام پر گوشت ایکروپیہ سیر ملا - آج ہمکو چہٹی منزل ہے - اس رستہ مین
اسوقت تک ہر قسم کا آرام رہا - اور طبیعت کو فرحت رہی -
آب وہوا اسوقت تک درست پائی گئی ہے - دو بجے دن کے
مقام پیر شیخ سے قافلہ روانہ ہوا - اور گیارہ بجے شب کے
مقام ابیار حسانی پر قافلے نے پہونچکر قیام کیا -
شام تک قافلے کے لوگ بیخطر چلا کئے - بعد مغرب کے خطرناک
حالت پیدا ہونے لگی - چورونکا اندیشہ زیادہ ہونے لگا - تہوڑے
تہوڑی دور پر ایک ایک دو دو چور نظر آنے لگے جو بدو جمّال
یعنے اونٹ والے ہمارے ساتھ تھے - وہ پریشان ہوگئے
اور سب نے اپنے اپنے ہاتھون مین تلوارین برہنہ کرلین - اور
وحشت ناک حالت سے جنگل کے طرف دیکھ کر چلنے لگے - اور
نعرۂ سخت ہوشیار اور خبردار کا قافلے سے بلند ہوا مین بہی اپنے
شغدف سے اوتر آیا - اور میرے ہمراہی بہی اوتر آئے اور
قافلے کی حفاظت مین مصروف ہوئے - بعض بدوی کو مین دیکھتا تھا

کہ سخت پریشان تھے - اور اپنے اپنے اونٹ کی بہت سرگرمی سے
حفاظت کرتے تھے - ہمارے پاس کوئی ہتیار نہین تھا -
ہم سب نے پتھر ہاتھ مین لئے تھے - اور چلے جاتے تھے -
جسوقت منزل پر پہونچکر قیام کیا - ہر چہار طرف سے چورون نے
محاصرہ کرلیا - خواب و خور حرام ہوگیا - بندوقین جو ہمارے معلم کے
اور نواب کدورہ کے ہمرائیون کے تھین نکالی گئین - اور قافلہ
ایک گول مدور شکل مین اوتارا گیا - قافلے کے اطراف حاجیون
اور سپاہیونکا پہرہ تھا - اور اوسکے اطراف چور محاصرہ کئے
ہوئے تھے - ہمکو جماعت چورون کی نظر آتی تھی - سوائے
آواز ہوشیار اور خبردار کے کم از کم پانصد بندوقین سر ہوگئین
ہر چہار طرف سے شور یوم النشور پیدا تھا - خواب و راحت تو
دوسری چیز ہے - اگر کوئی شخص غلبہ خواب غنودگی مین آجاتا تھا
تو آواز بنادیق سے چونک اوٹھتا تھا - ہمارے ساتھ جو ہمارا
معلم عبد القادر ہے - نہایت ہوشیار اور جفاکش آدمی ہے
اسکے بہت سے غلام ہین - جو تمام قافلے کو کثرت سے پانی دیتے
ہین - اور تمام شب بندوقین لیکر گشت کرتے رہتے ہین آج شب مین
بھی وہ سب لوگ اور ہم خود اپنی نگہبانی کرتے رہے - ان سب لوگونکے

ہاتھ مین ایک ایک سیٹی ہے - جسوقت ایک شخص سیٹی کی آواز کرتا ہے - سب کے سب وہین جمع ہو جاتے ہین - تمام شب اسی حالت مین گذری -

ہمارے ہمراہیون سے ایک شخص محمد فیض علیخان نامی گوالیار کے رہنے والے ہین وہ بندوق لئے ہوے پھرے پر کھڑے ہوے تھے - اتفاقاً اون کو پیشاب کی حاجت ہوئی - اور بندوق کاندھے پر رکھکر پیشاب کو بیٹھ گئے - اس عرصہ مین عبد القادر معلم نے ڈرانے کے خیال سے ہاتھ زمین مین ٹیک کر چوپائے کی شکل بنکر اندھیرے مین آنا شروع کیا - خانصاحب کو یہہ خیال ہوا - کہ چور آیا - انہون نے اپنا پاجامہ تک نہین باندھا - اور ویسے کھڑے ہو گئے - اور بندوق کو سیدھا کرکے چلاتے تھے - کہ سر کرین کہ اونہون نے آواز دی کہ مین عبد القادر ہون - الحمد للہ - کہ اللہ نے اون کی جان بچا دی

دوم محرم الحرام م ۱۶ر جولائی روز یکشنبہ -

آجکی منزل مین ایک روز کا قیام کیا گیا ہے - تمام شب بیداری مین گذری - اور بہت سخت حفاظت کی گئی - لیکن باوصف حفاظت کے ایک حاجی کے دو بورے سامان کے جاتے رہے ہر چند ہوشیاری کی مگر چورون نے اپنا کام کر لیا - مگر عبد القادر معلم ہے - اوس نے

بہت کوشش کی اور چوروں کے سردار کو کچھ دیکر وہ بورے
منگوائے - اور حاجی کے حوالے کردئے - ہمارے قافلے کے
مقابلہ مین اور ایک قافلہ سراج معلّم کا اترا ہوا ہے - سراج معلّم
ہمراہ قافلے کے نہین ہے - اوس معلّم نے اپنے طرف سے ایک
شخص نائب مقرر کرکے روانہ کیا ہے اس قافلے مین ایسی نگرانی نہین ہے
جیسے کہ اس ہمارے قافلہ مین ہے - شب کو اوس قافلے
مین چوری ہوئی - اور سامان جاجیون کا اتارا - اور پھر اوس
سامان کا کچھ پتا نشان نہین ملا - یہ معلّم کی بے پروائی کا سبب ہے
اوّل تو وہ خود ہمراہ قافلے کے نہین ہے - صرف ایک نائب ہے
دوسرے نائب بھی غافل ہے - آج کا دن سخت مشکل سے بسر ہوا
اگر دو روز یہان حاجی رہجاتے تو تمام ہیضہ کی بیماری مین مبتلا
ہوجاتے - اس میدان مین دو دہانہ چاہ ہین - اس مین لوگ
غسل کرتے ہین اور اوسی کا پانی پیتے ہین - پانی شیرین تو نہین ہے
مگر پی سکتے ہین - دوسرے اس میدان مین غلیظ بہت ہے - جابجا
نجاست پڑی ہوی تھی - حیوان اور انسان کے ہڈیون کے
ڈھیرے لگے ہین - ایک جانب اونٹ پڑے ہوئے تھے - اوسکا
تعفن اسقدر تہا کہ دماغ باہر نکلا پڑتا تہا - ایک جانب کچھ قبرین ہین

ہم سے پہلے ایک قافلہ مصری روانہ ہوا ہے۔ اور وہ اسی منزل سے گیا ہے۔ ہر منزل مین قبرین جدید بنی ہوے ہین۔ اور بعض جگہ آدمی بھی مرے پڑے ہوے نظر آئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اوس قافلے کے زیادہ لوگ مر گئے ہین۔ قبرین کافی طور پر بند نہین کئے گئے۔ اون قبرون سے بھی بدبو آتی ہے۔ سخت مشکل ہے۔ اِدہر قبرون سے بدبو پھوٹ رہی تھی۔ اور اودہر اونٹون سے۔ اور دوسرے نجاست کی بدبو الگ۔ اور پانی کی وہ حالت اور چورنہ رات کو سونے دیتے ہین نہ دنکو ہر چہار طرف سے حملہ کرتے ہین۔ رات کو چوری کرنے کو گرد قافلے کے پھرتے تھے۔ اور دن کو کھجور اور تربوز اور لکڑی لیکر فروخت کرتے آتے تھے۔ اگر موقع لگا تو کچھ لیکر چلدئے۔ رات بہت ہوشیاری سے گذری۔ آج دنمین چورون سے بازار بھرا ہوا نظر آیا۔ کہ دور دور سے اونٹونپر سوار ہوکر آئے ہین۔ اور قافلے پر تاک لگاے ہین۔ دن تو ہوشیاری سے بسر ہوا۔ رات کو وہی شور برپا تھا کل سے زیادہ آج حفاظت تھی۔ آج ہمنے اپنے قافلے کو بہت گنجان کرلیا۔ گویا۔ پھیلے ہوے تھے سمٹ گئے۔ یا یون کہا جاوے

کہ چورون سے ڈر کر ایک دوسرے سے لپٹ گئے۔ سیٹی کی آواز ہر چہار طرف سے آنے لگی۔ ہوشیار اور خبردار کی آوازین بلند ہوگئین۔ بندوقین سر ہونے لگین۔ پھر تو وہی شب گذشتہ کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ ہمارے معلم عبد القادر بہت بیدار مغزی اور ہوشیاری سے کام کرنے لگے۔ اون کے اس محنت اور مشقت کے لحاظ سے سوائے حقوق معلمی کے اہل قافلہ نے چندے کی بھی تجویز کی ہے۔ کہ بعد پہونچنے مکہ معظمہ کے اون کے واسطے چندہ کیا جاوے۔ اس مقام پر اسقدر ہیبت چورون کی ہے۔ کہ آج شب مین ایک بدو جو ہمارے قافلے کا ہے۔ قریب نصف شب کے اوس نے اپنے ہمراہی کے دوسرے بدو کو جو سو رہا تھا۔ چونکایا وہ بیدار ہوتے ہی ایک بہت پریشان حالت مین اوٹھا۔ کہ زبان لکنت کرنے لگی۔ اوسکو یہہ خیال ہوا کہ چور قافلے پر آگئے تھوڑی دیر کے بعد اوسکے حواس درست ہوے۔ یہہ تمام شب اسی پریشانی اور شور و غل مین گذری۔ کہ خواب و خور حرام ہوگیا۔ غرض عجیب تھلکہ تھا۔

سیوم محرم الحرام م ۱۷ جولائی روز دوشنبہ

آج کے روز ہنوز قافلہ روانہ ہوا۔ اور دو بجے شب کے مقام خلص مین

پہونچا - یہہ مقام ابیار احسانی سے چھتیس میل ہے - یہہ رستہ
بہت متعفن تھا - کہین اونٹ مرے ہوے پڑے تھے اور کہین
انسانون کے مردون کی بدبو آتی تھی - اکثر موقعون پر بغیر ناک
بند کرنیکے گذر دشوار تھا - وقت روانگی قافلہ تین بجے تک کف دست
میدان جنکے حدود پر پہاڑ نظر آتے ہین - اور بعد تین بجے کے
پہاڑون کے دامنون مین گذر ہوا ایک بلند پہاڑ پر دو آدمی بیٹھے
ہوے نظر آئے - جب ہم سب اون پہاڑون کے قریب پہونچے
تو معلوم ہوا کہ وہ انسان نہین ہین - بلکہ جوڑ ازاغ کا بیٹھا ہوا تھا
ہم سب نے ایک تعجب کی نظر سے دیکھا - کہ یہہ جوڑ ازاغ کا گیدر سے
بڑا تھا - آج تک اسقدر بڑا زاغ نہین دیکھا گیا - اس منزل مین
چار چار پانچ پانچ کوس پر چاہ ملتے گئے - مگر قافلے مین ابیار
احسانی سے اسقدر پانی لیا گیا تھا - کہ بیشتر لوگون کو پانی کی ضرورت
نہین تھی - اس جگہ نہر زبیدہ بھی کھلی ہوئی نظر آئے اوس سے
بدوی عورتین پانی بھر تین تھین - آج تین بجے کے بعد اسقدر بلند
پہاڑون کے محاصرہ مین تھے - آفتاب غروب ہوا معلوم ہوتا
تھا - اور رستہ بھی اسقدر تنگ تھا کہ بجز ایک اونٹ کے
زیادہ نہین چلسکتا تھا - قریب مغرب ایک ایسی گھاٹی پر پہونچے

کہ راستہ بہت ہی پیچیدہ اور نہایت تنگ تھا۔ ایک اونٹ بدشواری گذرتا تھا۔ اور پہاڑ کی چڑھائی تھی راستہ صاف بھی نہ تھا۔ بالکل پتھر اور سنگریزون سے بھرا ہوا تھا۔ پیدل چلنے آدمی گر گر پڑتا تھا۔ مگر اونٹ اپنے بوجھ کے ساتھ بے تکلف چلے جاتے تھے۔ اس گہائی کے ایک جانب ایک ثابت شغدف پہاڑ کے دامن مین رکھا ہوا نظر آیا۔ جو اس بات کی شہادت دیتا تھا۔ کہ اونٹ معہ سامان کے لے گئے اور شغدف پہاڑ پر ڈال گئے۔ یہہ مقام بہت خطرناک تھا۔ مگر ہمارے قافلے نے بہت دلیری کے ساتھ اس راستہ سے گذر کیا۔ مغرب کے وقت ہم اس پہاڑ کی چوٹی پر پہونچے۔ وہان ہمکو ایک میدان وسیع نظر آیا۔ قافلہ روکا گیا۔ مغرب کی اذان ہوئی۔ بعض نے صرف مغرب کی نماز ادا کی۔ اور بعض نے مغربین کا اجماع کیا نصف ساعت یہان قافلے نے مقام کیا۔ اور پھر روانہ ہوا تھوڑی دیر تک قمر نے اپنی روشنی سے رہنمائی کی اوسکے بعد قافلے مین مشعلین روشن ہوگئین۔ چورون کی جوق جوق نظر آنے لگی۔ بعض جگہ بیٹھے ہوے تھے۔ اور بعض مقام پر سے قافلے سے دور دور چلتے ہوے نظر آتے تھے۔ اس واقعہ کے

پیش آتے ہی بندوقین اور تفنگچے قافلے سے سر ہونے لگے۔ اور خبردار کی آواز بلند ہوئی۔ اکثر لوگ اپنے اپنے اونٹون پر سے اوتر کر پیدل ہو گئے۔ عین ایسے موقع پر چاند بھی آنا کانی کر گیا اور تاریکی ہو گئی۔ اور پہاڑون نے بھی قافلہ کو دہنے بائین دبا رکھا تہا۔ اس رستہ مین اکثر مقامات ایسے بھی نظر گذرے کہ اگر دو آدمی بندوقین لیکر رستہ مین بیٹھ جاوین دو چار ہزار آدمیکو کافی ہو سکتے ہین۔ مگر یہہ مقامات دن کو گذر گئے تہے۔ جب رات کو دس بجے بعد ایک مقام ایسا تنگ آیا۔ کہ جہان صرف ایک آدمی کے چلنے کا رستہ تہا۔ ایک جانب پہاڑ ہیبت ناک اور دوسرے جانب ایک مغاک۔ جو دو تین گز سے زیادہ عمیق نہا۔ اس مغاک کے موہنہ پر رستہ تہا۔ بہت ہی آہستہ اونٹ اور آدمی اوس جگہ سے نکلتے تہے۔ آخر ایک اونٹ جسمین زنانے کی سواریان تہین اوس مغاک مین اوندہے موہنہ گرا۔ یہہ اونٹ امجد علی نصاحب کا تہا جنکا ذکر ہمنے قمران مین اور مکہ معظمہ کے مقام پر کیا ہے ان بیچارے پر یہہ تیسرا حادثہ تہا۔ بدشواری وہ اونٹ اوس مغاک سے نکالا گیا عورت کو چوٹ لگی۔ اس واقعہ کے پیش آتے ہی جو صاحب آموجود ہوئے اور عبدالقادر معلم سے مقابلہ اور باہم لٹ بازی

ہوئی آخر چوہدری صاحب بھاگ گئے - کوئی سامان چوری نہین ہوا
اسی راستہ مین میرے ساتھ کا اونٹ جسپر عبدالسبحان صاحب اور
میرے یہان کا ایک چھوکرا اسمی ایاز سوار تھا - گرا - عبدالسبحان صاحب کے
چوٹ لگی - اور چھوکرا صحیح سالم رہا - غرضکہ یہہ منزل اسی پریشانیمین
گذری جب مقام پر پہونچے ایک حلقہ باندہکر اوترے ایک ساعت
نگذری تھی کہ پھر کوچ کی خبر سنی - اور معلّم نے پکار دیا - کہ صبح کے
آٹھ بجے قافلہ روانہ ہو جائیگا - جس کسی کو کھانا پکانا ہو جلد پکالیوے
اس آواز کے ساتھ معلّم کے غلام پانی لالا کے دینے لگے - گوشت
کی دوکان قایم ہوئی - جلد جلد خرید فروخت ہو گئی - اور کھانے
پکانیکا اہتمام شروع ہوا - ادہر قافلے کے خبردار اور ہوشیار کے
آوازین بلند ہو گئین - بندوقین سر ہونے لگین - قافلے کی حفاظت
عبدالقادر معلّم نے کافی طور پر کر دی طبیعت مطمئین ہوئی - اور
وہ خود بندوق لیکر گرد قافلے کے گشت کرنے لگے - ہر چہار طرف سے
سیٹی کی آواز ہونے لگی جس سمت تراتر سیٹیون کی آواز آتی تھی
تمامی محافظان اوس مقام پر جمع ہو جاتے تھے - ہمنے اپنی حفاظت
بطور خود بھی کی تھی -

چہارم محرم الحرام ۸ ار جولائی روز سہ شنبہ

ہمارے اس قافلے کے مقابلے مین ایک اور قافلہ اونٹرا ہوا تھا
جب ہمنے مقام ابیار حسانی مین مقام کیا تہا۔ تو یہہ قافلہ روانہ ہو کر
اس مقام خلص مین آگیا تھا۔ یعنے ایک روز پہلے یہہ قافلہ اس
مقام پر پہونچ چکا تھا۔ ان لوگونکا یہہ بیان ہے۔ کہ ان دونون
راتون کو ہمارے اوپر قیامت ہو رہی تھے۔ چورون کی اسقدر
کثرت تھی۔ اور ایسے ایسے حملے ہمارے اوپر ہوتے تھے
کہ ہم عاجز ہو گئے۔ اور بہت مال ہمارا جاتا رہا۔ مگر جسوقت یہہ
ہمارا قافلہ پہونچا اوس قافلے مین امن قایم ہوا۔ اس مین صرف
دو بار غلّے کے چوری گئے۔ باقی خیریت رہے۔ شب کو مثل
موسم سرما کے جاڑا رہا۔

بدون کا سردار دو روز قبل ہمسے جدا ہو کر اپنے مکان کو چلا گیا
آج وہ اس مقام پر ہمسے آکر ملا۔ اور ایک دنبہ دعوت کا
ہمارے واسطے لایا۔ شاید قوم صحرائیمین ہدیتہً دنبہ دینا بھی دعوت ہے
مگر دنبہ ایسے وقت مین آیا کہ ہمارے یہان کہانا تیار ہو چکا تھا
ہمنے اوس کو وہین چہوڑا۔ کہ بعد واپسی کام مین لاوینگے۔
شدت سے گرمی رہی۔ بارہ بجے ہمارا قافلہ روانہ ہوا۔ ہر
چہار طرف سے پہاڑ ہمکو گہیرے ہوے تھے۔ اور راستہ

بہت تنگ تھا۔ راستہ مین ریت اور چھوٹے بڑے پتھر کثرت سے پڑے ہوے تھے۔ اونٹ چلنے مین ٹھوکر کھاتے تھے۔ پیدل کا چلنا بھی دشوار تھا۔ ہر چند کہ میدان تہا۔ مگر راستہ دشوار گزار چار بجے کے قریب ایک قافلہ آتا ہوا نظر آیا۔ یہ قافلہ تیس (۳۰) پچیس (۲۵) آدمی کا تھا۔ جب اون لوگون سے ملاقات ہوئی تو یہ معلوم ہوا کہ یہ لوگ مصری ہین۔ اور ینبع کے راستہ سے آئے ہین۔ اور وہین واپس جاتے ہین۔ اون کے بیان سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ سب باب عنبر کے باہر تخمیناً کوس بھر کے فاصلہ پر پڑے رہے اون کو مدینہ کے اندر جانے نہین دیا۔ جب تک وہ رہے قرنطینہ رہا۔ صرف زیارت کرنیکی اجازت تھی۔ چوتھے روز اون کا قافلہ روانہ کر دیا گیا۔ اس خبر کو سنکر ہمارے قافلے مین وحشت ہو گئی۔ کہ اکثر مستورات اوس قافلے کے سبب اپنے خاص خاص بیماریون کے زیارت شریف سے محروم رہین ہونگی۔ غرض تمام شب ہمارا قافلہ چلا کیا۔ نماز صبح مقام ہآر پر پہونچا۔ یہان دو قافلے ہمکو اور ملے۔ ایک مدینہ سے واپس آیا تھا۔ اور دوسرا قافلہ وہ تھا۔ جو ہمسے چار روز قبل روانہ ہوا تھا۔ اور مقام خلص مین چورون کے اندیشہ سے قیام کئے ہوئے پڑا تھا

آگے بڑہنے کی ہمت نہ تھی۔ اسس مقام پر وہ ہمسے ملگیا۔ ایک دوسرے کو ہمت ہوگئی اور سچ یہ ہے کہ ہمارے ہی قافلے سے اوس قافلے کو ہمت ہوئی۔ کیونکہ ہمارے قافلہ مین کثرت سے بندوقین گولی اور بارود تھی۔ ہر شب تخمیناً پانسو گولی چل جاتی تھی چور تو کیا ڈاکو بھی قافلے کے گرد پھٹک نہین سکتے تھے۔ اور نصف سے زیادہ لوگ شب کو قافلے مین کمربستہ لاٹھی اور تلوارین لیکر گشت کرتے تھے۔ اور جس پہاڑ کے دامن مین ہمارا قافلہ اترا ہوا ہے۔ اوسکے اوپر کثرت سے چھتریان پڑی ہوئی تھین بعض لوگونکا یہ خیال تھا۔ کہ کوئی قافلہ لوٹا گیا ہے جسکا بیکار اسباب پڑا ہوا ہے۔ یہ منزل اڑتالیس میل کی کہے جاتی ہے۔ اس مقام سے اب ایک روز کا راستہ مدینہ منورہ باقی رہا۔ اس مقام پر صرف ایک کنوان ہے جس سے ہزارہا آدمی نے پانی لیا اور کافی ہوا پانی بہت شیرین تھا۔

پنجم محرم الحرام ۱۹ر جولائی روز چہارشنبہ

تین بجے کے بعد قافلے نے کوچ کیا مغرب تک یہ راستہ ایسا دشوار گذار تھا کہ اگر کوئی شاعر ساتھ ہوتا تو اوس کو نئے نئے مضمون ہاتھ لگتے۔ مین نے بہت قصہ کہانی کی کتابون مین

کتابون مین جنگلون کی تعریفین دیکھی ہین - جنمین مبالغہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہے - لیکن یہان تو قدرت نے مبالغہ کے خزائن نفس الامر مین کھود کھود کر نکالے اور دیکھلاے ہین - صحرا نے بڑے تکلف سے مسافر نوازی کی ہے - سارے میدان مین نرم اور گرم بالو کی چمکدار گادی بچھادی ہے - اور اوسپر چھوٹے بڑے سنگریزے جواہرات کی طرح جڑاو کے خاتمی دکھائی ہین - اور جب اوسپر بھی شوق نہین مانا تو کروڑہا من خار مغیلان کا مفیش بناکر چھڑک دیا جو اتنے بڑے چرخ شعبدہ بازکی آنکھون مین کانٹے کیطرح کھٹکنے لگا ببول کی بڑی لمبی کوسون کی جھاڑی مسافرون کے استقبال کو تیار ہے - جسوقت مسافر اوس جھاڑی مین پھونچتا ہے - تو اوس کے سفری لباس کا قرنطینہ ہو جاتا ہے - اور عریانی کی پوشاک مرحمت ہوتی ہے - غرض جب ہم اوس جھاڑی مین دکھ کا لطف اوٹھاتے ہوئے چلے تو اونٹ بھی اوس نرم گرم فرشپر پاؤن رکھکر اترانے لگے - اور لیٹنے کو جی چاہ گیا - پیرون مین نزاکت آگئی - دمبدم پھسل پڑنیکو جی چاہتا تھا - بہزار دشواری اور بے انتہا خاطرداری سے اِن کو ہموار کیا - اور قریب مغرب اوس جھاڑی سے نکلے - تمام شب چلا کیے - جب تین کوس مدینہ

منورہ ہمسے رہا۔ صبح نمود آہوی۔ صبح کی نماز پڑہکر روانہ ہوے

ششم محرم الحرام م ۲۰ جولائی روز پنجشنبہ۔

آج میدان اور پہاڑ خوشنما نظر آنے لگے۔ جابجا چاہ اور کھجورون کے باغات نظر پڑے اوّل ہمکو باغ سیدنا علی کا ملا بعد ازان یکے بعد دیگرے باغ دکھائی دئے۔ یہان جو پانی چاہ سے نکالا جاتا ہے۔ اوسمین بجاے بیل کے اونٹ لگائے جاتے ہین۔ اور اونٹ ڈول کھینچتے ہین۔ لیکن بمقابلہ ہندوستان کے یہان کے ڈول چھوٹے ہین۔ اس کے بعد پھر ہمکو کثرت سے پہاڑ ملے کہ جنکے اوپر چڑھکر رستہ تہا۔ لیکن یہ پہاڑ پست تھے اور انہین پہاڑون مین رستہ تھا۔ ان پہاڑون کا پتھر سیاہ تھا اور انپر سے مدینہ منورہ نظر آنے لگا۔ اکثر لوگ اس مقام سے پیدل چلنے لگے۔ جب قریب شہر کے پہونچے تو معلوم ہوا کہ شہر کے اندر جانیکی ممانعت ہے۔ بیرون شہر اور قافلے بھی اوترے ہوے ہین۔ ہم بھی ایک جانب اوتر گئے قریب نو بجے کے ہم مدینہ منورہ پہونچے کہانے پینے کا کچہ سامان نہین تہا۔ شدت گرمی کے زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ شہر کے اندر کسی آدمی کو جانے نہین دیتے تہے۔ کہ کہانا منگا کر کہایا جاوے۔ صرف ایک دروازہ سے

اجازت تھی - جو حرم شریف کے قریب تھا - اوسی دروازے سے
آدمی جاکر کھانا لائے - جس جگہ ہم اترے ہوے تھے - اوس جگہ
بازار قریب دو میل کے تھا - یہان کے بازار مین یہ دستور ہے
کہ اگر ایک روپیہ کی روٹی خریدکیجاوے تو ایک روپیہ کا گوشت بھی
لیا جاوے - دو چار آنہ کا گوشت خادم دوکاندار نہین دیتے ہین
پانیکی تلاش کی تو اطراف متعدد چاہ ہین مگر پانی نہین ملتا - باولیون سے
پانی فی مشک ایک آنہ لیکر دیا جاتا ہے - آدمیون کو بھیجکر پانی منگوایا
گیا - اور فی مشک ایک آنہ دیا گیا - قریب بارہ بجے کچھہ قیلولہ کرنا
مالگیا تبو آفتاب نے وہ وہ جلوے دکھائے - کہ آج تک ایسے
نظر نہ آئے - بدن کے کپڑے بدن کو جلائے دیتے تھے - چھوٹے
چھوٹے بچے ایک سانس مین ایک ایک کٹورہ پانی پیتے تھے
اور پھر اون کو تسکین نہین ہوتی تھی - باد سموم بہت سختی سے
چلتی تھی - کہ جسمین اوکھڑے جاتے تھے - اور وہ لو جب بدن کو
لگتی تھی - تو بدن جلا جاتا تھا - چھوٹے بچے شدت گرمی سے
بیقرار ہوکر زار زار روتے تھے - شہر مین جانیکا حکم نہین تھا - اور
بغیر زیارت واپسی ناممکن تھی - پانچ بجے تک ہمنے مذور کا انتظار کیا
جب مذور کے ملنے سے مجبور ہوے - تو ہم خود اپنے زنانے کو

لیکر زیارت کے واسطے چلے گئے۔ مغرب کی نماز کے بعد زیارت سے
مشرف ہوئے۔ عجب دربار شاہی ہے کہ جسکی تعریف مین زبان
قاصر ہے۔ اور یہہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ سلطان عالی وقار ابھی برآمد
ہونیوالا ہے۔ شب کا وقت تھا۔ وہان کے زیادہ لطائف معلوم
نہین ہوئے۔ مذور نے بیان کیا۔ کہ آپ لوگ قبل نماز عشار کے
یہان سے چلے جاوین۔ ورنہ شہر پناہ کے دروازے بند ہوجاوینگے
مجبوراً بصد حسرت ویاس واپس آئے۔ طبیعت بہت مکدر تھی۔
اور یہہ حکم سنایا گیا۔ کہ پادشاہ مدینہ کا یہہ حکم ہے کہ بعد نماز جمعہ کے
قافلہ برخاست کرے۔ اور اگر سستی کرینگے۔ دوسرا حکم دیا جاویگا
ساتھ بجے اپنی فرودگاہ پر آئے یہان ہر چہار طرف سے چوروں کے
حملے تھے۔ آجکی رات وہ تھی کہ سوائے خدا کے اور کوئی ہمارا
معاون نہ تھا۔ ہر منزل مین تو معلّم اور اون کے نوکر چاکر گشت
کرتے تھے۔ اور قافلے مین مشعلین روشن ہوتی تھین آج حفاظت
معلّم صاحب نے اوٹھالی۔ اور کہا کہ ہم راستہ کے ذمہ دار ہین۔
اب آپ مدینہ منورہ پہونچگئے۔ اب ہم نہ آپ کو پانی دیوینگے
اور نہ روشنی۔ اور نہ ہمارے لوگ حفاظت کرینگے بیشتر لوگ
قافلے کے پریشان ہونے لگے۔ مین نے معلّم صاحب سے بندوق

اور تفنگ لیکر اپنا اہتمام شروع کیا اور اپنے یہان کے لوگون کو پہرہ پر
کھڑا کر دیا - اور مین خود مستعد رہا - جب شب نصف سے تجاوز
کر گئی اوسوقت چورون کی شورش ہوئی - اور گرد قافلے
کے پھرنے لگے - لیکن ہمارے قافلے مین خبردار اور ہوشیاری
آوازین شروع ہوئین - اور بندوقین سر ہونے لگین بفضل ایزدی
اور بتصدق حبیب پاک ہمارے قافلہ مین تمام شب خیریت گذری
مگر ہمارے داہنے اور بائین - جو قافلے پڑے ہوے تھے
اون قافلونمین وارداتین ہوئین اور سامان بھی چوری گیا -

ہفتم محرم الحرام ۲۱ جولائی روز جمعہ

آج ہم نو بجے سے مسجد نبوی کو گئے - اور سب حالات اچھی طرح
دیکھے - روضہ مبارک کی زیارت بھی دل بھر کر کے - جو اصلی مقصد
ہمارا تھا - اور جسکے واسطے ہر طرح کی تکلیف کو راحت سمجھے تھے
نماز جمعہ اور مغرب ہمنے مسجد مین ادا کی عصر اور عشار اپنی فرودگاہ
پر پڑہے - مین چاہتا ہون کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے
روضہ کی خوبی کا ذکر کرون مگر وہ الفاظ مجکو نہین ملتے کہ جو لائق
ثنا ہون کیا طاقت ہے بشر کی کہ اوسکی تعریف مین زبان
کھول سکے - اس روضہ پاک کی خوبیان قیاس حدود بشری مین

نہین آسکتے ہین - اسقدر تو مین ضرور کہونگا - کہ جو مخلوق کثرت سے
سفر دور دور از کرکے اور ہزار ہا قسم کی تکلیفین اوٹھا کر
آتی ہے - روضہ مبارک پر نظر ڈالتے ہی اپنے تمام تکلیفون کو بھول
جاتا ہے اور اوسکو اسقدر مسرت ہوتی ہے کہ گویا تمام دنیا کی
سلطنت اوس کو حاصل ہوگئی - اور یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اوس
ذاتِ پاک سے معانقہ اور مصافحہ ہو رہا ہے - اور جو کچھہ ہم کہہ رہے
ہین - اور - اونکا دریاے کرم ہمکو گناہون سے دہو کر پاک وصاف
کر رہا ہے - روضۂ مبارک مسجد کے شرقی جانب ہے آپ کے
روضہ مین جالی کے اندر ایک لباس لگا ہوا ہے - جو مثل ستارہ
صبح کے تابندہ ہے - آپ کے بازو مین قبر شریف حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی
عنہ کے ہین - اور جانب شمال زیارت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
کی ہے اور گوشۂ مسجد مین جانب شرق روضہ حضرت بلال رضی اللہ
تعالی عنہ کا ہے - مگر وہ چارون مقابر ایک حجرہ مین ہین - جالی کے
اندر روشنی ہوتی ہے - اور شیخ الحرم اور خدام اور خواجہ سرا
اندر جاکر روشنی کرتے ہین - اس جالی کے اندر حجرہ مبارک ہے
جس پر غلاف مثل کعبہ معظمہ کے پڑا ہوا ہے - دیوارین اوس

روضہ کے اسقدر بلند ہین - کہ ہمنے جالی مین سے نظر کی اور ارتفاع
کو دیکھا تو ہماری نظر منتہائے بلندی تک نہ پہونچ سکی - طول اس
روضۂ اقدس کا ایک سو پانچ فٹ ہے اور عرض پینتالیس فٹ ہے
اور طول مسجد نبوی کا دو سو چالیس فٹ ہے - اور عرض ایک سو
اسی فٹ ہے - اور دالان بارہ ہین - اور داہنے اور بائین
دالان سے علیحدہ ہین - اوسکا ہر ایک عرض اڑتالیس فٹ
اور طول یکسو پینسٹھ فٹ ہے - صحن اوس سے علیحدہ ہے
اس مسجد کے صحن مین باغ فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کا ہے
اسمین دو درخت کھجور کے بڑے بڑے ہین اور باقی چھوٹے
چھوٹے ہین - اور ایک درخت تمر ہندیکا - اور اس جگہ
چاہ آب کوثر ہے - تعداد صحن پانچہزار سات سو پچاس
گز ہے - صحن کے بائین طرف مین جو دالان حرم ہے اوسکا عرض
پندرہ گز - اور طول اسی گز ہے - یہ مسجد اس شوکت سے بنی ہوئی
ہے - اور اسکی پانچ دروازے ہین اور تمام مسجد مین جابجا
جلی قلم سے احادیث اور آیت قرانی لکھے ہوئے ہین - اور
تمام مسجد مین بہت ہی خوب گلکاری کی ہوئی ہے - روشنی
اس مسجد مین اس کثرت سے ہوتی ہے کہ دن معلوم ہوتا ہے

جس نے اس مسجد کی اور روضۂ اقدس کی زیارت کی۔ اوس نے
تمام نعمتین دین و دنیا کے حاصل کرلین۔
جمعہ کی نماز کے بعد حکم شاہی تمام حاجیون کے چلے جانیکے واسطے
نافذ ہوا۔ لیکن ہمارے قافلے کے بدون کے سردار نے یہہ
عذر کیا۔ کہ ہمارے بدو جا بجا چلے گئے۔ اسوقت ہم روانگی کا
انتظام نہین کرسکتے ہین۔ اس عذر پہ ایکروز کی اور مہلت
دیگئی۔ ہم جو تحائف واسطے نذر روضہ مبارک کے لے گئے تھے
وہ دروازہ قلعہ پر روکدیے گئے۔ ہرچند کوشش کی گئی۔
مگر جوان ترکی نے اون کو نہین چھوڑا۔ آخر شیخ الحرم کو اطلاع
کی۔ اونہون نے اوسیوقت وہ تحایف منگوالئے۔ اور
اوسمین جو سامان شیخ الحرم کی نذر کا تھا۔ وہ وہان دیا گیا۔ اور باقی
حرم مین آگیا۔ قرآن شریف جو واسطے نذر رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کے لایا گیا تہا۔ وہ داخل کیا گیا۔ اور دوسرے
قرآن شریف جو وہان رکہے ہوے تہے۔ رکہا گیا۔ مدینہ منورہ کی
شہر کی حالت بہت درست اور شہر بالکل صاف۔ شہر کی صفائی
بہت اچھی ہوتی ہے۔ کوچہ و بازار مین بہت رونق ہے
معلوم ہوتا ہے کہ حکام سلطانی بہت کوشش کرتے ہین۔

بیرون شہر البتہ صفائی نہین ہے - بازار بہت رونق دار ہین - ہر چند بازار تنگ اور عمارت بلند ہین - لیکن حسن وخوبی مین بہت اچھے ہین - مدینہ منورہ کے وہ کوچے جو ویران ہین مکہ معظمہ کے کوچون سے زیادہ صاف اور دلچسپ ہین - مین نے عام نظر سے مدینہ منورہ کی حالت کو دیکھا - یہ شہر بہت پرفضا اور رونق دار ہے - الا وہ صحرا جہان حاجیون کے قافلے اترے ہوے ہین - کسیقدر خراب تہا - لیکن مکہ سے تاہم بہتر اور اچہا تہا - مدینہ کے اندر کوئی شخص بخیال غلبت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سوار ہوکر نہین چلتا - اور نہ کوئی شخص چہتری لگاتا ہے - اور شب کو سخت تاکید ہوی کہ ہفتہ کے روز ضرور چلے جانا چاہیے - آج قافلے کی حفاظت بالکل میرے ذمہ تہی - اور مین نے خدا کے سپرد کیا - اور محمد معزالدین جو میرے ساتہ ایک کم عمر شخص ہین - اور ایک خانہ زاد محمد ایاز دونون کو پہرہ پر کھڑا کر دیا - محمد معزالدین نے اس عرصہ مین زبان عربی اچہی طرح سیکہہ لی ہے وہ بزبان عربی مثل عرب ندائے بیدار و ہوشیار دیتے تہے - ہر روز ادہر سے چوروں کے حملے ہوا کرتے تہے - اور ادہر سے بندوقیں سر ہوتی تہین - آج ایک بندوق ہی سر ہونے کی نوبت نہین پہونچی اور نہ کوئی نظر آیا - دوسرے قافلے مین البتہ غل تہا - تمام شب آرام سے گذری نواب کدورہ کے ہمراہیون کو مزدوری تین سو روپیہ لیکر ذمہ کیا تہا کہ ایک ہفتہ رہنے کی اجازت دلوائی جاتیگی

اور یہ زیادتی کی کہ اون کو مع مال و اسباب کے قافلے سے اوٹھا لیگیا تھا۔ دوسرے روز ترکی سپاہیون نے اون بیچاروں کو نکالدیا۔ پھر سب زن و مرد مع مال و اسباب ٹھیک دوپہر کے وقت واپس ہوے۔

ہشتم محرم الحرام م ۲۲ مرجولائی روز شنبہ

آج چار بجے صبح کے ہم حرم کو پیدل گئے۔ حرم شریف یہان سے ایک میل ہے مین اور میری بی بی پیدل روانہ ہوئین۔ اور ٹھیک نماز حنفیہ کے وقت جا پہونچے نماز صبح جماعت کے ساتھ ادا کی۔ اور سلام رخصت ادا کیا۔ اوسوقت آنکھون سے آنسو جاری تھے اور یہ لزبت پہونچی کہ چیخ مار کر رونے لگے۔ آخر الوداع الوداع یا نبی اللہ کہکر روانہ ہوے یہ شعر دروازہ جبریل علیہ السلام پر لکھا ہوا ہے قِطْ فِیْ بَابِنَا مَا شِئْتَ مِنْ قَبْلٍ وَکُلُّ شَیْءٍ تَرَاضِعًا یَهُوْنُ بِهَا۔ یعنے رکھدے بیچ دروازے ہمارے جتنا چاہے تو بوسہ جو شی کہ تیرے پاس مشکل ہے وہ آسان ہے ہمسے۔ خداوند عالم کل مسلمانون کو زیارت سے مشرف کرے۔ وہان سے جنت البقیع کو گئے۔ فاتحہ پڑہے۔ اور باہر باہر شہر کے ہوکر۔ قریب نو بجے اپنے قافلے پہونچے۔ اور تیاری روانگی مین مصروف ہوے۔ دعا کی کہ اے رب العزت اب خیریت سے وطن پہونچا دے۔ نواب کدورہ کے ہمراہیون نے سخت تکلیف اور نقصان کرایہ اوٹھایا۔ اور پھر زن و مرد آج واپس ہوے۔ افسوس کہ ناتجربہ کاری سے یہ صورت پیش آئی۔ مزدور کی بات پر بھروسہ کرلیا۔ اور اصول پر

تمرتہ ذلکی - کہ اجازت مل سکتی ہے یا نہین -
تین بجے قافلے کی تیاری ہونے لگی - اسعرصہ مین ترکی سوار آموجود ہوے
اور قافلے کی برخاست مین تاکید کرنے لگے - ہمنے بہت عجلت کی ساتھہ تیاری
کی - اور چار بجے کے بعد قافلہ روانہ ہوا - تہوڑی دور جانے کے بعد روکا گیا -
اور فی اونٹ پہہ آنہ اہالیان مدینہ سپاہی نے طلب کئے - اس محصول کی ادائی
مین شام ہوگئی - دس بجے کے قریب قافلہ مقام ابیار علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک
پہونچا - اور مقام کیا - یہی مقام اہل مدینہ کا میقات ہے - عجمی اور بخاری لوگون پر
بہت افسوس ہے کہ ان کے واسطے سخت ممانعت ہوگئی ہے کہ یہ لوگ شہر کے
اندر نہ آنے پائین - جاتے ہین تو ترکی جوان دروازے پر روکدیتے ہین - یہ
قافلہ شاید آج ہی آیا - غالباً کل اون کے واسطے زیارت کی اجازت
ہوجاوے گی - لیکن کل ہی اوس قافلے کے چلے جانے کے واسطے حکم ہوگیا
عارضۂ وبائی یہان بہی شروع ہوگیا - اور انہین دونون قوم مین زیادہ ہے -
بی بی زبیدہ بیگم کو جو چیچک نکلی تہی - بفضلہ تعالیٰ اب صحت کلی حاصل ہے -
شب کو چورون کی کثرت سے شورش تہی - قافلے مین پانی بہی نہ تہا -
بدو جو جمال ہمارے ساتہ تہے - اون کی کیفیت تہی کہ اگر اون سے یہہ
کہا جاتا تہا کہ ایک مشک پانی لاؤ - وہ حرامی یعنے چور کا اندیشہ بیان
کرتے تہے - اور قافلہ سے علیحدہ ہونے مین خوف کرتے تہے - اور پانی

بہت ضرورت تھی - اسلئے یہ انتظام کیا گیا کہ دس پندرہ آدمیوں سے بندوقین وغیرہ ہتیار لے کر اور مشعلین لیکر پانی لینے کو بیر علی کو روانہ ہوے راستہ مین بندوقین سر کرتے ہوے بیر علی پر پہونچے - یہ مقام ہمارے قافلے سے پانسو قدم ہوگا - جب بیر علی پر پہونچے بندوقین برابر سر ہوتی رہین اور اوسی احتیاط کے ساتھ پانی آیا - تمام رات ہوشیار اور خبردار کی آوازین بلند تھین - ہر چہار طرف سے سنگباری ہوتی رہی - ہمارا حاجی صغیر اور زبیدہ بیگم قنات کے قریب آرام کرتے تھے - اون کے سر کے پاس ہی دو پتھر آکر لگے ہمارے زنانی خیمہ مین شور برپا ہوا جسطرف ہم کو شبہ پتھر آکے آنے کا ہوا ہمنے بھی برابر بندوقین سر کین - اور جہان جہان شبہ ہوا برابر گولیان ماریں - جب بندوقین برابر سر ہونے لگین اور گولیون کی آواز برابر پہاڑ سے آنے لگی - یعنے ہماری بندوق کی گولی جو پہاڑ ہمارے سامنے تھا اوسپر لگتی تھی - اس کے بعد پھر سنگ باری موقوف ہوگئی - رات اسی کیفیت کے ساتھ بسر ہوئی -

نہم محرم الحرام م ۲۳ر جولائی روز یکشنبہ

چون کہ یہ مقام اہل مدینہ کا میقات ہی - لہذا ہمنے یہان سے احرام باندھا - اول بیر علی پر غسل کیا - اور مسجد علی ابن عمر رضی اللہ عنہ مین اول دو رکعت نماز نفل ادا کی - پھر نماز ظہر کی پڑہ کر روانہ ہوے

کہا جاتا ہی کہ جو شخص مکہ کے جانے والے ہین وہ اس مسجد مین نماز پڑہتے ہین اور بغیر احرام اوس مسجد کے اندر نہین جاتے ہین - اس مسجد کے اندر جب مین گیا - پاک اور صاف نہین پایا - اول تو مین واپس ہونا چاہا - مگر اس عرصہ مین ایک صاحب چادر لیکر آئے - اوس کو بچھا کر نماز ادا کی - پہر قافلہ روانہ ہوا - چار بجے مکہ چلا گیا - بعد چار بجے کے ابر آیا - اور ہوا تند چلنے لگی - شغدف وغیرہ کے پردے اوڑنے پٹھنے لگے - تہوڑی دیر کی بعد بارش ہوی - اور پانی کثرت سے برسنے لگا - شام تک رحمت الہی نازل رہی - حاجی لوگ کہ شدت گرمی سے بیقرار تھے شکر ایزدی بجا لائے قریب مغرب بارش موقوف ہوی - اور سردی ہوگئی - ہر شخص کی طبیعت خوش تھی - **لطیفہ** ہمارے ساتہ محمد عین الدین نامی ایک شخص ہین جو ہمیشہ میرے سواری کے آگے اپنا اونٹ رکہا کرتے ہین - چونکہ اس راستہ مین نشیب و فراز زیادہ ہی - تو شب کی وقت بدو لوگ جسوقت اونٹ بلندی پر چڑہتا ہی تو بآواز بلند پکارتے ہین (گدام گدام) یعنے آگی بڑہکی بیٹہو - (عرب مین قاف کی جاے گاف بولتے ہین) اور اونٹ جب نشیب مین اوترتے ہین تو (درا درا) پکارتے ہین - یعنے پیچہے ہٹ کر بیٹہو - اس شب مین جب عین الدین کا اونٹ چڑہائی چڑہنے لگا تو بدو نے اون کے طرف گدام گدام پکارا - اوس لفظ گدام کو انہون نے

خدام سمجھا - اور اونون کی چڑاونمین سخت آواز سے جواب دیا "کہ مادر بخطا تو خدام اور تیرا باپ خدام" اس جواب کے سننے سے عجب لطف آیا - اور قہقہہ لگایا -
لیکن بدون کی سفاکی کے نسبت معلمون کی چالاکی اور ہیضہ کی وبا کی نسبت اون کی نازوادا اس شدت کا اثر ڈالتی تھی کہ بے موت مارے ڈالتی تھی ہمارے قافلہ کے ساتھہ ایک قافلہ سراج معلم کا بھی ہی - ایک شخص نے اطلاع کی کہ ایک عورت جس کے ساتھہ دو تین بچے ہین - بدو نے اوسکو اونٹ پر سے اوتار دیا ہے - اور وہ باواز بلند پکار رہی ہی کہ دہائی وکیل صاحب کی - مین نے جواب دیا کہ مین وکیل تو ہون لیکن عدالت کہان ہی - کہ جس کے بھروسے امداد کا ارادہ کیا جائے - یہ کہکر چپ ہوگیا - صبح ہوتے ہی ایک عورت برقع پہنے ہوے گریہ وزاری کرتی ہوئی میرے خیمہ مین درآئی اور بیان کیا کہ مین سراج معلم کے قافلے مین ہون - اور اوس بدو نے جسکا اونٹ کرایہ کیا ہی مجکو اوتار دیا ہی - اور آپ چڑہ کر سوگیا - مین مجبور اور لاچار ہون - مینے سراج معلم کے نائب کو بلا کر تاکید کردی - اوس نے اوس عورت کو لیجا کر بٹہا دیا - اور وہ بدو اتار دیا گیا - ان لوگون کے اقسام بیرحمی سے یہ بھی ایک مثال ہی جو بیان کی گئی -

دہم محرم الحرام م ۲۴ مرجولائی روز دوشنبہ

آج صبح کے چھہ بجے ہمارے قافلہ نے ہار پر مقام کیا - ہم نے

نیاز حضرت امام حسین علیہ السّلام کے کرنا چاہی۔ اور اطراف وجوانب مین
بدون کے سردار کو بھیجکر دنبہ تلاش کرایا۔ جب دنبہ نملا۔ میٹھا کھانا پکا کر
دوست احباب کی دعوت کی۔ گیارہ بجے کوچ کی تیاری شروع ہوئی۔ اور
بارہ بجے قافلہ روانہ ہوا۔

اسمقام سے تقریبًا پانچ کوس پر دو راستے ہین ایک مکہ معظمہ کو جاتا ہے اور
ایک جدے کو جو قافلے ینبع سے جدہ ہوکر آتی ہین۔ وہ اسی راستے سے
آتی ہے۔ کل ایک قافلہ تین سو اونٹ کا جو ینبع کو مدینہ منورہ سے جاتا تھا
جب اسمقام پر پہونچا۔ تو تین ہزار غارتگرون نے آگھیرا۔ اور اوس
قافلے کو لوٹ لیا۔ اس قافلے مین سوائے بدو یعنے کرایہ داران
اونٹ کے اور کوئی ہتیار بند نہین تھا۔ اونہون نے مقابلہ کیا۔ اس
لڑائی مین پندرہ بدو حاجیون کے مال کی حفاظت مین مارے گئے۔ اور چھ
آدمی غارتگرون سے واصل جہنم ہوے۔ اونٹ اور مال سب لوٹ
لیگئے۔ شغدف اور چھپریون کو آگ لگا کر جلا دیا۔ اور مسافرون مین زن
و مرد قریب تیس پینتیس آدمی کے جس مین بچے بھی تھے مارے گئے
نعشین بے گور وکفن میدان مین خشک ہو رہی ہین۔ بہت سے جوان
عورتون کو غارتگر پکڑ لے گئے یہ قافلہ مصری لوگون کا تھا۔ ایک شبانہ
روز بقیہ مسافر اوسی مقام پر رہکر پا پیادہ روانہ ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ

بخیر و خوبی اون کو وطن پہونچائے ۔ اور شہدا کو جنت نصیب کرے
اور گرفتار عورتون کو خدا نجات دے ۔ آج ایک واقعہ یہہ بھی پیش
آیا ۔ کہ جسوقت ہم اپنے فرودگاہ سے روانہ ہوے تو ہمارے جمال نے
ہم کو ایک ایسا خراب اونٹ دیا کہ جس پر ایک کوس بہر چلنا دشوار
تہا ۔ اور یہ حرکت اس جمال نے پہلے بہی کی تہی ۔ جس سے ہم کو
بہت تکلیف ہوئی تہی ۔ یعنی یہ حالت پیدا ہوگئی تہی کہ تمام پسلیان درد
کرنے لگین تہین ۔ اور پیٹ پہول گیا تہا ۔ استفراغ ہوا جاتا تہا ۔ تو ہمنے
اوس کی شکایت اپنے معلم سے کی تہی ۔ لیکن معلم کی باوصف فہمایش کے
جمال اوس اونٹ کو تبدیل نہین کرتا تہا ۔ آخر معلم نے مجبور ہو کر اپنا
اونٹ ہم کو دیا تہا ۔ آج اتفاق سے معلم اور اونٹ پر سوار ہو کر قافلے
سے چلے گئے تہے ۔ اور یہ بات کہگئی تہی ۔ کہ آیندہ منزل مین ہم
ملا دین گے ۔ میدان خالی تہا ۔ اس وقت اوس جمال نے وہی اونٹ
میری سواری مین لا دیا ۔ مینے اوس جمال سے اوس اونٹ کی شکایت
کی ۔ تو جمال نے جواب دیا کہ اونٹ وہ نہین ہے ۔ بلکہ بہت اچہا ہے ۔ مین
سوار ہو گیا ۔ اور وہی حالت پہلے کے روز کی سی ہو گئی ۔ قریب تہا
کہ استفراغ ہو جاے ۔ مجبورًا اونٹ پر سے اوتر پڑا ۔ اور پیدل
چلنے لگا ۔ یہ وقت عصر کے نماز کا تہا ۔ اور مجکو ہوا خوری بہی مقصود

تھی - سواری کی ساند ڈنی بھی معلم لیگیا تھا - یہ جمال آگے ایک اونٹ پر
سوار قافلہ لے چلا جاتا تھا - مینے شکایت کی - اوس نے میری بات کو نہ سمجھا
اور نہ کافی جواب دیا - پھر مینے محمد معز الدین کو کہ وہ عربی زبان جانتے
ہین اشارہ کیا - اونہون نے کہا تو اوسنے جواب سخت دیا - اور اونٹ کی
تبدیل سے محض انکار کیا - اور یہ بھی کہا کہ ہم تمہارے واسطے کیا اپنا اونٹ
مار ڈالین - ہمارا اور تمام قافلے کا یہ دستور ہی کہ اونٹ بدل بدل کے
دیا کرتے ہین اول تو اوس کو فہمایش کی گئی - مگر اوسنے سخت جواب دیا -
میرے ہاتھ مین اوسوقت کوئی اور ہتیار تو نہ تھا - فقط ایک مضبوط لکڑی تھی
مینے اوس کے اونٹ کی مہار پکڑ لی - اور اوس سے کہا کہ نیچے اوتر - اور
ابھی اسیوقت اونٹ تبدیل کر - ورنہ مین اسی جنگل مین تیری جان لونگا
اوسوقت اگر وہ اوپر سے نہ اوتر آتا - اور پکا سامنا کرتا تو غالبا مین اوس کی
اچھی طرح خبر لیتا - اس جھگڑے سے مین دوسرے قافلے کے لوگ
آگے بڑھگئے - اور صرف یہ قافلہ پہاڑ کے دامن مین رہگیا - جب اوس
بدو کو معلوم ہوا کہ اب قضا ضرور سر پر آگئی ہے - تو اوسنے اسوقت
دفع الوقتی کی - اور مجھسے کہا کہ اسوقت جنگل مین کہ پر خوف ہی - قافلے کو
مین نہین روک سکتا ہون - وقت مغرب قافلہ نماز کے واسطے
ٹھہرے گا تو ضرور اونٹ تبدیل کرون گا - اور یہ وہی مقام تھا کہ جہانسے

قریب تر تہوڑی دور پر وہ تین سو آدمی کا قافلہ لوٹا گیا تہا - مینے بہی بمصلحت
اوسوقت اوسکو چہوڑ دیا - کہ وقت مغرب بہی قریب ہی تہا - مین اوس کو
چہوڑ کر چلا گیا - اور یہ قافلہ بہی آگے کے قافلے سے جا ملا - اِس
بدر کے عزیزیگا سے دوسرے قافلے مین اور بعض اِس قافلہ مین
بہی موجود تہے - اوسوقت اوس بدو نے اون سب کو جمع کیا - اور
یہ سب کیفیت بیان کی - اون لوگون کا اجماع ہونے لگا - مین اوسوقت
نماز پڑہ رہا تہا - اور سلام کے بعد دیکہتا جاتا تہا کہ اون لوگون کا
اجماع ہوتا جاتا ہے - اور وہ لوگ میرے ہمراہیون کو چہیڑ کر فساد
کرنا چاہتے ہین - مینے فارغ ہو کر ایک آدمی سے باواز بلند کہا کہ
ایک بندوق جلد لیکر آو - وہ اوسیوقت گیا - اور شغدف مین جو دونالی
بندوق تین گولی بہری ہوی رکہی ہوی تہین - اوس مین سے ایک اٹہالایا
مینے بندوق کا گہوڑا چڑہا کر ٹوپی چڑہائی - اس فعل کو میرے اون
لوگون نے دیکہا - جب مین مستعد ہو گیا - اوسوقت اون بدون کی
طرف چلا - جب اون لوگون نے مجکو اس طرح مستعد پایا - تو
میرے آدمیون سے جو وہ چہیڑ چہاڑ کر رہے تہے موقوف کر دی
اور عاجزانہ طریقہ پر میرے سامنے آئے - اور معذرت کرنے
لگے - اور فوراً دوسرا اونٹ لے آئے - اور بہت اچہی طرح

کس دیا - جس سے مجکو تمام رات آرام رہا - جب عبدالقادر معلم
واپس آئے - یہ سب بدو اون کے نزدیک گریہ وزاری کرتے آئے
اور بیان کیا کہ ہم سب مارے گئے تھے - اللہ تعالی نے ہم کو بچا دیا
اور سب قصہ بیان کیا - عبدالقادر میرے نزدیک اون لوگون کو لیکر
آئے - اور بیان کیا کہ یہ لوگ گریہ کرتے ہین - اگر یہ معذرت نکرتے تو
آپ نے ان کو بندوق سے مار ہی ڈالا تھا - اور اس معلم نے کچھ
سخت باتین مجھ سے کہین - مینے جواب دیا کہ اوسوقت تو درگزر کیا -
مگر آج مجکو اونہون نے خراب اونٹ دیا تو ضرور گولی سے مارون گا -
اور آپ بھی ضرور اون کی تائید کرین - مجکو کوئی عذر نہین - جب
انہون نے سخت جواب پایا تو مجھ سے کہا کہ یہ بدو معافی چاہتے ہین
اور کہتے ہین کہ اب مکہ معظمہ تک آپ کا اونٹ نہ بدلین گے - اور آپکو
آرام سے لیجاوینگے - مین نے کہا کہ پھر مجکو کوئی رنج نہین ہے
مین اونکا دوست ہون دشمن نہین ہون - یہ لوگ میرے سامنے
بیٹھے ہوے رو رہے تھے - اون کے چہرے سے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ وہ یہ سمجھتے ہین کہ آج ضرور ہماری قضا آوے گی - اور
ہم مارے جاوین گے - اون کے رونے پر مجھکو اوس وقت
رحم آیا - اور پھر مینے اون کی تسکین کی - اور قسم کھائی کہ اگر تم

محکو تکلیف نہ دوگے تو مین تمکو کبھی نہ مارون گا۔ اور کچھ انعام دیکر رخصت کیا۔ پھر وہ سب خوش ہوگئے۔ اور وہ خطرا دن کا دفع ہوگیا۔ نماز کے قبل ہمارے قافلے نے مقام خلص پر پہونچکر قیام کیا۔ اس مقام پر ہمارے لیے جو دنبہ بدون کے سردار نے لایا تہا۔ منگوا کر ذبح کیا۔ اور تقسیم بھی کیا۔

یازدہم محرم مطابق ۲۵ جولائی روز شنبہ

بارہ بجے قافلہ روانہ ہوا۔ آج کی منزل ہماری ابیار حسانی کی ہے درمیان خلص اور ابیار حسانی کے ایک مقام ایسا سخت تہا کہ جس کا اوپر ذکر آچکا ہے۔ اسمقام پر ہم مغرب کے وقت پر پہونچے۔ قافلے کا معمول تہا کہ جب مغرب کا وقت آتا تہا۔ تو قافلہ واسطے نماز کے ٹہر جاتا تہا۔ آج اوسمقام پر بسبب خطر اور اندیشہ کے قافلہ روکا نہین گیا۔ مگر حاجیون نے بعض مقام پر علیحدہ علیحدہ اور بعض جماعت سے نماز ادا کی۔ اور اللہ تعالی نے اپنے فضل سے اوسمقام سے بخیر وخوبی نکال دیا۔ اس راستہ کے قریب بہت دور دراز مقام تک کثرت سے پرانے کپڑے پڑے ہوے نظر آئے۔ اور عین راستے مین جابجا نعشین پڑی ہوی تہین۔ اور کچھ دفن نہین۔ اور جو کپڑے اون کے تن پر تہے۔ وہی اون کا کفن تہا۔ اور اسی حالت سے

اون پر مٹی ڈالدی گئی تہی۔ بعض کی راے یہ تہی کہ قافلہ اس مقام پر لوٹا گیا ہی۔ اور جو لوگ مارے گئے وہ بے گور وکفن ڈالدے گئے ہین اور اوپر سے کسی نے تہوڑی تہوڑی مٹی ڈالدی ہی۔

اس راستہ مین ان مردون کی وجہ سے کثرت سے تعفن تہا۔ نماز کے قبل ہمنے ابیار حسانی پر قیام کیا۔

دوازدہم محرم مطابق ۲۶ جولائی روز چہارشنبہ

اس مقام پر چار بجے تک قافلے نے قیام کیا۔ تمام قافلہ شدت گرمی سے بیچین رہا۔ بعد چار بجے کے قافلہ روانہ ہوا۔ اور بیر شیخ پر قریب دو بجے کے قیام کیا۔

سیزدہم محرم الحرام ۲۷ جولائی روز پنجشنبہ

آج اسمقام پر کوئی جنس سوائے پانی کے دستیاب نہین ہوی اور وجہ اوسکی یہ معلوم ہوئی۔ کہ اطراف کے بدون کو قافلے کے آنیکی خبر نہین ہی۔ اسواسطے وہ کوئی سامان لیکر نہین آئے۔ یہان تک کہ لکڑی جلانے کی بہی نہ ملی۔ مجبوراً جنگل سے کٹواکر منگوائی گئی۔ مین یہ کہتا ہون کہ وہ سب بدو جمع ہوکر کہین لوٹ مار کرنے چلے گئے ہونگے اسواسطے شب بہی بخیر گذری۔ کوئی چور اوچکا نظر نہین آیا۔ لکڑی کے واسطے سید نورالحق اور محمد معزالدین ومحمد فیض علیخان صاحب جنگل کو گئے۔ سید نورالحق

ایک جانب کو۔ اور محمد فیض علیخان اور محمد معز الدین دوسرے جانب گئے
جس جانب یہ دونون صاحب گئے۔ دیکھا کہ ایک جگہ کچھ لکڑیان جمع
تھین۔ دونون نے لکڑیان اوٹھائین۔ اور لیکر چلے۔ اس عرصہ مین
ایک بدو شتر سوار آکر موجود ہوا۔ اور اون دونون کو آواز دی۔
محمد فیض علیخان تو از راہ چالاکی و ہوشیاری تیز قدمی کرکر اپنے قافلے مین
آملے۔ اور معز الدین اوس بدو کے پنجہ مین آگئے۔ ابھی کوئی معاملہ
پیش نہین آیا تھا کہ سید نور الحق معز الدین کی مدد کو پہونچے۔ اوسوقت
اس قدر معاملہ پیش آیا تھا کہ وہ بدو معز الدین کی جامہ تلاشی کرچکا تھا
کہ سید نور الحق اون کی مدد کو پہونچے۔ اور باہم تھوڑی گفتگو کی۔ بعد وہ
بدو چلا گیا۔ اور یہ دونون صاحب لکڑیان لیکر بخیر و خوبی بہ سلامتی جان
اپنے قافلے مین آگئے
بی بی زبیدہ بیگم کو چیچک سے نجات پانے کے بعد مدینہ طیبہ سے بخار
شروع ہوگیا تھا۔ بفضلہ آج تندرست اور صحیح ہے۔ آج اسمقام پر
ریت مین ایک لاش پڑی ہوئی نظر آئی۔ جو نصف کے قریب چھپی
ہوی تھی۔ اور نصف اوپر نکلی ہوی تھی۔ یہ ایسی جگہ تھی جہان ہم اپنا
سامان اتار رہے تھے۔ عورتون کے خوف کے وجہ سے وہ جگہ
چھوڑکر دوسری جگہ سامان اوتارا گیا۔ اب مردون کی حالت لکھنے کو

ہمارا دل نہین چاہتا ہی۔ مردون کی کثرت دیکھکر اب ہم بہی تنگ ہوگئے کہان تک اون کی حالت دیکھین اور لکھین۔ اس راستہ مین ہر مقام ایسا ہی کہ اگر قافلہ قیام کرے تو چار ہی روز مین ہیضہ شروع ہوجائے جہان جہان اوتار کی جگہ ہی۔ مردون کی تعفن سے جی بیزار ہی۔ اب تو یہ حالت ہوگئی کہ اون کے افسوس سے بہی دل تنگ ہی۔ عصر کے وقت چار بجے قافلہ روانہ ہوا۔ بیر مستورہ پر چار بجے شب کو پہونچا۔ شب بخیریت گذری

چہاردہم محرم م ۲۸ مرجولائی روز جمعہ

آج تین بجے دن کے یہان سے قافلہ روانہ ہوا۔ اور چار بجے رابق پہونچا۔ تمام راستہ مین قبرین ملتی رہین۔ ایک مقام پر ایک نعش پڑی نظر آئی۔ ہمارے ہمراہیون نے اوس کو دفن کیا۔ بیر مستورہ مین پانی تلخ تھا۔ جو پیش اور اسہال کا پانی تہا۔ اسواسطے ہمنے بیر شیخ سے پانی زیادہ اُٹہایا تہا۔ لیکن وہ پانی بیر مستورہ پر خرچ ہوگیا۔ کچہ قلیل پانی باقی تہا۔ جس سے بچون کی بہ مشکل بسر ہوئی۔ آج تمام دن تمام شب تشنگی کا ذائقہ چکہا کیے۔ اس شدت کی گرمی تہی کہ زبان باہر نکلی پڑتی تہی۔ مگر خداوند عالم نے صبر ایسا دیا تہا کہ وقت گذر گیا رابق پہونچکر پانی خرید کیا۔ راستے مین عین الدین جو ہمارے ساتھہ ہین رابق کے قریب اونٹ سے اُتر گئے تھے۔ تہوڑی دور

چلے تھے کہ تین بدو نے اون کو پکڑ لیا۔ اور چاہتے تھے کہ جامہ تلاشی کریں۔ اس عرصہ مین سردار بدون کا جو ہمارے ساتھ تھا پہونچا۔ اور اون کے ظلم سے نجات دلوائی۔ ہمارے قافلے سے جو آگے آگے ایک قافلہ چلا کرتا ہے۔ اوس مین ہیضہ پھیلی ہوی ہے۔ آج ایک شخص اوس مین سے مرگیا۔ اوس کی نعش کو راستے سے بازو پر ریت سرکا کر مع اوسکے لباس کے جو پہنے ہوے تھا۔ دبا دیا۔ اللہ اون سب کا حشر بخیر کرے گا کہ اوسکے راستہ مین جان دی ہے ہمارے قافلہ مین بھی تین روز سے یہ عارضہ شروع ہوگیا۔ لیکن اکثر لوگ صحت پاتے ہین۔ آج شب جو ایک عرب مدینہ منورہ سے ساتھ ہوگیا تھا۔ اسی عارضہ مین مبتلا ہوکر مرگیا۔ رابق مین اوس کی نعش کو دفن کردیا۔ جن لوگون نے احرام ذوالحلیفہ سے نہین باندھا تھا انہون نے رابق سے احرام باندھا ہے۔

پانزدہم محرم م ۲۹ جولائی روز شنبہ

آج یہان سے قافلہ بارہ بجے دن کے روانہ ہوا۔ اور چھ بجے صبح کے مقام قدیمہ پر پہونچا۔ جس وقت قافلہ روانہ ہونے لگا۔ پانچ سارق تلوارین لاٹھیان لئے ہوے قافلہ کے اندر گھس آئے اور مجنونانہ حرکت کرنے لگے۔ کوئی لاٹھی اٹھا کر حاجی لوگون کے

سر پر لاکر رکھتا تھا۔ اور کوئی تلوار سے دھمکی دیتا۔ ایک جگہ چار آدمی کہانا پکا رہے تھے۔ اور روانگی کی تیاری مین تھے۔ وہان بہی وہی حرکت کی اون حاجیون کے نزدیک بہی لاٹھی تہی۔ اونہون نے بہی ویسی ہی حرکت کی۔ اس عرصہ مین امجد علیخان جنکا سابق مین ذکر ہوا ہے۔ مع اپنے مامون کے آموجود ہوے۔ چورون نے اون کے ساتہ بہی وہی حرکت کی۔ ایک شخص نے اون کے سر پر لاٹھی رکہی۔ اونہون نے اون کی لاٹھی پکڑ کر جہٹکا دیا۔ تو وہ لاٹھی چور کے ہاتہہ سے چہوٹ گئی۔ اس پر اون کو غیظ آیا۔ اور تلوارین کہینچکر آموجود ہوے۔ اور ان صاحب کو گہیر لیا۔ اونہون نے ایک لاٹھی ماری۔ جو ایک چور کے ہاتہ پر لگی۔ پہر تو شورش زیادہ ہوگئی۔ اور ایک شور برپا ہوگیا۔ ایک شخص نے امجد علیخان پر تلوار ماری۔ لیکن ایک ہندی نے درمیان مین روک لیا۔ ان بیچارے کی جان سلامت رہی۔ قریب تہا کہ قصہ طول ہو۔ اس عرصہ مین عبدالقادر معلم اپنے سندی جوانون کے آپہونچے۔ اور ترکی جوانون سے امداد لیکر نزاع رفع کردیا۔ اور اون کی لاٹھی اون کو واپس کرادی۔ اور اوسیوقت قافلہ روانہ ہوا۔ تہوڑی دور گئے تہے کہ پہر وہی آموجود ہوے۔ اور اون کے شغدف کو گہیر لیا۔ کمر مین اون کے تلوارین تہین۔ اور قبضہ پر ہاتہ رکہہ لیا۔ امجد علیخان کے مامون نیچے اوتر آے۔ اور اون کے

ساتھ مقابلہ کو آمادہ ہوئے۔ معلوم نہین کس مصلحت سے چوروں نے طرح دی۔ اور چلے گئے۔ دو سانڈنی سوار اور چند پیدل نمودار ہوئے اور قافلہ کے قریب قریب چلنے لگے۔ بعد بدون نے شور وغل کیا کہ حرامی حرامی۔ عبد القادر اپنے سدھی سپاہیونکو لیکر دوڑے۔ اور اون کی مزاحمت کی۔ اور اونکو قافلے سے آگے نکالدیا۔ مگر تو بھی قافلہ خطر کی حالت مین چلنے لگا۔ بارہ بجے کے قریب بارہ شتر سوار جانب غرب سے اور چند پیدل جانب شرق سے نمودار ہوئے۔ اور قریب قافلے کے آگئے اور بدون نے شور مچایا کہ حرامی آگئے۔ اون کی شورش سے قافلہ مین تلاطم پیدا ہوگیا۔ قریب ایک ربع لوگون کے پیدل ہوگئے۔ بدو بھی آمادہ جنگ ہوئے۔ حاجی بھی مستعد ہوئے۔ مگر آسمانی بندوقین چلتی نہین اور قافلہ کے لوگ پیدل تھے۔ بہت ہوشیاری سے حفاظت قافلہ کی کررہے تھے۔ ہم بھی اور ہمارے ہمراہی بھی سوائے عین الدین صاحب کے سب پیدل تھے۔ اور زنانے کی حفاظت مین مصروف تھے۔ اور ہم بھی برابر بندوقین سر کرتے تھے۔ دو ساعت یہ کیفیت تھی۔ مستورات کو اپنی اپنی آبرو کا خطر ہوگیا تھا۔ بعد دو ساعت کے وہ شور وغل موقوف ہوگیا لیکن صبح تک اندیشہ رہا۔ اور وہ شتر سوار قافلہ کے آگے سے جانب مشرق جنگل مین چلے گئے۔ اور ہمارا قافلہ بعافیت تمام منزل پر پہونچ گیا۔

شانزدہم محرم الحرام ۳۰ر جولائی روز یکشنبہ

گیارہ بجے قافلہ اس مقام قدیمہ سے روانہ ہوا۔ اور دوسرے روز بعد طلوع آفتاب اصفہان یعنے چاریاری کنوئین پہونچا۔ آج شب مین مجکو بخار آیا اور تمام شب بخار مین مبتلا رہا۔ صبح کو فی الجملہ طبیعت صاف ہوگئی۔ زبیدہ بیگم کو دو روز سے بخار پہر شروع ہوگیا۔

ہفدہم محرم مطابق ۳۱ر جولائی روز دوشنبہ

آج یہان سے دو بجے دن کے قافلہ روانہ ہوا۔ اور دوسرے روز نو بجے وادی فاطمہ مین پہونچا۔ مگر آج کی منزل مین جو سختی حاجیون کو اٹھانا پڑی۔ وہ آجتک کبھی نہین اوٹھائی گئی۔ اس منزل مین عجب سخت اور شدید معاملہ تہا۔ کہ سوائے مرنے اور برباد ہونے کے چارہ نہ تہا۔ وہ معاملہ یہ تہا کہ جسوقت قافلہ روانہ ہونے لگا دو شتر سوار آموجود ہوے معلم نے بیان کیا کہ ایک ان سوارون مین شریف مکہ کا بہانجا ہے۔ ہمارے ساتہ جو چار پانچ قافلے تہے۔ ان مین حکم سنا دیا کہ استنبول سے چار ڈاکٹر مکہ معظمہ مین آئے ہوے ہین۔ اُنہون نے حکم دیا ہے کہ مدینہ طیبہ کی آب وہوا خراب ہوگئی ہے۔ اور مدینہ کے راستہ سے ہوا خراب آتی ہے۔ پس جو قافلے مدینہ کے اسطرف آنے والے ہین وہ روک دئے جاوین۔ اور جدے کو روانہ کردئے جاوین۔ اسطرف کو

نہ آنے پاوین - اس حکم کے سنتے کے ساتھ تیاری قافلہ کی ملتوی کر دیگئی
اور ایک شور و غل برپا ہوا - اور تمامی قافلون کے لوگ میرے خیمہ مین آکر
جمع ہوے - اور مشورہ کرنے لگے - آخر یہ امر قرار پایا کہ سلطانی حکم طلب کرنا
چاہیئے - چنانچہ سب لوگون نے اون سوارون سے حکم طلب کیا - انہون نے
جواب دیا کہ ہم زبانی حکم لائے ہین - اور اپنی تحریر لکھدیتے ہین - چنانچہ
اونہون نے اوسیوقت ایک ایک تحریر ہر ایک قافلے کے معلم کے نام
لکھدی کہ تم یہان سے جدہ چلے جاؤ - اور زبانی یہ بھی کہدیا کہ جدے کے
راستے کے ہم ذمہ دار ہین - اور مکہ کے راستے مین جو حادثہ ہوگا
اوس کی ہم ذمہ داری نہین کر سکتے - دو ساعت کامل اس جھگڑے
مین گذر گئے - اسکے بعد قافلہ تیار ہونے لگا - اور تھوڑی دیر کے بعد
چل نکلا - اب ہم کو نہین معلوم کہ قافلہ کو جاتا ہی یا مکہ کو جب بدون سے
ہم دریافت کرتے ہین کہ قافلہ کہان جاتا ہی تو وہ جواب دیتے ہین کہ ہم کو نہین معلوم
کہ کہان جاتا ہی - آخر قافلے نے جب کہ مغلطہ کا راستہ لیا تو وہی دونون
سوار دوڑے ہوے آئے - اور قافلے کے روبرو کھڑے ہو کر قافلہ کو
روک لیا جس سے ایک شور یوم النشور برپا ہو گیا - اور بہت جھگڑا ہوا
آخر دونون سوارون نے کہا کہ وادی فاطمہ مین جمعیت سلطانی آگئی ہے
اگر تم ہمارے کہنے کو قبول نہ کروگے تو جمعیت سلطانی وادی فاطمہ سے

تمکو بدے روانہ کریگی۔ یہان سے جدہ ایک منزل ہی۔ اور وہان سے دو منزل ہوگا۔ یہان سے جدہ جانے مین بدو اسی کرایہ مین جدہ پہونچا دینگے اور وادی فاطمہ سے اور کرایہ لیا جاوے گا۔ اور عدول حکمی کی سزا پاوینگے حاجیون کو یہ عذر تہا کہ اگر سلطانی حکم ایسا ہی تہا تو ہم کو مدینہ ہی مین سنا دینا تہا۔ اسوقت ہم سب محرم ہین۔ زن و مرد سب احرام باندہی ہوے ہین اگر ہم مکہ نہ جائین تو احرام کہان کہولین گے۔ اسواسطے ہمارا مکہ معظمہ کو جانا ضرور ہی۔ غرضکہ وہ سوار یہ کہکر علیحدہ ہوے کہ وادی فاطمہ تک اگر کوئی واردات ہوئی تو شریف ذمہ دار نہین ہی۔ معلم نے مجہ سے دریافت کیا۔ کہ اب آپ کی کیا رائے ہی۔ مین نے معلم سے کہا۔ کہ درصورتیکہ شریف مکہ کا یہ حکم ہی کہ یہان سے قافلہ جدے کو روانہ ہوجاے تو اوس صورت مین جدہ ہم کو تین منزل ہوجاے گا۔ اور کرایہ اونٹون کا علاوہ اس کے سر پر پڑے گا۔ اور اسوقت بے کرایہ جدے جانا ہوتا ہی۔ دوسرے یہ وادی فاطمہ مین کوئی والی وارث اور ہمارا سرپرست نہین ہے۔ ہم کس سے اپنی فریاد کرینگے۔ اور جدہ مین کانسل جدہ موجود ہی۔ اور ٹیلیگراف بہی ہے سلطان کے نزدیک تار دیسکتے ہین۔ اور وہان سے ہند کو بہی اطلاع دیسکتے ہین۔ ہر قسم کی چارہ جوئی وہان ہوسکتی ہی۔ اور وادی فاطمہ جدے جانے مین قافلہ کا نقصان کثیر ہوگا۔ اور سوائے نقصان کے

گرمی کی شدت کیا کچھ تکلیف نہ دیگی۔ معلم نے میرے اس کلام کو سنکر مکہ کا
راستہ چھوڑ کر جدہ کا راستہ لیا۔ اور ہمارے قافلہ کے پیچھے تمامے
قافلے روانہ ہوے۔ لیکن شور برپا تھا۔ اور ہزارون آدمی میری رائے کے
اوپر نفرین کرنے لگے۔ اور ہر قسم کے تغلظات ظاہر کرنے لگے۔ ہمارے قافلہ مین
نواب کدورہ یعنے ریاست باؤنی کے دیوان نواب شرف الدینخان صاحب
بہی ہین۔ اونہون نے سب سے زیادہ شورش کی۔ اور اسی امر پر سب سے
پہلے مستعد ہوے کہ جسطرح ہوگا مکہ کو جاوینگے۔ ہم جدے جانے کو
راضی نہین۔ ان نواب صاحب کی مخالفت سے تمامی قافلون کے لوگ
بدل گئے۔ اور میری نسبت سخت الفاظ کہنے لگے۔ مین مجبور تہا۔ اوسوقت
پھر عبد القادر معلم نے مجہہ سے دریافت کیا کہ اب آپ کی کیا رائے ہے
مینے کہا کہ وہی رای ہے کہ مین جدے جانا چاہتا ہون۔ اور جدے جاکر
جو مصلحت وقت ہوگا وہ کرونگا۔ اونہون نے جواب دیا کہ تمہارے ہمراہ
کل چودہ اونٹ ہین۔ اس قدر اونٹ ہم جدے روانہ نہین کر سکتے ہین
مینے کہا کہ اگر دادی فاطمہ سے بجبر قافلہ واپس کیا جاوے تو کرایہ کا بار
دیوان صاحب کدورہ کے ذمہ ڈالا جاے۔ کہ اونہون نے اس خرابی کی
تقدیم کی ہے۔ مگر اب میری بات کون سنتا ہے۔ جو ہے وہ مجہی کو احمق
بناتا ہے۔ [illegible] کو کچہ بہی نہین سمجہتا۔ اب یہ اندیشہ ہوا کہ خلاف

رای شریف کے یہ عمل کیا گیا ہی۔ دیکھئے کیسی گذرتی ہی۔ اور کیا نقصان ہوتا ہی
مغرب تک تو آفتاب نے تعاقب کیا۔ اور جلا جلا دیا۔ ہر چند پانی پیتے تھے
تشنگی موقوف نہین ہوتی تھی۔ شام کا انتظار رہتا کہ جلد آفتاب غروب ہو۔
اور مہتاب اپنا جلوہ دکھاوے۔ کہ جان مین جان آئے۔ جب آفتاب
قریب غروب کے پہونچا۔ ابر آگیا سموم چلنے لگی۔ دن وہ خرابی اور گرمی
مین گذرا۔ اور شب کی یہ حالت کہ عدم کا راستہ دکھاتی تھی۔ مشعلین اور
قندیلین روشن ہوگئین۔ بند و قین سر ہونے لگین۔ ہر آدمی کے دل مین
یہ خوف تھا کہ آج شب کو ضرور لوٹ لے جاتے ہین۔ اور اگر سلامت رہی
تو وادی فاطمہ مین سلطانی فوج کے پنجہ سے نجات مشکل ہی۔ ہمارے
آگے جو قافلے جا رہے تھے اوس مین باہم عہد و پیمان ہوگیا تھا۔ کہ
اگر خود سلطان روکین اور مزاحمتین کرین تو بھی مکہ کو جاوین گے۔ طواف
اور عمرہ کے بعد احرام کھول کر جدے جاوین گے۔ حاجیون کو سوای
احرام کے یہ عذر بھی تھا کہ ہمارا نقد و جنس مکہ مین ہے۔ اور مکہ کے
لوگون کا اسباب یعنی ڈیرے وغیرہ ہمارے پاس ہین۔ اہل مکہ کا
سامان اون کو دیکر اور اپنا نقد و جنس لیکر روانہ ہون گے۔ یہ ایسا
وقت ہی کہ حاجیون کے پاس خرچ نہین رہا ہی۔ اور وہ مکہ مین امانت
ہی۔ پس ان دونون خیال کے وجہات سے حاجیون نے اپنا مزا

قبول کیا - لیکن مکہ معظمہ کا راستہ نہین چھوڑا - اور یہ کہدیا کہ (مرگ انبوہ جشنی دارد) توکلت علی اللہ چل نکلے - اور وادی فاطمہ مین دوسرے روز قیام کیا

ہجدہم محرم مغرہ اگست ۱۸۹۳ع روز سہ شنبہ

شب جس پریشانی مین گزری - اوسکو مین کسیطرح بیان کرنیکی قوت نہین پاتا لٹ جانے کا خوف - شریف مکہ کی عدم ذمہ داری - اور وہ شب مار - چورون کی پکار - پہاڑون کے دامنون مین ہوکر راستہ کہ ایک ایک چور ایک ایک ہزار آدمی کو کافی ہی - غرض اوسوقت عجیب تہلکہ تہا - جس وقت ہم وادی فاطمہ مین پہونچے - تو وہی دو سوار آکر موجود ہوے - اور بدو نکو اور معلمون کو حکم سنا دیا - کہ اگر تم لوگون نے اونٹ لادے - اور قافلہ اٹھایا تو قید کر دیے جاؤ گے - فوج سلطانی تو اس جگہ نہین - مگر شہد اپر فوج پڑی ہوی ہی - لیکن اب مجبوری ہی - کہ بدو اور سردار بدوان اور معلم علیحدہ ہوگئے - اب قافلہ کا اوٹھنا دشوار ہوگیا - شام کا کہانا کسیکے پاس نہین ہے - اور ہی بھی تو پریشانی نہین کھانے دیتی - اس عرصہ مین وہ سردار میرے پاس آیا - وہ مجھ سے خوش بھی تہا - اوسنے راستہ مین میری دعوت بھی کی تہی - اور مین نے اوسکو ایک اشرفی بہی دی تہی اوسنے مجھ سے آہستہ کہا کہ ہم اور بدو اور معلم خلاف مرضی ان شتر سوارونکے اونٹ نہین لاد سکتے - مگر تم حاجی لوگ ہم کو مارو - لیکن ہم تمکو نہین مارینگے

اور تم ہمارے اونٹ چھین لو۔ اور خود لاد لو۔ جب تم یہاں سے چلو گے
ہم بھی تمہارے پیچھے پیچھے چلیں گے۔ تاکہ ہم بری رہیں۔ اور ہم شریف سے
کہدیں گے کہ حاجیوں نے ہمکو مار پیٹ کر اونٹ چھین لئے۔ اور وہ حرام
باندھے ہوئے تھے۔ ہم اون سے کچھ نہیں کہہ سکتے تھے وہ خود اونٹ
لاد کر لے آئے ہیں۔ پس تمام قافلوں میں یہی رای قرار پائی کہ بدوں سے
اونٹ چھین لئے جائیں۔ اور قافلوں میں شور برپا ہو گیا کہ حاجی لوگ مخالف
ہو گئے۔ اگر بدو اون کو اونٹ نہ دیوین گے تو جبرًا چھین لیوین گے۔ اور
بدوں کو ماریں گے۔ اور آج شام کو ضرور مکہ معظمہ پہونچکر طواف کرین گے۔
اب تو قافلے میں دوسری قسم کی شورش ہو گئی۔ اور لوگ جلدی جلدی کھانے سے
فارغ ہوئے۔ اور بدوں نے جلد جلد سے گھاس اونٹوں کو ڈالدی۔ اور
قبل از وقت اونٹوں کو پانی پلا کر تیار کر دیا۔ اور ظاہر یہ کہتے تھے۔ یا کہ ہم حاجیوں کے
بار نہیں لادین گے۔ اور حاجیوں سے لڑین گے۔ چنانچہ حاجیوں سے بدل کر
اونٹوں کو لیکر ایک طرف ہو گئے مگر اشارہ بازی چلی جاتی تھی کہ جسوقت
تم فراغت کر چکو۔ اونٹ ہمارے ہاتھ سے چھین لو۔ ہم بلا تردد تھوڑی
مار کھا کر دیدیوین گے۔ اور مکہ معظمہ کو پہونچا دین گے۔ بعض قافلے میں
عہد و پیمان اور قسم بھی ہو چکی تھی۔ کہ مکہ معظمہ کا راستہ وہاں تک نہیں
چھوڑین گے۔ جب تک زندہ رہین گے۔ جب کھانے پینے سے فرصت

ہوی - ایک دو حاجیون نے اس قافلے سے جس مین عہد ہوا تہا - اپنے
ہاتہ سے اونٹ کس لیے - کہ وہ سوار آکر موجود ہوے - اور مزاحمت کرنے لگے
حاجیون نے یورش کی - اون سواردن نے اونٹون کو چہوڑ دیا - اور
کہا کہ بہتر ہے - تم لوگ اپنے کیے کی سزا آپ پاؤ گے - ایک مولویصاحب نے
یہ عذر کیا کہ جو شخص حرم شریف کا راستہ بند کرے اوسکا کیا حکم ہے -
اونہون نے جواب دیا کہ وہ کافر ہی - اور ہم اور شریف مکہ سب کافر ہین
لیکن تم جدے کو چلے جاؤ - یہ کہکر سوار تو چلے گئے - اور بدون سے
تاکید کر دی کہ اگر تمہارا کوئی اونٹ لاوا گیا - تو تم قید کر دئے جاؤ گے -
اون کے جانیکے بعد اوس قافلہ مین جو عہد و پیمان ہوا تہا - اور قسم کہائی تہی
اپنی اپنی جگہ بیٹہہ گئے - اور جو اونٹ لادئے گئے تہے کہولدئے گئے
بدو اشارہ کرتے تہے کہ اب یہ سوار مزاحمت نہین کرین گے - اونٹون کو
تم لادلو - ہم پیچہے پیچہے تمہارے ساتہہ آوین گے مگر اب حاجیون مین
دم اور قوت کہان - اور دیوان صاحب کی یہ حالت تہی کہ جو اپنے شغدف
مین چہپکر بیٹہے تو باہر نکلنے کی قسم کہائی - اون کی پہلی عقل دیوانی ہوگئی
اور ساری شجاعت چوڑیان پہن کر شغدف مین جا چہپی - اس عرصہ مین
اون سوارون نے بحریر مکہ معظمہ کو روانہ کی کہ یہ حاجی احرام باندہے ہوے
دادی فاطمہ تک پہونچے ہین - جیسا حکم ہو تعمیل کیجائے گی - اور بدون نے

ہمسے کہا کہ ہم ایک تدبیر کرتے ہین کہ ان لوگون سے اونٹون کا اور اپنا
کہانا طلب کرتے ہین وہ آپ لوگون سے کہانا لینے کا حکم دین گے۔ آپ
انکار کرنا۔ اگر آپ اور زبردستی نہین کر سکتے ہین۔ تو اس قدر تو ضرور
کہنا چاہئے کہ ہمارے نزدیک کہانا نہین ہی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور
آخر دن سوار دن نے حاجیون سے کہانا دلوانیکا حکم دیا۔ تو حاجی لوگون نے
انکار کیا۔ چند حاجی اپنا شغدف اور سامان چھوڑ کر پیدل مکہ معظمہ کو روانہ ہو گئے
اس عرصہ مین معلم ہمارا آیا۔ اور کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ سوار کچھ رشوت
لیکر بمقام شہدا جانے کی اجازت دین گے۔ باین شرط حاجی لوگ
مکہ مین اسبات کو بیان کرین۔ کہ ہم جبرًا اور خلاف مرضی یہان تک چلے
آئے ہین۔ اور ہر شخص اپنے اپنے ہاتھ سے اونٹ کس لیوین۔ سب
لوگون نے اس امر پر رضامندی ظاہر کی اور گفتگو شروع ہوئی۔
لیکن بدو لوگ اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کہاتے تھے کہ اب حاجی لوگ یہان
کیون نامردی ظاہر کرتے ہین۔ اور کیون نقصان اٹھاتے ہین۔
اب رشوت کی گفتگو شروع ہوی۔ اور دس اشرفی استنبولی رشوت کی
واسطے قرار پائین۔ اونہین شرائط کے ساتھ ہمنے معلم سے کہا
کہ اسمعاملہ مین ہم کو کچھ چالاکی معلوم ہوتی ہے۔ یہ سوار کوئی صحرائی
لوگ ہین۔ معلم نے کہا کہ اس مین شریف وادی فاطمہ ہے۔ مین نے

معلم سے کہا کہ مین شریف وادی کو پہچانتا ہون۔ اور مجھ سے اون سے ملاقات ہی۔ یہ کوئی اور شخص ہے۔ معلم نے مجکو جواب دیا۔ کہ ہان سچ ہی۔ یہ شریف وادی فاطمہ کا بہائی ہے۔ مین نے کہا کہ اول تو تمنے کہا تہا کہ یہ شخص شریف مکہ کا بہانجا ہی۔ معلم نے کہا کہ کچہ بہی ہو ہمکو اس سے جان بچانا چاہیئے۔ اب معلم صاحب چندہ وصول کرنے لگے۔ دیوان صاحب کدورہ نے پچہتر روپیہ دینے کا وعدہ کیا۔ مجھ سے کہا گیا مینے جواب دیا کہ دیوان صاحب کدورہ دین گے۔ جنہون نے سلطانی حکم کے خلاف کیا ہی ہمسے کیا تعلق۔ آخر دوسرے لوگون سے چندہ وصول ہونے لگا۔ اور غربا پر ظلم شروع ہوگیا۔ اب وہی لوگ جو ہمزبان دیوان صاحب ہوکر جدے کی راہ سے مخالف ہوے تہے اب وہ سب نفرین کرنے لگے۔ آخر پہر مجہے کہنے لگے۔ مین نے مجبور ہوکر سفر اکت کی۔ اور جو کچہ باقی تہا۔ مین نے اپنے پاس سے دیا۔ اب معلم صاحب نے اطمینان حاصل کیا۔ اور ہمسے کہا کہ چار بجے قافلہ روانہ ہوگا۔ اس جگہ ایک اور بات قابل بیان ہی۔ وہ یہ ہی کہ دس اشرفی استنبولی تمام قافلون سے لینی قرار پائی تہی۔ اور وقت وصول چندہ معلم صاحب نے بیان کیا کہ دوسرے قافلون سے علیحدہ چندہ کرکے دیا جاوے گا۔ اور دوسرے قافلے والے

روپیہ دینے کو راضی نہیں - لہذا وہ لوگ یہیں وادی فاطمہ میں پڑے رہینگے
اور ہمارا قافلہ روانہ ہو جاوے گا - ہمکو اسبات کے سننے سے بھی
تعجب ہوا کہ یہ کیسے ہوگا - کہ ایک قافلہ روانہ ہو جاوے اور دوسرا رہجاوے
بہرحال جب چندہ وصول ہو گیا - اور معلم صاحب کے کمر میں باندھ لیا گیا -
اوسوقت ہمنے خواہش کی کہ ہمکو اجازت دینا چاہیئے - تو معلم صاحب نے
جواب دیا کہ جب دوسرے قافلوں کے لوگ سو جاوینگے - اوسوقت یہ
قافلہ اوٹھایا جاوے گا - مغرب کے قریب ابر محیط ہو گیا - تھوڑی دیر
نہ گزری تھی کہ ہوا چلنے لگی - اور دمبدم ہوا میں ترقی پیدا ہوی - ایکساعت
نہ گذری تھی کہ ہوا کا طوفان برپا ہو گیا - اور سوائے تاریکی اور گرد و غبار کے
اور کچھ نظر نہیں آتا تھا - آنکھیں بند ہو گئیں تھیں - ریتی جو بدن کو لگتی تھی -
بندوق کے چھرے معلوم ہوتے تھے - جب میں ہندوستان میں تھا
صرف ایک مرتبہ ایسی ہوا چلتی ہوی دیکھا تھا - جسکو چالیس سال
گزرے ہونگے - دو ساعت سخت تلاطم رہا - ہر شخص اپنے اپنے
شغدف کو لپٹے بیٹھا تھا - خیمہ ڈیرہ کوئی باقی نہ تھا - دو ساعت کے بعد
وہ طوفان موقوف ہوا - نو بجے شب کو معلم صاحب ہمارے نزدیک آئے
اور آہستہ آہستہ سب سے کہنا شروع کیا - کہ اب جلدی کرو - اور
قافلے کی تیاری کرو - ہم سب جلد جلد تیاری کرنے لگے - کیا دیکھتے ہیں

کہ دوسرے قافلے لدکر تیار ہین - اور چلے جارہے ہین - اور ہمارے قافلے کی تیاری ہو رہی ہے - جب وہ قافلے بہت فاصلہ پر نکل گئے - اوس وقت ہمارا قافلہ تیار ہو چکا - جب معلم صاحب ہمارے پاس آئے - ہمنے اون سے دریافت کیا کہ یہ قافلے کیسے روانہ ہوے - تو معلم صاحب نے ہمکو جواب دیا - کہ اون لوگون نے بہی اپنا بندوبست کر لیا ہوگا - اور مکہ سے بہی اجازت آگئی کہ ہمارے قافلہ کو اجازت مکہ آنیکی دی جاے - اور دوسرے قافلون کو بہی روانہ کر دیا جاے - اسواسطے وہ لوگ جدے کے نام سے قافلہ تیار کر کے مکہ کو جاتے ہین - جسوقت یہ لوگ شہدا کو پہونچین گے واپس کر دئے جائینگے - اور ہم شہدا مین ٹہر جاوینگے - پہر معلم صاحب نے یہ بہی فرمایا کہ ہمنے یہہ بہی ایک ہوشیاری کی ہے - کہ دس اشرفی مین سے پانچ اشرفی اذبکو دی اور مکہ کے حکام نے انہین کی راے پر روانگی ہمارے قافلے کی منحصر رکہی ہے اب وہ لوگ ہمارے ساتہ ہین - اور شہدا سے ہمکو مکہ روانہ کرین گے - اور ان قافلون کو جدے کو - لیکن ڈاکو لوگ شہدا مین قافلے کے دیکہنے کو آوین گے - جب تک اون کو کافی خرچ نہ دیا جاے - مکہ جانا مشکل ہوگا اسمین مختلف اقوال سے معلم صاحب کی مکاری کی شہادت اور زیادہ ہوتی چلی - اضطراب معلم صاحب کی چالاکی قافلے پر کہلنے لگی - آہستہ آہستہ دوسرے دن سے ہم شہدا کو پہونچے -

نوزدہم محرم م ۱۲ر اگست روز چہارشنبہ

جس وقت ہم لوگ مقام شہدا پر پہونچے - ترکی جوانون نے قافلہ روکا اور ایک میدان مین اُتار دیا - معلوم ہوا کہ یہان مدینہ کے حاجیون کی واسطے قرنطینہ قرار دیا گیا ہی - سوائے اس کے نہ کسیکو جدے جانیکا حکم ہی - اور نہ کسی دوسری جگہ ڈاکٹر آکر دیکھیگا - چوبیس ۲۴ گھنٹہ کا قرنطینہ ہوگا - رستہ مین جس قدر چالاکی ہوی - اور روپیہ وصول ہوا - یہ معلم صاحب کی بدنیتی کا باعث تہا - معلم صاحب چاہتے تھے کہ اگر حاجی لوگ زور سے چلی جاوینگے تو ہمارے قابو مین نہ آوینگے - اسسوقع پر چالاکی سے جو کچہ ہاتہ لگے لے لیا جاوے - اسیواسطے اونہون نے کسیکو شریف مکہ کا بہانجا اور کسیکو شریف وادی فاطمہ ظاہر کیا تہا - اور خود ہی دو سوار بلا لیے تہے چنانچہ جن اونٹون پر اون کو ہمنے سوار دیکہا تہا وہ اونٹ انہین معلم صاحب کے تھے - معلم صاحب نے دیکہا راز کہلا جاتا ہی تو نصف روپیہ باقی کا اقرار کیا - غرض کہ ہزار ہزار طریقہ حاجیون کے لوٹنے کے ہر ہر حیلہ سے معلم صاحب نے پیدا کیے - اول تو احرام بند ہوا ئی مین - پہر زیارت کعبہ کو لیجانے مین پہر اونٹون کے کرایہ مین کہ بادن ۵۰ روپیہ کے کرایہ کے عوض اٹہاسی ۸۸ روپیہ فی اونٹ وصول کیے - پہر ہر بات پر انعام کے مستحق - اور پہر شاگرد دنگو انعام دلوایا - مدینہ مین قرنطینہ موقوف کرانے کو ہزار دن کی طالب

راستہ مین کچھ باقی نہین رہا تو شریف مکہ کا حکم مصنوعی بھیجوا دیا۔ اور اون شخصون کو بہانجا شریف مکہ اور شریف وادی فاطمہ کا ظاہر کر کے ایک روز کامل حاجیون کو دھوپ مین بٹھا ڈالا۔ اس شدت مین ایک شخص جان بحق تسلیم ہو گیا۔ جب اونہون نے اپنا کام پورا کیا۔ اجازت آگئی۔ اب جب شہداء مین پہونچے معلم صاحب کا پتہ نشان ملا۔ کہ وہ مکہ کو چلے گئے۔ قریب بارہ بجے کے واپس آئے۔ اب دریافت کیا جاتا ہی کہ ہم قیدیون کے واسطے کیا حکم ہے تو کبھی کہتے ہین کہ بعد تین روز کے جدے جانا ہوگا۔ اور کبھی کہتے ہین کہ تین روز کے بعد مکہ کو جانا ہوگا۔ ہم یہان کی زبان سے ناواقف۔ کس سے دریافت کرین۔ اونٹ والے اونٹ لیکر اپنے گھر چلے گئے۔ اور معلم صاحب روپیہ لیکر اپنے گھر گئے۔ اور ہم میدان مین پڑے ہین۔ باد سموم کہائے جاتی ہے پسینے جاری ہین۔ بدن جلا جاتا ہی۔ کوئی اپنے شغدف مین ہے۔ کوئی خیمہ مین۔ کوئی چھتری لگائے بیٹھا ہی۔ غرض سب آہ وزاری کرتے ہین ان غریبون کا سوائے خدا کے نہ کوئی والی ہے۔ اور نہ کوئی وارث مکہ کے قریب ہین۔ مگر حرم مین نہین جا سکتے۔ اور جو جانا چاہیے شمار ہو کر حراست مین جاوے۔ اور حراست مین آوے۔ مکہ یہان سے چار میل ہی مستورات کا پیدل جانا مشکل۔ سواری نہین ملتی ہے۔ اور معلم صاحب کا دماغ آسمان پر بھی نظر نہین آتا ہی۔ اور ابھی حق معلمی باقی ہے۔

ہر وقت یاد دہی ہوتی ہے۔ کہ ہمنے اس قدر محنت کی ہی۔ دیکھئے اس کا
صلہ ہمکو کیا ملتا ہی کسی سے ہزار روپیہ کا سوال ہی۔ اور کسی سے پانسو
روپیہ کا۔ ہر شخص اپنی جگہ سہما ہوا ہی۔ اگر خلاف کوئی بات کی جاوے تو شب کو
مال و اسباب چوری جاتا ہی۔ اور خوبی یہ ہی کہ آپ کے دوست جان باز ہین
اور اس خوبی سے اپنی جان بازی کی سیر باغ اور ہتیلی مین بہشت دکھاتے
ہین۔ کہ آپ سب لوگ اون کو سچے خیر خواہ سمجھکر دوست رکھتے ہین اور
اون کی راے پر جملہ کام چھوڑ دیتے ہین۔ اور جب اون کو معلوم ہوتا ہی
کہ یہ لوگ اب ہمارے قابو مین آگئے۔ اوسوقت سر پر ہاتھہ پھیرتے ہین
اور جو کچھ اون کے نزدیک ہوتا ہی۔ سب چھین لیتے ہین۔ اگر کسی نے دجال
ناپاک کو نہین دیکھا ہو تو وہ احمد سبیوی وکیل جدہ کو دیکھہ لے۔ اور جس نے
جدے کے وکیل یعنے معلمان مکہ کے نائب کو نہ دیکھا ہو۔ وہ بمبی کے دلالونکو
دیکھے۔ اور جسنے مدینہ کے فقیرون کو نہ دیکھا ہو۔ وہ اجمیر کے مجاورونکو
دیکھے۔ اور جسنے مکہ کے معلمون کو نہ دیکھا ہو۔ وہ حیدرآباد کی وکیلونکو
دیکھہ لے۔ اور جس نے زیادہ جرات کرنے والا معلم عبد القادر کو نہ دیکھا
ہو وہ حیدرآباد کے کسی ایک خاص وکیل کو دیکھہ لے۔ یہ غضب کا معلم
ہے۔ علی درویش معلم مرحوم کا بہتیجا کہلاتا ہی۔ سید امین جواب معلم ہی
اوسکی نیابت مین کام کرتا ہی۔ لاکھون روپیہ کی دولت گھر مین ہے۔ حاجیونکو

ہر حیلہ سے لوٹ لیتا ہی - اور برباد کرتا ہی - جو شخص اسکے پنجہ مین آتا ہے
پھر نہین نکلتا - ہزار ہا روپیہ اپنے پاس سے خرچ کرکے حاجیون کو اپنے پنجہ
مین گرفتار کرتا ہی - اور بدن کا پوست تک نہین چھوڑتا ہی - لنگوٹی لگا دیتا ہی
جب محتاج ہوجاتا ہی تو رجسٹری دستاویز کرا کر خرچ بھی دیتا ہی - اگر اوسکو
یہ معلوم ہو کہ یہ متمول ہے - صرف میرے لوٹنے سے محتاج ہوگیا ہی
تو دستاویز لیکر پانسو روپیہ تک قرض دیتا ہی - مدینہ کے جانے والون کو
زاد راہ بھی کسیقدر دیتا ہی - مگر حاجیون کے گلے کاٹنے کو ہر وقت چھری تیز
کیے تیار رہتا ہی - جہانتک اُسکا قابو چلتا ہی زندہ درگور کرتا ہی -
تین بجے کے قریب معلم صاحب ہمارے نزدیک نہایت پریشان حال ہوکر
آئے - اور بیان کیا کہ شریف مکہ کے نزدیک دوسرے قافلے والون نے
نالش کی ہی کہ ہمارے معلمون نے ہمسے فی اونٹ دو دو روپیہ چندہ
وصول کیا ہی - تو شریف مکہ اس خبر کو سنکر ناراض ہوا - اور سب کا روپیہ
واپس کرایا - اور معلمون کے ذمہ وہ روپیہ عاید کیا گیا - ہم آپ سے خواہش
کرتے ہین کہ آپ ہمکو بدنامی سے بچاوین - آپکا روپیہ ہم دیوین گے - اس
خبر کے سنتے ہی قافلے کے لوگ بدل گئے - اول تو دیوان صاحب کی
تعریفین خوب کین - پھر اپنا روپیہ معلم صاحب سے وصول کیا - اور مجبورًا
دینا ہوا - قریب مغرب کے ڈاکٹر آیا - اور تمام قافلے کو دیکھا - اوس سے

در یافت کیا کہ ہمارے قید کی مدت کچھ تمکو معلوم ہے۔ کہ ہم لوگ اس میدان
مین کب تک گرفتار رہین گے۔ اوسنے جواب دیا کہ ہم کل مشورہ کر کے جواب
دینگے۔ لیکن حاجیون کو اجازت ہوگئی کہ مکہ معظمہ مین جاکر طواف کرین۔ اور
صفا مروہ مین سعی کر کے احرام کھولین۔ حاجی لوگ جسمیدہ طواف کو جانے
لگے۔ اور سامان وہین چھوڑا۔ ہم بھی قریب مغرب اپنے زنانے اور
بچون کو لیکر تنہا روانہ ہوے۔ مغرب کی نماز مقام محمود پر ادا کی۔ قریب
سات بجے کے مکہ مین داخل ہوے۔ اپنے مکان کو پہونچکر حوائج ضروری
سے فارغ ہوکر وضو کیا۔ عشاء کی نماز حرم شریف مین ادا کیے۔ اول
طواف کعبہ کیا۔ پھر صفا مروہ مین سعی کیے۔ مستورات کو بہت تکان تھی
بارہ بجے شب کے فارغ ہوئے۔ مکان کو آئے کچھ روٹی اور کباب
جو بازار سے منگوائے تھے۔ کسیقدر کھاکر آرام کیا۔ شہداء مین تاکید
کی گئی تھی کہ بہت جلد واپس آنا۔ مگر اب طاقت کہان۔ کہ واپس جاوین
صاحب مکان ڈرتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ شبکو نہین رہین۔ تاکہ
ہمپر کوئی مصیبت نہ آوے۔ ہمنے جواب دیا کہ ہم مہاجرین ہندوستان
جانے کا ابھی ارادہ نہین ہے۔ اور بے ضرورت ہم ہندوستان
نہ جاوین گے۔ بلکہ یہین رہین گے۔ اور مہاجرون کو کوئی نکال نہین
سکتا ہے۔ بہزار مشکل صاحب مکان کو راضی کر کے شب بسر کی۔

بستم محرم مطابق ۳ر اگست روز پنجشنبہ

آج صبح ڈاکٹر فرودگاہ قافلہ پر تشریف لائے - اور تمامی قافلون کو دیکھا - لوگون نے پوچھا کہ اب ہم لوگون کو مکہ معظمہ کے اندر جانے کی کب اجازت ہوجاے گی - اوسکے جواب مین ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ بعد جمعہ کے تم سب لوگ بلامزاحمت جدے کو روانہ کر دیے جاوگے بعد دو بجے کے شریف مکہ کے یہانسے معلمون کو سخت تاکید ہوئی کہ بعد نماز جمعہ جس معلم کے حاجی رہجائینگے - وہ معلم گرفتار ہوجاے گا - اب حاجیون مین بہت پریشانی ہوگئی - آدہا سامان شہدا مین اور آدہا مکہ مین ہے کرایہ کے اونٹون کا پتہ نہین ہی - بیشتر لوگون نے اپنے گھر سے خرچ منگوایا ہی - جسکا انتظار ہی - بعض لوگون کو حساب کتاب معلمون سے کرنا ہی بعض کو تبرکات خرید کرنا ہی - غرضکہ ہر قسم کے ضرورت ہی - بہت لوگ ایسے ہین کہ طراف رخصت کرنا ہی - اور وہ لوگ مقام شہدا پر ہین - اب شہر مین آنے کی مزاحمت ہوگئی - ترکی شہر مین آنے نہین دیتے ہین - بعضون کے نزدیک بالکل خرچ نہین ہی - کہ اونٹون کا کرایہ دیسکین قرض لینے کا موقع نہین ہی - نہ کوئی دیتا ہی - ایک عجیب تلاطم پیدا ہوا تھا کہ اگر یہ صراحت اوس حالت کو لکھا جاے تو دفتر درکار ہے - گھر گھر جوانان سرکاری حاجیون کو نکال رہے ہین - اس شور و شغب سے کھانا

پکانے کا وقت نہین ملتا ہی - کوئی بازار سے روٹی خرید کرتا ہی تو مسافرین راستے مین چبینے لیتے ہین - غرض ہر شخص اپنی حال مین مبتلا تہا - ہمنے تو بعد نماز عشا مستورات کو طواف رخصت کرا دیا - تمام شب بیقراری مین گزری اور قافلے مین یہ واقعہ پیش آیا - کہ ترکی سوار سے محافظت قافلہ کی سرکار کے جانب سے ہوتی ہی - دس دس قدم پر ترکی سپاہی گرد قافلے کے پہرہ دیتے تہے اور ہوشیار پکارتے تہے - بہت ہوشیاری سے حفاظت قافلہ کی کرتے تہے - لیکن یہان کے چور بہی غضب کے انسان ہین - اونہون نے چار طرف سے اپنے حملے شروع کئے - دبک دبک کر سانپ کی چال چلنا اور ہر قسم کے داؤ گہات دکہانا - اور ادہر سے ترکی جوانون کا ذرے سی کہٹکے پر گولی لگانا - اودہر چورون کا چالاکی سے جان بچانا - یہ خالی شب نہین تہی - بلکہ شب برات تہی - ہر چہار سمت سے بندوقون کی آتشبازی سہر ہو رہی تہی - مگر چور بہی اپنے کام تجربہ کاری سے زمین پر سینہ کے بل وہی سانپ کی چال سے دو چار قافلے مین آ ہی پہونچے - مگر ترکیون کی بیدار مغزی - کہ چورون کو گرفتار کر کے محبس مین بہیجدیا - اور قافلے کو آفات سے بچا لیا - شب کی بیداری اور اوس تگاپو سے صبح کو ترکی سپاہی تو نہین معلوم ہوتے تہے - بلکہ مکہ معظمہ کے غبار آلود کونچون کی بہار پہونچی دیکہائی دیتی تہی -

بست ویکم محرم م ۴ر اگست روز جمعہ

صبح ہوتے ہی جوانان سرکاری کوڑے لئے ہوئے موجود ہوئے
مین مکان کے دروازے پر کھڑا ہوا تہا - کہ جوان آیا - اور صاحب مکان سے
بات چیت کرنے لگا - صاحب مکان نے میری طرف اشارہ کرکے مجھکو
بتادیا - کہ یہ ہین - مینے قبل اس کے کہ وہ کچھ کہے اوسکی طرف مخاطب ہوکر
کہا کہ اونٹ لاؤ - مین ابھی اپنا سامان لیکر جاتا ہون - اوسنے کہا - کہ
عبد القادر معلم کو تاکید کی ہے - اگر اونٹ نہین لایا - تو مین اونٹ لاتا ہون
یہ کہکر وہ چلا گیا - آج کہانا پکانے کی فرصت نہ تہی - لیکن اوسوقت کچھ
روٹی بکنے کو آگئی تہی - ہمنے عورتون اور بچون کے واسطے خریدی
کی - اور شکر سے کہلا دئے - ہمنے بھی کچھ ناشتہ کرلیا - اور ہمراہیونسے
کہدیا کہ روپیہ لو - اور سامان لاؤ - اگر جی چاہے جلد پکا کھالو - ہمارے
ساتھ جو عورت کہانا پکانے والی ہے وہ سامان کی حفاظت کو شہدا
مین ہو - اور ہم یہان مکہ مین ہین - اس واسطے بہت دقتین پیش آئین -
ہم یہان کی سختیون کے سامنے قرنطینہ کی سختیان بہول گئے - دعا کرتے
تہے کہ اس شدت گرمی مین کہانے کی بے احتیاطی نہ ہوجاے - کہ
کسی بیماری مین مبتلا ہوجائین - اللہ تعالی ہماری تکلیف کو راحت سے
بدل دے - اور جلد ہمکو بخیر وخوبی ہمارے وطن کو پہونچا دے

اسی کشاکشی مین ہم حرم شریف گئے۔ اور طواف رخصت کیا۔ کتب مذہبی سے یہ بات ثابت ہی۔ کہ جب کعبہ مبارک سے رخصت ہوے تو گریۂ وزاری کرتے ہوے آوے۔ مین فکر مین تہا کہ گریہ کرنا اور زاری کرنا اختیاری فعل نہین ہی۔ بلکہ اضطراری ہی۔ کیون کر گریۂ وزاری کرتے ہوے رخصت ہونگے مگر عجیب معاملہ ہے کہ نیت باندہی۔ اور طواف الوداع کا لفظ زبان پر آیا پہر زبان مین قوت نہین تہی۔ کہ کوئے اور دعا زبان سے نکال سکین۔ زبان لکنت کرتی تہی قلب کانپ رہا تہا۔ آنکہون سے اشک جاری تہے چیخ مار کر رونے کے سوا اور کوئے بات اچہی نہ معلوم ہوتی تہی۔ کیا عجب تہا کہ منجانب اللہ اگر مزاحمت نہ ہوتی تو ضرور انسان بیہوش جاتا۔ اسی حالت مین مساکین لپٹ جاتے ہین۔ خیال بٹ جاتا ہے۔ ہم اپنی حالت کا کچہ ذکر نہین کرتے۔ حاجیون کے قلب اوسبات کو جانتے ہونگے طواف رخصت سے فارغ ہوکے مکان کو گئے۔ کہانے کا تو کیا ذکر دوسرے حوائج ضروری سے بہی فرصت نہین پائی تہی کہ ملک الموت شتران باربردار لیکر موجود ہوے۔ اور سختی کے ساتہ عجلت کرنے لگے۔ ہم چاہتے تہے کہ نماز جمعہ سے فارغ ہوکر سامان لادین۔ مگر وہ موذی کہان مانتے ہین۔ بہرحال سامان نکالنا شروع کیا۔ اس شور و شغب مین سب کاروبار چہوڑ کر واسطے ادائی نماز جمعہ کے

مین حرم شریف کو چلا گیا۔ وہان نماز ہو چکی تہی آخری ایک رکعت ملی۔ شکر ایزدی بجا لایا۔ جب مکان کو واپس آیا۔ شتران باربرداری تیار تھے۔ اون کو تو مقام شہدا کو روانہ کر دیا۔ اور مین معہ زنانہ تمازت کے فرو ہونے کی منتظر رہی۔ جب وقت روانگی کا قریب آیا۔ صاحب مکان کہ وہ ہمارا زمزمی ہے۔ اور ہمارے یہان سے ماہوار پاتا ہی۔ جب ہم مکہ مین آئے تہی۔ تو یہ شخص جسکو جبرًا اپنے مکان مین لے گیا تہا۔ اوس مین سے نصف مکان کو کہا کہ یہ دوسرے کا ہی۔ اور اوسکا کرایہ آتنا لیا کہ وہ پورے مکان کا تہا اور نصف ہمکو عاریتًا دیکر احسان رکہا تہا۔ جب ہم رخصت ہونے لگے تو ساٹہہ ریال جسکے ایک سو تیس روپیہ ہوتے ہین۔ طلب کئے۔ ہمکو بہت تعجب ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہی۔ مجبورًا اون کو مقام شہدا پر لیکر آئے۔ اور چار آدمی جمع کر کے اون کے مکان کا کرایہ قرار دا دیا۔ پس حسب قرار داد اون کا کرایہ ادا کیا گیا۔ اوس کے اس فعل پر بہت افسوس ہوا۔

مکہ سے شہدا تک کا کرایہ اوس عدد سے کے کرایہ سے علیحدہ دینا ہوا۔

اس زمزمی کی تنخواہ ہمنے موقوف کر دی۔ اور دوسرا زمزمی مقرر کر دیا اب معلم لوگ اپنے حقوق معلم گری کے طالب ہوے۔ ہمارے نزدیک خرچ کم تہا۔ ہمنے معلم سے وعدہ کیا کہ حیدرآباد جا کر تمہارا حق بہیجوا دینگے اور اگر مثل مکاندار کے تمکو بہی بے اعتباری ہو تو بہر صورت ہم آپ کا

حق ادا کر سکتے ہین - اصل معلم ہمارا شیخ امین ہے - جس سے پہلے دو دفعہ ملاقات سرسری ہو چکی تھی - بہت کچھ اخلاقی حالت سے پیش آیا - پانچ اشرفی وقت روانگی مدینہ کے اس شخص نے ہمکو دی تھی - جو ہمارے پاس امانت تھین - سوای اس کے اور بھی خرچ دینے کو اعانت کرنا چاہا - مگر ہمنے اوس سے انکار کیا - اور اونکی اشرفیان واپس کرنا چاہا - مگر نہ اُنہون نے اشرفیان لین - اور نہ حقوق معلم گری فی الوقت طلب کئے - اس امر مین ہمین اونکا ممنون ہون - اسکے بعد سید امین میرے نزدیک ایک کتاب لائے اور اپنے لیاقت کی نسبت تحریر چاہی - ہمنے اون کے حسب خواہش لیاقت اور ذی مروت ہونے کی حالت اوسط الفاظون مین تحریر کر دی - اس اہتمام مین مغرب کا وقت آیا - جون جون دیر ہوتی تھی ترکیون کی سختی زیادہ ہوتی جاتی تھی - ترکیون نے دو چار آدمی کو جلدی روانہ ہونیکے لئے زدوکوب بھی کی - بہت عجلت سے تیاری کیگئی - تاہم آٹھ بجے شب کو قافلہ روانہ ہوا - اور دوسرے دن چھ بجے قافلہ بدہ مین پہونچا - وہی سابق کی جھوپڑیان جو ہماری مسکن مین لکھی ہوی تھین - ہمکو رہنے ملین

بست و دوم محرم الحرام م ۵ اگست روز شنبہ

اسمقام پر حرارت کی وہی شدت رہی - جو پہلے تھی - چار بجے قافلہ روانہ ہونے لگا - کرایہ جھوپڑیون کا بدون نے طلب کیا - اور فی آدمی

چار آنے کی خواہش کی - چونکہ ہمنے قبل اُترنے کے فی آدمی دو آنے ٹہرائی تہی تو وہی دو آنے اوسکو دیتے تہے اور وہ راضی نہین ہوتا تہا - چار آنی خلاف عہد طلب کرتا تہا - آخر یہان تک نوبت پہونچی - کہ ہمراہیون سے جہگڑا بڑہ گیا - ہمنے اوسکو بلاکر سبہولیت فہمایش کی - اور فی آدمی دو آنہ کے حساب سے کرایہ دیا گیا - اور کچہ قلیل انعام بہی دیا گیا - مگر دل مین وہ اپنے نقصان خیال کرکے چلا گیا - لیکن دوسرے قافلہ والون سے فی آدمی چار آنے بجبر لے لیے - آخر قافلہ روانہ ہوکر آہٹہ بجے دن کے دوسرے روز جدے پہونچا -

بست وسوم محرم الحرام م ۶ر اگست روز یکشنبہ

ہمنے ۷ر جولائی ۱۸۹۳ع مطابق ۲۲ر ذی حجہ ۱۳۱۰ھ روز جمعہ کو مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کا سفر اختیار کیا جسکو اکتیس ۳۱ یوم کامل ہوے اس اکتیس یوم مین بس ایک دن تو مکہ معظمہ مین ہمکو سایہ رہنے کے لئے ملا - باقی کہین (سائے کو پتہ نہ تہا شجر کا) البتہ دن ڈہلے کہین کہین پہاڑ دنکا سایہ نظر آجاتا تہا - جو رات کے پلو مین جہٹ بند جاتا تہا - غرض مسافرون کے ساری راحت سائے کی طرح اُڑی ہوی تہی - اور انواع تکالیف سایہ کی طرح ساتہ ساتہ - دن کو آفتاب کی تپش جسم کو بہونکر کباب کر دیتی تہی - اور رات کا حبس دل و جگر کا دم پخت تیار

کر دیتا تہا۔ اوسکے بعد آخر وقت کی شبنم برف کا پانی لیکر حاضر ہوجاتی تہی گویا صبح اوٹہتے ہی سارے بدن کے واسطے ناشتہ طیار ہی لیکن جون جون یہ مصیبتین ہمپر گذرتی تہین ہمارے دل زیارت حرم کے طرف زور کے ساتہ بڑہتے جاتے تہے۔ البتہ یہ شعر زبان پر ضرور تہا **شعر**

عقوبت کمن عذر خواہ آمدم بدرگاہ تو روسیہ آمدم

پہر کہتے تہے کہ خدایا اگر یہ مقام امتحان ہی۔ تو تو عالم الغیب ہی۔ ہمارا کونسا عقیدہ کیا تجہہ سے چہپتا ہی۔ پہر یہ امتحان کیون۔ غرض عجیب عجیب تماشے کی باتین کرتے ہوے۔ دکہہ کا لطف اٹہاتے چلے جاتے تہے۔ اور سمجہتے تہے کہ یہ ہمارا بار گناہ ہی۔ درحقیقت کوئی راستے کی تکلیف نہین ہی۔ اسکے مشاہدہ سے عبرت لیتے تہے۔ اور اسکا ذکر پند و نصیحت تہا۔ اور امید ہی خدا سے کہ ہمارے اس مراد کی کشتی بہی پار لگا دیگا۔ چونکہ دریا کو جوش ہی اسواسطے اس جدہ مین ہمارا ارادہ قریب ایک ہفتہ رہنے کا ہی۔

آج کے روز جدے مین ہزار بارہ سو مسافرون سے زیادہ نہین ہی۔ اور ایک جہاز بہی حاجی قاسم کا آیا ہوا ہی۔ لیکن کرایہ زیادہ ہی۔ تہوڑے مسافرون نے ٹکٹ خرید کیے ہین۔ جو جہاز کی روانگی کو کافی نہین ہے۔ اور خبر ہی کہ دوسرے جہاز اور آنے والے ہین۔ لوگون کو امید ہی کہ کرایہ کم ہوجاوے گا۔ جو شکایت گرمی اور گرانی غذا اور پانی کی

مکہ معظمہ مین سنی جاتی تھی - وہ مطلق نہین ہی - آج کا تمام دن سایہ مکان مین ہمکو آرام سے گزرا - قریب مغرب مین بازار کی سیر کرتا ہوا لب دریا پہونچا - اور سمندر کی ہوا سے دل کو مسرت دیکر شکر ایزدی بجا لایا - اور دعا کیا - کہ خداوند عالم مع الخیر والعافیہ وطن کو پہونچا دے - ایک ماہ کامل کے بعد صرف یہ شب آرام سے گذری -

بست وچہارم محرم الحرام م ۷ اگست روز دوشنبہ

جو جہاز حاجی قاسم کا یہان آیا ہوا ہی - یہان کے دلالون نے جہاز کی ایجنٹ سے کل جہاز کا کنٹراک یعنے ٹھیکہ فی پندرہ روپیہ کے حساب سے کرلیا ہی - اور ابتداً تیس روپیہ فی ٹکٹ حاجیون کے ہاتھہ فروخت کیا - اور بعدہ فی ٹکٹ پچیس روپیہ ہوگئے - دوسرے جہازون کی خبر بہت جلد جدے پہونچنے کی تھی - اسیوجہ سے کرایہ کم ہوتا جاتا ہی - بہت سے حاجی تو اس قسم کے ہین کہ وہ جدے کے اخراجات کے مقابلہ مین گران کرایہ قبول کرتے ہین - اور جو بہت دور دراز سفر کیے ہوے آئے ہین چند روز قیام کرنے کے خیال سے اخراجات جدے کو گوارا کر رہے ہین - اور گرانی کرایہ جہاز کو منظور نہین کرتے ہین - ہر جنس جدہ مین گران ہے - ایک مشک پانی چار آنے سے کم نہین آتا ہی - اور ایک چھوٹا سا کمرہ ہر سفر کے لیے ساٹھہ روپیہ سے کم نہین ملتا ہی -

آج ایک واقعہ یہ بھی پیش آیا کہ عبدالقادر معلم جو ہمارے جہاز اور مدینہ کے راستہ مین تہا۔ اوس نے جو جو فریب اور دغا بازی حاجیون سے کرکے روپیہ وصول کیا ہی۔ وہ تمامی عقدے کہل گئے۔ اور اکثر حاجی لوگ اوس سے بد دل ہوگئے۔ مکہ سے وہ ہمارے ساتہہ نہین آیا ہی۔ آج دوسرے حاجیون کے ہمراہ جدہ پہونچا۔ اور میرے پاس آکر بیان کیا کہ شیخ امین کی کتاب مین تمنے ہماری شکایت لکہدی۔ حالانکہ اوس تحریر مین اس عبدالقادر کا ذکر بہی نہ تہا۔ اور یہی جواب ہمنے اوسکو دیا۔ اوس کی غرض اس ابتدا سے صرف یہی تہی کہ جس قدر معلمون نے اپنے اپنے حاجیون سے روپیہ وصول کیا تہا وہ بحکم شریف واپس کیا گیا۔ اور اس عبدالقادر نے کسی حاجی کو ایک پیسہ واپس نہین کیا۔ پس اس تقریر سے صرف اوسکا منشا طبیعت اظہار کرانا تہا۔ کہ حاجی کس قدر مجہہ سے ناراض ہین۔ اور مثل دوسرے معلمون کے مجہہ سے روپیہ تو واپس کرانا نہین چاہتے۔ یہ شخص سرکاری طور پر معلم نہین ہی۔ بلکہ سید امین معلم کے تحت مین کام کرتا ہی۔ حق معلمی کے سوائے دغا و فریب سے حاجیون کو جنگل مین لٹ جانے اور مارے جانیکا خوف دلاکر روپیہ بطور چندہ کسی فرضی بدون کے سردار کے نام سے وصول کرتا ہی۔ اور حاجی بہ خیال حفاظت جان و مال اوس کے دام فریب مین گرفتار ہوجاتے ہین۔ لیکن یہ شخص سخاوت بہت دکہاتا ہی۔ تاکہ

لوگ اوسکو بہت مخیر اور بے پرواسمجھکر جلد دام مین آجاوین - شیخ امین معلم
خبر رس آدمی ہی - نہ کسیکو مخیری کی روسے کچھ دیتا ہے - اور نہ فریب سے
کچھ لیتا ہی - بلکہ وی عزت آدمیون کی معاونت کرتا ہی - لیکن عبد القادر کے
رہنے سے بڑی بدنامی ہو رہی ہے - حاجی کم آتے ہین - جو ایکبار آتا ہی
دوسرے بار نام نہین لیتا - اس ملک مین چھوٹے بڑے سب خیرات
مانگتے ہین - اول فریب و دغا سے کام لیتے ہین - اور اگر موقع ملجاتا ہی تو
لوٹ مار سے پیدا کرتے ہین اور اوسکے بعد باقی رہا تو خیرات کے طور سے
طلب کرتے ہین - اور بخشش بخشش پکارتے ہین - اس بخشش کے لفظ کے
اس قدر مشتاق ہین کہ گویا یہ انہین کا حصہ ہی - آج دو قافلے اور
جدے مین داخل ہوے - ایک قافلہ مکے سے - اور ایک ینبع سے - ان
لوگون کے آتے ہی کمپنی کا دماغ آسمان پر چڑھگیا - اور کرایہ زیادہ
کر دیا - لنگر گاہ مین جہاز ایک ہی ہی - اور حاجیون کی جماعت زیادہ
ہوجاتی ہے - حاجیون کی عجب کیفیت ہی کہ جو لوگ مسکین ہین وہ تو
روتے ہی ہین - مگر جن کے پاس روپیہ ہے وہ بھی محتاج بنے جاتے ہین
معزز لوگ مساکین سے چندہ کے طلبگار ہین - بعض نے ظاہر اپنا فقیر
بنا لیا ہے - اور خیرات طلب کرتا ہی - حالانکہ کمر مین روپیون کی ہمیانی
باندہی ہوی ہے - ان لوگون کی وجہ سے مساکین بڑی مصیبت مین ہین

معزز عورتین جنکے شوہر اور ولی مکہ معظمہ مین طعمۂ ہیضہ ہوگئے - بے پردہ پریشان حال پھرتے ہین - اور روتے ہین - اللہ تعالی سے رحمت کی امید ہی ہمنے جو شغدف کرایہ کرلئے تھے - وہ سفر عرفات اور مدینہ مین کام آئے جو فی شغدف چودہ ۱۴ روپیہ کرایہ دیا گیا تھا - لیکن بہت لوگون نے بسبب زیادتی کرایہ کے شغدف خرید کرلئے تھے - خریدے ہوے شغدف جو بیس ۲۰ بیس روپیہ بلکہ اس سے بھی زیادہ قیمت کو لئے تھے - اب اون کی قیمت فی شغدف آٹھ آنہ بھی نہین ملتی - اور چھپڑیان جو تین تین روپیہ کو خریدے تھے وہ دو دو آنہ سے زیادہ نہین بکتے - اور نردبان جس کے ذریعہ سے اونٹ پر چڑھتے ہین وہ ایک ایک آنہ کو - اور موگریان میخ ٹھوکنے کی جو بارہ بارہ آنے کو خرید کیے گئے تھے وہ ایک پیسہ سے زیادہ کوئی نہین خریدکرتا - ہر چند کہ دریا کا کنارہ بہت قریب ہی - لیکن آدہ سیر مچھلی ایک روپیہ سے کم نہین آتی ہے -

لیلی مجنون کے متعدد قصے اور حکایتین سنی گئین - جن قصون اور حکایتون کا ماحصل سواے اس کے اور کچھ نہ تھا کہ مجنون نے مدۃ العمر اپنی زندگی ذلت وخرابی کے ساتھ بسر کی - اور لیلے نے عیش وآرام مین دنیا مین کوئی ذلت ایسی نہ تھی جو مجنون نے نہ اوٹھائی ہو - اور دنیا مین کوئی عزت ایسی نہین کہ لیلے نے نہ پائی ہو - آج ہم قریب بمغرب

ہوا خوری کو دریا کے کنارے گئے۔ معلوم ہوا کہ لیلی و مجنون دونوں سمندر کے کنارے اپنا اپنا لطف اوٹھا رہے ہین۔ اول ہم مجنون کی قبر پر گئے اور فاتحہ پڑہے۔ پہر وہان سے لیلے کے مقبرہ کو دیکہا۔ اور فاتحہ پڑہی۔ مجنون کے قبر متصل قلعہ کے جانب مغرب سمندر سے پچپن قدم پر ہے اور لیلی کا مقبرہ مجنون کی قبر سے جانب جنوب ایکسو تیس قدم پر ہی۔

مجنون کی قبر ایک چہوٹے سے مقبرے کے اندر آبادی کے متصل ہے۔ اسکے قبر پر مزور موجود ہی۔ فاتحہ درود قرآن خوانی ہوتی ہے۔ سبز غلاف قبر پر پڑا ہوا ہے۔ یہ جگہ بہت پُر فزا ہی۔ کثرت سے لوگ فاتحہ کے واسطے آتے ہین اور بہت شوق سے زیارت کرتے ہین۔ اس عاشق صادق کا مزور زیارت کرنے والون سے کچہ طلب نہین کرتا۔ جو لوگ مجنون کے قبر پر فاتحہ کو جاتے ہین۔ وہ زیارت لیلی بہی کرتے ہین۔ اس عاشق کی قبر کے دیکہنے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ عاشق زندہ ہی۔ اور لیلی کا مقبرہ بہت بڑا ہی۔ اور ایک مکان بہی اس مقبرے کے متعلق ہی لیکن یہ مقبرہ بہت شکستہ اور بالکل خراب حالت مین ہی۔ اسکے قبر پر مزور اور مجاور نہین ہی۔ تمام مکان اور چہوترہ مقبرہ کا شکستہ اور خراب حالت مین ہے۔ اور خاص مقبرہ ایسا شکستہ اور ابتر ہے۔ جیسے کوئی مکان بارش کے صدمہ سے گر جاتا ہی۔ جسپر سالہا سال گذر گئے ہون

اس مقبرے کے گرد و نواح سمندر محاصرہ کیے ہوے ہی۔ خدا کی قدرت ہی کہ بقید حیات مجنون نے اوس ذلت سے بسر کی۔ اور بعد مرنے کے یہہ عزت پائی۔ اور لیلے نے بقید حیات بڑی عزت سے بسر کی۔ اور بعد مرنیکے اوس کے مکان کی یہ خرابی ہی۔ سچ تو یہ ہی کہ مرنے کے بعد مجنون لیلی بن گیا۔ اور لیلے مجنون ہوگئی ہی۔ لیلی کے قبر کے گرد و نواح ہمنے بہت سے کتے پھرتے ہوے دیکھے۔ ایک کتا اوسکی قبر کے روبرو مرا پڑا تہا۔ اور اس قدر پھول گیا تہا کہ تمیز نہین ہوتا تہا کہ یہ کس جانور کی نسل ہی ہمارے ہمراہیون مین سے جو محمد فیض علیخان گوالیری تھے۔ اونہون نے بیساختہ کہا۔ کہ یہی سگ لیلے ہی۔

مین عاشق مزاجون کو اسطرف رجوع کرتا ہون کہ جو شخص جدے کو جاوے اوسکو چاہیئے کہ لیلی مجنون کی ضرور زیارت کرکے برعکس حال پر نظر کرے

کل نادری جہاز کے آنے کی خبر ہی۔ اس جہاز کے آنے کا جھنڈا آج کہڑا ہوگیا ہی جو جہاز کہ اوسوقت لنگر کیے ہوے تہا۔ اوسکی ٹکٹ کی قیمت وقتا فوقتا کم زیادہ ہوتی تہی۔ پچیس اور تیس کے درمیان آجتک اوس کا ٹکٹ فروخت ہوا ہی۔ جسوقت سے نادری جہاز کا پھریرا اوڑا ہی۔ اس جہاز کے کمپنی کی قوت اور قیمت ٹکٹ کم ہوتی جاتی ہے۔ شب کو ہوا تند چلی سمندر کے جوش کا آواز شہر مین آتا تہا۔

بست و پنجم محرم م ۸ اگست روز سہ شنبہ

آج شام تک نادری جہاز کا انتظار رہا۔ لیکن وہ جہاز شام تک نہین آیا کمپنی کا خیال یہ ہی کہ دریا کے جوش کے وجہ سے دیر ہوی۔ چونکہ آج نادری کے آنے مین توقف ہوا۔ لہذا جو جہاز کہ لنگر گاہ مین کھڑا ہوا تہا۔ اوس کے ٹکٹ کی قیمت چالیس روپیہ ہوگئی۔ جس وقت سے چالیس روپیہ قیمت ٹکٹ کی ہوی ہی۔ حاجیون نے بخیال زیادتی کرایہ آیندہ بہت کثرت سے ٹکٹ خرید کرنا شروع کیے ہین۔ اول اس جہاز کے ٹکٹ کی قیمت بیس روپیہ تھی۔ اور پھر پچیس روپیہ یہان تک کہ چالیس روپیہ اور جس قدر کمپنی جہاز قیمت ٹکٹ زیادہ کرتا جاتا ہی۔ اوسیقدر خریدار زیادہ ہوتے جاتے ہین۔

آج تمام شبانہ روز ابر محیط رہا۔ گرمی بہت شدت سے تہی۔ طبائع پریشان ہوتے جاتے ہین۔ اکثر لوگون نے شدت گرمی کی وجہ سے بہی ٹکٹ گران قیمت خرید کرنا شروع کیا تہا۔ آج ایک شبانہ روز ہماری طبیعت بہی کسلمند رہی۔ شب کو بسبب حرارت کے نیند نہین آئی۔ ہوا بالکل سوقوف تہی۔

یہان ترکاری وغیرہ بہت کم میسر آتی ہی۔ بازار آٹھہ بجے دن سے بارہ بجے تک رہتا ہے۔ اور بعد بارہ بجے کے بڑی بڑی شاپین تو کھلی رہتی ہین

اور چھوٹی دوکانین بند ہو جاتی ہین - دو روز سے ہم کو ترکاری بھی یہان نہین ملتی ہی - آج بدقت گوشت میسر آیا - وہ بھی ایک روپیہ کو دو سیر - نادری جہاز کا بہت انتظار ہے -

بست و ششم محرم الحرام م ۹ اگست روز چہارشنبہ

آج صبح اول ہمنے دریا کے کنارے جاکر تہوڑی ہوا خوری کی - اور بازار کی سیر کر کے مکان کو واپس آئے - اس قدر آمد و رفت مین اسقدر ضعف ہو گیا کہ دو قدم رفتار مشکل ہو گئی - ابھی تہوڑا آرام نہین ملا تہا کہ ایک شخص احباب مین سے آئے - اور نادری جہاز کے ٹکٹ کی قیمت ٹہرانے لیچلے - بڑی تلاش کے بعد اوس کمپنی کے میانیجر کا مکان ملا - مگر میانیجر نہین تہا - معلوم ہوا کہ بعد دوپہر وہ شخص آتا ہے - مجبوراً واپس آئے - جو جہاز اب جانیوالے ہین - اوس مین حیدرآباد کے لوگ بہی جاتے ہین - ایک خط ہمنے عزیزی حسن علی صاحب اور ایک نواب غلام محمود خان بہادر کے نام لکہکر اون کو دیا - کہ وہ پہونچا دین جدے کے دلال بنام نہاد وکیل مشہور ہین - اونہون نے خوب ہی نفع حاصل کیا ہی - کل جہازونکا ٹہیکہ کر لیا ہی - ایک جہاز کو تو پندرہ روپیہ ٹکٹ کی حساب سے قیمت دے - اور حاجیون سے فی ٹکٹ چالیس روپیہ سے کم نہین لیتے - ایک مقام ٹکٹ بیچنے کا مقرر کر دیا ہی - دلال حاجیون کے پاس آتے ہین - اور معلم بہی - جو کہ معظمہ سے حاجیون کے ساتہ ہین -

دوسرے معلم بھی جنہون نے پہلا حاجیون کا نہین چھوڑا ہی - اون سے اتفاق
کرکے ترغیب دلاتے ہین - اور کہتے ہین کہ جہاز آج کل مین روانہ ہوجائیگا
اور ٹکٹ دن بدن گران ہوتا جاتا ہی - جس قیمت مین کمپنی جہاز ٹکٹ فروخت
کرتی ہی - تم ہماری معرفت سے خرید کرو - ہم فی ٹکٹ پانچ روپیہ کم خرید کردینگے
اس چالاکی سے دلالون نے اسوقت تک چھ سو ٹکٹ حاجیون کے ہاتھ
فروخت کردیا ہی - یہ اس قسم کی چالاکی ہی - کہ بیچارے حاجیون کے سمجھ مین
نہین آتی - اور مجبور ہوکر ٹکٹ خرید کرتے ہین - حاجیون کی عجیب قسمت ہی -
ابتدا اونٹون کے کرایہ مین لوٹے گئے - پھر مکہ جاکر معلمون کے پنجہ مین گرفتار
ہوے - جب مفلس ہوے ملک الموت نے آدبایا - لاکہون طعمۂ اجل ہوے
جو کچھ اوس سے بچے - اور مدینہ روانہ ہوے - بدون نے قافلے کے قافلے
برباد کیے - کوئی قافلہ ایسا نہین تہا - کہ جس مین راستہ چلتے چلتے دو چار
اونٹ غائب نہ ہوے ہون - اور چوری علیحدہ - پھر ایک سالم قافلہ لوٹ لیا گیا
بہت سے حاجیون کی جان گئی - مرد وزن اور چھوٹے چھوٹے بچے قتل کیے گئے
جوان عورتون کو پکڑ لے گئے - اب چوروں کی قسمت جاگئے - اون کو یہان دلال
لوٹے لیتے ہین - اون بیچارون کے بدن کے کپڑے چھین لیتے ہین
طعمۂ اجل اور لقمۂ بدون سے بچے تو کیا ہوتا ہی - ابھی معلم [illegible] اور دلال
جدہ اون کو کب چھوڑتے ہین - ان کے ہاتھ سے بچکر جہاز پر پہنچے

سوار ہون تو مال کا امن تو ہو جائے گا۔ لیکن لقمۂ دریا ہونے کا اندیشہ ہی جب اوس سے نجات ملیگی اور وطن پہونچین گے۔ اور خدا اون کو اون کی عزیزون سے ملائیگا تو یہہ سمجھنا چاہئے کہ خدا کے گھر سے لوٹے۔ آج بارہ بجے تک حاجیون کو نادری جہاز کے آنیکا انتظار تھا۔ جب وقت نادری کے آنے کا گزر گیا۔ تو جو جہاز لمبا ملا اسوقت کھڑا ہوا ہی۔ کل اوس کا ٹکٹ چالیس روپیہ فروخت ہوتا تھا۔ آج اوس کی قیمت پچاس روپیہ ہوگئی۔ اس جہاز نادری کے نہ آنے سے حاجی بہت پریشان تھے۔ تہوڑی دیر کے بعد عدن سے تار آیا کہ نادری جہاز عدن سے روانہ ہوچکا ہی۔ اس خبر کے مشتہر ہونے سے حاجیون نے دلالون کے پنجہ سے بچکر صبر کیا۔ اور نادری کا انتظار کرنے لگے دوسری چالاکی دلالون نے ایک اور بہی کی۔ کہ نادری جہاز کے نام کی ایک کمپنی قرار دی ہی۔ اور وہان ٹکٹ نادری جہاز کا فروخت کرتے ہین۔ نادری کے ٹکٹ کی قیمت پینتیس روپیہ لکھی جاتی ہی۔ چونکہ جو لوگ اس کمپنی مین ٹکٹ فروخت کرتے ہین۔ وہی لوگ اوس جگہ بھی موجود ہین۔ اس فعل سے دلالون کے حاجی واقف ہو گئے۔ اور خبر مشہور یہ ہوگئی کہ یہ وہی لوگ ہین۔ کہ جو لمبا ٹی جہاز کے ٹکٹ فروخت کرتے ہین۔ ضرور اس مین کچھ چالاکی ہے۔ اسواسطے حاجیون نے یہ ارادہ کیا ہی۔ جسوقت نادری یہان آجاویگا۔ اوسوقت اوس کے ٹکٹ خرید کے جاوین گے۔ مگر بعض

ایسے ہین جنکو حرارت کے اوٹھانے کے قوت نہین ہی۔ مجبوراً ٹکٹ خرید کرتے ہین۔ اسی روپیہ فرسٹ کلاس۔ اور پینتالیس روپیہ چھتری کے قرار دئے گئے ہین۔ اصل حالت جہاز کے آنے پر معلوم ہوگی۔

آج عبدالقادر معلم ہمارے پاس آئے۔ اور بیان کیا کہ ہمنے مقام شہدا مین آپ سے وعدہ کیا تہا کہ جو روپیہ آپ کا ہمنے واسطے گراشت قافلے کے لیا تہا واپس دین گے۔ اوس روپیہ کا حساب کر لیا جاے۔ ہم حیران ہوے کہ اوسکا حساب کیسا۔ وہ تو واپس کر دی تہا۔ لیکن اوسنے کہا گیا کہ معلم صاحب وہ کل ترپن روپیہ ستے۔ اب آپ ترپن روپیہ کا حساب فرمائے۔ معلوم ہوتا ہی کہ یہ حساب اوس مالزادی کے حساب سے کم نہین ہی۔ جسکا ذکر ہم آگے کرین گے۔ حضرت معلم صاحب بیان کرتے ہین کہ ترپن کا نصف تو دادی فاطمہ مین شریف کے بہائی کو دیدیا گیا۔ نصف باقی رہا۔ اوسمین سے پانچ اونٹ آپکے ہین۔ اور چودہ اونٹ اون حاجیون کے ہین۔ جن کو آپ نے ہمارے پاس بہیجا تہا۔ آپ کے اور اون کے اونٹون کی گہاس کا خرچ باقی روپیہ سے کیا گیا۔ ہمنے دریافت کیا کہ آج تک گہاس کا خرچ کسی نے نہین دیا۔ آج کیسا۔ اور دوسرے اونٹون کا خرچ ہمارے ذمہ کیسا۔ معلم صاحب کہتے ہین کہ شریف نے حکم دیا۔ کہ حاجیون سے اونٹون کے گہاس کا خرچ دلایا جاوے۔ اسواسطے آپ کی امانت سے وہ خرچ

دیا گیا - اور دوسرے اونٹون کا خرچ اسواسطے آپ سے لیا گیا کہ وہ حاجی آپ کے بھیجے ہوے تہے - اسلیے وہ خرچ آپ کے ذمہ رکھا گیا معلم صاحب نے کہا - کہ دوبار چندہ بھی ہوا - اوس مین بھی آپ کے طرف سے روپیہ شریک ہوا تہا - اور ایک مرتبہ ہمنے گوشت بھی لاکر دیا تہا - اور شہداء سے مکہ کے آنے جانے مین سات گدہی کا کرایہ چاہیئے - جسکے سات روپیہ ہوتے ہین - مینے کہا کہ کرایہ فی گدہے کا پانچ قرص تہا - یہہ اسقدر کیسا - اور سات گدہے کیسے تہے - معلم صاحب نے کہا کہ دوسرے گدہی کا کرایہ بہی اوس مین شریک ہی - ہمنے دوسرے اور شخص کو آپ کے ساتہہ کر دیا تہا - کہ راستہ مین آپکی حفاظت کرین - اوسکا کرایہ کون دیگا - معلم صاحب اب یہ فرمائیے کہ باقی کیا رہا - فرمایا چہہ روپیہ اور چہہ ٹکے - مین نے کہا وہی مرحمت فرمائیے اونہون نے طرفا دکرہا چہہ روپیہ اور چہہ ٹکے واپس مرحمت فرمائے - مگر معلم صاحب بہت متردد تہے کہ یہہ چہہ روپیہ اور چہہ ٹکے کیون دینا ہوا - کوئی خرچ اور کیون نہ نکلا - کہ کچہہ ہمارا فاضل نکلتا - یا اوس بازاری عورت کے حساب کے موافق ہو جاتا - جس کی نقل یہ ہی -

ایک بازاری عورت کو ایک شخص نے تیس روپیہ ماہوار پر نوکر رکہا - مقصدی انکا بڑا چالاک تہا - عورت نے اس کا کچہہ منہہ میٹہا نہین کیا تہا - جب مہینہ ختم ہوا اور عورت نے تنخواہ کا تقاضا کیا - تو مقصدی نے کہا کہ اپنی ماہوار کا

حساب کرلو۔ اوسکے کان کھڑے ہوے۔ کہنے لگی اچھا کرو۔ منصدی سے کہا کہ تم رات دن کے ملازم نہین۔ جب دن کو اپنے گھر مین رہین تو پندرہ دن تو یون نکل گئے۔ اب صرف پندرہ روز رہے۔ پھر تمہاری اور تمہارے صاحب کی لڑائی رہی۔ جسکی وجہ سے تم سات دن گھر بیٹھے ہین۔ اب آٹھ دن باقی رہے ان مین سے چھ دن ایام حیض کے وضع ہوے کہ ادن دلون آپ کسی کام ہی کی نہ تھین۔ اب صرف دو دن باقی رہتے ہین۔ جن مین سے ایک دن آج اور ایک دن برطرفی۔ اب باقی کونسا دن رہتا ہے۔

آج بھی شام تک نادری جہاز کا انتظار رہا۔ ٹکٹ کی قیمت لمبائی جہاز کے برابر ہوتی جاتی ہے۔

بست و ہفتم محرم مطابق ۱۰ آگست روز پنجشنبہ

دو روز سے اس شدت کی گرمی ہے کہ رات کو آرام ہے نہ دن کو چین۔ تشنگی بالکل نہین۔ لیکن حرارت اس شدت سے ہے کہ دل بیچین ہوا جاتا ہے۔ جسم پر باریک باریک بسور ہو گئے۔ چھوٹے بچے اس بسور مین مبتلا ہوے۔ اسوقت جدّہ بھی محبس سے کم نہین۔ حاجی نہ جا سکتے ہین۔ اور نہ رہ سکتے ہین۔ پندرہ روز سے اس جہاز لمبائی کا ٹکٹ فروخت ہو رہا ہے۔ لیکن یہہ جہاز ہی روانہ نہین ہوا۔ بعد جمعہ کے جانے کی خبر ہے۔ اور دوسرے جہاز کا انتظار ہے۔ پھر اگر دوسرا جہاز آئیگا تو نہین معلوم کہ وہ

کہ چارون شانے چت گرا - اور سمجھہ مین نہین آیا - کہ کیا گذر گیا - اور اوسپر خوبی یہہ ہے - کہ آپ اونکی خیر خواہی کی - اسقدر تعریف کرینگے - کہ زبان خشک ہوجاویگی - اور وہ اسقدر حکومت کرتے ہین - کہ جیسے چرواہا بھیڑ بکری پر حکومت کرتا ہو - آپ کو دم مارنیکا موقع نہین ملتا ہے - اوّل تو سمجھہ مین ہی نہین آتا - کہ کیا ہوا - اور اگر ہوشیاری سے سمجھہ بھی گئے تو معاملہ اسی قسم کا پیش ہے - کہ سوائے سکوت کے چارہ نہین - اگر کبھی دل جلے نے زندگی سے تنگ ہوکر کچھہ غضب کیا تو - وہ دست بستہ سامنے موجود سرنگون کئے ہوے حاضر ہین - اور دل مین تو یہہ کہتے ہین کہ ذرا صبر تو کرو - ابھی بڑے بڑے گھاگھیون کے نشیب و فراز دیکھنا ہوگا اور زبان سے یہہ کہتے ہین - کہ ہم تمہارے بچے ہین - آپ ہمارے بجاے باپ کے ہین - ہمکو اللہ تعالے نے گالیان سننے کے واسطے پیدا کیا ہے - ہم حاجیون کے خدمت گذار ہین - ہم صرف نام چاہتے ہین - روپیہ تو اللہ نے ہمکو بھی بہت دیا ہے جو جو عیاریان اور چالاکیان اون لوگون کے میری نظر سے گذر گئین اگر مین وقتاً فوقتاً لکھتا رہتا تو مجکو اوسکے واسطے ایک علیحدہ کتاب تحریر کرنا ہوتا - ہم آخر مین ہشیار کو ضرور لکھینگے - حاجیون کو ابتدا سے کیا کام کرنا چاہیے - کہ فی الجملہ اوس مصیبت سے نجات ملے یہہ تو ممکن ہی نہین - کہ کوئی حاجی باوجود

ہوشیاری اور سمجھ کے اون کی ڈالی ہوی مصیبت سے بچ جاوے
لیکن اوسمین تخفیف تو ضرور ہوگی - حاجیون نے ٹکٹ خرید کئے
ہین - دلالون پر یورش ہو رہی ہے کہ کئے روز ہوے ہمنے ٹکٹ خرید
کر لئے ہین - اور ابتک جہاز کا پتہ و نشان نہین ہے - دلالون نے
وعدہ کیا ہے کہ اگر دو روز مین جہاز نہین آیا - تو قیمت ٹکٹ واپس
کر دیجاویگی - غل ہوا کہ نادری جہاز نے بعد انتظار بسیار اپنا جلوہ دکھلایا
دلالون کی اب بن آویگی - اور وہ فکر کر رہے ہین - کہ کل جہاز کے
ٹکٹ خرید کر لئے جاوین - اور قیمت ٹکٹ کی زیادہ کر دیجاوے
اور یقین ہے کہ ایسا ہی ہوگا - معلم کہ معظم اور دلال اور ایجنٹ
مالک جہاز نے باہم ملکر حاجیون کو لوٹ لینے کا مشورہ کر لیا ہے
دیکھیے اب اصلی قیمت ٹکٹ کی کیا ہوتی ہے - اور دلال کس نرخ سے
فروخت کرتے ہین - نفع مین دلال اور معلم اور ایجنٹ تینون شریک
ہین - حاجیون نے نادری جہاز کی خبر سنکر بہت خوشی کی - اور
درستی سامان مین مصروف ہوئے - تھوڑی دیر نگذری تھی - کہ
سلطانی مکان کے اوپر پھر سے اوڑتا ہوا نظر آیا - پھر تو تردد ہوا
کہ نادری جہاز کا پھریرا اوڑنا چاہیے - سلطانی جہاز کا پھریرا کیسا
اوڑ رہا ہے - لوگ دوڑے اور دریا کے کنارے گئے -

دیکھا سلطانی جہاز ترکی لوگون کو لیکر آیا ہے - اب تو دلالون کو نفرین کرنے لگے - وعدے مین چونکہ ایک روز باقی ہے اسلئے مجبوراً حاجی خاموش ہو بیٹھے - اور دلال اوسی دلیری کیساتھ باطمینان چٹھیانہ فروخت کر رہے ہین اوسوقت تک پانو چٹھی سے زیادہ فروخت کر چکے ہین - اب دیکھئے کیا ہوتا ہے - اوپر سے آفتاب جلائے دیتا ہے مکہ معظمہ کے معلّم اور جدے کے دلال عیار ملک الموت کے طرح چھوڑتے نہین - دریا راستہ نہین دیتا ہے - جہازون کا کوسون پتہ نہین ہے ہزارون قیدی ہین کہ جدے مین پڑے ہوے ہین - روز دریا کو دیکھہ آتے ہین - اور جو جھوٹ بھی کہدیتا ہے - کہ فلان جہاز آیا اوسکی خبر آن واحد مین مشتہر ہو جاتی ہے - اور حاجی لوگ خوش ہونے لگتے ہین - اور بعد تھوڑی دیر کے دریاے فکر مین غوطہ زنی کرنے لگتے ہین -

بست و نہم محرم الحرام م ۱۲ - اگسٹ روز شنبہ

یہان جدے مین مثل مکہ معظمہ کے کوچہ و بازار مین پیشاب اور پاخانہ کرنے کی ممانعت نہین ہے - جہان جسکا جی چاہتا ہے - بول و براز کر دیتا ہے - چھوٹے چھوٹے بچے تو بے تکلف راستے مین پاخانہ پھرتے ہین - اور بڑے ایک جانب سڑک کے دوکانون کے قریب مین

پیشاب کرتے ہین - رات کو سڑکون پر کوڑہ کچہرہ جمع کر دیا جاتا ہے اور اوسین پاخانہ کے برتن بھی لاکر صاف کر دئے جاتے ہین - صبح کو صفائی کا عملہ اوٹہا لیجاتا ہے - جدے ہین اور ایک بات بھی دیکھی گئی - کہ جمعہ کے روز اذان جمعہ کے بعد شہر کے دروازے بند ہو جاتے ہین - جس سے آمد و رفت دریا پون سے بند ہو جاتی ہے - اور بعد نماز جمعہ کے پہر دروازہ - شہر کا کہولدیا جاتا ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ترکی جوانان سپاہی واسطے ادائی نماز کے مسجد کو جاتے ہین غفلت دروازون سے برخاست ہو جاتی ہے - اسواسطے دروازہ دو ساعت کے واسطے بند ہو جاتا ہے -

کل سے یہہ خبر مشہور ہو رہی ہے - کہ نادری جہاز کے آنیمین ابھی پانچ چار روز کی دیری ہے - جن حاجیون نے نادر کی چٹھیان خرید کر لئے ہین - اونمین ایک طلاطم ہو گیا ہے - وہ لوگ دلالون اور معلمون کے پیچہے پیچہے پہرتے ہین - اور شور مچاتے ہین - مگر وہ لوگ خبر بھی نہین لیتے - اور نادری جہاز کی چٹھی فروخت کرتے جاتے ہین - پہر بہی لوگ پریشان ہو کر خرید کرتے ہین - یہہ سوکہ بھی لائق دید اور قابل یادگار ہے - حاجی بیقرار ہو کر دلالون اور معلمون کی عقب گری کرنا - اور اونکا بے پروائی سے ٹالدینا

اور پھر اوسی مستعدی کے ساتھہ ٹکٹ فروخت کرنا - اونہین معلمون کا کام ہے - اور چٹھیات مین صرف اوسقدر مضمون لکھا ہوا ہو کہ تمہارا اسقدر روپیہ امانت مین جمع کیا گیا ہے - یہہ بھی خبر مشہور کی گئی - کہ تنجور جہاز بھی عدن سے روانہ ہوا ہے - اور اوسکی خبر تار کے ذریعہ سے آچکی ہے - دیکھئے اس خبر کے مشہور کرنے سے ان لوگون کو کیا دہوکا دینا منظور ہے - اور اوسمین کیا عیاری کی جاتی ہے - یا خالی تسکین حاجیون کی منظور ہے - معلوم نہین ہوتا کہ اینو حاجی معلمون اور دلالون کے ہاتھہ مین ایسے گرفتار ہین - جیسے ہزار گوسفند ایک چرواہا کے اختیار مین ہوتے ہین -

مین خیال کرتا ہون کہ ہزارون آدمیون کے درمیان صرف مین ایک شخص مستقل اپنی جگہ پر بیٹھا ہون - اور دلال و معلم میرے نزدیک آتے ہین - ہر شخص سے مین کہدیتا ہون کہ جب جہاز دیکھونگا - اوسوقت ٹکٹ کا انتظام کرونگا - قریب قریب ایکسو آدمی کے اس وقت میرے ہمراہ ہین - جب دلال اون کو پھانسنا چاہتے ہین - وہ دوڑکر میرے پاس آتے ہین اون کی تشفی کرتا ہون - اور سمجھا دیتا ہون کہ صبر کرکے توکل بخدا جہاز کا انتظار کرو - دلالون اور معلمون کے پنجہ مین گرفتار نہونا چاہئے - جب دلال اور معلم میرے پاس آتے

ہین تو مین اون کو سخت جواب دیتا ہون اور کہتا ہون کہ جو جو فریب تم لوگون نے حاجیون کے ساتھہ کیے ہین - اگر اونہون نے مجھسے شکایت کی - تو مین ضرور کانسل صاحب جدہ کو بذریعۂ تحریر اطلاع کرکے آپ کے فعل کے طرف کانسل صاحب کی توجہ کو مبذول کروا ونگا - کہ ہمیشہ کو رعایائے ملکۂ معظمہ تمہارے دست تطاول سے نجات پائے - یہہ دھمکی مین صرف اس غرض سے دیا کرتا ہا کہ وہ لوگ میرے طرف سے اپنے ارادے کو روک لیوین - سکہ کی چیخ مین آج تک جو واقعات ہمپر گذرے - وہ بہی لایق یادگار ہین - کلدار روپیہ جدے اور مکہ مین چودہ آنہ کو چلتا ہے - آج تک ہم برابر - ہندوستان مین سنا کیے کہ انگریزی سکہ مکہ مین برابر چلا کرتا ہے - یہہ بات بالکل غلط باور کرائی گئی - یا یہہ کہ وہ لوگ سمجھے نہین کہ یہان کے لوگ کیا چالاکی کرتے ہین - یا اسطرف اونہون نے خیال نہین کیا ہو - حالت یہہ ہے کہ سلطانی سکہ یعنے بڑا روپیہ جسکو ریال کہتے ہین - اوسکے مختلف سکے اور مختلف چلن ہین - عامۂ چلن اوسکا الفاظی دو روپیہ کا ہے - اور اگر ریال خرید کرو تو سوا دو روپیہ اور ڈھائی روپیہ کو آتا ہے - اور اس سے کم و بیش بہی آتا ہے - مگر جب کوئی چیز اور جنس خرید کرو تو - دو روپیہ

دینا کافی ہے - اور جب معاملہ نقد سے کرو تو عجب تماشا پڑتا ہے
یعنے سلطانی سکہ کے دو روپیہ ہوے تو دو روپیہ کے بتیس ۳۲ آنے
چلتے ہین - اور ایک روپیہ کے سولہ آنے ہوتے ہین - اور
سولہ آنے کے بتیس ۳۲ پیسے ہوتے ہین - ایک پیسے کو ہلیلہ کہتے
ہین - یہہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب دو روپیہ
ایک ریال کے عوض چلنے مین برابر ہین - تو بدل سکہ مین بھی دو
روپیہ کے بتیس ۳۲ آنے یعنے چوسٹھہ فلوس ملنا چاہئے - اور ایک روپیہ
کے بتیس ۳۲ فلوس ہونا چاہئے - لیکن دو روپیہ کے اٹھائیس ۲۸ فلوس دیتے
ہین - اور اٹھائیس ۲۸ فلوس کے چودہ قرص مقرر کئے ہین - پس انگریزی
دو روپیہ کے چلن چودہ قرص مقرر کئے ہین جسکے چودہ آنے ہوتے
ہین - جنس ایک ریال کی اگر خرید کرو تو دو روپیہ بعاوضہ ایک ریال
کے کافی ہین - لیکن جب نقد کا بدل نقد سے کیا تو چودہ آنے ہوجاتے ہین
اگر آپ دو آنے کی کوئی جنس خرید کرو تو چودہ آنے واپس ہونا چاہئے
اس چودہ آنے کے عوض چھ دو آنے انگریزی یا اوسی حساب سے
ہلیلے واپس ملین گے - اور وہ جنس آپ کو چار آنے مین پڑیگی
اگر آپ نے روپیہ دیکر انگریزی دوانیان لینا چاہا تو ساٹھہ
دوانیان ملتے ہین - ایک دوانی کے سولہ فروانیان چلتے

ہین۔ اور فروخت کے وقت چوبیس فردانیان ملتے ہین۔ وہ ایک چھوٹا اور ہلکا پیسہ ہوتا ہے۔ اور اب اوسکی خریداری کے وقت ساڑہے تین ہلیلے حوالے کرتے ہین۔ تو اب اس حساب سے روپیہ چودہ آنے کو چلتا ہے اور کہا جاتا ہے۔ کہ روپیہ کے چودہ قرص ہوتے ہین۔ جسکو چودہ آنے کہنا چاہئے۔ اور استنبولی روپیہ یعنے نصف ریال کے سواء قرص جسکے سولہ آنے ہوتے ہین لیکن جنس کی خریداری مین دو ریال کے چار روپیہ دیجئے مگر نقد کا معاملہ ہے جسکے روپیہ کے چودہ آنے ہوگئے۔ تو اب یہہ کسقدر نقصان جاہیونکا ہوتا ہے کہ جب حاجی نے جدے مین قدم رکہا۔ قدم کے رکہتے ہی ابہی کوئی کام نہین کیا ہے کہ آٹہہ سو کے عوض ساتہہ سو ہوگئے۔ اور ایک سو روپیہ صرف دریائی ہوا کے لگنے سے خشک ہوگئے۔ بارہ روز کے دریائے ہوا۔ کل زر نقد سے ایک ثمن خراج لیتی ہے۔

غرہ محرم الحرام مطابق ۱۳ اگست روز یکشنبہ

نادری جہاز نادر الوجود ہوگیا۔ ہر روز اوسکے آنیکی خبر مشہور ہوتی ہے جب کوئی جہاز کسی بندر سے آتا ہے

کہ نادری ایا۔ اور فوراً ٹکٹ کی قیمت زیادہ ہوجاتی ہے۔ اور جب معلوم ہوتا ہے کہ نادری نہین ہے۔ تو وہی دلال جو خبر مشہور

کرتے ہین - ایسی خوبی سے اپنے جھوٹ کو سنبھال لیتے ہین کہ بظاہر سوائے
سکوت کے چارہ نہین ہوتا - کانسل جدے نے حکم دیا ہے - کہ یہ جو طریقہ
معلمون اور دلالون اور ایجنٹ جہاز نے اختیار کیا ہے - کہ جہاز کا تو وجود
نہین - اور چٹھیات بعیوض روپیہ کے قبل از وقت جو دے جاتے ہین
یہ طرز عمل بالکل بدنما ہے - جو دلال یا معلّم یا ایجنٹ ایسا کریگا - وہ جیل خانے
بھیجدیا جائیگا - حکم تو جاری ہوا - مگر استغفر اللہ وہ حرامزادے کب مانتے
ہین - اب تک دوکانپر چٹھیات فروخت ہوتی تھین - اب دلال
حاجیون کے مسکن پر آکر دام زر پر پھیلاتے ہین - اور ہزار ہزار گوسفند کو
ایک گرگ کہا لے لیتا ہے - کانسل جدہ نے ایک معمولی حکم سنا دیا
اور خاموش رہا - حیدر آباد کے ساکنین کے صدہا ٹکٹ معلمون کے ہاتھ ہین
ہین - اور وہ تیس تیس روپیہ کو فروخت کرتے ہین - ہم حیران تھے
کہ وہ لوگ جنکی یہ ٹکٹ ہین کہان گئے - بہت کوشش کے بعد یہ بات
معلوم ہوئی - کہ جو لوگ طعمۂ اجل ہو گئے - انکے ٹکٹ تو بلا تکلف
ان ظالمون کے ہاتھ آئے - اور جو باقی رہے - دس دس پندرہ پندرہ
روپیہ دیکر مساکین سے خرید کر لئے ہین - اور انکو یہ امید دیگئی ہے
کہ آخر جہاز جو روانہ ہوگا اوسکا ٹکٹ پانچ روپیہ سے زیادہ نہوگا
اون مساکین نے دس روپیہ لیکر ٹکٹ معلمون کے حوالے کیا - اور

آپ جدے مین گدائی کرنے لگے - اور بھیک مانگ کر کھانے
لگے کھانا جو ملتا ہے اوسمین بسر کرتے ہین - اور نقد جمع کرتے ہین
مسافر جہاز کے نہ ملنے اور دلالون اور معلمون کے دھوکے اور فریب سے
پریشان تو ہین - اور سپر حیدر آباد کے ٹکٹ والے مساکین نے بھی
ایک طرف سے اپنا رنگ جمایا ہے - ہمارے سرکار نظام کا ان
چٹھیات جہاز مین زر کثیر خرچ ہوتا ہے - ایک قافلہ سالار اور ایک
ڈاکٹر بصرف زر کثیر اوس قافلے کے ساتھ ہوتا ہے - لیکن قافلہ سالار کا
پتہ ہوتا ہے - اور نہ ڈاکٹر صاحب کا - جیسے حاجیون کے چٹھیات مین
سرکار نظام کا روپیہ بیجا صرف ہوتا ہے - ویسی اس قافلہ سالار کے
اور ڈاکٹر کے روانہ کرنیمین - ناحق روپیہ صرف ہوتا ہے - اگر سرکار
نظام کو اس کار خیر مین مدد دینا منظور ہے تو کافی بندوبست کرین
کہ صرف بیجا نہو - اور صدہا ٹکٹ جو آج معلمون کے ہاتھ مین ہین
اور مساکین بھیک مانگتے ہین - اور دلال اور معلم وہ ٹکٹ گران قیمت مین
دوسرے حاجیون کے ہاتھ فروخت کرتے ہین - اوسکی حفاظت ہو
سرکار نظام سے جو حاجیون کو امداد دیجاتی ہے - سچ تو یہ ہے
کہ وہ امداد معلمان مکہ کی ہے - نہ حاجیون کی - بلکہ حاجیون کو پریشانی
اور دوسرے حاجیون کو ان مفلسون کی وجہ سے گوناگون تکلیف ہوتی ہے

ہم کہتے ہین کہ وہ جو قافلہ سالار اس قافلے کے ساتھ آیا۔ یہہ ٹکٹ جو سرکار کے
نزدیک ہین اگر قافلہ سالار نیک نیت اور حقناکش ہوتا۔ تو آج یہہ کل
ٹکٹ قافلہ سالار کے ہاتھ مین ہوتے اگر نیک نیتی سے کام کرتا۔ تو کار
نظام کو جو محسن ان سب کے ہین۔ نفع ہوتا۔ اور اگر وہ بدنیت ہوتا۔
تو اوسکی ذات کو فائدہ ہوتا۔ اور حاجی بھی آرام پاتے۔ قافلہ سالار
اگر بدنیتی سے بھی کام لیتا تو۔ ہزارون خود پاتا۔ اور دوسرے
مساکین اور حاجی نفع اٹھاتے مگر معلوم ہوا کہ قافلہ سالار اپنے اوسی
ٹیکڑے روٹی کے اوپر قناعت کرتا ہے۔ جو سرکار نظام سے
اوسکو ملتا ہے۔ بلکہ مردہ دوزخ مین جائے یا بہشت مین۔ اوسکو
اس سے مطلب نہین ہے۔ اور یہہ قناعت صبر اوسکا ہرگز نیک
نیتی کی خیال نکیجاویگی۔ بلکہ یہہ سمجھنا چاہیے۔ کہ وہ صاحب بہت ہی
بے پروا آدمی ہین۔ یا ایسے باخدا آدمی ہین۔ بقول میر حسن
نہ دنیا کی اسکو نہ دین کی خبر۔ اُسکی تصور مین شام و سحر
ایک معزز شخص حیدر آباد دکن کے مجھسے بیان کرتے تھے کہ
دو سو ٹکٹ حیدر آباد کے ہمنے محمد سراج معلّم کے نزدیک دیکھے
مین حیدر آباد جاکر کمیٹی کی توجہ اسطرف ضرور مبذول کراونگا۔ کہ
خدا کے واسطے مساکین کو چٹھیات نہ دئے جاوین۔ جب وہ چٹھی حاصل کرتے ہین

اول توحیدرآباد ہی مین خرید و فروخت شروع کی جاتی ہی۔ اگر کمیٹی کو اس معاملہ مین شک ہوگا تو وقتاً فوقتاً شہادت مادی سے ثابت کرادون گا۔ کہ عین الیقین کو پہونچے۔ اوس کے بعد بمبی مین معلمان کے ہاتہہ بیچ جاتے ہین۔ اگر قافلہ سالار چاہے تو اس کا انتظام کرسکتا ہی۔ مگر اوسکو تو اپنے حلوا مانڈے سے کام ہی۔ حاجیون کی کچہ پرواہ نہین۔ مین بہت افسوس کرتا ہون کہ نظام سرکار کا روپیہ مفت برباد ہوتا ہے۔ اور اوس سے حاجیون کو کافی طور پر نفع نہین پہونچتا۔ بلکہ اور دوسرے حاجیون کو اون سے تکلیف پہونچتی ہی۔ میری اس دلسوزی سے وہ نقل صادق آتی ہے کہ "دانا دے۔ اور بہنڈاری کا پیٹ پہولے"۔ کوئی پوچہے گا کہ احمق تجکو ان معاملات سے کیا غرض ہی۔ اکثر سلطنتون مین ایسا ہی ہوتا ہی۔ اوسوقت مجکو سکوت کرنا ہوگا۔ لیکن اوس حالت سکوت مین بہی دبی زبان سے آہستہ آہستہ افسوس کرتا ہی جاون گا۔ چاہے کوئی سنے یا نہ سنے جیسے بخیل سخی کی سخاوت پر آہستہ آہستہ افسوس کرتا ہی۔ چونکہ مین اوس کمیٹی کا کوئی رکن نہین ہون۔ مجکو کوئی حق نہین ہے کہ سوائے واقعات کے جو نظر سے گزرے۔ اوسکو بیان کردون۔ اور یہ میرا فرض ہی۔ کہ اس امر کو ضرور ہی صاحبان کمیٹی کے ملاحظہ مین پیش کردون۔ کہ قافلہ سالار وہ شخص مقرر ہونا چاہیئے۔ جو سپاہی منش۔ ذی لیاقت

نازک فہم جفاکش ہو۔ اور اپنے فرائض منصبی کو اچھی طرح انجام دیسکے۔ اور ہر پہلو اور موقع پر سمجھ سے کام لے۔ ایسے دشوار گزار منازل مین کبھی محدث وقیقہ دمولوی کے تقرر سے کام نہین چلتا ہی۔ کہ وہ آخر مین پنجہ معلمون اور دلالان جدہ وغیرہ سے اون مسکین حاجیون کو بچاکر بخیریت تمام پہونچادے۔ ایک چھوٹی سی بات یہ ہی کہ قافلہ سالار سے دریافت تو کیا جاے کہ مردمان چٹھیات حیدرآباد کے تعداد اموات کیا ہی۔ وہ یہ جواب دین گے کہ سب زندہ ہین اسواسطے کہ اون لوگون کے واپسی کی وجہ سے جہاز کا کوئی ٹکٹ نہین بچا۔ اگر اون مین سے کوئی مرتا تو خالی ٹکٹ واپس آتے۔ اور جہاز کا ایجنٹ اوسکا روپیہ واپس کرتا۔

ڈاکٹر صاحب سے کوئی دریافت کرے کہ آپ کے قافلے کے لوگ کس قدر بیمار ہوے۔ اور کس قدر مرے۔ اور کسقدر صحت پائے تو ضرور جواب دین گے کہ میرا رجسٹر بالکل صاف ہی۔ حضرت عیسی مسیح اون کے دوست ہین۔ بیماری اون کے قافلے مین کیسی۔ اور حضرت عزرائیل سے الفت وہ کیون قبض روح کرنے لگے۔ جیسے قافلہ سالار۔ ویسے ہی ڈاکٹر صاحب اگر غضب تو یہ ہی کہ ہمارا زاد راہ یہ مسکین چھین لیتے ہین۔ اور اودہر ٹکٹ بیچ کر آتے ہین۔ اِدہر کپڑے ہمارے نوچتے ہین۔ جو کچھ بچ رہا ہے وہ ہم ہی کو کافی ہوتا معلوم نہین ہوتا۔ اون کو دین ہم کس کا سر کہان سے

اور نہ دین تو وہ لوگ ہمکو مغلظہ دشنام دیتے ہین - افسوس کہ کچہ بن نہین آتا -

بارہ بجے پہر غل ہوا - کہ نادری جہاز نے لنگر گاہ مین قیام کیا مجہکو یقین نہ ہوا - مین نے ایک شخص کو مکان کے چہت پر بہیجکر دکہایا جس مکان مین مین اترا ہوا ہون - اوس مکان کا ارتفاع پینتالیس فٹ بلند ہی - اوسکی چہت پر سے تمام شہر اور دریا دکہائی دیتا ہی - دیکہا گیا کہ جہاز کھڑا ہوا ہی - مجکو اوسپر یقین نہ ہوا - مکان کے دوسرے درجہ کی جو چہت ہی - جہان مین رہتا تہا - جاکر دیکہا - تو پہر یہ نادری جہاز اوڑتا ہوا نظر آیا - اب تو دلالون اور معلمون کی بن آئی - کشادہ ہوکر لوٹ مار شروع کر دی - یہ لوگ یعنے معلم اور دلال نظر کردہ خدا ہین - ان کا ہر فعل خدا کے یہان مقبول معلوم ہوتا ہی - جو انتظام سرکاری ہوتا ہی - اوس مین اون کو نفع ہوتا ہی - اودہر کانسل کے یہان سے حکم ہونے کی دیر تہی - اودہر جہاز آن موجود ہوا - ٹکٹ فروخت کرنے کا دروازہ کہل گیا - اور دوسرے جہاز جسکے آفس کی خبر ہے - اوس کا آفس بند ہی - پس ایک جہاز نادری جو ہی - اب اوسکا پچاس روپیہ سوم درجہ کا کرایہ ہوگیا - جب حاجی اپنے لٹ جانے کا کیا غم کرتے تہے - اب سر پر ہاتہہ دہر کر روئین - کہ دمبدم قیمت

ٹکٹ زیادہ ہوتی چلی۔ دوسرا جہاز موجود نہین۔ اور نہ دوسرے جہاز کا آفس کہولا گیا کہ کمی ٹکٹ کا خیال ہو۔ غور کا محل ہی کہ کانسل نے حاجیون کی کچہ امداد نہ کی۔ اور سخت نقصان ہوا۔ حیدرآباد کے ساکین کے ٹکٹ معلمون نے پچاس پچاس روپیہ کو بھی حاجیون کے ہاتہ فروخت کیے ہین۔ لیکن وہ جہاز ابہی نہین آئے ہین۔ تو اب وہ حاجی اون ٹکٹون کو فروخت کرتے ہین۔ لیکن کون خرید کرتا ہی۔ معلم اور دلال مرے اوڑاتے ہین۔

غرہ صفر ۱۳۱۱ھ م ۱۴ اگست روز دوشنبہ

آج بیس بائیس حاجیون نے میرے پاس آکر بیان کیا۔ کہ عبدالقادر معلم نے ہمسے نادری جہاز کی ٹکٹ کی قیمت فی پینتیس روپیہ کے حساب سے لیکر ٹکٹ خرید کر لیے ہین۔ اور وہ ٹکٹ اوس کے پاس ہین۔ چونکہ اب ٹکٹ کی قیمت پچاس روپیہ ہوگئی ہی۔ اس واسطے معلم ہماری ٹکٹ دوسرے لوگون کے ہاتہ فروخت کرکے واپس کرنا چاہتا ہی۔ اس عرصہ مین عبدالقادر معلم بہی ٹکٹ ہاتہ مین لیے ہوے میرے پاس آیا۔ اور تین سو روپیہ مجہہ سے قرض مانگا۔ کہ ان لوگون کا تقاضا ہی اون کا روپیہ دیا جاے۔ مینے کہا کہ اون کے ٹکٹ کیون نہین دیتے تو جواب دیا کہ یہ ہماری نالش کرنے جاتے ہین۔ اس واسطے

ٹکٹ نہین دیتا۔ مین کہا کہ دو ساعت کے بعد روپیہ دون گا۔ وہ سنکر چلا گیا اور حاجی روتے رہے۔ مجھے بھی اس جگہ اندیشہ ہے کہ ٹکٹ تو بجائے خود ہے کہین اوس مالزادی بازاری عورتکا حساب نہ بتا دیا جاے۔ ایک شخص کو سمندر کے کنارے مین نے بیٹھا دیکھا۔ کہ رو رہا ہے۔ اور عبد القادر بد دعا کر رہا ہے۔ کہ چھہ روز سے ہمارا روپیہ لیکر آج واپس کیا۔ اور اب ٹکٹ اس جہاز کا بند ہو گیا۔ اور ہم یہان رہ گئے۔ کاش کہ جیسا یہہ شخص جفاکش آدمی ہے۔ اگر نیک نیت بھی ہوتا تو بہت اچھا ہوتا۔ اور حاجیون کو اوس کی ذات سے بہت آرام ملتا۔

آج مابین مغرب اور عشاء کے یعنے آہستہ انگریزی نہین بجے تھے کہ ایک ابر سرخ رنگ کا شمال کے جانب سے نمودار ہو کر جانب جنوب دریا کے طرف چلا گیا۔ یہ بہت بڑا تھا۔ اور اطراف اس کے چھوٹے چھوٹے ریزے ابر سرخ رنگ کے تھے۔ اس ابر کی اس قدر روشنی تھی کہ شب تار مین دن معلوم ہوتا تھا۔ مخلوق متحیر ہو کر اپنے اپنے کام چھوڑ اوسکو دیکھتی تھی۔ اور توبہ استغفار پڑھتی تھی۔ یہ ابر زمین سے سو فٹ یا ڈیڑھ سو فٹ تخمینا بلند ہوگا۔ مکانات کی چھت سے بہت قریب ہو کر جاتا تھا۔ اسواسطے بہت لوگون کو یہ خیال ہوا کہ جانب شمال جدہ کے آتش زنی ہوی ہے۔ پولیس اس ابر کو دیکھکر انتظام کے واسطے

دوڑی - مگر کہین پتہ نہ لگا - دس پندرہ منٹ تک وہ ابر شمال سے نکلکر جنوب کے طرف چلا گیا - اور شب تارہ روشن رہی - اوس کے بعد وہ ابر مفرد ہوگیا - بعض لوگون کا یہہ بھی خیال تہا - کہ جنگل مین جہان کہین آبادی ہی آگ لگ گئی ہوگی - اور دہوین کو اکہٹا کرکے ہوا لے آئی ہے - آج شب کو باوجود تند ہوا چلنے کے اس شدت سے گرمی تہی کہ بدن سے چنگاریان نکلتی تہین - ایسی گرمی جو جدے مین ہی - دنیا کے کسی طبقہ یا حصہ زمین مین نہوگی -

دوم صفر المظفر م ۵ اگست روز سہ شنبہ

عبدالسبحان خان صاحب جو مکہ معظمہ مین آکر ملے تہے - اور میدان عرفات مین گم ہوگئے تھے اب تک وہ ہمارے ساتہہ تھے - آج وہ صاحب نادری جہاز مین پہلے روانہ ہوے - مینے ایک خط حسن علی صاحب کے نام لکہکر اون کے حوالے کیا - چار بجے جہاز نادری روانہ ہوگیا - یہ جہاز آٹہہ سو آدمی کے سواری کا تہا - لیکن جہاز کے ایجنٹ نے گیارہ سو آدمی سوار کرلئے جس سے لوگون کو بہت تکلیف ہونے لگی - اوس مین تقریبًا پچاس آدمی بسبب تکلیف جہاز سے اوتار دئے گئے - اب وہ لوگ دوسرے جہاز مین جاوین گے - ناصری جہاز کے آنے کی خبر ہے - اور یہ مشتہر کیا گیا ہی - کہ کل روز چہار شنبہ کو جہاز ناصری جدے مین پہونچیگا - اس جہاز کا آفس آج کہول دیا گیا - اور ٹکٹ کی قیمت پچیس روپیہ قرار دی گئی

ٹکٹ فروخت ہونے شروع ہو گئے۔ ہمنے چھپن ٹکٹ خرید کئے۔ ایجنٹ نے ہمارے ساتھ بہت رعایت کی رسنا میں ٹکٹ تو چوبیس روپیہ کے حساب سے درجۂ سوم کے دئے۔ اور اوسی حساب سے پندرہ سکنڈ کلاس کے ٹکٹ دئے۔ اور فرسٹ کلاس کا ٹکٹ پچاس کے حساب سے دیا گیا نواب عالم علیخان کی بی بی نے بھی اول تین ٹکٹ ہمارے ذریعہ سے منگوائے اور بعد خریدنے کے واپس کئے۔ جسکی قیمت ہم کو دینا ہوی۔ ترکی سپاہی اور مزدور پیشہ لوگ یہاں کثرت سے شراب پیتے ہین۔ اور وارد گیر بھی بہت سختی سے ہوتی ہے۔ لیکن عجب معاملہ ہی کہ شراب پینے والے اپنے کو چھپاتے نہین۔ بلکہ متوالی چال سے علانیہ سر بازار پھرتے رہتے ہین۔ اور قہوہ خانے کے سامنے پھرتے رہتے ہین۔ اور گرفتار ہوتے ہین۔ اور وقت گرفتاری بہت شورش ہوتی ہی۔ ایک ہنگامہ ہو جاتا ہی۔ اور وہ لوگ باوصف شراب پینے کے انکار کرتے ہین۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو شخص فی الجملہ ہوش مین ہوتا ہی۔ تو وہ بہت سختی سے انکار کرتا ہی۔ تو اوسکی تصدیق کی نوبت دوکاندار شراب فروش تک پہونچتی ہے۔

سوم صفر م ۱۶ اگست روز چہارشنبہ

یہ خبر بھی مشہور ہوی کہ بنجور جہاز جمعہ کو آوے گا۔ اور آفس اوس جہاز کا بھی کھولا گیا۔ اور بیس روپیہ ٹکٹ کر دیا گیا۔ مگر اسوقت حاجی

لوگ ناصری جہاز کے ٹکٹ خرید کر رہے ہین۔ ناصری جہاز کے ٹکٹ کی قیمت زیادہ ہوتی جاتی ہی۔ اور تنجور کی کم ہوتی ہی۔ آج یہان بازار مین رنگ برنگ کی مچھلیان فروخت ہونی آئین۔ اور ایک مچھلی عجیب الخلقت بازار مین فروخت ہونے کو آئی۔ مقدار مین تو پانچ رطل سے زیادہ نہوگی۔ لیکن خوشنگ آدمی کا چہرہ۔ ہاتھی کے کان۔ بڑے بڑے آنکھین۔ بلی کے برابر گردن کچھہ بلی کے گردن کے برابر۔ اور جسم پر بڑے بڑے کانٹے۔ شمل سیال کے ہوتے ہین۔ اور کہتے ہین کہ یہ مچھلی پانی مین مثل پرند جانور کی پرواز کرتی ہی۔ آج یہ بھی ایک واقعہ پیش آیا کہ دوپہر کے وقت محمد مغرالدین جو بیچارے ساتھہ ہین۔ اور عربی زبان جانتے ہین۔ اون کے سینہ پر کسی نے زیتون کا تیل ڈالدیا۔ اونہون نے بیدار ہوکے ایک عرب کے لڑکے سے جو اون پاس کھڑا تھا۔ دریافت کیا۔ کہ یہ روغن زیتون کس نے ہمارے اوپر ڈالا۔ اوس لڑکے نے جسکی عمر تیرہ یا چودہ سالہ ہوگی۔ خنزیر کہنا شروع کیا۔ اور اس قدر عجلت کے ساتھہ گالی دیتا تھا کہ آن واحد مین۔ اوسکی گالیون کا شمار حد اعداد سے گزر گیا۔ اور عجب کیفیت تھی کہ جس نے اوس کی فہمائش کی۔ اونہین کو اوس نے خنزیر کہکر خطاب کیا۔ لیکن جس قدر نشہ اور جنون اوس کے دماغ مین بھرا ہوا تھا۔ سب سید نورالحق نے اوتار دیا۔ معلوم ہوا کہ جب

کمین عربون مین بچہ پیدا ہوتا ہی تو اوس کے مان باپ اوسے گواد سے نیچے بہو کہکر خطاب کرتے ہین۔ اور جون جون بڑہتا جاتا ہے۔ اوسی قسم کی تعلیم ہوتی ہے۔ جسکا ذکر اوپر ہوا۔ اور سپرستم یہ ہے کہ ہندی لوگون کو یہ لوگ بالکل ذلیل اور برا سمجھتے ہین۔ کیا بچے اور کیا بوڈہے۔ سوائے بطال اور خنزیر اور حمار کے کچھہ نہین پکارتے۔ اگر ذرہ بہی اون کی طبیعت کے مخالف کوئی بات ہوئی کہ اون کے مونہہ سے خنزیر نکلا۔ ان لوگون کا مونہہ خنزیر اور حمار کا خانہ بے تکلف ہی۔ البتہ مستورات بہ نسبت مردون کے زیادہ اخلاق اور مروت اور محبت والے ہین۔ اور وہ مسافر عورتون سے اخلاقی برتاؤ کرتے ہین۔ یہان تک کہ اون کے مرد بدگمانی کرتے ہین اور یہان کے مرد بالکل مسافر مردون کے مخالف ہین۔ لیکن باہم ایک دوسرے سے نہایت خوش اخلاقی سے پیش آتے ہین۔ یہان تک کہ مسافر اون پر بدگمانی کرتے ہین۔ بوجہ تفاوت عمر کے۔

چہارم صفر مطابق ۷ اگست روز پنجشنبہ

مین نے ناصری جہاز کے ٹکٹ خرید کئے تہے۔ اور ایجنٹ سے وعدہ تہا کہ پنجشنبہ کو جہاز آجائے گا۔ اور ہفتہ کو روانہ بمبئی ہوجاوے گا۔ آج جب اوس سے دریافت کیا تو اوسنے کہا دو روز کی دیر ہوگئی شنبہ کو جہاز آوے گا۔ اور دوشنبہ کو روانہ ہوگا۔ ہمنے اوس کے

وعدے کو یاد دلا دیا تھا۔ تو اوس نے جواب دیا۔ کہ روپیہ موجود ہے
لیجاؤ۔ اب ہمنے تنجور جہاز کے طرف رجوع کیا۔ تو اوس جہاز کے انجینیر نے
بیان کیا۔ تنجور جہاز بہی شنبہ کے روز آئیگا۔ اور پنجشنبہ کو روانہ ہوگا
یہہ صاحب بہی اوسیوقت پر راضی ہین اور وہی رعایت ہمارے ساتھہ
کرنیکو آمادہ ہین۔ جو ناصری جہاز کے انجینیر نے کی ہے بلکہ یہہ وعدہ کیا
ہے کہ اگر پنجشنبہ کو ہمارا جہاز روانہ نہوگا۔ تو ہم لوز روپیہ آٹھہ آنے روزانہ
تاروانگی آپ کو دیا کرینگے۔ اکثر ہمراہیون سے مشورہ کیا۔ تو اونہون نے
جواب دیا۔ کہ دس روپیہ روز کا خاص ہمارا خرچ ہے۔ اور دوسرے ہمراہی
علحدہ ہین۔ اوسکے قطع نظر تنجور جہاز کے فرسٹ کلاس کے۔ پانچ ٹکٹ سے
کم لینے مین ہمکو مضرت ہے۔ اور جب ٹکٹ پورے خرید کئے گئے تو
کرایہ زیادہ ہوجائیگا۔ اور تین روز یہان رہنے مین تین روپیہ زیادہ
خرچ ہون گے۔ اور تین دن بعد بمبئے پہونچین گے۔ اور یہان کے تین روز
تین سو برس کے برابر ہین۔ جو جہاز یکروز پہلے روانہ ہوا وسمین چلنا
اولی معلوم ہوتا ہے۔ مین نے بہت پسند کیا۔ لیکن مین نے اون سے
یہہ کہا کہ تنجور مین ہمکو کچہ کرسی اور دوسرے ارام کے اسباب ملتے ہین۔ تو
اونہون نے کہا کہ جسقدر اسوقت تنجور کا کرایہ ہے۔ اوسکے نصف خرچ مین اس
ناصری جہاز مین ہمکو ارام ہوگا آخر یہی امر قرار پایا کہ ناصری مین چلنا چاہئے

یہان جدّے مین یہہ بہی قاعدہ ہے۔ کہ ساتہہ آٹہہ بجے انگریزی کے کل دوکانات بند ہو جاتے ہین۔ اور آمد و رفت بالکل مسدود ہو جاتی ہے۔ لیکن قہوہ خانے مین کثرت سے آدمی جمع ہو جاتے ہین۔ چارپائیان سڑک پر اس کثرت سے بچہائے جاتے ہین۔ کہ راستہ آمد و رفت کو نہین ملتا ہے۔ دو اور تین چارپائی کے درمیان ایک میز لگائے جاتی ہے۔ اور اوسپر ایک قندیل اور چاہ کا برتن لاکر رکہدیا جاتا ہے۔ اور ایک حقہ بہی لا دیا جاتا ہے اور قمار بازی کے چٹہے بہی لاکر رکہے جاتے ہین۔ تمام شب قمار بازی مین لوگون کی گذرتی ہے۔ ترکی جوان دیکہتے ہین۔ لیکن زر نقد کا پتہ نہین ملتا ہم بہی اونہین لوگون کے درمیان سڑک پر بسبب گرمی کے سوتے ہین۔ تمام شب شور و غل سے نیند نہین آتی ہے۔ مکانین گرمی سے چین نہین آتا ہے۔ ساری رات قمار بازون کے ہاتہہ ہار کر صبح کرتا ہون۔

پنجم صفر المظفر م ۱۸ اگست روز جمعہ

جسقدر حادثے کہ مدینہ کے راستہ مین مسافرون پر گذرے اوسکا اثر ابہی باقی ہے سامن قایم نہین ہوا ہے۔ اوسکی وجہ صحیح طور پر یہان جدے مین آکر معلوم ہوی۔ کہ بندر ینبع سے مدینہ طیبہ تک بدؤن کے دو گروہ ہین۔ ایک گروہ نوانا اور قوت دار ہے۔ اور دوسرا نانوان ضعیف ولاچار ہے۔ لیکن حقوق مین دونون برابر ہین۔ دو سال سے اس

ضعیف گروہ کو حقوق راستے کی حفاظت کے نہین دئے گئے۔ اوس ضعیف گروہ نے اپنے حقوق طلب کئے۔ اور بالاخر استغاثہ کیا۔ اوس گروہ اول نے جواب دیا کہ اُنکا کوئی استحقاق نہین ہی۔ اون لوگون نے کہا کہ ہم راستہ مسدود کر دینگے۔ اون گروہ نے اونکو نادان خیال کر کے حفاظت راستہ کی خود ذمہ داری کی۔ اور یہہ نوبت پہونچی۔ کہ جب قافلہ اون کے حدود اراضی کے اندر پہونچا۔ اونہون نے ایک جماعت کثیر جمع کر کے قافلہ پر حملہ کیا۔ اس قافلہ مین مختلف قوم کے لوگ تھے۔ لیکن جسقدر بدو تھے۔ اونکو قتل کیا۔ اور اوسمین سے جو مسافر مقابلہ مین آیا۔ اوسکو بھی زیر تیغ کیا۔ عورتون کو پکڑ لے گئے اونکے کو معہ سامان لے لیا مسافرون کو حربدہ چھوڑ دیا۔ اب یہہ لوگ دو چار کوس پیدل چلے۔ آخر شدت گرمی کی تاب نہ لاسکے اور بچے تشنگی کا بوجہ نہین اوٹھا سکے۔ بہت کم لوگ جو بہت طاقت ور تھے وہ تو بچے۔ باقی تمامی قافلہ لقمہ گرمی و تشنگی ہوگیا۔ لیکن کوئی آدمی اوس قافلہ سے سلامت جدے کو اب تک نہین پہونچا۔ اکثر یہہ گمان کیا گیا۔ کہ وہ لوگ کل ہلاک ہوگئے۔ بعد اوس کے جو جو قافلہ اوس راستہ سے نکلے ہوے ہین۔ اوسکے لوگ بیان کرتے ہین کہ کوسون تک نشین انسانون کے متفرق پڑے ہوے تھے

مین ملے۔ اونکا تعفن اور بدبو کثرت سے جنگل مین پھیلا ہوا ہی۔ اس راستہ مین ابہی امن قایم نہین ہوا۔ اب جو قافلہ جاتا ہی سلطانی سپاہی ساتہہ رہتے ہین۔ بغیر عسکر سلطان کے قافلہ ینبع کے راستہ نہین جاسکتا ہے۔ اونکا کامل استغاثہ کی سماعت نہین ہوی۔ اور اون کے دعوے کیطرف غور نہین کیا گیا۔ اب کیا چاہیگا جب بندگان خدا کے قربانی ہوگئی۔ توشاید اب انتظام ہوگا۔

ششم صفر المظفر م ۱۹ آگست روز شنبہ

آج دس بجے ناصری جہاز نے جدہ پہونچکر لنگر کیا۔ اسکی آمد کا جہنڈا اوڑنے لگا۔ منادی نے آواز دی۔ کہ جس کسی نے روپیہ جمع کرایا ہے۔ وہ ٹکٹ لے جاوے۔ اور بہہ دوشنبہ کو روانہ بمبئی ہوجائیگا۔ اس ندا کے ہوتے ہی جن صاحبون نے روپیہ داخل کیا تہا۔ وہ چٹیات لیکر دوڑہی۔ اور ٹکٹ حاصل کرنے لگے۔ جن صاحبون نے اس جہاز کی ٹکٹ لئے ہین وہ بہت خوش ہوے گویا۔ آجکا دن اون کو روز عید ہے۔ ہر شخص کے چہرہ سے مسرت ظاہر ہے۔ ہر شخص تیاریمین مصروف ہے۔ منادی نے ندا دی۔ کہ کل نو بجے مسافر سوار ہون۔ چار بجے لنگر اوٹہایا جائیگا۔ قیمت ٹکٹ بدستور ہی۔ کچہہ زیادہ نہوگی

آج یہان بازار مین ہندوستان کے بازیگر لوگ جمع تھے - اون کے پاس بڑے بڑے سانپ تھے - اونہون نے بازار مین سانپ نکالے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک مین سانپ نہین ہوتے ہین - ان لوگون کا سانپ نکالنا تھا کہ اس کثرت سے لوگ جمع ہوئے کہ راستہ بند ہوگیا - اور متعجب ہوکر خلائق دیکھتی تھی -

جس وقت اس ناصری جہاز کا آرض کھولا گیا - مکہ کے معلمون اور وکیلون کو ناخدا جہاز کی چاٹ تو لگ ہی چکی تھی - انہون نے سنتے ہی بہت سے ٹکٹ پچیس پچیس روپیہ کو خرید کر کے اپنے پاس رکھ لے - آج حسب وقت جہاز جدہ پہونچا - اوسیوقت کمپنی نے منادی کرادی کہ کل چار بجے لنگر جہاز کا اوٹھ جائیگا مسافر لوگ صبح سے اپنا سامان بار کر کے سوار ہونے لگے - اور اب معلم اور وکیل گھبرائے - کہ ان ٹکٹون کو کیا کرین - ارادہ تو یہ تھا کہ جب ٹکٹ گران ہوگا تو انہین فروخت کرینگے - اب مجبوری ہوی اور ٹکٹ لے لے پہرنے لگے کہ (یہ آتا ہے - دال ہے - نون ہے - تیل ہے - اور ایک الف ہے -) ابھی تک سخت گرمی ہے - کہ بدحواس کئے دیتی ہے -

ہفتم صفر م ۲۰ اگست روز یکشنبہ

شب کو ہمنے بھی تیاری کی - ناشتہ وغیرہ تیار کرایا - صبح بعد نماز کے چلنے کی تیاری کی - اور سامان گھاٹ پر بھیجوانا شروع کیا - نو بجے تک ہمارا

سب سامان کشتی پر آگیا۔ اور ہم سب سوار ہو گئے۔ اول ڈاکٹر نے شمار کیا۔ بعد کشتی روانہ ہوی عجیب پیچیدہ راستہ تہا۔ جس قدر کشتیان کنارے سے روانہ ہوی تہین۔ بعض اوس مین آتی ہوی اور بعض اوس مین جاتی ہوی معلوم ہوتی تہین۔ کچہہ عجب اولٹ پہیر روانگی مین تہا۔ یہ معلوم نہین ہوتا تہا کہ کون کشتی کدہر جاتی ہے۔ اور آگے کون ہے۔ اور پیچہے کون سے کشتی ہے۔ اور راستہ کشتی کے چلنے کا ایسا تنگ کہ جہان غفلت ملاحون سے ہوتی تہی۔ وہین کشتی پہاڑ پر چڑہ جاتی تہی۔ اور نہین نکلتی تہی۔ جب تک کشتی کے ملاح نیچے نہین اوترتے تہے۔ اور کشتی کو پیٹہہ پر نہین اُٹہاتے تہے۔ وہ نہین ہٹتی تہی۔ تخمیناً دوپہر راستہ مین گزرے قریب تین بجے کے کشتیان جہاز کے نزدیک پہونچین۔ جہاز کے معلم اور کپتان زینے پر کہڑے تہے۔ اور ٹکٹ لیکر ایک ایک آدمی شمار کرکے جہاز کے اندر جانے دیتے تہے۔ لیکن کشتیون سے سامان نہین لانے دیتے تہے۔ سب سامان کشتیو نہین رہ گیا۔ اور آدمی جہاز مین آئے اب جو لوگ جہاز مین آئے وہ باہر کشتی مین نہین جا سکتے۔ کہ سامان لائین۔ سامان کیواسطے ایک ہنگامہ تہا۔ آخر لوگ رسّی اوپر سے ڈالکر سامان کہینچتے تہے۔ لیکن اسطرح سے بہی سامان نہین کہینچ سکتی تہے کہ جب تک دو چار روپے ملاحون اور خلاصیون کو نذر نے جائین

سامان کیا چڑھ سکتا ہی۔ غرض بڑے بڑے دشواریان پیش آئین۔ زنانے کو تو ہمنے ایک تنگ و تاریک حجرہ یعنے فرسٹ کلاس کے اندر بند کر دیا تہا۔ اور چونکہ جہاز کے کہڑے رہنے سے حبس زیادہ تہا۔ تو فرسٹ کلاس کی خوبیان اور بڑہ گئی تہین۔ اس جہاز مین تین چہتریان بنی ہین۔ ایک چہتری تو کسی کام کی نہین ہے۔ بالکل کہلی ہوی اور ناقص ہے۔ دوسری چہتری ملازمان جہاز کے قبضہ مین ہے۔ اب جو ایک باقی ہے۔ تو سامنے اوسکے انجن اور باز دمین اوسکے کشتیان رکہی ہین۔ اور جہان کشتیون سے جگہ باقی تہی۔ ہر چہار طرف مرغ خانہ اور بطخانہ ہے۔ درمیان مین تین یا زیادہ چالیس آدمی کی جگہ خالی ہی۔ دوم درجہ کے مسافر اس جگہ بیٹہے تھے۔ وہ لوگ بہت کثرت سے ہین۔ پہر اوسپر سوم درجہ یعنے تتق کے لوگ بہی آجاتے ہین۔ لیکن فوراً نکالے جاتے ہین۔ تتق کی یہ کیفیت کہ حرارت کی وجہ سے مسافر بہاگ بہاگ کر اوپر آتے تہے۔ اور جب اوپر جگہ کہڑے ہونیکی نہین ملتی تہی۔ پہر اندر تتق کے جاتے ہی تین ساعت کے اندر حالت لوگون کی بالکل تبدیل ہوگئی تہی۔ اور صورتین بدل گئی تہین۔ میرے نزدیک بہی چہتری کے ٹکٹ تہے۔ لیکن جگہ ایک آدمی کی تہی۔ بیٹہنے کی جگہ مجکو نہین ملی۔ زنانے کی حالت کو جا کر دیکہا تو تتق کے لوگون سے بدتر حالت زنانے کی پایا۔ عورتون کو کہڑے

ہین۔ پنکھے ہاتھ مین۔ اور پسینے مین ایسے غرق ہین۔ کہ یہ معلوم ہوتا ہی
کہ ابھی نہاکر نکلے ہین۔ حواس برخاستہ ہین۔ زبان سے صحیح بات نہین
نکلتی ہی۔ افسوس کرتا ہوا مین باہر آیا۔ اور اوسیجگہ پر بیٹھہ گیا۔ جو جگہہ
مجکو دو آدمی مین ملی تہی۔ اُس کا عرض ایک فٹ سے کچہ زیادہ ہوگا۔ اور
طول تین فٹ کا۔ اس مین مین اور سید نورالحق صاحب تہے۔ اسعرصہ مین
خواجہ عین الدین ہمارے ہمراہیون مین سے جو تتق مین بیٹھے تہے۔ اون کو
جوش تو آہی رہا تہا۔ چادل کی طرح ابل کر نکل آئے۔ اور اپنا
سامان لاکر ہمارے سر مارا۔ اور کہا مین بہی یہین رہون گا۔ مینے اونسے
کہا کہ یہان ایک آدمی کی بہی جگہہ نہین ہی۔ یہان آپ کہان رہ سکتے ہین
چونکہ وہ تتق کے دبال سے نکلے ہوے تہے۔ عقل اور بصارت نے کامل
طور پر اون کو مدد نہ دی۔ اون کی نظر مین وہ جگہ اس قدر وسیع معلوم
ہوی۔ کہ اون کو وہ مقام چار آدمی کی گنجایش کا معلوم ہوا۔ اور مجہہ سے
بہت سختی سے اسبات کو کہا کہ چہار آدمی کے رہنے کی جگہہ ہی۔ اور غضبناک
حالت مین چلے گئے۔ اور پہر تہوڑی دیر کے بعد آئے۔ اور مجکو ہٹاکر
لیٹ گئے۔ اور مجہہ سے کہا۔ کہ اگر مجکو مار ڈالنا منظور ہے ویسا کہیے
مین اون کو غصہ مین دیکہکر کہا۔ کہ مین تم کو یہی جگہہ دونگا۔ آپ تین
آدمی اور لیکر آرام فرماوین۔ آپ کو آرام ملا تو کافی ہے۔ اور مین تنہا

کہ اب مین کیا کرون - مگر اون کی بلا سے - کہین بیٹھو - آپ تو حقہ مونہہ کو
لگا کر پینک مین لیٹ گئے - اور دین و دنیا سے بیخبر ہوگئے - اور ہم اس
فکر مین ہین کہ کیا کیا جاوے یہان ایک آدمی دشواری سے بیٹھ سکتا ہے
اور اب تو ایک صاحب اور آموجود ہوے - خدایا کہان جائین - اور کیا
کرین - نہ بھاگ جانے کو راستہ ملتا ہے - اور نہ بیٹھنے کو جگہ - کیا کیا جاوے
سخت مجبوری ہے - اس عرصہ مین مجکو یاد آیا کہ جدے سے ایک دوست نے
ایک چٹھی کپتان جہاز کے نام کی دی ہے - اوس چٹھی کو کپتان کے پاس بھیجدونگا
لیکن کپتان انتظام مین مصروف ہے - بہرحال اوسی ہنگامہ مین وہ چٹھی کپتان کے
پاس بھیجدی - اور سید نورالحق اوس چٹھی کو لیگئے - اول تو کپتان نے
اوس چٹھی کو صحیح نہ سمجھا - پھر ایک اور چٹھی اوس کے پاس رکھی ہوی تھی
اوس سے اوس چٹھی کو ملایا - یہ چٹھی اوس ناصری جہاز کے آفس سے ہمنے
حاصل کی تھی - اوسکے بعد کپتان نے حکم دیا کہ دوسری چھتری جسپر انگریز
لوگ رہتے ہین - ایک جانب خالی کردیجاوے - سید نورالحق کے ساتھ ایک
معلم کو کپتان نے کردیا - کہ جگہ بتادے - جب وہ اوس دوسری چھتری پر
آئے - اور وہان کے انگریزون کو معلوم ہوا کہ ان کو جگہ دیگئی ہے
تو اونہنے نورالحق کو بہت سی گالیان دین - اور دوسرے لوگ مزاحم ہوے
اور جگہ دینے سے انکار کیا - آخر پھر کپتان کے نزدیک گئے - وتعمیل حکم

نہ ہونے سے ناراض ہوا۔ اور خود آیا۔ اور وہ چھپی آفس کی دیکھائی۔ اور جگہ دینے کے واسطے تاکید کرکے چلا گیا۔ کپتان کے جانے کے بعد وہ لوگ اپنی ناراضی ظاہر کرتے تھے۔ اور جہان کپتان نے جگہ بتائی تھی۔ اونکا وہان سامان تہا۔ اوٹہاتے تھے۔ اور غیظ کی نظر سے دیکھتے تھے۔ آخر ایکجانب چھتری کا اونہون نے خالی کر دیا۔ اور ایک رسی چھتری مین باندہ کر حد فاصل کر دئے۔ بڑا حصہ تو اُنہون نے اپنے قبضہ مین رکہا۔ اور چھوٹا حصہ ہمارے جانب چھوڑ دیا۔ یہ اس قدر جگہ خالی ہوئی۔ کہ تیس آدمی مکت فراغت سے بسر کرتے جب یہ حصہ کو اونہون نے خالی کر دیا۔ اوسوقت ہمکو آنے کی اجازت دی۔ اور سخت تاکید کی کہ دو آدمی سے زیادہ یہان رہ نہین سکتے۔ ہمنے بہی وعدہ کیا۔ کہ ایسا ہی کرین گے۔ اور اپنی جگہ جہان ایک آدمی بدشواری رہ سکتا تہا۔ اور بجنال عین الدین صاحب چار آدمی کی جگہ تہی۔ عین الدین صاحب کے سپرد کرکے چلے آئے۔ اس جگہ پر آنے کے بعد گونہ آرام ہوا۔ مگر دوسرے جانب وہ انگریز اور پارسی تہے۔ اور وہ بہی کج خلق۔ اور ایسا معلوم ہوتا تہا کہ باہم ان کے کچہ نا اتفاقی ہوگئی۔ بہرحال ایک عافیت مین آئے لیکن جب زنانے کی حالت یاد آتی تہی۔ وحشت ہوجاتی تہی۔ اور سخت پریشان ہوتے تھے۔ کہ شب کیسے گذریگی۔ جب رات ہوی۔ اور نو بجے سب لوگ جہاز کے مع کپتان وغیرہ جمع ہوے۔ اوسوقت اونسے خواہش کیے

کہ اگر آپ اجازت دین تو زنانے کو ہم اوپر لے آوین - آخر زنانے کی اجازت بھی ہوگئی - فوراً زنانے کو لوگون کو مینے اوپر بلوایا - جسوقت عورتین چھتری سے آئین - بدحواس معلوم ہوئین - اور نشہ والون کی طرح آکر لیٹ گئین - چند ساعت کے بعد حواس درست معلوم ہوے - اس ہمارے آسایش کے واسطے کپتان نے اخلاقی برتاؤ کیے - جسکے ہم شکرگزار ہین - کپتان جہاز تنجور کے جیسے ہم شکور تھے ویسے ہی اس کپتان کے مشکور ہوئے - شب آرام سے بسر ہوی - صبح کو بوجہ بے پردگی زنانہ کے اوسی حجرہ تنگ وتار مین بھیجدیا -

ہشتم صفر المظفر مطابق ۲۱ اگست روز دوشنبہ

کل ہی جہاز کے لنگر کے اوٹھنے کی خبر تھی - مگر اور زیادہ آدمی لینا تھا - اسواسطے ایک روز زیادہ کردیا گیا - جب ہم صبحکو عین الدین صاحب کی خیریت کی خبر کے واسطے گئے - وہ شکایت کرتے تھے کہ یہ جگہ بہت تنگ ہی - میری بسر یہان بہت دشواری سے شبکو ہوی - مجکو دوسری جگہ دلوانا چاہیے - مین نے اون سے کہا کہ جب تک کہ مین یہان بیٹھا تھا تو وہ جگہ چار آدمیون کے گنجایش کی تھی - اور آپ کے آتے ہی یہ جگہ کیسے تنگ ہوی - اب آپ یہین آرام فرمائیے - تین آدمی اور بھی آپ کو لینا ہوگا - مجکو اون کے کل کی حالت اور آج کے بیان پر تھوڑا افسوس ہوا - اور بہت سی معاملات

دنیا کے یاد آئے۔

آج شام تک انتظار جہاز کی روانگی کا رہا۔ قریب مغرب کے معلوم ہوا کہ آج بھی لنگر جہاز کا نہیں اُٹھایا جائیگا۔ ابھی کچھ تھوڑے آدمی کم ہیں۔ آٹھ بجے رات سے ہوا بند ہوگئی۔ جو مقام چپتری کا تھا وہ جگہ بہت ہوادار تھی اِس مقام پر اِس قدر شدت کی گرمی تھی کہ تمام بدن عرق آلود ہوگیا۔ وائے اوپر حال اون لوگون کے کہ تنگ میں اپنی بسر کر رہے ہیں۔ بارہ بجے کے بعد شور و غل ہونے لگا۔ اور تنگ کے لوگ بھاگ بھاگ کر اوپر آنے لگے اور بیتابی دکھانے لگے۔ ہمنے زنانہ تو اوپر چپتری کے بلا لیا تھا۔ تاہم بہت حرارت تھی۔

نہم صفر المظفر مطابق ۲۲ اگست روز سہ شنبہ

آج صبح چھ بجے جہاز روانہ ہوا۔ اس جہاز کا کپتان بھی بہت بامروت آدمی ہے۔ بہت نرم زبان سے لوگون کی فہمایش کرتا ہے۔ اس جہاز مین سید محمود نامی بہت بڑے خلیق آدمی ہین۔ ان صاحب سے جہاز کے کل کاروبار متعلق ہین۔ یہ صاحب بہت ذکی اور تیز طبیعت آدمی ہین اور بہت لایق اور ہوشیار اور مستعد ہین۔ اور جیسے یہ صاحب جوان اور حسین اور خوبصورت ہین۔ ویسے ہی کثرت سے خلیق ہین۔ ہر ادنی اور اعلی کو مروت اور محبت سے فہمایش کرتے ہین۔ جہاز کیوان پر

جو مصیبت پڑی۔ ہر اہل جہاز کے مدنظر ہے۔ اور ہر شخص جہاز کی پوری نگرانی کرتا ہے۔ یہ صاحب متق کے اندر جسوقت نگرانی کے واسطے گئے ر ایک شخص کو دیکھا کہ وہ آگ جلا رہا ہے۔ اور کھانا پکا رہا ہے۔ ان صاحب نے اوس مسافر کو منع کیا۔ اور بہت آسانی سے فہمائش کر کے چلے آئے مگر وہ شخص اپنے اوس فعل سے باز نہ آیا۔ اور کھانا پکا یا کیا۔ جب سید محمود صاحب پھر متق کے اندر گئے اوسکو پھر آگ جلاتے پایا۔ اوسوقت بھی اوس کو منع کیا۔ مگر وہ شخص اپنی حرکت سے باز نہ آیا۔ اور سخت کلامی کیا۔ آخر خلاصیون نے آگ بجھا دی۔ لیکن اوس مسافر نے کچھ سخت الفاظ کا استعمال کیا۔ آخر دوسرے لوگ جہاز کے آئے۔ اور اوسکو پکڑ کر قید کیا۔ جب اوس شخص کے ہمراہیون نے سفارش کی تو اوسکو چھوڑ دیا۔

سید صاحب حاجیون کے ساتھ بہت مہربانی سے پیش آتے ہین۔ ان صاحب کا سن اسوقت پچیس سال سے زیادہ نہ ہوگا۔ لیکن اخلاق و محبت اون کے پیرانہ سالی سے بھی زیادہ ہے۔

تین بجے تک جہاز سیدھا چلا گیا۔ کوئی تکان کسی قسم کی نہین تھی۔ تین بجے کے بعد جہاز کو جنبش شروع ہوگئی۔ سمندر بالکل صاف تھا۔ کہین مری ہوی موج نہین تھی۔ لیکن جہاز کو اس قدر جنبش تھی کہ دل بیتاب ہونے لگا۔ درد سر اور استفراغ ہونے لگے۔ شدت گرمی سے اوپر بیتابی اوس پر

دوران سر اور استفراغ مزید۔

سید محمود صاحب جنکا ذکر اوپر ہوا ہی۔ اون سے اس تکان کی کیفیت دریافت کی گئی۔ اونہون نے بیان کیا۔ کہ بعض بعض مقامات پر سمندر مین مری ہوئی موجین ہین۔ اور اس موج کی یہ کیفیت ہی کہ اوپر سے سمندر کا پانی بالکل صاف مثل فرش کے معلوم ہوتا ہی۔ اور اندر متموج ہوتا ہی۔ جب اوس مقام سے جہاز گزرتا ہی تو جہاز کو حرکت شروع ہوجاتی ہی۔ یہ وہی مقام ہی کہ اوپر پانی صاف ہی۔ اور اندر متموج۔ جہاز مین کوئی شخص باقی نہ رہا جسکو اوس کا اثر نہ ہوا ہو۔ اکثر لوگ تو سخت پریشان ہوگئے۔ ہمارے حاجی صغیر یعنی مرزا قادر بیگ کو آج تک کبھی دورہ نہین ہوا۔ مگر دس بجے شب کے ایک عجیب تظیفہ کیا۔ مجھ سے بیان کیا کہ تم کہو ہمارا جی کیا چاہتا ہی۔ مینے کہا کہ تمہارا دل بمبے جانے کو چاہتا ہی۔ پھر کہا نہین تم کہو ہمارا جی کیا چاہتا ہی۔ مینے کہا تمہارا جی حیدرآباد جانے کو چاہتا ہے۔ اور بہابی کے دیکھنے کو۔ یہ جواب سنکر ہمارا حاجی سخت ناراض ہوا۔ اور کہا کہ ہمارا جی کیا چاہتا ہی۔ اوس وقت مجھے یقین ہوا کہ اس بچے کو دورہ شروع ہوگیا۔ مینے اوسکو بستر پر لٹا دیا۔ مگر وہ بیقرار ہوکر اوٹھ بیٹھا۔ اور استفراغ کیا۔ اور سخت پریشان ہوکر پانی مانگا۔ مین نے اوسکو پانی پلایا۔ اوسیوقت پھر استفراغ ہوگیا متواتر تین استفراغ اوسکو ہوئے۔ مین نے دریافت کیا کہ اب تمہارا

مزاج کیسا ہی۔ کہا اچھا ہی۔ جہاز اُلٹ گیا تھا۔ اب ہم اچھے ہین۔ شاید دورہ کی حالت مین اس بچے کو جہاز تیرتا ہا چلتا ہوا معلوم ہوا ہو۔ بارا بجے تک وہی جنبش جہاز مین رہی۔ بعدہ رفتار صحیح ہوگئی۔ تکان دفع ہوا۔ دوسرے دن تک اوس کے دورہ کا اثر باقی رہا۔

دہم صفر المظفر م ۲۳ اگست روز چہارشنبہ

آج ہوا موافق تہی۔ جہاز مین کسیطرح جنبش نہین ہوی۔ سوای گرمی کے اور کوئی شکایت نہین ہے۔ لیکن گرمی کی وہ حالت ہی کہ آفتاب بہی اوسکی حرارت کی وجہ سے ضرور پریشان ہوگا۔ کہتے ہین کہ جب عدن سے جہاز آگے چلے گا سرد ہوا چلنے لگے گی۔ لیکن عدن کو دو روز کے دیر سے جہاز پہونچے گا۔ اسواسطے کہ جہاز اب حدیدہ کو جا رہا ہی۔ وہان ایک روز لنگر کرکے سامان اُتاریگا۔ ہفتہ کے روز عدن پہونچیگا۔ اور اوسی شب کو عدن سے روانہ ہوجائے گا۔ حدیدہ جانے کی وجہ سے دو روز زیادہ صرف ہون گے۔ ہمنے جدے مین اس خبر کو سنا تہا۔ کہ یہ جہاز دوسرے بنادر ہوکر بمبے جائے گا۔ جب اس جہاز کے آفس سے دریافت کیا۔ تو انہون نے بالکل انکار کیا۔ اور کہا کہ سیدہا بمبی جاویگا۔ اس آفس کے منیجر نے ان مسافرون کو مغالطہ دیکر سوار کرایا۔

آج چھ آدمی مختلف بیماریون مین مبتلا ہوکر مرگئے ہین۔ ایک شخص ہیضہ کے

بیماری مین مبتلا ہوا تہا - ان لوگون کو دریا مین ڈالدیا گیا دو آدمی کو ہم نے جاتے دیکہا کہ کپڑے اون کے علیحدہ پہ رہی تہی - اور نعشین برہنہ ہوکر علیحدہ جارہی تہین - ڈاکٹر سے ہمنے اس کیفیت کو دریافت کیا تو اوس نے بیان کیا کہ اس جہاز مین صرف چہہ سو نو اسی صرف حاجی ہین - اونمین سے کسی ایک نے ان مردون کو نہ غسل دیا - اور نہ نماز پڑہی - اور نہ کسی کے پاس کفن تہا - اور نہ کوئی اون کے جنازہ کی درستی مین شریک ہوا - یہ کیسے مسلمان ہین - کہ ایک دوسرے کی مدد نہین کرتے - اخیر اون مردون کو رسی سے باندہ باندہ کر پانی مین ڈالدیا - اور کسی مسلمان نے ہاتہہ تک نہ لگایا -

سید محمود صاحب بیان کرتے ہین کہ ہمارا قیاس یہ ہی کہ سات سو مسافرون سے دو سو آدمی ایسے ہوتے ہین جن پر حج فرض ہی - اور وہ فرض کی ادائی کے واسطے جاتے ہین - اور دو سو ایسے ہوتے ہین - جو خاص مسافرون کو لوٹنے آتے ہین - اور تین سو آدمی مساکین ہوتے ہین - جب اون پر فاقہ کشی کی نوبت پہونچتی ہے - حج کے جانیسے بہیک مانگنے کا اون کو اچہا موقع ملتا ہے - اور جہاز پہ سوار ہوجاتے ہین اور پہر وہ جدے اور مکہ اور مدینہ مین مسافرون کو تکلیف دیتے ہین اور گدائی کرتے ہین - اور اون کو زیادہ تر مدد حیدرآباد سے ملتی ہی - اور

ریاست حیدرآباد اون کو بھیک کا منگوانا سکھاتی ہی۔ جو باعث آزار دوسرے حاجیون کا ہوتا ہے۔

یازدہم صفر مطابق ۲۴ آگسٹ روز پنجشنبہ

آج نو بجے ہمکو ایک پہاڑ نظر آیا۔ اس پہاڑ کا نام جبل طیر ہے۔ اس پہاڑ پر کثرت سے پرند جانور رہتے ہین۔ جب جہاز اس پہاڑ کی قریب ہوکر گذرتا ہے۔ تو پرند جانور اوڑکر جہاز مین آتے ہین۔ یہ جانور ابابیل سے کسقدر بڑے ہین۔ ایک پرند ہمارے قریب آکر بیٹھا۔ ہم نے اوسکو پکڑا۔ یہ جانور بہت خوبصورت تہا۔ ان جانورون کو کچھ انسان سے وحشت نہین ہوتی ہی۔ بہت دیر تک وہ پرند ہمارے نزدیک رہا۔ آخر حاجی صغیر نے اوس کو چھوڑ دیا۔ وہ اوڑکر جہاز کی چھتری پر جا بیٹھا آج کی دریا مین کثرت سے مچھلیان بہی نظر آئین۔ بہت بڑے بڑے ہاتہی کے برابر مچھلی دیکہی گئی۔ سرآون اس جہاز مین بعہدہ معلمی درجہ دوم مقرر ہین۔ یہ ایسے لائق وہوشیار آدمی ہین کہ ان کے سامنے معلم اول بہت ہی کم وقعتی سے دیکہے جاتے ہین۔ میرے نزدیک ان صاحب کے موجود ہوتے ہوے معلم اول کی ضرورت نہین ہی۔ یہ صاحب کل کاروبار اون کے اچھی طرح انجام دیسکتے ہین۔ جب ہم جدہ مین پہنچے۔ اکثر لوگون نے ان صاحب کی مجھسے شکایت کی

اور مینے بہی خیال کیا کہ ان صاحب کی طبیعت مین کسیقدر سختی ہی۔ اور حاجیون کے ساتھ سختی سے پیش آتے ہین۔ اکثر اوقات یہ صاحب حاجیون کو بید سے مارتے ہین۔ جتنے یہ صاحب سخت مزاج ہین۔ اوتنے ہی کپتان رحم دل ہین۔ ہر شخص کی خواہش جہان تک اونکا امکان ہے پوری کرتے ہین۔ معلم صاحب کو کتے کا بہی شوق ہے۔ دو تین کتے تو جہاز مین ان کے پاس ہین۔ جو آقا کی طبیعت کے موافق ہین۔ تمام چہتری کے مقام پر بول و براز کرتے ہین۔ حاجیون کے بستر نجس کرتے ہین۔ یہ تو کس کی قدرت ہی کہ معلم سے کوئی اوسکی شکایت کرے اگر کسی نے اون کے آدمی سے کہا کہ کتے نے ہمارا بستر خراب کر دیا ہی تمام پاخانہ کتے کا ہمارے بستر پر پڑا ہوا ہی اوسکو اوٹہوا دیا جاے۔ تو وہ آدمی جواب دیتا ہی کہ کچہ پرواہ نہین۔ تم اپنا بستر لیکر نیچے چلے جاؤ۔ غرضکہ کتون کی خاطرداری آدمیون سے بڑہکر کرتے ہین۔

آج ایک شخص نے ہمارے جہاز مین قضاے الہی سے انتقال کیا۔ اوسکی تجہیز و تکفین بہی مثل سابق ہوی۔ بعد دو بجے دن کے ہوا بند ہوگئی۔ معلوم ہوا کہ جب کنارہ قریب ہوتا ہی۔ ہوا بند ہو جاتی ہی۔ اب حدیدہ یہان سے بہت قریب ہی ہر چند کہ یہان سے ہوا بند ہوگئی ہے۔ لیکن اس جگہ سے حدیدہ نظر نہین آتا۔ بعد تین بجے دن کے

ہمارے جہاز نے شہر حدیدہ مین پہونچکر لنگر کیا۔ لنگر ہوتے ہی گرمی کی زیادتی شروع ہوگئی۔ یہ شہر عرب کے ملکون مین قدیم ملک کہلاتا ہے۔ مشہور ہی کہ اس شہر مین علما، اور فضلا بہت ہین۔ شب کو ہمارے حاجی صغیر نے قبل کھانے کے استفراغ کیا۔ جسکے صدمہ سے وہ بچہ بہت مضمحل ہوگیا۔ اور شدت سے بخار آیا۔ تمام رات بیقرار رہا۔ مین اوس کے بخار کی وجہ سے تمام شب بیدار رہا۔

دوازدہم صفر مطابق ۲۵ اگست روز جمعہ۔

آج صبح حاجی صغیر کو اوس کی معمولی دوا جو ہمیشہ دی جاتی ہے وہی دی گئی۔ اور اوسکے بعد واسطے دفع تشنگی کے انار کہلایا۔ انار کہانے کے بعد پھر استفراغ ہوا۔ طبیعت کو وحشت ہوی۔ معلوم ہوا کہ کل بھی انار کہانے کی وجہ سے استفراغ ہوگیا تہا۔ اور آج بھی بعد انار کہانے کے یہ کیفیت پیدا ہوی۔ اور اس سفر مین حاجی صغیر کو چاے کی عادت بھی ہوگئی۔ وہ بھی دو روز سے نہین ملی۔ اسیوقت چاے منگوائی گئی اور اوسکو پلایا۔ گونہ افاقہ ہوا۔

بہ نسبت جدے کے حدیدہ مین گرمی کم ہی۔ لیکن ہوا بہت خراب ہی۔ کہانا ہضم نہین ہوتا ہے۔ اکثر لوگ بخار مین مبتلا ہوے۔ سوء ہضمی کی شکایت کرتے ہین۔ اور جہان جہاز کہڑا تہا۔ یہان تعفن اور بدبو دار ہوا

بہت آتی ہی۔ اور شاید یہی وجہ ہی کہ کہانا ہضم نہین ہوتا۔ کل تو جہاز کہڑا رہا کوئی کام نہین ہوا۔ آج آفتاب نکلتے وقت کشتیان اسباب اتارنے کو آکر موجود ہوئین۔ لیکن جہاز کا کوئی آدمی جدیدہ کو نہین جاسکتا۔ اور نہ وہان کا کوئی آدمی یہان آسکتا ہی۔ جہاز کا قرنطینہ تہا۔ جب چوبیس گہنٹہ گزر گئے۔ قرنطینہ کہل گیا۔ بیوپاریان کچہ سامان لیکر فروخت کرنے کو آئے اوسیوقت جہاز روانہ ہوا۔ وقت چہار بجے سے تجاوز کر گیا تہا۔ شہر جدیدہ مین بہت سے مقبرے بلند دور دور سے نظر آتے تہے۔ کہتے ہین کہ حضرت اویس قرنی کا یہین روضۂ مبارک ہی۔ ہوا موقوف تہی۔ بارہ بجے تک شدت سے گرمی تہی۔ آخر شب مین ہوا تند چلنے لگی۔

سیزدہم صفر م ۲۶ اگست روز شنبہ

آج جہاز کو کسیطرح کا تکان نہین ہی۔ اس دریا کو بحر قلزم کہتے ہین صبح آٹہہ بجے باب المندب جس کو باب سکندر کہتے ہین پہونچے۔ اس جگہ بحر قلزم ختم ہوا۔ یہان ہوا بہت سرد چلتی تہی۔ گرمی بالکل دفع ہوگئی۔ باب المندب سے نکلتے ہی ہمارے جہاز کا رخ مشرق کے جانب ہوگیا۔ اب تک جہاز جنوب کے طرف چلتا تہا۔ اس باب المندب کا راستہ درمیان دو پہاڑ دن کے ہی۔ کہتے ہین کہ سکندر نے اس جگہ کو کاٹ کر راستہ بنا دیا ہی۔ جو پہاڑ جانب غرب اس باب کے ہین۔ یہ پہاڑ

افریقہ کے کہلاتے ہین - حبش وغیرہ اسی طرف ہین - اور اون ملکونکا
راستہ اسمقام سے خشکی کا ہی ہے - اسکے گوشہ پر چھوٹا مینار بنا ہوا ہے
شب کو یہان روشنی ہوتی ہے - اور اس مینار کے عقب ایک کوٹھی پختہ بنی
ہوی ہے - اور اوس کوٹھی کے روبرو ایک جھنڈا سرخ لگایا گیا ہے - اس
کوٹھی کے گرد و نواح چھوٹے چھوٹے مکان بنے ہوے ہین - اور جانب
شرق اس باب کے جو پہاڑ ہین وہ کوہ یمنی کہلاتے ہین - ان پہاڑون کے
اوپر دو یا تین قلعہ بنے ہوے ہین - اس پہاڑ کے اوپر سے خشکی کا راستہ
یمن کو ہے - اور مکہ معظمہ کو بھی جا سکتے ہین - باب المندب کے نکلتے ہی
فی الجملہ گرمی دفع ہوی تھی - یمنی پہاڑونکے اوپر جابجا کوٹھیان بنی جاتی ہین
جو پہاڑ افریقی کہلاتے ہین - وہ مقبوضہ گورنمنٹ انگریزی ہین - اور جو
پہاڑ شہر تک ہین وہ یمنی کہلاتے ہین - وہ مقبوضہ ترکی ہین - بارا بجے کے
ہوا سے تند چلنے لگی - جہاز مین تکان پیدا ہو گیا - لیکن ہوا مین سردی
تھی - اور ہوا موافق تھی - کپتان نے پردے چڑھا دیے تھے - پہلے
روز کے تکان مین جو خرابیان پیدا ہوی تہین - اور لوگون کے مزاج
بدل گئے تھے - آج وہ بات بالکل نہین تھی - وقت غروب آفتاب
عدن کے لنگرگاہ پر جہاز پہونچا - سلامی کے توپ سر ہوے - یہان
یہ قاعدہ ہے کہ جب جہاز کہین سے آتا ہے تو اوسکی سلامی ہوتی ہے - کپتان نے

بہت کوشش کی کہ ڈاکٹر عدن کا آکر مسافرون کو دیکھکر اجازت دے کہ شب کو روانہ ہوجاوین - لیکن ہرچند کوشش کی اور جنڈیان جہاز پر چھڑائین - مگر بوجہ رات ہونے کے ڈاکٹر نہین آیا - اسواسطے یہان شب کو قیام ہوا - اور جہاز مین پانی بھی بالکل ختم ہوگیا تہا - پانی اور کوئلہ کا لینا ضرور تہا - بارہ بجے کے بعد ایک اگن بوٹ دو کشتیان لیکر حسین پانی اور کوئلہ تہا آیا شب کو پانی اور کوئلہ لیا گیا - مگر بعد لنگر ہونے کے بہی موج کا یہہ اثر تہا کہ جہاز کا تکان اسقدر زیادہ ہوگیا تہا - کہ طبیعت کو خراب کئے دیتا تہا آخر شب مین موج کم ہوے - اور تکان موقوف ہوگیا - سوا سر دہلتی تہی - کہ جسکے صدمہ سے درد سر ہونے لگا - جاڑا شدت سے تہا - رضائے اوڑنے کی ضرورت ہوی -

چہاردہم صفر المظفر ۲۷ اگست روز چہارشنبہ

کل کچہہ سامان ہمنے کپتان کی معرفت عدن سے منگوایا تہا - وہ آج صبح آیا - نو بجے جہاز عدن سے روانہ ہوا - بارہ بجے تک ہوا سرد چلتی رہی - بارہ بجے کے بعد فی الجملہ حرارت پیدا ہوئی - اور جہاز کو جنبش بہی ہونے لگی - خفیف جنبش تہی - کچہہ طبایع خراب نہین ہوے - باب المندب سے خلیج عدن شروع ہوگیا - اور باب المندب تک بحر ملزم تہا -

پانزدہم صفر المظفر م ۲۸ اگست روز دوشنبہ

آج صبح پہر بدستور حرارت جہاز مین شروع ہوگئی۔ جنبش زیادہ تہی دوران شروع ہوگیا۔ ہر شخص اوندہا لیٹ رہا۔ معلوم ہوا کہ اس دریا کے جانب شمال بر عرب قریب دو سو میل کے ہے اور جانب جنوب بر افریقہ قریب تین سو میل کے بوجہ قربت بر عرب حرارت شروع ہوگئی ہے۔ ہوا تند چلنے لگی تہی۔ شام تک جہاز مین حرارت اور جنبش بدستور تہا۔ بعد مغرب ہوا سرد چلنے لگی گرمی دفع ہوگئی سردی شروع ہوگئی۔ سیاہ سیاہ بادل ہر جہاز کے طرف سے نمودار ہوگئے۔ اس قسم کے ابر کے آنے سے وحشت ہونے لگی۔ نو بجے کے بعد بہاز زیادہ جنبش کرنے لگا۔ ہمارا زنانہ چھتری پر آگیا۔ ہکو زیادہ خطرہ پیدا ہوا۔ حاجی صغیر ہمارے نزدیک تہا۔ ہمنے اون کی کمر مین ایک پٹکا ریشمی باندہا۔ اور ایک کنارہ اوسکا ہمنے جہاز کے رک پیچ جو ہمارے سونے کے کوچ کے برابر تہا باندہ دیا۔ اس خیال سے کہ جہاز مین جنبش و سدم زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اور ہم جہاز کے کنارے سے بہت قریب ہین۔ اس کر کے باندہنے سے ہمارا حاجی بہت پریشان ہوا جب ہمنے اوسکو سمجہایا۔ کہ تمہاری حفاظت ہوگی۔ اور اب تم نیچے نہ گروگے۔ تو اوسوقت حاجی نے ایکا کر شکر کیا۔ ہم سے کہا۔ کہ اب

ہمکو کوچ کے نیچے اوتار دیہم دو چار کلانتین مار کر آتے ہین - مجھکو اوسکی خواہش پر بہت ہنسی آئی - تمام شب ہوا تند اور سرد چلتی رہی - چھتری پر جو لوگ تھے - بہت پریشان ہو گئے تھے - تمام شب ایسی ہی بیقراری

(۱۸ گنڈی) شانزدہم صفر المظفر م ۲۹ اگست روز شنبہ

کرج صبح زنانے کو نیچے فرسٹ کلاس کے درجہ مین پہونچا دیا - مگر یہہ وقت ایسا تھا - کہ اب ایک قدم اوٹھنا دشوار تھا - بہت مشکل کے ساتھہ زنانہ اپنے سکونتی حجرہ مین پہونچا - جون جون دن زیادہ ہوتا جاتا تھا طوفان بڑھتا جاتا تھا تھوڑی دیر کے بعد ہمنے دیکھا - کہ چھتری پر کوئی آدمی نظر نہین آتا ہے - چھتری سب خالی ہو گئی ہے - بعض بعض لوگون نے گریہ و زاری شروع کی کوئی خدا کو بھی یاد کرتا تھا - ہمنے چاہا - کہ اس طوفان کی کیفیت وقتاً فوقتاً تحریر کرین مگر جہاز کی جنبش اور سمندر کا جوش ہمارے ہاتھہ سے قلم لئے لیتا ہے - ایک حرف بھی ہمکو نہین لکھنے دیتا ہے - اپنی کمر اور پیر بھی مثل حاجی صغیر کے باندھ لئے ہین - اور سمندر کے غضب الود حرکات کو دیکھہ رہے ہین - آگے ہمکو واقعات لکھنے مین مجبوری ہے - جب خداوند عالم اس طوفان سے نجات دیگا - تو ہم دو چار تاریخ کے واقعات بالاجمال تحریر کرینگے - ہمکو بھی وہان سر شروع ہو گیا ہے - اب ایک حرف لکھنے کی طاقت نہین ہے -

بستم صفر المظفر ۲ ۲ ستمبر روز شنبہ

آج پانچوان روز ہے کہ سمندر کا جوش یکم ہوا ہے۔ مگر ابھی تک لوگ اپنا کاروبار برابر نہین کر سکتے ہین۔ ان پانچ روز مین عجب صدمات گذرے اس عرصہ مین دو آدمی نے اس طوفان اور جوش سمندر سے ناراض ہوکر جان بحق تسلیم کئے جہاز جسقدر جلد جاتا تہا۔ اوسقدر ہوا سرد زیادہ ہوتی جاتی تہی۔ اور تعفن زیادہ ہوتا جاتا تہا۔ کثرت سے لوگ استفراغ کی حالت مین مبتلا ہو گئے۔ جہاز کی جنبش تین قسم پر تہی۔ جہاز چلتے چلتے مثل بید کانپنے لگتا تہا۔ تہوڑی دیر نہین گذرتی تہی۔ کہ پہلو بہ پہلو کروٹ لیتا تہا۔ تہوڑی دیر وہی حالت رہتی تہی۔ اوسکے بعد جہاز کو ایک سکتہ ہو جاتا تہا۔ یہہ معلوم ہوتا تہا۔ کہ جہاز سطح پانی پر رکہا ہے۔ اوسکے بعد کانپنا شروع کرتا تہا۔ اور تہوڑی دیر کے بعد کروٹ بدلنا شروع کر دیتا تہا۔ اس کروٹ کے بدلتے ہی اسباب لوگون کا گڑگڑاہٹ کرتا ہوا۔ ایک جانب سے دوڑا پہرتا تہا۔ فرسٹ کلاس کے حجرون کے سامنے جو صحن سایہ دار ہے۔ اوسمین لوگ بہرے ہوے تہے ایک جانب مرد اور ایک جانب عورتین پڑے ہوے تہے بیٹہنے کی طاقت تو کسی مین نہین تہی۔ سب لوگ سر نیچا کئے ہوے لیٹے تہے۔ جسوقت جہاز کروٹ بدلتا تہا تو ایک کروٹ مین عورتین مردونکی اوپر چڑہ جاتی تہین

جب دوسرے کروٹ لیتا تہا تو برعکس معاملہ ہوتا تہا - یعنے مرد عورتون کے اوپر ہوجاتے تہے - جب ہم شورانگیز امواج کو دیکہتے تہے - تو کہتے تہے - کہ اس جہاز کی کیا قوت ہے - جو اوسکی مقابلہ مین ایک قدم بڑہا سکے - ہزارہا موج کوہ بلند ہوتی تہی - اور باہم ایک دوسرے سے ٹکرا کر نعرہ ہائے رستخیز سے دلون کے ٹکڑے کئے دیتی تہی - اور انمین کیسکا مجال جہاز کو لگتا تہا - تو یہہ معلوم ہوتا تہا - کہ ہزارہا گولے توپ کے جہاز پر لگے اور یہہ متواتر آوازین ہوتی تہین جس سے جگر پانی ہوا جاتا تہا - اس طوفان کے صدمہ سے چہوٹے چہوٹے مچھلیان موج مین سے اوڑ اوڑ کر جہاز مین آجاتی تہین - لیکن عجب صنعت سے جہاز بنایا جاتا ہے - کہ ہزارہا موجین جہاز کو مارتی ہین - لیکن جہاز کا کچہہ نہین بگڑتا - جہاز کی جو رفتار تہی وہی ہے - کپتان جہاز نے متعدد پردے چڑہا دے تہے - کہ جوش کم ہو - دو روز تک وہ غیظ آلودہ شور افزا تلاطم تہا - کہ کسی تنفس کے حواس درست نہ تہے -

اس جہاز مین جناب رشید الدین صاحب بہادر جرمبر کونسل ریاست قرولی ہین معہ اپنے عیال و اطفال کے تہے - اونکے مستورات قلت خرچ کیوجہ سے تنگ کی چہت کے اوپر بیٹہتی تہین - گرمی کا صدمہ تو اونہون نے اوٹہایا تہا مگر جب یہہ شورش ہوئی - اور ہوا سرد چلنی لگی تو اونہون نے مجہہ سے خواہش کی - کہ

مستورات جنکے چھوٹے بچے ہین - اس حالت طوفان مین ہوا سرد
اٹھانیکی طاقت نہین رکھتے ہین - اونکے واسطے کچھ بندوبست کیا جائے
چونکہ مجھ سے اور اس جہاز کے لوگون سے رسم اتحاد زیادہ ہوگیا تہا -
خصوصًا سید محمود صاحب سے جنکا ذکر اوپر آچکا ہے - مین نے اون سے
ذکر کیا - اونہون نے اون عورتون کو فورا صحن مین فرسٹ کلاس کے
کردیا تہا - اللہ کی قدرت کا تماشہ دیکھو کیا بے پروا ذات ہے - اور وہ ایسا
مسبب الاسباب رحیم وکریم ہے - حق ہے خدائی کے لایق وہی خدا ہی
اور خدائی اوسیکو زیبا ہے - ایسے طوفان شورافزا مین کہ کلیجہ جگہ چھوڑ
دیتا تہا - اور کوئی شخص سر زمین سے نہین اوٹہاتا تہا - بہادر شاہ ممدوح کے
دختر کو دردِ زہ شروع ہوا - شان کبریائی یاد آئی لگی - کہ اول تو عورت
مرد کا اجماع اوسپر طوفان شورافزا التعجب خیز ایک امر تہا - اوسوقت اونکی
دختر کو دردِ زہ کا شروع ہونا - شان کبریائی کا نمونہ تہا - کچھ عورتون نے
چادر کا پردہ کرلیا تہا - مجھکو اوس حالت پر بہت افسوس تہا میںنے اوسوقت
ایک حجرہ جو ملازمان جہاز کے قبضہ مین تہا خالی کرادیا - اور مین اس توجہ مین
سید محمود صاحب کا مشکور ہوا - اور ڈاکٹر جہاز کو بلوایا - اتفاقًا ایک قافلہ بہی
وہان مل گئے - مگر اوس عورت کو اسقدر طاقت نہین تہی - کہ وہ اوٹہہ کر حجرہ مین
آجاوے - پس وہ کل حصہ مردانے سے خالی کرادیا گیا - اور سب آدمی گرتے پڑتے

باہر نکلے - تہوڑی دیر کے بعد لڑکا تولد ہوا - کسی نے اوسکو دریا خان -
اور کسی نے اوسکو سمندر بیگ - کسی نے شیخ طوفانی - کسی نے افلاطون
پکارا - اس بچہ کی ولادت اونیس صفر ۱۳۱۱ھ روز پنجشنبہ شب جمعہ کو
دس بجے کے بعد ہوی - اوس مقام سے بمبی پورا ایک ہزار میل تہا - اور
کامل طوفان کا دفعت نہا - اوسکے تولد کے بعد زچہ اور بچہ حجرہ مین بہیجے
گئے - اتفاقاً ایک میراسن یعنے گانے والی بہی آموجود ہوی - اور مبارک
باد گانے لگی - عجب تماشہ تہا - ایک جانب شور طوفان کیوجہ نعرہائے -
آہ و بکا بلند تھے - اور ایک گوشہ مین تولد فرزند کی خوشی مین راگ اور مبارکباد
ہو رہا ہے - چونکہ جہاز ناصری مین ہم سوار ہین - اس جہاز کے کپتان
نے اوس بچے کو ناصرالدین پکارا - ہرچند کہ اب ہمارا جہاز طوفان سے
نکل چکا ہے - تاہم سمندر کی شور افزا موج کوئی کام نہین کرنے دیتی - خواب
و خور حرام ہوگیا ہے -

بست و یکم صفر المظفر م ۳ ستمبر روز یکشنبہ

آج موجین اس شدت - سے شور مچا رہے ہین - کہ حواس باختہ ہوتے ہین
لیکن آج بہت بڑی خوشی کا روز تہا - حاجیون نے دن ہی کو اپنا سامان
درست کرنا شروع کر دیا تہا - ایک دوسرے کو بمبئی پہونچنے کی مبارکباد دے
رہے تہے - ڈاکٹر جہاز کے ایک بہت بڑے خلیق آدمی ہین - مجہکو تمام جہاز

کی سیر کرائے ۔ اور کیفیت انجن اور تنش وغیرہ سب دیکھائے ۔ اور اوسکے عیوب حاجیون کی حالت دریافت کی ۔ اس جہاز مین جسقدر حاجیون کو تکلیف تہی ۔ مین نے سب بیان کیا ۔ قریب مغرب سب لوگون نے کہانے پکانے سے فراغت حاصل کرکے اپنا اپنا اسباب سفر درست کرلیا ۔ اور کشرت سے لوگ باوجود ہوا چلنے اور جنبش جہاز کے چتہری کے اوپر آگئے ۔ اور بمبی سے چندیل پر جو قندیل ہے ۔ اوسکو دیکہنے لگے ۔ گیارہ بجے شب کے وہ قندیل دکہائی دی ۔ تہوڑے آگے بڑہکر آرکاٹی جہاز کشتی پر سوار ہوکر واسطے رہنمائی کے جہاز کے قریب پہونچا ۔ اوسکے لینے کیواسطے جہاز کہڑا کیا گیا ۔ امواج کا اسقدر زور تہا کہ کشتی مین اسقدر قوت نہین تہی ۔ کہ جہاز کے برابر آکر کہڑے ہوجاوے کبہی دو فیرے اوپہی ہوجاتے تہی ۔ اور کبہی اوسقدر نیچے ۔ نردبان کے ذریعہ سے آرکاٹی کو جہاز پر پہونچنا مشکل ہوگیا تہا ۔ اوسپر ستم یہہ ہوا ۔ کہ جہاز کی ہومین رفتار موقوف ہوی جہاز مین ایک طلاطم برپا ہوگیا ۔ اور یہہ معلوم ہوا ۔ کہ از سر نو پہر طوفان شروع ہوگیا ۔ اکثر لوگ خوفناک ہوگئے ۔ جب آرکاٹی نردبان کے ذریعہ سے جہاز پر نہ آسکا ۔ تو ایک رسی ڈالی گئی ۔ اوس نے رسی پکڑکر اوپر آنا چاہا ۔ کہ رسی اوسکے ہاتہہ سے چہوٹ گئی ۔ اور وہ پہر کشتی مین گر پڑا ۔ جسوقت موج کی قوت سے ہوڑی بلند ہوی ۔ بہت ہوشیاری کے ساتہہ عجلت سے رسی پکڑکر جہاز پر چڑہ آیا ۔ مین گمان کرتا ہون کہ اگر حضرت

مینون بھی ہوتے - تو اس عجلت سے نہ اسکتے - ان صاحب کے جہاز پر آتے ہی - جہاز چل نکلا - اور جنبش موقوف ہوی - ٹھیک ایک بجے شب کے جہاز نے لنگر کیا - بقیہ شب انتظار صبح مین گذری -

بست و دوم صفر المظفر م ۴ ستمبر روز دوشنبہ

نو بجے دن کے بعد ڈاکٹر صاحب تشریف لائے - اور قیدیان دریائی کو ملاحظہ کرکے رہائی کا حکم دیا - ہوڑبان پنتیر سے کہڑی تہین - لوگ اپنا سامان لیکر سوار ہونے لگے - مین آخر مین مع اپنے متعلقین کے سوار ہوا اور قریب بارہ بجے کے کنارے پر پہونچا - میرزا باقر بیگ یعنے حاجی صغیر کے والد کہڑے ہوے تھے - اون سے ملاقات ہوی - اونہون نے حاجی صغیر کو گود مین لیا - اور پیار کیا - پھر ہم وہان سے سوار ہوکر بندری بازار مین آئے - اور ایک کرایہ کے مکان مین اوترے ایک دو ہفتہ پہلے یہان ہندو مسلمان کا جھگڑا ہوا - اور قریب پانسو آدمی کے طرفین سے ہلاک ہوے ہین - ابھی اوسکی شورش موقوف نہین ہوی تہی - اسواسطے تمام کوچہ و بازار مین - پولیس کے پیدل اور سوار کا انتظام ہے - اور جہان چوڑی سڑک ہے - وہان سوار تیار کہڑے ہین - خس پوش جھوپڑے ڈالے گئے ہین - سنا گیا ہے - کہ مسلمان سرکاری فوج کے ہاتھہ سے بہت مارے گئے - اور جب جرم مجرم کی نسبت ثابت ہوتا ہے تو انگر

ہندو کو ایک روپیہ جرمانہ ہوا تو مسلمان کو ایک سال کے قید کی سزا ہوتی ہے
میری رائے مین یہی درست ہے۔ اسواسطے کہ ہندوستان کے مسلمان راندہ
درگاہ ہین۔ عرب مین یہہ مسلمان ذلیل نظر سے دیکھے جاتے ہین۔ اور
ہندوستان مین بے وقعت سمجھے جاتے ہین۔ پھر ایسے لوگون کو سزا زیادہ
نہو تو تعجب کا محل ہے مگر جو مسلمان ہندو سے جھگڑ رہے ہین۔ اوسمین
سوائے نوربافہ اور قصاب کے اور کوئی قوم نہین ہے۔ اور اہل ہنود
ہر قوم کے ہین۔ اور یہہ نوربافہ عظیم آباد پٹنہ کے ساکن ہین۔ اور عظیم آباد
مین یہہ فساد پھیلا ہوا ہے۔ ظاہرا شمار متقولونکا پانسو آدمی ہین۔ لیکن
بعض کا قول ہے۔ کہ دو ہزار آدمی کی تعداد سے کم نہین تھے۔ جس
قسم کی تحقیقات اسمقدمہ مین ہو رہی ہے۔ وہ شورش مٹانیوالی نہین
ہے۔ اسواسطے کہ اس تحقیقات مین دو قسم کے نقصان ہین۔ ایک تو یہہ کہ
ابہی مفسدون کی یکسوئی نہین ہوی تہی۔ کہ سزائین نسبت مجرمن کے تجویز
ہونے لگے۔ جس سے بدمعاشون کو یہہ معلوم ہوگیا۔ کہ آخرکار سوائے
اس سے کہ جو ہو رہا۔ اور کچھہ نہوگا۔ دوسرے مسلمانون کے طبیعت کے
بھڑکانیوالی ہندو لوگونکی سزا ہے۔ کہ سوائے ایک روپیہ جرمانہ کے اور کچھہ
نہین مسلمانون کو اس سزا کے سننے سے غیظ پیدا ہوتا ہے۔ اور کسی
سزا کے وجہہ سے ہندو کو قوت ہوتی ہے۔ آج اہل ہنود کا کچھہ تہوار تہا۔

ہزارون آدمی برہنہ ایک غرتی لنگوتی لگائے ہوے شور وغل کرتے ہوے نکلے اونمین محافظ وہ یا تین سپاہی ہندوستھے۔ جسوقت مین جہاز سے اوترا اور میری بگی اونکے مقابلہ مین پہونچی اون لوگون نے مجھکو گھیرا۔ مگر وہ اونکی ارادی حالت معلوم نہین ہوتی تہی۔ بلکہ معمولی فعل رہ روی تہا کہ پولس نے اونکو روکا۔ اور میری گاڑی کی حفاظت کی اور اس شور شغب سے نجات پاکر مین نکل گیا۔ وہ آگے چلے۔ سنا گیا کہ جب وہ کسی مسجد کے قریب پہونچے سنگباری شروع کی۔ جسکے صدمہ سے چند آئنے ٹوٹ گئے ہین۔ جب اپنے مکانین آکر اوترا۔ منادی نے ندا دی کہ ایک نعش کسی ہندو کی ایک کوچے مین پڑی ہوی ہے۔ اگر کوئی اوسکا وارث ہو اوٹھا لیجائے۔ سنا گیا۔ کہ ہندو مسلمان کے دوچار لاشون کے ایسے ہی ملا کرتے ہین۔

آج اور ایک واقعہ پیش آیا۔ کہ مسلمان حجام کسی ہندو کی حجامت بنا رہا تہا۔ حجامت بنانا تو اوس نے چہوڑ دیا۔ اوسترے سے اوس ہندو کی ناک کاٹ کر بہاگ گیا۔ اور پہر پتہ نہین معلوم ہوتا۔ نواب عالمگیر محمد خان بہادر برادر زادہ رئیس عالیہ ریاست بہوپال کے جس مکانین اوترا ہوا تہا۔ فروکش تھے۔

بست وسویم صفر المظفر م ۵ ستمبر روز شنبہ

جوشور وشعف بمبئی مین ہورہا ہے۔ ابھی تک اوسکا فتنہ دفع نہین ہوا ہے۔
آج ایک چوراستہ پر جہان تصویر پارسی کی ہے۔ ایک جانب مسلمانونکا
اجماع تہا۔ اور دوسرے جانب ہندونکا۔ درمیان دونون کے جمعیت
تہی۔ شام تک یہی حالت رہی۔ نو بجے کے بعد بازار بند ہوجاتے ہین۔
دو تین لاکہہ آدمیون کے قریب واسطے امن کے بمبئی سے چلے گئے آج ہمنے
بہی قریب نصف بمبئی کے سیر کی اور اکثر شاپون کو دیکہا۔
نواب عالمگیر محمد خان صاحب بہادر جو ہمارے مکان کے بالاخانے پر
اوترے ہوے ہین۔ اون سے ہمنے ملاقات کی بہادر ممدوح وقت ملاقات
بہت اخلاق سے پیش آئے۔ اونکی ملاقات سے مین بہت مسرور ہوا۔
آج نو بجے صبح کے جو میرے ایک قدیم دوست محمد خانصاحب ہین۔ حیدرآباد سے
میرے پاس آئے۔ اونکی ملاقات سے میری طبیعت بہت مسرور ہوی۔
یہہ وہ صاحب ہین۔ کہ وقت روانگی میرے بمبئی تک مجہکو رخصت کرنے آئے
تہے۔ اونکا ذکر ابتدائی روزنامچہ مین کیا ہے۔

بست وچہارم صفر المظفر م ۶ ستمبر روز چہارشنبہ

جب سے یہان ہندو مسلمان کی تکرار اور جیگڑا ہوا ہے۔ دو اڑہائی لاکہہ
آدمی ہندو مسلمان یہان سے چلے گئے۔ آج صبح ہمنے بازار جانیکا۔ ارادہ
کیا تہا۔ کہ یکبارگی شور وغل ہوا۔ اور جماعت کثیر اہل ہنود کی بہاگنا شروع کیا

جسقدر دوکانات بازارمین ہندو تھے کھلے ہوے تھے - وہ سب آن واحد
مین بند ہوگئے - چند منٹ کے واسطے گاڑی بگی چلنا موقوف ہوگیا تھا -
ایک بہت بڑا ہنگامہ مچ رہا تھا - پولیس پہرہ رہا تھا - بھاگنے والے لوگ
سب ہندو تھے - اور مسلمان کوچون کے دروازون پر کھڑے ہوے
تھے - چہرے سے پریشانی ظاہر تھی - چند ساعت یہہ ہنگامہ برپا رہا - تھوڑی
دیر کے بعد فرو ہوگیا - دریافت سے معلوم ہوا - کہ دو واقعات پیش آئے
تھے - ایک تو جو مسلمان قید تھے - اونکی رہائی آج اوسوقت ہوی - وہ لوگ
محبس سے شور کرتے ہوے نکلے - اور ایک جگہہ ایک عورت مرگئی تھی -
اوسکے وارث کی تلاش کے واسطے منادی کی ندا دے رہا تھا - اوس طرف
مسلمانونکا شور تھا - ادہر منادی کی ندا تھی - اہل ہنود کو یہہ خیال گذرا - کہ
مسلمان لوٹ مارتے ہوے چلے آتے ہین - اوسکے واسطے منادی ندا
کرتا ہے - پس بھاگنا شروع کیا - اکثر دوکاندارون نے اپنے دوکان
بند کر دیے تھے - اور چھوٹے چھوٹے دوکاندار ترکاری اور مچھلی
فروش نے اپنے دوکان چھوڑ کر بھاگتے تھے - پولس اونکی طمانیت اور
اطمینان کرتا تھا مگر وہ کب سنتے تھے - بھاگے چلے جاتے تھے - عجب شور افزا
معاملہ تھا - دو ساعت تک یہی معاملہ پیش رہا - یہہ معاملہ کچھہ اسی ایک
بازار مین نہین ہوا - بلکہ تمام بازارات بمبئی مین بھی شور برپا ہوگیا تھا -

رعایا کی روز بروز بے اطمینانی ہوتی جاتی ہے اللہ اپنا رحم کرے - کہ اس شور شعب مین یک مسلمان نے چار آدمی کو زخمی کیا - اور خود بھی زخمی ہوا ہے اوسیوقت وہ آسپتال بھیجے گئے -

گورنمنٹ اس مین کوشش کر رہی ہے - کہ باہم صلح ہوجاوے - جو بازارات دن کو کھلے رہتے - اور آدمیون کے چلنے کیواسطے راستہ نہین ملتا تہا - اب اوس بازار مین چیدہ چیدہ آدمی نظر آتے ہین -

بست و پنجم صفر المظفر ۷ ستمبر روز پنجشنبہ

تبدیل آب و ہوا کے باعث آج میری طبیعت کچھہ علیل ہوگئی - اور کثرت سے اسہال ہوے - حرارت کی وجہ تہی - مگر بعد دوپہر کے طبیعت درست ہوگئی زنانہ کی خواہش کے موافق بعد دوپہر کے رانی باغ کو گئے - اور وہان کے عجائبات دیکھے تہوڑی دیر بعد ابر نمودار ہوا - اور شدت سے پانی برسا - چھتری وغیرہ کچھہ نہ تہی - سب کے سب بھیگ کر گھر کو آے -

آج کچھہ سامان بہی خریدکیا - اور جو اسباب حیدرآباد روانہ کرنیکا تہا - وہ علیحدہ کردیا گیا -

بست و ششم صفر المظفر ۸ ستمبر روز جمعہ

آج صبح سے ہمنے اپنا اسباب روانہ کرنیکے تیاری مین سب سامان درست کرکے بارہ بجے روانہ حیدرآباد کردیا - اور ضروری سامان جسقدر ہمکو درکار تہا

خرید کرلیا۔
بارہ بجے تک بمبئی مین کوئی شور وغل نہین تہا۔ لیکن بارہ بجے کے بعد جمعہ کی نماز مین کثرت سے مسلمان مسجد مین جمع ہوے۔ اور جسوقت وہ لوگ نماز سے فارغ ہوکر مسجد سے نکلے۔ تمامی دوکانات اہل ہنود کے بند ہوگئے۔ اور بازار مین ہرجائے مسلمانونکے جوق جوق جمع تہے۔ پولس کا سخت انتظام تہا۔ جو پلٹن پونے کو واپس ہوی تہی۔ وہ پہر طلب کرلی گئی ہے۔ اسکی وجہ یہہ ہوی۔ کہ گورنمنٹ اس امر کی کوشش کرتی تہی۔ کہ باہم صلح ہوجائے۔ ہندون نے رضامندی ظاہر کی اور دستخط کردی۔ اور مسلمانون نے انکار کیا۔ نارضامندی ظاہر کی اور نہ دستخط کی۔ پس گورنمنٹ نے اوس گورے کی پلٹن پہر طلب کرلیا ہے۔
کل پہر رانی کے باغ کو گیا تہا۔ وہی جانور مجہکو دیکہائی دیا۔ جسکا ذکر مینے اول روزنامچہ مین بہی کیا ہے۔ آج اون جانورون مین ایک عجیب بات دیکہی۔ مادہ حاملہ تہی۔ اوسکے پیٹ مین بچہ تہا۔ ناف کے قریب ایک سوراخ ہے۔ وہ بچہ اوس سوراخ سے مونہہ نکالتا تہا۔ اور کبہی ہاتہہ باہر نکالتا تہا اور پہر اندر پیٹ کے ہوجاتا تہا۔ اور تمام پیٹ مین اوسکی دوڑا پہرتا تہا۔ وہان کے محافظین کا بیان ہے۔ کہ ابہی مدت حمل پوری نہین ہوئی۔ تہوڑے عرصہ مین وہ بچہ اوسکے پیٹ سے نکل آویگا۔ ہمنے اس حکایت کو کتابون

دیکھا تہا۔ آج ہمنے وہ کیفیت اپنے آنکھون سے دیکہی۔ لیکن ہے یہہ کہ یہہ جانور اپنے بچے کو اپنے پیٹ کے اندر کے تہیلی مین چہپاتا ہی۔ شاید یہی بات ہوگی۔ جسکو کہا گیا کہ حاملہ ہی۔

بسبب بلوے کے بمبئی کے پولس مین سپاہی زیادہ رکہے جاتے ہین اور روزانہ بھرتی سپاہیون کی ہوتی جاتی ہے۔ بظاہر ہندو لوگ مسلمانون سے بہت خائف معلوم ہوتی ہین۔ گورنمنٹ ہندونکی تائید مین ہی۔ مگر اوسکی طبیعت سے خطر دور نہین ہوتا تہا =

بست و ہفتم صفر المظفر م ۹ ستمبر روز یکشنبہ

آج صبح ہم اپنے قیام گاہ سے روانہ ہوکر اسٹیشن پر پہونچے۔ ہمنے اپنا سامان زاید تو پہلے ہی روانہ کردیا تہا۔ ضروری سامان نزدیک تہا۔ لیکن انہا لیان اسٹیشن اوس تہوڑے سامان کو تولا۔ اور تہوڑی دیر پریشان کرکے اسباب چہوڑ دیا۔ لیکن دو صندوق اور ایک گٹہڑی بستر کی برک مین روانہ ہوی۔ اور اوسکا پاس ہمکو دیا گیا ہمنے ٹکٹ پونے تک لیا تہا۔ جسوقت ہم پونہ پہونچے وہ پاس ہمارے نزدیک سے گم ہوگیا۔ اب بغیر پاس سامان کا ملنا دشوار ہوگیا۔ ہرچند کوشش کی گئی۔ اور بہت کچہہ ثبوت اپنا مال ہونیکا دیا۔ مگر ایک بہی قبول نہوا۔ آخر مینے ایک تار گونر بمبئی کو دیا۔ اور نو بجے اجازت آگئی۔ اوسوقت وہ مال ہمکو ملا۔ تین بجے شب کے ہم ریل مین حیدرآباد

کو روانہ ہوے۔

بست وہشتم صفر المظفر مطابق ۱۱ اسمبر روز یکشنبہ

آج تمام دن ہمارا حیدرآباد کے پہونچنے کے انتظار مین گذرا ساڑھے نو بجے شب کو ہم لنگم پلی کی اسٹیشن پر پہونچے۔ نواب غلام محمود خان بہادر و نواب غلام شہاب الدین خان بہادر سے ملاقات ہوی۔ آٹھ بجے حیدرآباد کے اسٹیشن پر پہونچکر۔ عزیز میر حسن علیصاحب سلمہ سے ملا۔ اور بہت کثرت سے جو دوست احباب اسٹیشن پر آے ہوے تھے ملاقات کی۔ مین سب سے پہلے زنانے وغیرہ کو چھوڑ مکان کو آیا۔ یہان ہی میر حسن علیصاحب نے خوشی کا اہتمام کیا تھا۔ وہ سب دیکھکر اپنے متعلقین سے ملاقات کیا خداوند عالم جس طرح مجھکو صحیح وسالم واپس لایا اور ایسے ہی سب مسلمانون کو اونکے ارادہ مین کامیاب کرے۔

امین یارب العالمین
تمام شد

انتباہ حجاج

اے مسلمان بھائیو کسی قسم کی تکلیف ہو۔ اور کیسے ہی سختیان سامنے آوین یہہ تو ممکن ہی نہین۔ کہ مسلمان کعبہ کا طواف اور عرفات مین جانا۔ اور جبل رحمت کو دیکھنا موقوف کرین۔ یا مدینہ طیبہ کو نجائین باصفا مروہ مین سعی نکرین لیکن یہہ امکان مین ضرور ہے۔ کہ تکالیف راہ اور حفاظت جان و مال کے واسطے سعی موثورہ عمل مین لاوین۔ کہ ہماری عقل اور ہمارا مذہب دونون یہہی ہدایت کرتے ہین۔ ہماری انہین تکلیفون کو سنکر ادسطرف سرکار ٹرکی نے۔ اور ادہر برٹش گورنمنٹ نے بہت کچھہ انتظام فرمایا ہی۔ اور روز بروز آسایش کی صورتین پیدا ہوتی جاتی ہین۔ حجاج بیچارے بھی اپنی اپنی سمجھہ کے موافق کچھہ نہ کچھہ کر لیتے ہین۔ ایک زمانہ وہ تہا نہ ریل تہی نہ تار تہا۔ نہ ڈاکٹر نہ اگبوٹ۔ شکر کرو خدا کا کہ ان چیزون سے ہماری کتنی تکلیفین کم ہوئین۔ اور اسپر بھی ہم جن جن باتون کی شکایتین کرتے ہین۔ ہر دو گورنمنٹ اوسکی ازالہ کے طرف توجہہ فرماتی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ ہماری ان تکالیف کی اصلاح مین کسیکو انکار نہین۔ ہم مین سے ہر فرد مہذب کی عقل اور اوسکا مذہب اور اوسکی گورنمنٹ بھی

اس کار خیر مین مدد معاون ہین - لیکن جب کہ ہم مختلف طور کی تکلیفین
اوٹھاوین - اور گھر ہی گھر مین واویلا کر کے چپ ہو جائین - یا اوس
تکلیف کو کسی معلم کی اغوا سے جزا مذہبی سمجھہ رکھین اور خدا
کے جانب سے اوسکو ایک امتحان قرار دین - اور اوسکا اوٹھانا
ایک کار ثواب سمجھہ لین - اور اہلکاران گورنمنٹ کو اوسکی اطلاع دہی
توہین مذہبی خیال کرین - جس سے نہ خدا خوش نہ رسول تو پھر گورنمنٹ
کیونکر اون تکالیف سے مطلع ہوگی - اور اونکی اصلاح فرماویگی - جب
ہم نے خود اس میدان مین قدم بڑہا کر یہہ دیکہا کہ جہالت کی چلین
اصلاح کا نام لیتے ہی ساری آسمان مین منڈلانے لگین - اور
ہماری اس کتاب پر کہ ہنوز نہین چہپی ہے چہٹے شروع ہوگئے - تو اب
آپ بتلائے کہ اصلاحین تو ایک طرف رہین اسکا کیا علاج ہے -
مین نے جو یہہ کتاب لکہی ہے صرف اس غرض سے کہ چار مسلمان
بہائی اوسکو دیکہین - اور قدم سنبہال کر رکہین - گورنمنٹ کی نظر
پڑ جائے تو وہ بہی کچہہ توجہہ فرمائی - تو سنتا ہون کہ بعض لوگ
بہت ہی پیچہے پڑے ہوے ہین - اور اوسکی خلاف جواب لکہنے
کیواسطے چندے جمع کرتے چلے جا رہے ہین - حالانکہ اونہون نے
اس کتاب کی پرچائین بہی نہین دیکہی ہے - اور وہ ہرگز نہین جانتے

کہ اسمین کیا لکھا ہوا ہے اور اوسکا کیا مطلب ہے - مین جہانتک سنتا
ہون - اون لوگون مین سے جو میرے اس سفرنامہ پر دانت پیس
رہے ہین بعض پڑھے لکھے اور ثقہ آدمی بھی ہین - اور مسلمان
کہلاتے ہین - جس سے مجھکو اور بھی تعجب ہے - کہ مسلمان ہوکر
نہ خود کچھہ کرین نہ کرنے دین - اور کچھہ کرتے ہین - تو محض فساد -
کہ جس سے سوائے رنج و تکلیف کے آسایش اور نفع رسانی نام کو
نہین - اور غرض صرف یہہ ہے کہ چار لوگ یہہ سمجھین کہ یہہ بڑے
مسلمان ہین - اور انمین اسلامی حرارت بہت ہے - یہہ دیکھئے
کیسا دندان شکن جواب لکھا ہے - اہا ہا ہا -
اور حیلہ جو اس فرقہ نے اختیار کیا ہے - وہ یہہ سنا جاتا ہے -
کہ اس کتاب مین سختی بہت کی گئی ہے - بس اسے نکال ڈالو - ایک
شور ہے - کہ بدوئنکو برا مت کہو - وہ حضرت دائی حلیمہ کی اولاد
ہین - ارے بھائی بدوئن کو کس نے برا کہا ہے - اگر خدا نے
کچھہ فرمایا ہے - تو یہہ کہ - الاعراب اشد کفرا و النفاقہ - دائی حلیمہ کے
بدوئن کو کسینے بھی برا نہین کہا - لیکن ایسے بدو جو زایرین کو کعبہ معظمہ
اور مدینہ طیبہ کے راستہ مین ہلاک کرین اور زیارتون سے
محروم رکھین - تو وہ حلیمہ سعدیہ کی اولاد کہلانیکے - کیسے مستحق ہونگے

لیکن یہہ ضرور ہے کہ ہمن قتل مومن متعمداً فجزاء جہنم تو بھی ہم نے اوس
کتاب مین اون سے بحث بہی نہین کی ہے - وہ ایک پہاڑی بیابانی
قوم ہے - اوس سے کا ہیکی مخالفت - جب اوس قوم کا کوئی
معمول بند ہوجاتا ہے - تو اوسوقت وہ البتہ شرارت پر کمر باندہتے
ہین - ورنہ وہ تو بہت ہی سیدہی قوم ہے - رہی خونخواری تو یہہ
جنگلی قوم کا خاصہ ہے - اور تمام دنیا کے ممالک مین ایسے لوگ
ہوتے ہین - کچہہ عرب ہی پر منحصر تہوڑی ہے - اجی بحث اون سے
جو شہری ہین - عقل سلیم رکہتے ہین - حق ناحق جانتے ہین - آسایش
تکلیف کا حال اونکو خوب معلوم ہے - جان و مال کو عزیز رکہتے ہین -
امر و نہی سے بخوبی واقف ہین - اور پہر حق بہی لیتے ہین - ناحق بہی
لیتے ہین - اوس پر دہوکے دیتے ہین - تکلیفین پہونچاتے ہین - حجاج
کرتے ہین - کہو کسقدر ظلم ہے - اور تم کیون اونکے پیچہے لڑتے
ہو - وہ تمکو ہرگز شریک نکرینگے - مین عام طور پر سچے مسلمانون سے
باواز بلند کہتا ہون - کہ یہہ خبرین اگر سچ ہین - تو یہہ لوگ کیسے ہی
جواب چہاپ چہاپ کر آپ لوگون کو ڈراوین - اور امن و آسایش
کے حاصل کرنیکی ممانعت کرین - آپ ہرگز مت مانو - اے مسلمانو
تمہاری جان و مال کی حفاظت کو مذہب اسلام نے بہت کچہہ تاکید فرمائی

ہے۔ تمہاری دولت کا چراغ ٹمٹما رہا ہے۔ تمہارے تمول کا کارخانہ انحطاط پر ہے۔ تمکو وہ قوتین ہرگز حاصل نہین ہین۔ کہ جو یورپ اور امریکہ کو جاکر اپنی صنعت اور اپنی لیاقت سے روپیہ بٹور لاؤ۔ بلکہ جو کچھ مایہ پونجی تمہارے پاس ہے وہ تم یورپ وغیرہ کے دلچسپ اشیاء اور عجائب وغرائب سامان کیواسطے آہستہ آہستہ دیتے چلے جارہے ہو۔ جسکی قسمت مین روپیہ ہے۔ اوسکی پاس روپیہ چلا جاتا ہے۔ اور جسکی قسمت مین ٹھیکرے ہین۔ اوسکے پاس ٹھیکرے رہ جاتے ہین۔ پس یہہ پیسہ تمہارا ہرگز اس قابل نہین ہے۔ کہ بلا احسان اور بغیر ثواب حاصل کئے چلا جائے جس سے خدا خوش۔ نہ رسول۔ اور ہاتھہ جھاڑکر اپنے گھر آبیٹھو۔ اور بنئے سے سود پر روپیہ لیکر اکل حلال کہاتے اور تکلیفین اوٹھاتے رہو۔ کماؤ اور سیٹھ صاحب کے یہان پہونچاؤ۔ اور سیٹھ صاحب ہین۔ کہ انکی چھاتی پر سود کے گھوڑے دوڑاتے چلے جارہے ہین۔ اور آپ اپنی توسن صبر کی باگین لئے ہوے چمکار مان دے رہے ہین کہ اتنے مین بنئے کے گھوڑے آگے نکل گئے۔ اور شرط جیت گئے پھر سارے ملک املاک نیلام کرا کر روپیہ وصول کرلیا۔

مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ اگر فرشتہ آسمان سے اوتر کر آئے اور

اور آپسے فریباً روپیہ حاصل کرے۔ تو یقین جانو کہ کبھی اوسکا دینا ثواب نہین ہے اور ہرگز وہ خیرات نہین ہے۔

اے بھائیو کوئی کچھہ کہے۔ مین ضرور اون باتون کو تمسے ظاہر کرونگا کہ جو بیت اللہ کے سفر مین تمہاری جان و مال کے حفاظت کے متعلق ہون۔ کیون کہ میری دانست مین مسلمانونکی نہ جانین بہفت کی ہین۔ نہ مال۔ اور نہ اسلام اسبات کا متقاضی ہے۔ کہ حج کرنے جاؤ۔ تو مار بھی کھاؤ۔ اور پیسہ بھی بے احسان گنواؤ۔ یہہ ساری چالین کیا ہین۔ چار مسلمانونمین مسلمانیت چمکانیکا خرام نازہے۔ باقی مارنے کے سامنے جامین۔ اور پٹ کٹ کر زبان نہ ہلائین۔ تو ہم بھی جانین۔ ہم نے تو جب سُنا لوگون کو واویلا ہی کرتے سُنا اسواسطے وہی کام کیون نکیا جائے۔ کہ جس سے واویلا کی نوبت ہی نہ آئے۔

پس اے مسلمانون۔ تم مین سے جس کسی کی روح نے لبیک پکارا ہی جب تم ارادہ حج کا کرو۔ سب سے پہلے تم کو اسبات پر کمر باندہنا چاہئے کہ جو معاملہ کرو۔ جہانتک ممکن ہو اپنی ذات سے کرو۔ کیونکہ اون سب معاملات کے پیشہ ور اگر تمہارے۔ صلاح کار ہونگے۔ تو تم کبھی مغالطہ سے بچ نہین سکتے۔

اور سب سے پہلے اگر نقصان پہونچانیوالی کوئی چیز ہے۔ تو وضع امارت ہے

کہ جہان اس وضع نے قدم بڑہایا ہے کہ طمع کا ہاتہہ پہونچا۔ اور زیرباری نے دبانا شروع کیا۔ تمکو بہت ضرور ہے کہ بمبئی کے دلالون اور جدہ کے وکیلون اور مکہ معظمہ کے معلمون سے ہوشیاری کے ساتہہ اپنی تئیں گہلا رکہو۔ اور اپنی زر کی جنس کو کسی سنار کے کانٹے مین نہ تلنے دو۔ کہ یہہ ہی موجب خسارہ ہوگا۔

خوب یاد رکہو۔ کہ اس سفر مین مسافرین گلہ آہو ہین۔ کہ جنکے شکاری جدہ کے کنارے شکاری سامان سے تیار بیٹہے ہین۔ اور ہانکے والے بمبئی سے دباتے چلے جارہے ہین۔ اور یقینًا دباتے دباتے شکاری کے منہہ پر لاکر چہوڑ دین گے۔ جب تم ارادہ حج کا کرو۔ پہلے تم کو بمبئی کے دہوکے باز دلالون سے اور قران مین قرنطینہ کی مصیبت اور جدہ کے سفاک وکیلون اور مکہ معظمہ کے چالاک معلمون سے بہت بچکر چلنا چاہئے۔ اون لوگون سے بالکل بے تعلق تو نہین ہوسکوگے۔ لیکن اونکے ساتہہ سے جسقدر نقصان ہوتے ہین۔ اوسمین البتہ تخفیف ہوگی۔ جو یہہ بہی غنیمت ہے۔ پس جب تم ارادہ حج کا کرو۔ تو بہتر طریقہ یہہ ہے۔ کہ اول تم اون حاجیون سے ملاقات کرو۔ جو تمہارے شہر مین موجود ہون اور گذشتہ سال مین اونہون نے حج کیا ہو۔ اور اون حاجیون سے موجودہ جہاز کا نام تمکو معلوم ہوگا۔ اور یہہ بات بہی اون سے معلوم ہوگی کہ اونہون نے

کس جہاز مین کسطرح راحت پائی - اور زیادہ تر یہہ دریافت کرنا چاہیے کہ کون جہاز ٹہنڈا اور سب سے بڑا اور نیا ہے - اور کس جہاز کا کپتان اچھا ہے - اگر گرمی کا موسم ہے تو اسبات کا بہی خیال کرنا چاہئے - کہ چہتری کس جہاز کی بڑی ہے - (جہرے کو فرسٹ کلاس - چہتری کو سکنڈ کلاس - اور تنق کو تہرڈ کلاس کہتے ہین -) پس جس جہاز کا حاجیون کی زبانی بہتر ہونا معلوم ہو - اوسیکا ٹکٹ لینا چاہئے - اور وہین یہہ ٹکٹ اپنے مقام پر خرید کرنا چاہئے - اسمین کئی نفع ہین - اول تو ریل کا کرایہ اوسی ٹکٹ مین ہوتا ہے - دوسرے جسوقت ریل سے آپ اوترین گے - فوراً مالک جہاز کے لوگ آپکو لیجاوین گے - اور ارام سے اپنے مکانین اوتارین گے جسکا آپکو کرایہ دینا نہوگا - اب آپکو دو قسم کے نفع ہوئے ایک کرایہ ریل کا بچا - اور دوسرا مکانکا - ٹکٹ تو آپ کے نزدیک موجود ہی ہے - بمبئی کے دلالونکے دلان سے بہی آپ بچ گئے - لیکن جسوقت آپ ٹکٹ خرید کرین چند باتون کا لحاظ - کہنا چاہئے - تا وقتیکہ مستورات آپکی ہمراہ نہون - فرسٹ کلاس کا ٹکٹ لینا نہین چاہئے - بلکہ سخت تکلیف ہوگی - کہ وہ مکان مردون کیواسطے محبس ہے - ہان اگر عورتین تمہارے ساتہہ ہین تو جسقدر عورتین ہین اوسیقدر عورتونکا حجرہ ہونا چاہئے - مثلاً تین یا دو عورتین ہین - تو آپکو تین یا دو عورتون کا حجرہ لینا چاہئے - چار یا پانچ عورتونکا حجرہ ہرگز

نہ لیا جائے سکہ اوسمین غیر مردون اور کم از کم غیر عورتون کا صرور دخل ہوگا - اور جہاز مین ایک دو حجرہ ایسے ہی ہوتے ہین - جو صرف دو دو تین تین ہی آدمیونکے واسطے ہوتے ہین - لیکن جسوقت آپ حجرہ لیوین تو اوسکے نمبر بہی ضرور اوسوقت لیوین - اب رہی چہتری کے حالت تو یہہ ایک عجب طوفان بے تمیزی ہے - جتنے ٹہرو کلاس یعنے تتق کے لوگ ہین - قریب قریب سب چہتری پر آجاتے ہین - اور عجب گڑبڑی ہوجاتی ہے - جب اس تکلیف کی کپتان سے شکایت کرو - تو سارے مسافر کہہ اوٹہتے ہین - کہ یہہ ہمارے پاس ملاقات کو آئے ہین تو اس صورتین یہہ ہونا چاہئے - کہ اگر تم مین سے چار آدمی کو چہتری کا ٹکٹ لینا ہے - تو دو ٹکٹ چہتری کے آپکو کافی ہین - ان دو ٹکٹ کے عوض چار آدمی کی گذر بآسانی ہوسکتی ہے - اسواسطے کہ دو کے ٹکٹ ہین سا اور دو وہ دوست ہین جو ملاقات کے لئے آئے ہین - اور جس صورت مین کہ آپکو ٹکٹ اپنے وطن مین ملے - اور اوسکا وقت نہ آیا ہو یا گذر گیا ہو - اور بمبئی سے ٹکٹ خرید کرنا ہو تو ایک تو ریل اور مکان دونون کا کرایہ تو دینا ہوگا - دوسرے سفاک دلالونکی وہ وہ دلاسا آپکو بہگتنا ہونگے کہ توبہ پکارا کرینگے - اور وہ اون دلالونکا پیشہ

اور کسب ہے۔ اب اون سے بچنا چاہئے کہ انمین سے اکثر آپ کے پاس آئینگے۔ اور مثل خدمتگار رونکے کام کرینگے۔ پس آپ بہی اونکی خاطر داری اور تواضع مین دریغ نفرماوین۔ لیکن یہہ امر اون پر ظاہر نکرین۔ کہ آپ کس جہاز مین جاوین گے۔ اور جب تک وہ آپ کے پاس بیٹہے رہین کوئی جنس بازار سے خرید کرنیکا ذکر نکرین۔ جب وہ چلے جاوین تو آپ اپنے آدمی کے ہاتہہ سودا منگوائین۔ اور بذات خاص یا ہوشیار آدمی کو اس کام کیواسطے مقرر کرین کہ وہ جہاز ونکی کمپنیونمین جاکر حالات دریافت کرین۔ جہاز کے ٹکٹ کی دو حالتین ہوتی ہین کبہی ایسا ہوتا ہے۔ کہ ابتدا مین قیمت ٹکٹ کی کم ہوتی ہے۔ اور وقتاً فوقتاً زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اور کبہی ایسا ہوتا ہے۔ کہ ابتدا قیمت ٹکٹ زیادہ ہوتی ہے۔ بعدہ کم ہوتی جاتی ہے اور اسکی کیفیت اسطرح معلوم ہوسکتی ہے۔ کہ کمپنی آفس جسوقت کہلے اوسوقت دیکہنا چاہئے۔ کہ خریدار کم ہین یا زیادہ۔ اگر کثرت خریدارون کی ہے۔ تو قیمت زیادہ ہوجاویگی۔ اور کم ہے تو کم۔ پس جسوقت خریدار کم ہون اوسوقت ٹکٹ خرید لینا۔ اور کسی دلال کو اس کی خرید سے ہرگز اطلاع نہ دینا۔ اگر تمہارے خریدی کے وقت کوئی دلال کمپنی آفس مین موجود ہوگا۔ تو ٹکٹ آپکو ڈیوڑی قیمت کو ملیگا۔ اوسکا کہڑا

رہنا کافی ہے۔ غرض کہ آپ کو یہ معاملہ اسطرح طے کرنا چاہئے۔ کہ دلال کو معلوم نہو۔ اور یہہ وقت اول دن یا آخر دن آپکو ملیگا۔ دیکھا گیا ہے کہ اہلکاران آفس عدم موجودگی دلال مین بہت خوشی سے گفتگو کرتے ہین۔ اور ایسے وقت مین دلال آگیا ہے۔ تو جھڑکیان دیکر نکال دیا گیا ہے۔ بعض لوگ جنکو دوچار مسکین ساتہہ رکہنا منظور ہوتا ہے۔ تو کیا کام کرتے ہین۔ کہ وہ مسکینون کے ٹکٹ نہین خرید کرتے ہین۔ صرف سامان اونکا اپنے ساتہہ رکہہ لیتے ہین۔ اور جہاز پر سوار ہوجاتے ہین۔ اب وہ لوگ جہاز کے دروازے پر کہڑے ہین۔ جسوقت جہاز کے مسافرونکی گنتی ہوجاتی ہے۔ اور جہاز پر سوار ہوجاتی ہین۔ اب وہ لوگ جہاز کے دروازے پر کہڑے ہین۔ جسوقت جہاز کے مسافرونکی گنتی ہوجاتی ہے۔ اور جہاز کا لنگر اوٹہنا چاہتا ہے۔ تو یہہ لوگ اوسوقت ایجنٹ جہاز کے پاس آتے ہین۔ ایجنٹ بھی وہین۔ جہاز مین یا نیچے جہاز کے آتا ہے۔ اوسوقت اونکی پاس جو کچہہ دس دس یا پانچ پانچ روپیہ ہوتے ہین۔ ایجنٹ کے حوالہ کر دیتے ہین۔ وہ اوسوقت دس یا پانچ آدمی کو اوسی قیمت مین بے سروسامان دیکہکر چڑہا دیتا ہے۔ لیکن ابہی آپ یہہ نہ سمجہنا چاہئے۔ کہ بمبئی کے سفاک دلالون سے بچکر جہاز مین جو آبیٹھے تو بندگان زر سے بالکل علحدہ

ہوگئے - نہین بلکہ وہ لوگ جو آپکے وطن سے سایہ کی طرح ساتھہ ہین - اور ٹولی تاکے ہوے چلے آرہے ہین - اونکے پنجہ سے ابھی آپ نہین نکلے ہین خیر اب آپ سُنئے کہ جسقدر معلمون نے آپکو گھیرا ہے - کہا گیا ہے کہ وہ دو قسم کے ہین - ایک وہ ہین - کہ جنھون نے آپ کے ملک اور وطن کو خرید کرلیا ہے - اور شریف مکہ نے اوس ملک کی قیمت لی ہے - اوسکا ذکر آگے آویگا - دوسرے وہ ہین - کہ جو آپکو لاوارث مال خیال کرتے ہین - یہہ معلمان مکہ ہین - کہ جسوقت آپ نے ارادہ سفر کا کیا - اور وہ گویا زمین پھاڑکر آموجود ہوے - اور ایک ایک مسافر کے پیچھے دس دس لگے ہوے ہین - ہر شخص آپکو اپنے طرف کھینچتا ہے - اور جب آپ کسی ایک کی طرف ہونا چاہتے ہین - تو وہ دو دو چار چار سو روپیہ دیکر آپسمین آپکو خرید کرلیتے ہین - اور آپ اونکے ہاتھہ وطن ہی مین نہین تو بمبئی مین وہان نہین تو جہاز مین یا جہان موقع ہوا اور خریدار مالدار اور چالاک سفاک پیدا ہوا تو اب آپ فروخت ہوگئے - اب خریدار ہے اور آپ ہین - اور آپکا سادہ سرمایہ - اور راہ ہے - اور سخت مصیبت ہے ہزار تدبیرین کیجئے - کچھہ سود مند نہین - اور یہہ وہ رشتہ ہے کہ جتنی طلاقین دیجئے - اوتنی ہی گرہین پڑتی چلی جاوینگی - تو ٹیکا کیا ذکر ہے یہہ سمجھہ لیجئے کہ روپیہ کے پر نکل آئے - یہانتک کہ مکہ پہونچنے تک کل روپیہ

اونکے ہاتھہ ہوجاتا ہے۔ اور آپ مفلس ہوجاتے ہین اور پھر وہ آپکو قرض
دینے کو فی صدی دس روپیہ منافع پر باخدستا دیز موجود ہین۔ انکا علاج
سخت مشکل ہے۔ اگر آپ لوگ اوس ملک کے ہین۔ کہ جسکو اونہون
نے شریف مکہ سے خرید لیا ہے۔ جیسا۔ جبلپور۔ بنارس۔ الہ آباد۔
رامپور۔ مراد آباد۔ بریلی۔ دہلی۔ جب تو آپ کو اونکے اختیار سے نکلنا
محال ہے۔ بجز اوس صورت کے کہ اونکو آپکا علم نہو۔ اسواسطے کہ بعض جاتا
مسافر جو اوس شہر کے رہنے والے نہین ہین۔ جو بیع ہوچکے۔ ملک غیر فروخت
شدہ ملک کے جیسے حیدرآباد کہ ابہی تک۔ یہہ ملک فروخت نہین ہوا ہے
اسکی قیمت بہت ہے۔ کسی معلم مین اسقدر قدرت نہین کہ حیدرآباد کو خرید
کرسکے۔ شریف مکہ تو اوسکے فروخت کرنے کو ہر وقت آمادہ ہین۔ اگر
اونکو کسی معلم نے اونکے مکان پر یا راستہ مین گہیرا تو وہ کسی ایک ایسے
معلم کا نام بتا دیتے ہین۔ جو اوسوقت موجود نہین ہے۔ اور یہہ کہدیتے
ہین کہ فلان معلم ہمارے خاندان کا معلم ہے۔ ہم سوائے اوسکے دوسرے
معلم کو نہین کرسکتے۔ اول تو وہ خود اوسسے گفتگو کرتے ہین۔ پھر ایسے
ایسے دوست احباب کے سفارشین لاتے ہین کہ وے حضرات چالاک
بہی فریفتہ ہوجاتے ہین۔ لیکن جواب وہی دئے جاتے ہین۔ کہ ہمارے معلم
موجود ہین۔ ہم کسی دوسرے کو معلم کرنے سے۔ محض مجبور ہین۔ اوسوقت

اوسکا پیچھا چھوٹتا ہے - تو یہی اونکی ابھی پوری گلو خلاصی نہین ہوی - ابھی بڑے بڑے پہندے آگے موجود ہین - اسسے کب نجات ہو سکتی ہے - اوسکا ذکر ہم آگے کرینگے -

اب رہے وہ مسافر جو اونکی ملکی غلام ہین - یعنے خرید شدہ ملک کے رہنے والے ہین - اگر اونمین کوئی چالاک نکلا - وہ ملک اور اپنا صحیح نام نہین بتلاتا بلکہ غیر فروخت شدہ ملک کا نام بتلا دیتا ہے - اور اوسی تدبیر سے ان لوگون سے فی الوقت نجات حاصل ہو جاتی ہے - لیکن ایسے چھوٹے الفاظ کہنے سے یہہ کہنا بہتر ہے کہ ہم کو معلم کی حاجت نہین ہے -

اب رہی تصریح ملک فروخت شدہ اور غیر شدہ کے تو اسکی نسبت ایسا سنا ہے - کہ ہندوستان کے نصف ملک سے زیادہ شریف صاحب مکہ نے فروخت کر دیا ہے - اور معلمون نے ہزارہا روپیہ کو خریدا ہے - جس ملک مین جسقدر اہل اسلام شمار کئے گئے ہین - اونکی تعداد پر اونکی قیمت لیکر سند لکھہ دی ہے - کہ فلان معلم فلان ملک کا مالک ہے - یعنے اوس ملک کا جب کوئی حاجی آویگا - وہ اوسی معلم کے پاس سیدہا چلا جاویگا - اگر وہ جانے مین کچھہ تامل کریگا - تو ترک پکڑ لیجاوینگے - اب وہ حاجی بغیر معلم کے کوئی کام نہین کر سکتا - اور نہ طواف وغیرہ کر سکتا ہے - اب یہہ معلم صاحب مالک ہین - جو چاہین خرچ کرائین - اور وہ بھی بہت بے پروائی کے ساتھہ

آپ بہاگ تو سکتے نہین۔ اور بہاگ کے جاوینگے کہان۔ آخر وطن تو اونکا زر خرید ہے۔ اب رہے وہ ملک جنکی ابہی تک بیع نہین ہوی ہے۔ مسلمان زیادہ ہین قیمت اونکی ابہی تک معقول نہین لگائی گئی۔ اسواسطے لاوارث ہین۔ اونکی نجات کی وہی شکل ہے۔ جنکا ہمنے اوپر ذکر کیا ہے۔ یعنے یا تو جہوٹ بولنا ہے۔ یا اونکا شکار بن جانا ہے۔ مگر یہہ نجات برائے چندے یا تہوڑے دیر کے واسطے ہے۔ گلی کی بہالسنی آگے ہے۔ اوسکا ذکر آگے آویگا۔ آپ لوگ بہانتک تو نجات حاصل کر رکہئے۔

بہرحال جب آپ وہ اسباب جو جہاز مین رکہنا ضرور ہے۔ لیکر سوار ہوئے تو آپکو بہت سے باتونکا خیال رکہنا چاہئے۔ جو آپ کے موجب آرام کا ہو سب کامون سے اول آپکو کپتان جہاز سے ملاقات کرنا چاہئے۔ اور ہوسکے تو جہاز کے سوار ہونے سے قبل ورنہ جہاز مین تو ضرور اور بعد اوسکے کپتان کے ملازم خانگی سے۔ کہ اوس سے بہی بہت سے کام نکلتے ہین۔ ملاقات کیجئے۔ اور جسقدر آپ سے ہوسکے ان دونون کی خاطر و مدارات مین دریغ نکیجئے۔ اور اونکے ملازمون کو بطور انعام دو ایک روپیہ حوالہ کیجئے کہ یہہ بہی آپکی خدمت کرینگے۔ یہہ ضرور کہنا چاہئے۔ کہ ہمارے پانی اور کونچ اور کرسی کی درستی کا آپ مہربانی فرماکر بندوبست کرا دیجئے۔ اوسکے بعد اونکے آدمی سے کہدیجئے چبوترے کے اوپر کونچ کرسی میز وغیرہ جو درکار ہو اوسکا

وہ بندوبست کردیگا۔ اکثر لوگ پیپے پانی کے رکھتے ہین۔ لیکن وہ کافی نہین ہوتے ہین۔ ایک دو روز مین صرف ہوجاتے ہین۔ پھر پانی نہین ملتا ہے۔ اور جو پانی اور لکڑی جہاز سے ملتا ہے۔ وہ بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ کافی نہین ہوسکتا۔ اب آپ کو جس چیز کی ضرورت ہو۔ کپتان کے آدمی سے کہتے رہو۔ وہ تمام سربراہی کرتا رہیگا۔ لیکن آپکو بھی اوسکی رعایت کرنا چاہئے۔ جسقدر آپ رعایتین کرینگے۔ اوسقدر آرام پاوین گے۔ اب آپ جسوقت عدن سے گذر کر قمران پہونچے تو وہ سخت مصیبت کا مقابلہ ہے۔ اوس سے بچنے کے بعد اور آرام پانیکے دو صورتین ہین۔ اول تو یہہ کہ جب آپ وطن سے ارادہ جہاز کا کرین۔ تو ماہ رجب مین چلنا چاہئے۔ کہ آپ کو قرنطینہ کی مصیبت سے نجات ملے۔ رجب مین قرنطینہ نہین ہوتا ہے۔ اور یہہ سخت مصیبت ہے اس سے نجات حاصل کرنا مقدم خیال کرنا چاہئے۔ کہ ایک گنہگار کے عوض ہزار آدمی پر مصیبت پڑتی ہے۔ جس تاریخ قمران مین ہیضہ کے بیماری سے ایک آدمی مرجاتا ہے۔ اوس تاریخ سے پھر دس یوم قرنطینہ کے ہوجاتے ہین اور اوسقدر روپیہ آپ سے زیادہ لیا جاتا ہے۔ اگر پندرہ یوم قرنطینہ ہوا۔ یعنے ۵ یوم زیادہ ہوگئے۔ تو آپ پانچ روپیہ زیادہ ہوکر پندرہ روپیہ آپ سے لئے جاوینگے غرض کہ جسقدر مدت زیادہ ہوتے جاویگی اوسقدر روپیہ زیادہ ہوتا جاویگا۔ اور ہیضہ کے بیماری قرنطینہ مین ہونا لوازمات سے ہے اسواسطے کہ جو پانی قمران مین

ملتا ہے یہہ پانی ہوتا ہے ۔۔۔ کہ حوضون مین بند کرکے رکھتے ہین ۔ جسکو ہوا
تک نہین لگتی ہے ۔ اور زمین کے انجرات اور جذب ہوکر اوسکی صفات بدلجاتے
اوسمین بدبو بہی ہوجاتی ہے اور یہہ پانی نمکین ہوجاتا ہے ۔ اب اس پانی کو خالی
پیٹ پی جاوے تو پیٹ بہرجاتا ہے ۔ کہانیکو جی نہین چاہتا اور اگر کہانا کہانیکی
کے بعد اس پانی کو پیئن تو حسقدر کہانا ہے بدستور غیر ہضم رہتا ہے ۔ اور
دستونکی راہ نکل جاتا ہے ۔ گویا ہیضہ شروع ہوگیا ۔ پس اسکو یون سمجھہ لیجیے
کہ جس روز قرنطینہ شروع ہوا اوسکی دوسرے یا تیسرے ہی روز سے بیماری
شروع ہوجاتی ہے ۔ اور جہان ایک آدمی مرا کہ قرنطینہ کے دن بڑہائی گئی ۔
یعنے اور مرو اور پیسے دو ۔

قطع نظر اسکے قمران پہونچتی ہی آپ ایک طرف اور سامان جنگل مین ایک طرف
آپکی پارچے ۔ اور آپ بخور خانہ کو چلے اور بخور مین پکائے گئے پہر پینے کو وہ پانی ہے ۔ اور
آپ ہین ۔ پس اولی تو یہہ ہے کہ ہرگز سوائے ماہ رجب کے اور کسی دوسرے
ماہ مین یہہ سفر اختیار نکیا جائے ۔ برنہیم ضرورت دامنگیر ہو اور قمران مین
آئین تو وہان کے محافظین کی خاطر مدارات کردی جاوے ۔ وہ لوگ بری
کر دینگے ۔ بلکہ وہ لوگ خود بہی اس امر مین پیش قدمی کرتے ہین ۔ اور آپ
سے زر نقد کے طالب ہوکر بخور سے گلو خلاصی کرا دیتے ہین ۔ اب آپ
سے جہان تک ممکن ہو قمران کا پانی استعمال نکرین جہاز سے پانی خرید کر کے

منگوادین اور جہاز کے معلم پانی لاکر فروخت کرتے ہین لیکن عمدہ طریقہ یہہ ہے کہ جو لوگ قرنطینہ مین ہین وہ اپنی غذا نصف یا ربع کر دین - کیونکہ اوس پانی کا ہضم کرنا ہی معدہ کے واسطے ایک بڑا کام ہے - جن لوگون کے پاس تیس چالیس روپیہ ہین وہ ہرگز زر قرنطینہ ندیوین اگر ڈاکٹر جبراً اوسکا مال اوٹھا لیجاوے تو بالکل اندیشہ نکرین جسوقت کانسل ہدیہ آوے اوس سے صاف صاف بیان کر دین کہ یہہ روپیہ ہمارے پاس سفر مدینہ کو کافی نہین ہے - ہم اسمین سے کچھہ نہ دین گے - چنانچہ کانسل قرنطینہ کا روپیہ ایسی اشخاص سے ندلوا دیگا - دیکھو ہماری قسمت ان کی پوری واقعات جب آپکی اس مصیبت سے گلو خلاصی ہوجاوے اور آپ آگے بڑہے تو جسوقت جدہ پہونچینگے اور آپ کشتے پر سوار ہوکر داخل جدہ ہوکر کنارہ کے پہونچتی ہی آپ کشتی سے اوتار لئے جاوینگے - اور سامان کشتی مین رہ جاویگا - اور آپ محصول خانہ مین گرفتار ہونگے - سامنے محصول لینے والا کہڑا ہے - ایک جگہہ نہین بلکہ دو جگہہ اور ادہر دلال یعنے وکیل معلمون کے جنکے تعریف ہم روزنامچہ مین کر چکے ہین کہڑے ہین آپ کی صورت دیکہتی ہی اونہون نے کہا کون ملک آپنے جس ملک کا نام لیا اوسی ملک کے مالک کے وکیل نے آپکو آگہیرا اگر آپ نے غیر خریدشدہ ملک کا نام لیا تو وہ کہتے ہین کون معلم جس معلم کا نام لیا اوسی معلم کے وکیل موجود ہوے اور آپکو بکری بٹہرون کے طرح ہانک لے گئے - اور

اگر آپ نے کہین یہہ کہدیا کہ ہمارا معلم کوئی نہین ہے تو اوسوقت آپ سمجھ لین کہ مال لاوارث ہے اب نیلام ہوتا ہے۔ اور فوراً اونہون نے آپکو نیلام کردیا اور آپ کسی ایک معلم کے حوالہ ہوے۔ اور اوس نے دو ہی باتون مین سب قسم کا قبضہ آپکی عقل و تمیز و ہوش و حواس پر حاصل کرلیا۔ اور اشارہ کرکر آگے رکھہ لیا اور چلا۔

اب وکیل صاحب نے ایک بہت بڑے مکانین لاکر آپکو اتار دیا۔ اور ابھی آپ سے بات چیت نہین ہے۔ آپ تنہا مکانین تنہا آبیٹی اب آپ مجبور ہین۔ آخر وکیل صاحب کو ڈھونڈھوا کر بلوایا اور سامان کی خواہش کی اونہون نے کرڈر گیری یعنے چنگی کا حوالہ دیا۔ اور کہا کہ محکمہ بند ہے جب وہ لوگ آوین گے سامان ملجاویگا۔ لیکن آپ جسوقت کشتی سے اوترتے تھے۔ آپ سے کہدیا تہا کہ زر نقد ہمراہ لو یہان کشتی مین نچھوڑنا۔ کیونکہ اونکو زر نقد سے کام ہے۔ نہ کسی دوسری چیز سے زر نقد تو آپ کے پاس ہے اونہون نے کہا کہ اسوقت آپ بازار سے کہانا منگوا کر کہا دین۔ اور مین بہی سامان لانیکے فکر کرتا ہون اور آپ کا اونہون نے اندازہ شروع کیا اور یہہ دیکھہ رہے ہین کہ اپنے صندوقچہ جو کہولا ہے اوسمین اندازاً کتنا روپیہ ہے اور آپ کس درجہ کا کہانا منگوائے ہین۔ غرض اوس ساری ہیئت مجموعی سے اونہون نے خوب جانچ لیا کہ آپکی پاس اس قدر پونجی ہے اور آپکا اتنا دل

ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد پہرا موجود ہوے کہ ابہی سامان نہین مل سکتا دو یا تین روز
درکار ہین۔ جب سامان دیکہہ لیا جاویگا۔ اوسوقت آویگا۔ جو محصولی مال ہو
یا جسکی ممانعت ہے۔ وہ سامان تو بتا دیا جاوے کہ ہم لے آوین۔ اور باقی مال
پہرا جاویگا۔ آپ پریشان تو ہین۔ آپ نے محصولی مال کا پتہ بتا دیا اور جسکی ممانعت
ہے اوسکا نشان بہی دیا وکیل صاحب اوس سامان کو لے آئے جسقدر محصولی
مال ہے۔ اوسکا جو واقعی محصول ہے اوس سے دونا آپ کو بتا دیا۔ اور کہا
کہ نقد روپیہ ادا کر دیا گیا ہے۔ اور ہمنے اپنے پاس سے صرف کرکے آپکی ضرورت
رفع کی اور جس سامان کا لانا ممنوع ہے اوسکو بہی لاکر حاضر کیا ایک روپیہ کے
مال کی دس روپیہ آپ سے طلب کئے اور کہا کہ صرف آپ کی خاطر سے سو
تدبیرین کرکے سامان لایا گیا۔ ورنہ یہہ سامان کہان ملسکتا تہا۔ اب آپ چپ زبان
داب رہ گئے۔ اور اوسیقدر روپیہ دیدیا۔ اب رہا دوسرا مال وہ آنا رہ گیا۔
اوسکا حیلہ یہہ ہے کہ ابہی محکمہ کہلا ہی نہین۔ یا اوسکا منشی آیا نہین۔ آخر دو تین
روز بہی ہوے اوسکا بہی کچہہ ہوا۔ جب وہ سامان آیا۔ پس اب تو آپکو یقین
ہو گیا۔ کہ چالاک وکیل اور معلم کے دام مین پہنسے ہین۔ چونکہ ملک غیر اور آدمی غیر ہین
اونکا ظلم و ستم اوٹہانا پڑتا ہے۔ اور جسقدر آپ صبر کرتے ہین وہ اور دست
درازی کرتے جاتے ہین۔ جب آپ مکہ معظمہ کو روانہ ہونے لگے تو آپ
سُنئے کہ مکان کا کرایہ وہ سخت سنایا گیا کہ آپ حیران ہو گئے۔ فی آدمی چار روپیہ

یومیہ طلب ہوا ورنہ سامان روک لیا گیا پہراوٹون کے کرایہ مین دو چند اور سہ چند لیا گیا اور آپ مکہ روانہ ہوے ۔

لیکن اے حاجی صاحب عمدہ طریقہ یہہ ہے کہ ممنوع مال آپکو ہمراہ ہرگز لینا نہین چاہئے ۔ اور محصولی مال قلیل لیجانا چاہیے جب آپ جدہ پہونچین اگر شب کا وقت ہے تو صرف بستر آپ منگوالین اور اگر وہ بہی نہ اوے تو آپ فوراً کونسل جدہ کو اطلاع دیدین کہ وہ ضرور آپکو آپ کا بستر اور ضروری سامان منگوا دیگا ۔ اور اگر دن کا وقت ہے تو آپ خود یا کسی آدمی کو چنگی کے محکمہ مین بہیجدین فوراً آپ کا مال چہوٹ جاویگا یہان چنگی کے محکمہ مین صرف صندوق دیکہی جاتی ہین تہیلے وغیرہ نہین دیکہی جاتے پس اسیصورت مین وہ وکیل اور معلم فریب نہین دیسکتی ورنہ جسقدر قیمت کا مال ہے ۔ اوسیقدر آپ سے وہ روپیہ لیتے ہین اور اور چونکہ آپ اوسوقت پریشان حال ہین روپیہ دینا اور مال منگوالینا ناگوار نہین معلوم ہوتا ہے ۔ مگر جب آپ اوس حال سے واقف ہوجاتے ہین تو دغابازی اور فریب پر بے حساب غصّہ آتا ہے اسواسطے پہلے ہی سے ہوشیار چلنا چاہئے ۔ لیکن قبل اسکے کہ آپ مال اپنا چنگی کے محکمہ سے منگوادین ۔ ایک کام یہہ کرنا چاہئے ۔ کہ جس مکان مین لاکر جا لاک وکیل صاحب نے اوتار دیا ہے ۔ اوس مکان کے مالک سے کرایہ

مقرر کرنا چاہئے اگر آپ کے مرضی کے موافق کرایہ ہو تو اوس مکان
مین ٹہرنا چاہئے - ورنہ اوسیوقت دوسرا مکان تلاش کرنا چاہئے وہین
قریب مین یا کچہہ فاصلہ سے بہت مکان فوراً کرایہ سے مل سکتی ہین
مکانون کے اسقدر کثرت ہے کہ اگر ایک آن واحد مین چاہو سو
مکان مل سکتی ہین - کچہہ تردد نکرنا چاہئے - اس موقع پر استقلال سے
کام لینا چاہئے - پریشان ہرگز نہونا - جب آپ مکان اپنی اطمینان
کے موافق کرایہ لے لیوین اوسوقت اپنا مال محکمہ چنگی سے اوٹہوالین
ورنہ جب سامان آپ اپنا لے آئے اور مکان مین رکہا گیا - اب مکان
دار کرایہ دوچند طلب کریگا - اوسوقت آپ مجبور ہونگے اور اوسی گران
کرایہ کو منظور کرینگے - اگر آپ نے دوسرے مکان کے تجویز کے تو
ایک روپیہ کے عیوض دس روپیہ حمال اپنی مزدوری طلب کرتا ہے
اسواسطے چنگی کے محکمہ سے سامان لانیکے قبل کرایہ مکان کا تصفیہ کرنا
چاہئے اسی اخراجات کو آپ تہوڑا نہ خیال کرین بہہ خرچ صدہا روپیہ کا
ہوجاتا ہے - اول تو چالاک وکیل صاحب ایک ایک دو دو روپیہ سے
شروع کرتی ہین - اور آہستہ آہستہ آپکو اپنی موقع پر لگاتی ہین اور پہر ایک
دم پہندہ مارتی ہین مگر اوس صورت مین جو مین نے بیان کی وہ مونہہ ہی
دیکہکر رہ جاتی ہین - اور جانتی ہین کہ اگر ہم کوئی اور بات کرینگے تو یہہ کولنل

جدہ کو اطلاع دینگے۔ اس لئے اب چپ ہو کر دیکھا کرتے ہین مگر اب آگے
ایک مصیبت اور ہے کہ اوس سے نکلنا دشوار ہے وہان چالاک وکیل کا
پورا پنجہ پڑتا ہے۔ وہ کیا ہے۔ اونٹون کا کرایہ یہہ اونکے ہاتھہ مین ہے اگر
پانچ روپیہ اونٹ کا کرایہ ہے تو آپ سے پندرہ روپیہ لیے جاتے ہین اور
آپکو دینا پڑتا ہے اور چار اونٹ کے عیوض دس رکہنا پڑتی ہین مثلاً دس
اونٹ کی آپ کو ضرورت ہے جسکا کرایہ مکہ تک پچاس روپیہ ہوتا ہے۔
لیکن چالاک وکیل صاحب دس کے عیوض تیس اونٹ دلواتے ہین اگر آپ
انکار کرین تو سامان رہا جاتا ہے اور وہ آپ کا ضروری سامان ہے
مجبوراً آپکو لینا ہوتا ہے۔ اور تیس اونٹ کا کرایہ دینا ہوتا ہے۔ تو آپ نے
فی اونٹ پندرہ روپیہ کے حساب سے تیس اونٹ کے تین سو روپیہ ہوتی
ہین۔ پس پچاس روپیہ مین جو کام نکلتا ہے۔ اوسکے تین سو روپیہ دینا ہوتے
ہین اب اڑہائی سو تو اونکے بنے بنائے ہین۔ اوسمین کیا تکرار۔ پس اس نقصان
سے بچنے کے یہہ تدبیر ہے کہ اونٹونکی کرایہ کے دو روز پہلے ہی سے فکر کیجئے اور
خود نکل کہڑے ہو جئے اور کسی مرد معقول سے ملاقات کرکے اونٹ کرایہ
کرنمین مدد لیجئے۔ بعض ہندی لوگ بہی جدہ مین رہتے ہین اونکا مکان تلاش
کرکے اونکے پاس بہی جانا چاہئے۔ مگر مہربانی سے اونپر اپنی مالدار ہونے کا
اظہار نہ کیجئے بلکہ اونپر اپنی تنگدستی ثابت کرنا ضرور ہے ورنہ اونمین بہی

ایسا نکل آویگا۔ جو چالاک معلم کا بھی پیر ہوگا آپ پہلے دیکھہ لیجئے کہ وہ کچھہ فایدہ کے طرف بھی مایل ہے اگر نہین ہے تو ایسے شخص سے اپنی حاجت بیان کیجئے وہ اونٹونکی راستی پر لگا دینگے۔ پھر آپ خود اپنی اور اپنی احباب کے واسطے معاملہ کر لیجئے۔ اور جو وہ لوگ خلاف معلمون کے طریق پر چلین تو وہ نہین اور سہی اور نہین اور سہی۔ بہرحال آپ سے جہانتک ہوسکے خود معاملہ کیا کیجئے زبان کا اختلاف ہو تو ترجمان رکھہ لیجئے۔ اور جہان آپ نے امارت کے لی کہ یارون نے روغن قاز لگایا پھر ایسا ایسا بنایا کہ ایک رنگ اتارا اور دوسرا چڑھایا۔

یہہ سمجھہ لینا چاہئے۔ کہ جدہ مین اترتے ہی پیسے کے پر لگجاتے ہین۔ اور وہ اڑنے لگتا ہے۔ اور پھر واپسی تک یہی حال رہتا ہے۔ پس جسقدر بچاو ہوسکی کیجے نہین تو صبر کیجے۔ آپ جدہ سے تشریف لے چلئے تو اس راستہ مین یا تو چالاک معلم صاحب خود موجود ہین۔ یا اونکے طرف سے کوئی قایم مقام اپنی گلے کو لینے آگیا ہے یا چالاک وکیل صاحب ہمراہ ہین اب تماشا سنئے کہ رات ہوی تو اتفاقاً قافلہ روکا گیا چالاک معلم صاحب یا اونکے گماشتے دوڑے آئے اور کہا کہ ترکی سوارون نے قافلہ روک لیا ہے کچھہ نذر کرنا چاہئے۔۔ اوسکی وجہ یہہ بیان کیجاتی ہے کہ بے وقت قافلہ آنے سے مزاحمت ہوے اب قافلہ کھڑا ہے۔ اور خوف ہے کہ چور یا ڈاکو ایسے وقت مین لوٹ نہ لیوین۔

آخر جھک مارا اور رچندہ ہوا جب نجات ملی ۔
مگر اے مسافرو آپکو اس داو مین ہرگز نہین آنا چاہئے ۔ اور یہی کہنا چاہئے
کہ ہم کچھہ نہین دیتے قافلہ اوتارتے ہو تو اوتارو آپ اطمینان رکھو کہ قافلہ
لوٹا نہین جاتا ۔ اسواسطے کہ بغیر ضمانت لئے قافلہ نہین روانہ ہوتا ہے البتہ
چور آجاتا ہے ۔ تو آپ کو اگر ہوشیار دیکھتی ہین تو آپ کے مال کو ہاتھہ
نہین لگاتے ۔ اور آخر جب اونکو معلوم ہوتا ہے کہ کچھہ نہین ملتا تو قافلہ کو
چھوڑ دیتی ہین ۔ اور مفتری معلم صاحب یہہ احسان رکھتی ہین کہ ہمنے اپنی
پاس سے رشوت دیکر قافلہ کو چھوڑایا ہے ہمکو روپیہ کے پروا نہین ہم تو اپنا
نام چاہتے ہین ۔ اب مکہ تو آپ پہونچ گئے کہین لوٹ ہوی کہین چوری
کہین فریب ہوا ۔ کہین دغا ہوی کہین کند پڑی ۔ کہین پھندہ لگا بہرحال
مکہ تک پہونچی ۔ اب ایک اور مصیبت کا مقابلہ ہے یا تو آپ کے ہمراہ
معلم صاحب ہین ۔ یا نہین تو شہر کے باہر چار میل پر وہی معلم صاحب
اور اونکے شاگرد استقبال کو موجود ہین ۔ اور نہایت ادب سے
سلام کرتے ہین ۔ تو اب صاحب ۔ اور خداوند نعمت کہکر پکار رہی ہین
اور بہت تعظیم اور توقیر کر رہے ہین مگر اصل مین وہ مثل قصاب کی دیکھہ
رہے ہین ۔ کہ اسمین کون سے بکری فربہ ۔ اور کون سے لاغر ہے کس
مین گوشت زیادہ اور کس مین کم ہے اودہر وکیل صاحب ہین کہ معلم صاحب

کو ایک ایک کرکے شمار کرا رہے ہین اور معلم صاحب فربہ اور لاغر کو جانچ رہے ہین - اس عرصہ مین گنتی ہوگئی - اور معلم صاحب اور شاگردون نے اپنی اپنی بکرون کو سنبھال لیا - اور معلم صاحب نے جانچ لیا کہ اسمین بہت فربہ کسقدر اور کم فربہ کسقدر ہین مگر جالاک وکیل نے فی اسم خواہ فربہ ہو یا لاغر چھہ روپیہ کے حساب سے معلم صاحب کے حوالہ کی - اور چلتی پھرتے نظر آئے - اور بے فکر ہوگئے - اب معلم صاحب ہین - اور یہہ بکریان ہین اب اسمین جو بکریان لاغر ہین اونکو تو معلم صاحب نے خدا کے راہ پر چھوڑ دیا - اور حکم دیا کہ جہان جسکا جی چاہے اوترجاوے صبح کو حرم شریف مین سب حاضر ہون کہ طواف کرینگے - اور آپ فربہ مال کو لیکر چلے - راستہ مین دریافت کرتے ہین کہ آپ کہان اُترینگے - آپ نے کہان اوترنے کا بندوبست فرمایا ہے - اب آپ حیران ہین کہ کہان اوترین - آخر مجبور ہوکر آپ نے کہدیا - کہ کوئی مکان کرایہ سے ہمکو دلا دیجئے - اونہون نے بہت خوب کہکر فوراً اپنے مکانین اوتار دیا - اور کرایہ ہر قطعہ کا بتا دیا - کہ جو سو روپیہ سے کوئی قطعہ کم نہین ہے اور ہر شخص کو ایک ایک قطعہ حوالہ کیا - کسی پر سو روپیہ کسی پر دو سو روپیہ اور کسی پر چار سو جیسا جسکو فربہ اندام پایا - اور ویسا ہی ٹکس لگا دیا اب آپ تو اس تردد مین ہین کہ دس روپیہ کرایہ کا بھی نہین ہے اسکی

سو یا دو سو کیسی دے جاوین کہ اونہون نے فوراً طرح طرح کا کھانا پکوایا جسمین
تقریباً چالیس پچاس روپیہ خرچ کر ڈالے اور بہت تکلف کے ساتھہ
خوانونمین کسکر آپ کے پاس بھجوایا اب تو آپ کو دل ہی دلمین
شرمندگی ہوی کہ چالیس پچاس روپیہ کا کھانا اس معلم نے بھیجا
ہے۔ اگر سو روپیہ مکانکی دے گئے تو کچھہ قباحت نہین ہے اب
ادہر دعوت کہانی ادہر آچکی پاؤنمین زنجیر پڑگئی۔ اب آپ کہان جاسکتے
ہین۔ جب آپ کہانے سے فارغ ہوے وہی چالاک معلم صاحب
آموجود ہوے کہ طواف کعبہ کو تشریف لے چلئے۔ اور جو توفیق ہو
یہہ ہی وقت خرچ کا ہے۔ خدام اور زوار کو دیجئے اب آپکو یہہ خیال
ہے کہ مکان کے کرایہ مین اسقدر زیادتی۔ اور دعوت اس دھوم
کی۔ تو اب معلم صاحب کا کیا حق ہونا چاہئے۔ اب آپ کو شرم دامنگیر
ہوی۔ اور اُسی مناسبت سے دینا پڑا اور زیارت کو چلی آپ
تو یہہ سمجھے کہ حق معلم صاحب کا ادا ہوگیا مگر یہہ نہین سمجھے کہ یہہ مغالطہ
کچھہ اور ہے۔ آپ نے اپنی دانست مین جو کچھہ حق معلم صاحب اور
خدام کا دیا۔ وہ تو اونہون نے داخل جیب کیا۔ اور آپکو حرم شریف مین
بڑے احترام اور عزت کے ساتھہ لے چلے۔ اور جب داخل حرم
ہوے تو آپکی اس تزک کو دیکھتے ہی سارے خدام اور مساکین

اگر لپٹ گئے اب آپ نہ زیارت کر سکتے ہین - اور نہ طواف جب
سخت اہتمام ہوا - تو زیارت اور طواف نصیب ہوا اب معلم صاحب
اون لوگون پر جو خدام ہین غصہ ہی کرتے ہین - اور ڈر ہی بتلاتے
ہین لیکن آخر مین یہہ کہدیتے ہین کہ یہہ لوگ بہت ہین کپڑے پھاڑ
ڈالینگے - انکو پچیس بیس روپیہ اسوقت تردیکر ٹال دیجئے - اور وہ
کہڑے ہوے ہین - اور آپ حرم شریف مین کہڑے ہوے ہین
کچھہ کہہ بھی نہین سکتے - بہرحال معلم صاحب کے حکم کی تعمیل کیگئی -
اب آپ حرم مین جاتے ہین معلم صاحب کے شاگرد طواف کراتے
اور انعام اور بخشش کے طلب کو موجود ہین ناک مین دم آگیا ہے
کوئی کہتا ہے بس اب آپ حنبلی ہوگئے - کوئی کہتا ہے آپکی گنہ
سب بخش دیگئی - کوئی کہتا ہے آپ مقبول بارگاہ الٰہی ہوے
کوئی کہتا ہے کہ آپ بہت خوش قسمت ہین اور دست بستہ سامنے
موجود ہین - لیکن ہر شخص ثابت نگلنا چاہتا ہے - کوئی کہڑا مانگتا
ہے - کوئی تحفۂ ہند کا طلب کرتا ہے کوئی زمزم لئے چلا آتا ہے
ایک کٹورہی پلاتا ہے - ایک روپیہ طلب کرتا ہے - ایک آپکو حلیم
مین کہیچے لیجاتا ہے - ایک مقام ابراہیم کی زیارت کراتا ہے اور دو
روپیہ فی آدمی مانگ رہا ہے - اور اگر آپ نے کچھہ بھی انکار کیا تو

دہین اونہون نے کہہ سنایا کہ ہذا انجیل ہندی لبطال ۔

پس بہایو۔ اس امر مین بہتر طریقہ یہہ ہے کہ جب کوئی چالاک معلم انگلو میرون شہر لینے آوے تو آپ طریقہ امارت تو چہوڑ دو۔ اور جُز رسی کی راہ اختیار کرو۔ مگر نہ اتنی کہ جس سے اور اپنا نقصان ہو مسکین کیطرح پیدل ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ کعبہ کی عظمت بہی ضرور ہے اور اونکے ساتہہ ساتہہ ہو تو۔ جس مکان کا آپ نے پہلے سے بندوبست کیا ہے۔ اوسمین اوترو۔ اور اگر پہلے ہی بندوبست نہین ہوا ہے تو تمام لوگون کے ساتہہ شریک ہوکر کسی کوچہ کے ایک بازو اپنا سامان اوتار لو۔ اور اگر زنانہ ساتہہ ہو تو۔ بُرقہ پہنا کر سامان کے نزدیک بٹہا دو۔ اور جو لوگ وہان سے گذر کرتے ہین اون سے دریافت کرو کہ کوئی مکان کرایہ کا ہے ۔

اوسیوقت کرایہ کا مکان ملجائیگا۔ اور غالبًا اوسی جگہہ جہان آپ نے سامان اوتارا ہے۔ یا دس۔ پانچ قدم مکان کے فاصلہ سے ملجاتا ہے۔ اب سامان آپ فراغت سے اوسمین اوتار کر باطمینان تمام حرم شریف کو اوسیوقت چلے جاؤ۔ کہ اب طواف فرض ہے جب آپ دروازہ سے حرم شریف مین حاضر ہون۔ اولاً کعبہ پر نظر پڑتے ہی۔ جو آپکا دل چاہے دعا مانگئے۔ کہ وہ وقت قبولیت کا ہے

اور کوئی وہان آپکا تکلیف دینے والا نہین ہے۔ اور دو رکعت نماز
دروازہ کے اندر جاکر پڑہئے۔ پہر قریب کعبہ کے جاکر طواف کرنا
چاہئے معلم کی ضرورت نہین۔ دوچار آنہ کسی ایک لڑکے کو دیجئے
کہ وہان بہت سے کہڑے رہتے ہین طواف کراتے ہین۔ اور چار آنہ
مین بہت خوش ہوجاتے ہین۔ جب آپ طواف اور واجب طواف
نماز سے فراغت کرلیوین۔ اوسی لڑکے کو ایک روپیہ دیکر صفا مروہ مین
سعی کیجئے۔ اور احرام کہول کر اپنے مکان کو آئے اب آپ نے
فراغت حاصل کی۔ آپکو اختیار ہے۔ چاہے جسوقت طواف کیجئے اور
دوآنہ دیجئے۔ یا بطور خود طواف کرلیجئے۔ اب نہ معلم کی حاجت ہے
اور نہ کسی مطوف کی مگر اب معلم صاحب آپکو تلاش کرتے ہوے۔ اور آپکا
نام جو آپ نے جدہ مین وکیل صاحب کو بتایا ہے دریافت کرتے ہوے
آینگے۔ آپکے حالات دریافت کرینگے۔ تو اونسے آپ امارت کی نہ لیجئے
بلکہ اپنی کو مسکین ظاہر کیجئے۔ اور اسی موقع پر جو لوگ یہہ کہدیتے ہین
کہ حضرت ہمارا مال چوری گیا ہے۔ ہمارے پاس پیسہ ٹکہ کچہہ نہین۔
آپ ہماری مدد فرمائے۔ تو اسیوقت یہہ کلمہ سنتے ہی چالاک معلم صاحب
تو ایسا بہاگتے ہین جیسا کہ شیطان لاحول سے۔ اور نیکبخت بیچارے تو
کچہہ سلوک بہی کردیتے ہین اب جو آپ کو اللہ کے واسطے کچہہ خیرات

کرنا ہے شب کو عشا کے بعد حرم مین حاضر ہوکر مسکینون کو تلاش
کیجئے۔ اونکی قریب جاکر جو اللہ آپ کو توفیق دے راہ خدا پر دیجئے
کہ اوسکی کسیکو خبر نہو غرض جو آپ کو خیرات کرنا ہو شب کو کیجیے۔
یا جسکو دینا ہو علحدہ دیجئے۔ کہ کوئی نہ دیکھے۔ ورنہ کپڑے تک
جاتے رہینگے۔ اور آپ پہلے ہی روز محتاج ہوجا دینگے۔ اسکے
بعد آپ کو عرفات کے میدانمین حاضر ہونا اور جبل عرفات کو دیکھنا
فرض ہے۔ اور یہہ اونٹ کے کرایہ کا وقت ہے۔ اور یہہ سمجھئے
کہ یہہ اونٹ کا دوسرا چڑھاوہے۔ اور ذرا سنبھل کر بیٹھئے۔
اگر چالاک معلم کے نیچے ہین آپ پہنسے ہوے ہین۔ جب تو دیوڑھا
بلکہ دونا کرایہ تو آپکو دینا فرض ہوا۔ اوسکے بعد اب وہ معلم صاحب
آپ سے دریافت کرینگے کہ ایک روز منا مین رہنا ضرور ہے۔
وہان آپ کوئی مکان کرایہ سے لیوینگے یا کسی ہوش مین اوترینگے۔
(ہوش ترکی زبان مین میدان جسکی اطراف چاردیواری ہو اوسکو
کہتے ہین) اگر آپ نے کہدیا کہ مکان ہونا چاہئے تو سمجھ لیجئے۔ کہ حجام
سر مونڈنیکو استرہ تیز کئے بیٹھا ہے ایک شب کے دو تین سو روپیہ
آپکو دینا ہوگا۔ اور اگر آپ نے کہا کہ ہم ہوش مین اوترینگے۔ تو
فی آدمی ایک روپیہ روز کے حساب سے آپکو دینا ہوگا۔ مثلاً دس آدمی

آپ کے ساتھہ ہین تو دس روپیہ ایک روز کے آپکو دینا ہونگے ۔ اور جب عرفات کے میدان مین پہونچے تو وہی معلم صاحب دعائین پڑہانے موجود ہوے ۔ اور معلم صاحب کی نذر پہر ہوی ۔ یہہ نہ سمجھے کہ پہلے دن دیچکے اور نذر کے بعد اونکے شاگرد آنکر موجود ہوے ۔ ایک تہالی اونکے ہاتہہ مین ہے ۔ اور اپنا حق طلب کرتے ہین ۔ اب آپ خیال فرمادین ۔ کہ کیا دینا ہوگا ۔ جب آپ عرفات سے واپس ہوے اور منا مین اُترے اور دم شکریہ لازم ہے تو فی آدمی ایک دنبہ دینا ہوا اور دم قصور بہی ہے تو فی آدمی دو دنبہ اور قربانی بہی ہے تو تین دنبہ تو اس حساب سے فی آدمی پندرہ بیس روپیہ کا خرچ فرض اور واجبات کا ہے ۔ اور وہی معلم صاحب حاضر ہین ۔ یہہ سب حساب دیکہا اور روپیہ طلب کئے ۔ اگر آپ نے روپیہ اونکی حوالہ کر دیا ۔ تو وہ لیکر چلدئے اگر اون سے گوشت مانگا تو اونہون نے کہا کہ گوشت کو تو پہینک دیا گیا گوشت کہان ہے ۔ اور اگر آپ نے روپیہ دیکر خود بہی قصد کیا کہ ہم خود چلینگے اور اپنے ہاتہہ سے قربانی اور دم دینگے تو اونہون نے فورا اپنی آدمی کو بلایا ۔ اور روپیہ حوالہ کیا ۔ اور آپکے ساتہہ کر دیا ۔ کہ جائی قربانی اپنی ہاتہہ سے کیجئے ۔ خود تشریف نہین لاتے اب اونکو ضرورت آپکے ساتہہ جانیکے نرہی ۔ اور وہ چلتے پہرتے نظر آئے لیکن اب آپ سے تہوڑی

کشیدہ ہین۔

مناسب یہہ ہے کہ جو لوگ اِن چالاک معلمون سے بچنا چاہین تو اوسکی تدبیر یہہ ہے کہ وہ خود کسی دوست احباب سے کہہ کر اونٹ کرایہ کا لین اور سیدہے جانا چاہئیے۔ اور نہ کوئی مکان کرایہ کا لینا چاہئیے اور نہ ہوش ایک میدانین راستہ کے قریب اوترجانا چاہئے اور اگر خیمہ وغیرہ ہمراہ تو لضب کرکے شب بسر کرین اور صبح کو عرفات روانہ ہوجائین تمام دین جسقدر آپ سے ہوسکے عرفات کے میدانین تلاوت کیجئے۔ اور اوسی طرح واپس آئی مزدلفہ مین کنکر چنکر عشا اور مغرب کے نماز پڑہکر منا آجانا چاہئیے۔ اسی میدانین دو شب گذار کر ارکان حج پورے کرکے مکہ مین اپنی قیام گاہ پر پہونچ جائیے۔ اور اس امر کا بہت خیال رکھئیے کہ قربانی اور رمی شکریہ یا دم قصور جو کچھہ آپکو کرنا ہے اپنے ذات سے کرنا چاہئیے گو آپ کیسے ہی امیر اور دولت مند ہون۔ معلم صاحب کے بہروسہ پر اس امر کو موقوف نکریئے۔ اور جو حاجی ہمارے اس ہدایت کے خلاف چلے گا۔ اوسکے ذمہ یہہ واجب باقی رہے گا۔ اور اپنے ہاتہہ سے قربانی کرنا تو یاد ثواب بہی ہے۔ غرض کہ قربانی وغیرہ کا روپیہ اگر اون معلم صاحب کے ہاتہہ مین دیا جائیگا۔ تو آپ قربانی کے ثواب سے محروم رہینگے۔ اس معاملہ مین آپکو نہ معلم صاحب کا بہروسہ کرنا چاہئیے۔ اور نہ اپنے کسی ملازم کا

جسقدر دنبہ آپکو قربانی کرنا ہون اپنی ہاتہہ سے اونکو ذبح کرنا چاہئے۔
ورنہ سوائے افسوس کے کچہہ ہاتہہ نہین آئیگا۔ اب ایک مصیبت اور
بہی ہے جسکا بیان کرنا ہم اوپر بہول گئے اور وہ بہت سخت ہے
قبل حج اوسکا ظہور ہوتا ہے وہ بہی سن لیجئے اگر چالاک معلم آپ کے
ہین تو وہ قبل جانے عرفات کے آپ پاس موجود ہوے اور بیان
کیا کہ ابہی حضرت یہہ تو فرمائے کہ آپ کو حج بدلی کسقدر درکار ہین۔
حج بدلی کرنے والے لوگ ہمنے روک رکہے ہین ہزارون روپیہ آپنے
ایک حج کے واسطے خرچ کیا ہے اپنے بزرگون کے واسطے بہی کچہہ
خرچ کیجئے۔ اور دس پانچ حج اونکے واسطے لینے چاہئے آپ حج کے
لینے سے کسقدر انکار کرین گے مگر وہ کب قبول کرتے ہین۔ اور اونہون
نے اسہارہ مین حج کا وعدہ آپ سے لے ہی لیا۔ اور ایک روز
قبل آموجود ہوے اور فی حج تیئس چالیس روپیہ کے حساب سے سب
روپیہ وصول کر لیا۔ اور کہدیا کہ وہ لوگ سب آپ کے ہمراہ رہین گے
معلم صاحب کے سوائے اور جو دوست احباب آپ کے دکان پر گئے
خاصتا مکان دار آپ کی گلی کا ہا رہے اب تو ہر شخص کو موقع آپ ہی
کہنے کا اور شکایت کا لگیا دس پانچ حج اونکی نظر ہوے سو دو سو
کو یہان بہی سونڈی گئے۔ اب آپکو انتظار ہے کہ حج والے لوگ آئین گے

مگر اونکا کہان پتہ اور نشان جب آپ نے اون سے تقاضا کیا تو اونہون نے کہدیا کہ عرفات کے میدان مین مل جاوینگے اگر آپ کے ساتہہ ہوتی تو کہانا دینا ہوتا جب آپ عرفات کے میدان پہونچے۔ اور تقاضا کیا تو اونہون نے جواب دیا کہ اس کثیر ہنگامہ مین معلوم نہین کہ کون کہان اترے مکہ چل کر مقابلہ کر لینا جب آپ عرفات سے واپس آئے اور اون لوگون کو بلوایا تو اب معلم صاحب نے جواب دیا کہ اپکو حج کے ثواب سے غرض ہے یا ایک ایک کے صورت دیکہنے سے اپکو جو ثواب ملنا تہا ملگیا اونکی کیا ضرورت ہے اور اگر آپ کو اعتبار نہین ہے تو ہم اونکو بہجوا دینگے۔ یہہ کہکر چلدئے اب جب تک آپ مدینہ نجاوین یا اور کوئی موقع موشی کا نہ آوے معلم صاحب کا پتہ نشان نہین ملتا دوسرے لوگون کے معرفت جو آپ نے حج کئے ہین وہ بہی کچہہ ایسا ہی جواب دیکر ٹال گئے غرض دو چار سو مین یہان بہی مونڈے گئے۔

پس سوائے اسکی چارہ نہین کہ جب حج بدلی کا ذکر آوے کوئی ہوشمند جواب دیا جائے۔ بلکہ ہمکو ضرورت نہین ہے ہرچند کہ وہ آدمیون کو لاکر کہڑا بہی کر دین جب بہی قبول کرنا نہین چاہئے۔

اب تیسرا چرہا اونٹ کا پہر بہی ہوشیار ہوجاؤ اوس سے نجات پانا سخت مشکل ہے اب مدینۂ طیبہ کو اونٹ کرایہ کرنا ہے اور وہی معلم صاحب

موقع تاک کر آن موجود ہین اور بیعانہ اونٹون کا طلب کرتے ہین آپ نے کرایہ دریافت کیا تو جواب دیتے ہین کہ نرخ کرایہ کا سرکار سے مقرر ہوگا۔ اوس مقدار کا کرایہ آپ سے بہی لیا جائیگا۔ اوسمین فکر کرنا نہین چاہئے۔ سب کے ساتہہ آپ بہی ہین۔ (یعنے سب پر اکیدم سے ہت پہیری ہوگی) بہرحال جسقدر آپکو ضرورت اونٹون کی ہر فی اونٹ پندرہ ۱۵ یا بیس روپیہ کرایہ مین طلب کرے جسکو سمجہنا چاہئے کہ یہہ حق دلالے معلم صاحب نے اپنا وصول کر لیا اور چلدئے۔ اب معلم صاحب کی پانچ ساتہہ روز تک خبر نہین کہ کیا ہوئی اسکے بعد پہر آکر موجود ہوے اور ایک نرخ کرایہ کا مقرر کیا مثلاً پچہتر روپیہ کلدار بتائے اور آپ سے وصول کر لئے۔ اور جو روپیہ بیعانہ مین دیا گیا ہے مجرا دیا اب ممکن نہین کہ زیادہ کرایہ ہونیکی باعث سے آپ انکار کر سکین ورنہ بیعانہ کے روپیہ ایک کثیر مقدار سے ضایع ہوجاتا ہے اگر آپ نے کچہہ کشیدگی ظاہر کئے تو وہ خود آپکو قایل کرنے کو موجود ہین کہ افسوس ہم نے پہلے ہی آپ سے کہا تہا کہ آپ جلدی نکرین آپ نے ہمارا کہنا قبول نہ کیا۔ بے وجہ اپنا نقصان کیا اب پچہتر روپیہ کی تفصیل معلم صاحب نے سنائی وہ آپ بہی سماعت فرمائی ہینگے تو اول معلم صاحب کے دلالی کے اور دس روپیہ شریف مکہ کا نذرانہ اور چار روپیہ بادشاہ صاحب کا

محصول چونتیس روپیہ کا خرچ سوائی اسکی اور بہی خرچ ہی غرض کہ حصہ
اونٹ کا کرایہ بدو بیچارے کے ہاتہہ لگا اور تیس دن کا مسافرات
بدو بیچارہ کو سوا روپیہ روز بہی نہین پڑا کیا خود کہائیگا - اور کیا اونٹ
کو کہلائیگا - سچ پوچھو تو بڑی وجہہ بدو نکی مخالفت کی یہی ہے اون
کا تمام کرایہ اس قسم کے حقوق مین غارت غول ہو جاتا ہے اور
وہ بیچارے منہہ دیکہتی رہ جاتے ہین غرض اس مصیبت سے چہوٹ نہین سکتی
کوئی تدبیر کر و نجات نہین اس مصیبت پر تو صبر کرنا چاہئے مگر آگے جو معاملات
ہین اوسمین فکر ضرور ہے اب آپ کی دو چار روز جانیکی باقی رہ گئے تو وہی
معلم صاحب آکر موجود ہوے پکارا اجی میان اجی میان بدو نکے کہانیکی
روپیہ دینا چاہئے فی اونٹ دو روپیہ کے حساب سے دیدو ورنہ راستہ مین
بدو آپ کو بہت تنگ کرینگی آپ بہت خوش ہوے فی اونٹ دو روپیہ دیکر
نجات ملی اگر آپ کے پانچ اونٹ ہین تو دس روپیہ اور دس ہین تو بیس روپیہ
دیکر نجات حاصل کی جب معلم صاحب نے وہ روپیہ ہاتہہ کر لیا تو چلتے وقت
یہہ بات آپکو سنادی کہ آپ کی ذمہ اب بدو نکے کہانیکا حق کچہہ باقی نہین ہی
ایسی آپ کا جی چاہے کہانا دیجے وہ آپ پر تقاضا نہین کرینگے آپ نے
دلمین خیال کیا کہ مضایقہ ہی اگر کہانا بچا کریگا تو بدو کو دیا کرینگے -
اب روانگی کا روز آیا سامان نکالا گیا اور پہلی منزل مقام محمود یا شہدا

کے جو بیرون شہر ہے وہان قافلہ جمع ہونیکی واسطے رہنا ہوتا ہے سامان
آتی ہی بدون سامان دیکہا اور اوسقدر سامان اوٹھانے سے ناراض
ہوے اب معلم صاحب بدون پر خفا ہورہے ہین اور لڑتی بہی ہین جہگڑ
بہی رہے ہین گالیان بہی دیتے ہین بے ایمان کہتے ہین آخر یہہ بات کہکر
تصفیہ کیا کہ کیون میری جاتی ہو شہدا تک تو چلو چار آدمی جمع کرکے
تصفیہ کردینگے جو چار آدمی کہین گے وہی کرینگے۔ اب سامان لادا گیا
اور شہدا اور محمود اسمقام کا نام جہان پہلے منزل مدینہ کے جانے کو ہوتی
ہے اور اون مقامات پر قافلہ جمع ہوکر چلتا ہے۔ پہونچے یہان دو تین
مقام ہوتی ہین قافلہ کے انتظار مین۔ اب وہی معلم صاحب تشریف
لائے اور کہا کہ لیجئے ہمنے آپ کا تصفیہ کردیا ایک چالیس پچاس
روپیہ دیدیجئے جو سامان زیادہ ہے وہ اپنی اونٹ پر رکہین گے یہہ بہت
بڑا رحم معلم صاحب کا جو چالیس پچاس روپیہ پر تصفیہ کیا ورنہ اگر وہ ذرہ
بہی کسی بات پر ناراض ہین تو دو چار اونٹ کا کرایہ آپ کے پیچہے لگادیتا
اور آخر آپکو دینا ہوا اور چلتے پہرتے نظر آئے اب آگے سنئے پہر معلم
صاحب تشریف لائے اور کہا کہ میان راستہ کی حفاظت کے فی نفر چہہ
روپیہ دیجئے آپ حیران ہین کہ چہہ روپیہ کیسے اور کیسی حفاظت معلم صاحب
بہت ہنسے اور کہا کہ اے میان آپکو معلوم نہین فی آدمی چہہ روپیہ

سے کیا ہوتا ہی تمام راستہ آپکو پانی دیا جاویگا۔ روشنی ہوگی رات بہر
حفاظت قافلہ کی ہوگی اب آپ مجبور ہین اگر ذرہ بہی آپکو نامل ہوا تو فورا
اونہون نے جواب دیا کہ ہمکو ضرورت نہین ہی آپ راستہ مین اپنی
حفاظت کرنا اور پانی اور روشنی بہی ہم نہ دینگے اب آپ لاچار ہوے
اور فی آدمی چہہ روپیہ حوالہ کئے یا جو معلم صاحب نے طلب کیا وہ دیا
گیا۔ اب کوچ ہوتے ہی جتنی اونٹ آپ کے نزدیک ہین اوسقدر بدو
اکر موجود ہوے اور لقمہ لقمہ کہکر پکارنے لگے ذرہ بہی آپ نے دیر کی
تو بخیل اور حمار اور خنزیر کے آوازین آنے لگین اور میزان میزان گدام
گدام کہکر ناک مین دم کر دیا آخر لاچار ہوکر آپکو کہانا دینا ہوا کہانا دیتی
ہی ثمن ثمن کہکر پکارنے لگے ورنہ وہی مصیبت موجود ہے ایک دو روز
آپ نے اگر کہانا دیگر موقوف کر دیا یا تہوڑا کم دیا یا ثمن نہین دیا کہ اب
اونٹ اور شغدف آپ کے اوپر اور آپ اوسکے نیچے اونٹ خراب
آپ کے سواری مین موجود ہے ہڈی پسلی توٹی جاتی ہے سخت پریشانی ہی
اب آپ نے معلم کو بلا کر کہا کہ ہم روپیہ نقد کہانیکا دے چکے ہین پہر
ہماری اوپر یہہ مصیبت کیسی معلم صاحب جواب دیتے ہین کہ حرامزادی
بڑے شریر ہین مگر کہانا نہین آپکو آرام ہے آپ نے لاچار ہوکر کہانا
مقرر کیا اور دینا شروع کیا تو ایک آدمی چار آدمی کا کہانا کہاتا ہے اگر

آپ نے لاچار ہوکر بدؤن سے کہا کہ ہم تمہارے خوراک کا روپیہ نقد دیچکے ہین
تو وہ جواب دیتے ہین کہ کسکو روپیہ دیا ہے اوسکا مقابلہ کراو آپ نے
معلم صاحب کا مقابلہ کرایا تو معلم صاحب کہتے ہین کہ تمہارے سردار کو
ہمنے روپیہ مکہ مین دیا ہی اگر وہ کہا گیا تو ہم کیا کرین پس نقد روپیہ بہی دینا
ہوا اور ایک کے عیوض چار کا کہانا دینا ہوتا ہی وہ بہی کافی ثمن کے ساتھ
ورنہ کل دو سرا اونٹ موجود ہے کہ آپ کو ایک کوس چلنا دشوار ہے ۔
اب آگے چلئے دو تین منزل کے بعد معلم صاحب آکر موجود ہوے
اور ایک بدو کو ساتہہ لائے کہ یہہ یہان کے بدؤن کا سردار ہے اور آپ
کے قافلہ کے ہمراہ ہے اب آپ کے قافلہ کو کوئی آسیب نہین پہونچیگا
اب پوری حفاظت ہوگی آپ خوش ہوے لیکن وقت رخصت کچہہ دینا
ہوگا۔ اور وہ سردار بدون کا ہی اوسکی لیاقت کے موافق ہونا چاہئی اور وہ
جو چہہ روپیہ دئے گئے ہین پانی اور روشنی کی دئے ہین دو چار روز تو آپکو پانی
دیا گیا پہر پانی بند کر دیا گیا کہ جو فاصلہ قدیم ہے کوئی چاہ پر
پانی لانے والے موجود ہین وہان اب مشک لیکر جائے اور پانی بہر لائے
گر آپ نے معلم صاحب سے پانی کے شکایت کی کہ ہمارے نزدیک پانی
نہین پہونچتا تو وہ جواب دیتی ہین کہ ہمنے پانی دینکا وعدہ کیا ہے نہ پہونچائیگا
اور دو چار روز جو پانی دیا وہ ہمارا احسان تہا پانی کے تو یہہ کیفیت ہوی

روشنی کے حالت سُنی کہ جب کبھی شب کو تہوڑا وقت پہلے قافلہ اوتر گیا تو
دو شعلین درمیان قافلہ کے ساعت دو ساعت کیوا سطے روشن کردین
جب آپ مدینہ پہونچے اگر شہر مین اوترے تو بہتر اگر باہر قرنطینہ کیو جہہ سے
اوترے تو معلم صاحب موجود ہوے اور کہا کہ اب ہم آپ کے ذمہ دار
نہین اپنی حفاظت آپ کرو غرض اور کچھہ لے مرے۔ جب مدینہ طیبہ سے
واپس ہوے اور راستہ مین کوئی موقع دست برد کا تہہ نہین آیا تو اب
بہہ ضرور ہوا کہ جب آپکو مکہ معظمہ دو تین منزل رہ گیا تو ایک دو شتر
سوار آکر موجود ہوے اور اُنہون نے قافلہ روک لیا کہ شریف کا حکم
مکہ معظمہ آنیکا نہین ہی۔ اب مال و اسباب تو مکہ معظمہ مین ہے اب کہان
جاوین قافلہ جنگل مین روکا ہوا ہے سخت پریشان ہین۔ معلم صاحب کہتے
پھرتے ہین روپیہ خرچ ہو تو سب کچھہ ہو سکتا ہی۔ آخر ایکروز جنگل مین سختی
بہی اوٹھانا ہوا۔ اور فی آدمی دو چار روپیہ بہی دینا ہوا کچھہ معلم صاحب نے
لیا اور کچھہ اون سوارون کو دیا اور چلدئے اب جب آپ آخر منزل
فاطمہ وادی مین پہونچے تو اب معلم صاحب باوجود اسقدر زر کثیر حاصل کرنے
کے ہر شخص سے کہتے ہین ہمارا حق معلمی دیجئے اور مدینہ کے راستہ مین
جو محنت کی اوسکا معاوضہ دیجئے آپ کو لاچار حیثیت کے موافق دینا ہوا
جب آپ مکہ مین داخل ہوے اگر اب انکار کرتے ہین تو ابہی ایک شبہ

اور آپکو راستہ مین بسر کرنا ہے بدو آپکا اونٹ قطار سے لیے جاتا ہے ان سب مصیبتون پر لحاظ کرکے لازم ہے کہ اول ہی جالاک معلم کے پنجے سے اپنے آپکو بچائے رکھو اور جب مدینہ جانیکا وقت آوے تو جو دوست احباب آپکے مدینہ طیبہ کو جانے والے ہین اون سے کہدو کہ جب آپ اپنے واسطے اونٹ کرایہ کرین ہمارے واسطے بھی اونٹ کرایہ کرادین وہ صاحب معلم کے پنجے مین پھنسی ہوے ہین آپ کو اونٹ کرایہ کرا دینگے لیکن اونٹون کے کرایہ کے نقصان سے آپ کو نجات نہین ملسکتی ہے اسواسطے کہ اس رقم مین بڑے بڑے شریک ہین۔ یہہ نقصان تو ہوگا۔ اب وہ دوسرے معلم آپ پاس آوینگے اور زد خوراک بدوان اور چہہ روپیہ روشنے اور پانی کے مانگین گے تو آپ کو چاہئے کہ آپ کہدین کہ ہم کہانا دلوین گے اور روشنی ہمارے نزدیک ہے پانی ہم خود لادینگے اگر وہ کہین کہ ہم حفاظت نکرین گے تو کہدو کہ ہم غریب آدمی ہین ہمارے نزدیک کیا ہے جو چور لیجاویگا اوس پر بھی ہم اپنی حفاظت آپ کرین گے جب آپ روانہ ہوین گے تو جہان کہین قافلہ اترتا ہے قافلہ کے قریب چاہ ہوتا ہے دو فلوس کو مشک ملتی ہے اور خود بھی آپ پانی لا سکتے ہین۔

اب ایک بات باقی رہی کہ کسی مقام پر قافلہ شب ہی کو اترجاتا ہے

کبھی اندھیری رات ہوتی ہی اور کبھی چاندنی اگر شب تاریک ہے تو آپ
ایک یا دو قندیل بحسب ضرورت روشن کرکے لگا دیجئے اور ایک آدمی کو
پہرہ پر کھڑا کر دیجئے کہ وہ آواز ہوشیار اور بیدار کی دیتا رہے اور ایک
یا دو آواز بندوق کے سر کر دیجئے ایسا اتفاق تمام راستہ مین ایک یا دو
جگہہ ہوتا ہے نہ کُل جائے اور ڈاکہ زنی سے تو راستہ ہرگونہ محفوظ ہے
اوسکا تو کچھہ خطر نہین ہے ۔ مگر ایک دو آدمی جو قافلہ سے علحدہ ہو جاتی
ہین بد وانپر مسلط ہو جاتی ہین اور اونکو مار ڈالتی ہین تو ایسی صورت
مین ہرگز قافلہ سے علحدہ نہین ہونا چاہئیے ۔ جو چورون کو موقع ملی ۔
اور یہی ایک بات کا خیال کرنا چاہئیے جسقدر اونٹ تمہارے ہون وہ
اونٹ جہان تک ممکن ہو قافلہ کے اول مین رکھنا چاہئیے اور اگر اول
مین نہ رکھے جا دین تو درمیان مین رکھنا چاہئیے ۔ قافلہ کے اخیر مین
اپنی اونٹ نہ رکھنا چاہئیے اسیطرح تمام راستہ بسر کرنا چاہئیے اور ایک
اہتمام یہہ کرنا چاہئیے ۔ کہ جسقدر بدو تمہارے اوٹون کے ہین اونکو جہان
تک ممکن ہو علحدہ بلا کر کہانا پیٹ بھر کر کھلانا چاہئیے اگر اسمین کچھہ زیادہ
خرچ ہو تو بھی کرنا چاہئیے رعایت اور خاطر داری اون بدون کے ساتھہ
زیادہ کرنا چاہئیے اور جب اون سے کوئی بات معاملہ کی طے کرنا منظور ہو
تو پہلی غضب ناک صورت کرنا چاہئیے پھر بات چیت شروع کرنا چاہئیے اور

جب آپکو پیدل چلنا ہو تو بندوق ہاتھہ مین لیکر چلنا چاہئے اور چلتے وقت
راستہ مین ایک دو آواز بندوق کے شب کے وقت ضرور چلانا چاہئے
اور جب آپ مدینہ طیبہ پہونچین وہان کے بعض زوار بہی چالاکی کرکے
زیادہ کرایہ کا مکان دلوا دیتے ہین اور آپکو روپیہ دینا ہوتا ہی تو اسوقت آپکو
بذات خاص کرایہ کا معاملہ کرنا چاہئے لیکن وہان ایسا معاملہ بنتا نہین ہوتا
اور وہان کوئی زیادہ مغالطہ نہین دیتا ہے مدینہ طیبہ مین زیادہ تر دہوکے
کا محل نہین ہے پس جسطرح آپ جس ہوشیاری کے ساتہہ روانہ ہوے
ہین ویسی ہی آپکو واپسی کے وقت آنا چاہئے۔ واپسی کے وقت اگر رستہ
مین کوئی مزاحمت ہوا ور قافلہ روکا جاوے اور شریف یا سلطان کا حکم
بتایا جاوے۔ کبہی یقین نکرنا چاہئے۔ گو کسیقدر معلم صاحب کوشش کرین
اور رشوت دینے کو آمادہ ہون اور آپ سے رشوت دلوا دین اور
چندہ کرین لیکن کبہی آپ اونکی خواہش کو پورا کرنیکا ارادہ تو دوسری چیز
ہے خیال بہی نکرنا چاہئے اب آپ جسوقت فاطمہ واری یا شہدا مین پہونچینگے
اوس وقت وہی معلم صاحب آپ سے حق معلمی طلب کرینگے لیکن آپ اوس
وقت حق معلمی کا نہ دین اور اونسے کہدین کہ ہمکو جو کچہہ دینا ہے ہم جدہ جا
دلوین گے تو وہ اب مجبوراً آپ سے بہت سے حیلہ کرکے اقرار لیوینگے
اور رقم کے صراحت کرینگے۔ لیکن آپ ہرگز اوس سے اوسوقت اقرار نکرین

اور نہ تعداد رقم بتلائی جائے اور ان سب باتون کا مدار جدہ پہونچنے پر رکھا جائے۔ اگر راستہ مین کہین آپ اونکے پنجہ مین گرفتار ہوگئے تو کل حساب کرکے اوس رقم کو جمع کرکے اونکو حساب بتا دین کہ اسقدر روپیہ آپکو پہونچا اور باقی جو دینا ہو دیا جائے۔ اور اگر اونکے پنجہ سے نجات ملی ہے اور صرف حق معلمی دینا باقی ہے تو اب آپ کو خود غور کرنا چاہئے کہ اول معلم صاحب نے آپ کی کچھہ خدمت کی ہے یا نہین۔ پس اوسیقدر اونکو کچھہ دیکر رخصت کرنا چاہئے۔ اور جہاز کے ٹکٹ کے خریداری مین معلم صاحب کو کچھہ دخل نہ دینا چاہئے۔ اور ٹکٹ جسوقت مناسب ہو خرید کرنا چاہئے جسوقت آپ جہاز پر سوار ہونگے سمجھنا چاہئے کہ آپ نے اب اون معلم صاحب کے پنجہ سے نجات پائی۔

یہہ تھوڑا انتباہ میرا بہت سے معاملہ کو کافی ہوگا اسواسطے کہ روزنامچہ کے ملاحظہ سے آپکو ہر ایک منزل کی کیفیت معلوم ہوگی اور آپ اوسکا بندوبست کرسکتے ہین۔ عمدہ طریقہ زیارت حرمین شریفین کا یہہ ہے کہ جدہ جاکر آپ نام نہ لیوین یا تو آپ بمبئی سے سوئیز کو چلے جاوین۔ اور بیت المقدس کے زیارت کرکے اسکندریہ ہوکر جزیرہ ینبع پر آوین ورنہ سیدہے بمبئی سے ینبع کو چلے جانا چاہئے۔ اور وہان سے مدینہ طیبہ کا راستہ لینا اور مدینہ مین ایام حج تک بسر کرنا جب قافلہ مدینہ کا مکہ کو روانہ ہو آپ بہی مکہ آوین

اور ارکان حج ادا کرنیکے بعد طائف کو چلے جانا چاہئیے۔ یہان تک کہ ربیع الاول کا مہینہ پہونچے۔ غایت یہہ کہ دریا کی طوفان رفع ہونیکا آپکو یقین ہوجاوے تو اوسوقت آپکو طائف سے روانہ ہوکر جدہ آنا چاہئیے اوسوقت جہاز کا کرایہ بہت ارزان ہوگا آدمی کم ہونگے جہاز مین ہر قسم کا آرام ہوگا۔ اور زیادہ سے زیادہ آٹھہ یوم مین آپ جدہ سے بمبئی پہونچے گے اس سفر مین نصف سے کم آپکا خرچ ہوگا۔ اور آرام بہی بہت ملی گا۔

بحمدہٖ تعالیٰ سیاحت الحرمین الشریفین مصنفہ جناب مولوی حاجی سید دلاور علیصاحب جعفری وکیل درجہ اول ہائیکورٹ سرکار نظام۔ جو خاص حاجیون کے سفر حرمین الشریفین زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً۔ واسطے نفع عام وآسانی کے بصرف زر کثیر ہمارے مطبع مین طبع کیا ہے۔ اس نسخہ کو جو کوئی اول سے آخر تک سیر کریگا بہت کچھہ عجائبات وغرائب ونئے نئے تجارب پر اطلاع پائیگا۔ اور ایک کی جگہ دس کا نقصان نہ اوٹھائیگا۔

اور اسکی اشاعت اور حق خاص ہمارے کو مطبع کو عطا ہوا ہے۔ لہذا کوئی صاحب بغیر اجازت ہمارے طبع نکرین ورنہ بجائے نفع کے نقصان اوٹھائینگے۔

واسطے سند اسبات کے یہہ کتاب خاص مطبع عزیز دکن کی طبع کی ہوی ہے اسلئے مہر مہتمم ومالک مطبع کی ثبت کیگئی

غلطنامۂ سیاحت الحرمین و بزیارت الثقلین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۸	۹	ملا	کلا
۴۴	۱۰	شش	شش ہزار
۵	۱۱	ابادان	آباد
۱۱	۱۷	محلی	مخلی
۱۲	۳	طبقتا	طبیعت
"	۱۴	جو	جو
۱۰	۱۲	ہو گئے	ہونگے
"	"	انہین	اسمین
۱۹	۱۳	خورکرسکتے ہین	غورکرسکتے ہین
۲۱	۱۱	حکم قرار دیا	حکم قرار دیا
۲۲	۲	اپنا ساتھہ لیکر	اپنا راستہ لیکر
"	۱۱	چب	جب
"	۱۶	گہٹایا	گہٹایا
۲۴	۱۱	تاریک	تاریک
۲۵	۱۰	سیر کرجاہین	سیر کو جاہین
۲۹	۴	سب تجاری	سب بخاری
"	۱۴	مسجے	مسجے
"	۱۷	ارہٹہ چکا تہا	اوٹہ چکا تہا
۳۰	۱	رستی	رستی
۳۳	۱۷	بعد	اور
۳۴	۴	کہڑا دین	کہڑا دین
"	۷	"	"
"	۱۱	لیسا	لینا
"	۱۳	کہڑا دن	کہڑا دن
"	۷	بہان متی	بان متی
"	۱۴	نوبت	نوبت
"	۱۷	شایا	شاید
۳۵	۱۳	دقندین	دقندین
۳۶	۵	ہوتا ہے	ہوتا ہے
"	"	پہرتا ہے	پہرتا ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۴۲	۶	ٹری	بڑی
۴۴	۸	شہین	ہین
۴۷	۷	پر	پہر
۴۸	۲	خانہ	خاوند
۵۶	۸	دیوار	دیدار
۶۲	۸	عدن سے	+
۶۹	۱۵	رہی	رہی
۷۰	۲	بردرکوہ	نہ درکوہ
۸۳	۱	جاتا تا ہے	جاتا ہے
۸۴	۲	سواسے	ہواسے
۸۷	۱۰	بنائی جائی جای	بنائی جائے
۸۸	۶	مادری ربان	مادری زبان
۹۰	۳	چارون	چاردن
"	۶	مرض ہو	مرض سو
۹۶	۱۵	حسقدر	جسقدر
۱۰۴	۱۶	ماخوذ یزیز پکانے	ماخوذ عزیز بیگانے
۱۰۹	۹	جو بیسہ	چو بیس
۱۱۰	۱۵	اخبار	اعزاز
۱۱۲	۱۷	دونون کہ	دونون کو
۱۱۳	۳	بحرم	بجرم
۱۱۴	۱	جنرل اس	جنرل ڈاکٹراس
۱۱۵	۱۶	نجنا	نجانا
۱۱۶	۶	ہوگئی	ہوگی
۱۱۸	۱۳	کہین پاہین	کہلین
۱۱۹	۱۴	دیا	دبا
۱۲۰	۴	قرنطینہ قرنطہ	قرنطینہ
"	۱۵	ہوتا ہے	ہوتے ہین
۱۲۱	۱	باگل مالے	پاگل خانے
"	۵	اور	اور یہہ
۱۲۳	۲	کہتان	کہتا ہون

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۱۳۳	۱۰	ناتوانی	ناتوانی
۱۳۴	۹	انتظار رہا	انتظار رہا
۱۳۵	۳	کپتان	کپتان نے
۱۳۶	۱۵	در	اور
۱۳۸	۱۰	چودہ	سات
۱۵۸	۵	احصا	احصار
۱۶۱	۱۵	سوار تلوار	سوار
۱۶۲	۸	تہا	نہ تہا
۱۷۵	۱۱	لینا	گیا
۱۷۶	۹	روانہ	
۱۷۹	۱۳	شبکو	شبکو چھت
۱۸۴	۱۲	ایک تنکا	ایک ایک تنکا
۱۹۳	۳و۱۴	معلم سلم	سلم
۲۱۳	۵	ذیر	ذیرہ
۲۳۸	۱۱	پسس	یس
۲۵۹	۱۱	پایا جامہ	پا جامہ
۲۶۷	۱۳	دبند	دبنہ
۲۷۱	۱۷	صرف دروازہ	صرف ایک دروازہ
۳۲۹	۸	ٹہرالی	ٹہرائی گئی
۳۳۴	۱۷	کرنی	کرلی
۳۳۷	۱	تمار	قمار
″	۲	″	″
″	۴	″	″
۳۴۳	۷	چنج	چلن
″	۱۰	چودہ	اٹھائیس
۳۴۵	۱	دوا	+
″	۴	چودہ	سات
۳۴۶	۶	نتی	مانتی
۳۵۴	۲	تاردشن	تاردشن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۳۵۴	۲	دابر	وہ ابر
″	″	مزد	قرو
۳۵۹	۷	خمار	قمار
″	″	″	″
″	۱۱	″	″
۳۶۰	۶	قافیہ	قافلہ
″	۱۰	مسافرون نے	مسافرون کو
۳۶۲	۴	لیا	گیا
″	۶	کسر	یکہ
″	۷	مادر	مادری
۳۶۳	۱	سوا	سوار
″	۸	طلاح پنجی	پنجی طلاح
۳۶۵	۶	نہیں	تہی
″	۱۲	رخانہ	روانہ
″	۱۳	جہاد	جہاز
۳۸۱	۸	بہتری	جہتری
۳۸۷	۱۷	تو اگر	تو
۳۹۱	۹	منادی کی	منادی
۳۹۴	۱۱	اسٹیشن	اسٹیشن نے
″	۱۶	مین	مین نے
۳۹۵	۱۰	اہتمام	اہتمام

انتباہ حجاج

۱	۱۷	اور اور	اور
۲	″	کہلانے	کہلاتی بھی
″	″	ہونگی	ہونگی
۴	۱	فمن	من
″	″	جلیہم	جہنم
″	″	ہم نے	تو بھی ہم نے
۱۳	۸	کافر	مسافر
″	۱۱	جو آپکو	آپکو
۳۵	۴	اونہون	اونہون نے
۳۸	۱۵	اسم	لی رسم
۱۴۱	۵	کولو	

گذارش

منجانب مہتمم مطبع غیر دکن

ہمارا مطبع اس بلدہ حیدرآباد واقع چہتہ نواب فخار الملک
مرحوم مین ایک زمانہ سے قایم ہے اور آجتک اس مطبع مین
اقسام کے کتب عربی و فارسی اردو مرہٹی و تلنگی و کنڑی
طبع ہوئین اور ہو رہی ہین پس جن حضرات کو جس فن اور جس
زبانمین کتاب و اشتہارات ورقعات وغیرہ طبع کروانا منظور ہو تو
ہم بخوشخطی اور حسب عدہ نہایت ہی عجلت کے ساتھہ
بہ دوسرے مطابع کی بہ نسبت ارزان
چھاپ دینگے فقط ؛